"ایک منفرد کتاب" کا اعزاز پانے والی نادر الوجود کاوش

اللہ ہی ہے جس نے نازل کی کتاب سچی اور میزان عدل (القرآن)

کلامِ خالقِ کائنات

قرآن کی لازوال صداقت وحقانیت کے
مثلِ آفتاب روشن شواہد کا ایمان افروز تذکرہ

دینِ فطرت اسلام کی عدیم المثال جامعیت وآفاقیت کا حقائق نامہ اور
مطلعِ عالم پہ ضوفشاں صداقت واشاعتِ اسلام کا درخشاں احوال

مغرب کے مادی والحادی نظریہ وتہذیب کے ایٹمی حملہ سے بھی زیادہ
ہلاکت خیز وجہاں سوز مضمرات کا چشم کشا منظرنامہ

نیز کلامِ خالق کائنات (قرآن کریم) اور اسلام کی دائمی وسرمدی صداقت
عظمت اور فوقیت کی مظہر دسیوں وقیع نگارشات کا مرقع

عددی
اعجاز القرآن

اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ (القرآن)

اللہ ہی ہے جس نے نازل کی کتاب حق اور میزانِ عدل

کلامِ خالقِ کائنات

- جدید انداز اور عصری اسلوب کی نادر الوجود و محیّر العقول کاوش
- قرآن کی لازوال صداقت وحقانیت کا حقیقت افروز اور مانندِ خورشید روشن شواہد نامہ اور ایمان افروز تذکرہ
- دینِ فطرت اسلام کی عدیم المثال جامعیت و آفاقیت کا حقائق نامہ اور دعوتِ حق

عدیم المثال اعجاز القرآن

محمد شفیع اویسی

ھادی پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بار دوم 2009ء

مطبع:

ھادی پریس اینڈ کاپی ھاؤس

کالج روڈ بورے والا

ناشر:

ھادی پبلی کیشنز

D-177 کالج روڈ بورے والا

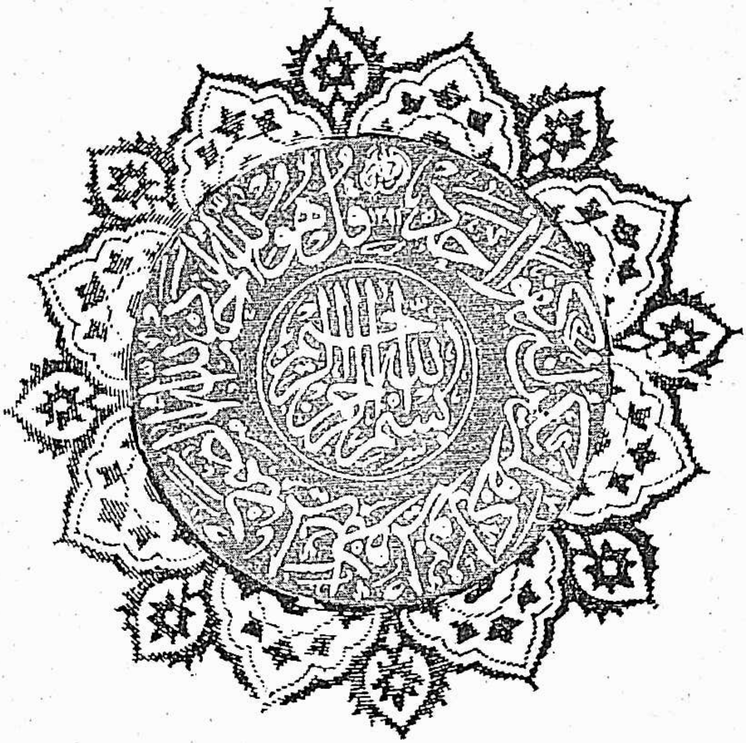
Tel: 067-3352962, Cell:0333-6287065

ھادی پبلی کیشنز

HADI PUBLICATIONS

انتساب

اُن خِرد مند و حقیقت پسند لوگوں کے نام جنہوں نے اپنی فانی زندگی کے شب و روز کو آخرت کی دائمی زندگی کے تقاضوں اور ترجیہات کے مطابق گزارنے کو اپنا اصول و معمول اور شیوہ و شعار بنایا.... جس کے احوال و ظروف کی صداقت و حقانیت کو انبیائے کرام علیہم السّلام نے مشاہداتی و معجزاتی طور پر عیاں کر کے بندگانِ خدا کو حق الیقین کی نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔



فہرست مضامین

اس کتاب کا موضوع .... اعجازِ قرآن کی ہمہ جہتی وہمہ گیری

زیرِ نظر کاوش کی اشاعت اوّل 1985ء میں ''عددی اعجاز القرآن'' کے عنوان سے ''صدیقی ٹرسٹ کراچی'' کے تعاون اور ''مسلم اکیڈمی لاہور'' کے اہتمام سے منصۂ شہود پہ آئی، جس نے خصوصی مطبوعات کی فہرست میں ''ایک منفرد کتاب'' کا اعزاز پایا، اور جس کا ہر ایڈیشن خوب سے خوب تر کا مصداق بن کر اشاعت پذیر ہورہا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت بدیہی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ کلامِ الٰہی، اعجازی کمالات ومحاسن کا ایسا بحرِ بیکراں ہے جس کی کوئی حدونہایت نہیں، اگرچہ قرآن کا اصل اعجاز اس کے آفاقی وسرمدی نظامِ عمل کا اعجاز ہے، جس کی عظمت وفوقیت کے جامع احوال سے اس کتاب کا معتد بہ حصّہ مزین ہے، لیکن قرآن کی اعجازی شان ہمہ جہت اور ہمہ صفت موصوف ہے، حتیٰ کہ قرآن کے اعداد وشمار بھی اسکے بیکراں ولامتناہی قلزمِ اعجازات کے تابندہ گوہر ہیں۔

جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کی اعجازی صداقت کی ہمہ جہتی وہمہ گیری کے حوالے سے اعدادِ قرآن کا اعجازی پہلو بھی اس قدر مربوط، محکم اور قوی الشواہد ہے کہ اس کی صداقت وواقعیت سے انکار کا عذر تراشنا، یا کسی بشری کاوش کے الفاظ وحروف سے ایسی منفرد ومعجز صورتحال کی مثال تلاشنا امکان سے بعید ہے۔ زیرِ نظر کاوش قرآن کو کلام الٰہی نہ ماننے والوں، نیز تشکیک زدہ ذہنوں کے لئے بھی دعوتِ فکر ہے۔

اعدادِ قرآن کی اعجازی حقانیت زیرِ نظر کاوش میں تسلسل وتواتر، کثرت وفروانی اور ہر ممکنہ تجزیاتی سطح پر معجزانہ کمالات کے ساتھ معرضِ شہود میں آنے والے سینکڑوں یقینی شواہد کے آئینہ میں اظہر من الشّمس ہے،..... کوئی ایسا خیال اور دعوٰی کہ قرآن حکیم کی طرح کے ہمہ جہت حسن توازن اور مسلسل ربط واستحکام کا ثبوت شاید کسی بشری تحریر وتخلیق کے الفاظ وحروف سے بھی محض نکتہ سنجی، دقیقہ رسی، اور حسابی فنکاری کے ذریعے پیش کیا جاسکتا ہو ...... محض بے بنیاد مفروضہ ہے۔ کسی انسانی کاوش کے حروف میں کلام الٰہی جیسی وسیع الاطراف خوبیوں کا اہتمام بعید الامکان اور محض فکری ریاضت اور حسابی فنکاری سے ایسی ممتاز خوبی کی توقع خیالِ خام ہے.... یہاں تک کہ انسانی ذہن اپنی کسی تخلیقی کاوش کے حروف کو مثلِ قرآن ہمہ پہلو اعجازی مقتضیات کے دقیق ودشوار پس منظر پر استوار کرنے کے اہتمام اور منصوبہ بندی کا تصور تک نہیں کرسکتا، کیونکہ قرآن خالقِ کائنات کا کلام ہے اور بہ ہمہ وجوہ اعجازی کمالات ومحاسن صرف اسی سے خاص ہیں۔

1985ء میں اس موضوع کو کتاب کے قالب میں ڈھالنے سے پہلے اسکے مسودہ کی فوٹو کاپیاں حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی (انڈیا) حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحیی عارفی رحمہ اللہ، نیز بعض دیگر مشاہیر اہل علم کی خدمت میں ان کی آرا معلوم کرنے کیلئے ارسال کی گئیں اوران حضرات نے بھی اس کاوش کی تحسین فرمائی، جس کا ایک حوالہ اس کتاب کی ''تقریظ'' بھی ہے۔ (مؤلف)

جامعہ رحیمیہ و شاہ ولی اللہ اکیڈمی
مرکز حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
مہندیان، میر درد روڈ، نئی دہلی

Jamia Rahimia, Shah Waliullah, Academy
Centre Hazrat Shah Waliullah Muhaddis Delhvi
Mehdian Mir Dard Road, New Delhi

Date:

تقریظ

از مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمی، شیخ التفسیر مدرسہ رحیمیہ دہلی، مؤلف محاسن موضح القرآن، اخلاقِ رسولؐ و دیگر کتب انیقہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خُدا تعالیٰ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے کلام ہدایت (قرآن حکیم) کی صداقت کے نُور کو مکمل کر کے رہے گا، اہلِ کفر اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ قرآن کہتا ہے میں اللّٰہ کا کلام ہوں، میرا جواب دینے سے دُنیا قاصر اور عاجز ہے۔ میری مثل نہ آج ہے اور نہ قیامت تک وجود میں آسکے گی۔ میرا اعجاز مکمل ہے۔ میرے عجائبات لامتناہی ہیں۔ اہلِ علم و دانش نے ثابت کیا کہ قُرآن حکیم ہر پہلو سے اپنے اعجاز میں بے مثل ہے۔

اس کا ظاہر معجزہ ہے، اس کا باطن معجزہ ہے، اس کا ادبی کمال و جمال معجزہ ہے، اس کے علوم و معارف میں اعجاز ہے، جو نظامِ زندگی یہ پیش کرتا ہے، اس کی صداقت و ہدایت معجزہ ہے۔

قُرآنی اعجاز کے ان پہلوؤں پر اہلِ علم و دانش نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔ پیشِ نظر کتاب قرآن کریم کے ایک عجیب اعجازی پہلو پر روشنی ڈالتی ہے، اور وہ ہے قرآن کریم کا عددی اعجاز، جس میں کتابِ الٰہی کے شماریات میں حیرت انگیز توازن و توافق اور ربط و استحکام ثابت کیا گیا ہے۔ اور عقلِ انسانی کو حیرت میں ڈال دیا گیا ہے۔ اگر ایک مصری عالم (استاذ عبد الرزاق نوفل) نے قرآن کریم کے الفاظ کے اعداد میں حیرت انگیز توازن و توافق پر ایک کتاب لکھی ہے، تو ایک عجمی عالم (محمد شفیع اویسی صاحب) نے ایک دُوسرے انداز سے قُرآن کے عددی تناسب اور حسابی توازن پر محققانہ کاوش کی ہے۔ مَوصُوف کی یہ تحقیق و تدقیق عجم کے لیے قابلِ فخر سرمایہ ہے۔ موصوف نے پتّہ مار کر جس صبر و تحمل سے اس خشک موضوع پر خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ اس سے انکا شمار اہل تحقیق کی صف میں نمایاں طور پر ہو گا۔

اللّٰہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو قرآن کریم کے حقیقی معجزہ (نظامِ عمل) کی مکمل پابندی کی توفیق عطا فرمائے، کیونکہ قرآن کریم کا مقصدِ نزول وہی ہے، باقی اعجازی پہلو ضمنی حیثیت رکھتے ہیں۔

۱۷ مئی ۸۶ء

ابتدائیہ

قرآن کریم' اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے لازوال دستور العمل اور ہدایت و برہان کی آخری کتاب ہے۔ عظمت و توقیر کی انتہائی بلندیوں کی حامل' اور دل و جان کی اتھاہ گہرائیوں سے تعلق خاطر کے لائق۔

تقریباً چودہ صدیاں پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ نے خاتم النبیین' اشرف المرسلین حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرما کر دنیا کو ایک ایسے عظیم الشان اور فلاح آشنا انقلاب سے روشناس فرمایا' جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی' یہ اسلامی انقلاب اپنے جلو میں اللہ تعالیٰ کی بیشمار رحمتیں اور نصرتیں لے کر جلوہ گر ہُوا' اللہ کی زمین پر اللہ کی حاکمیت کا جھنڈا بلند ہُوا' اور کفر و ضلال اور ظلم و طغیان کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی اقصائے عالم دینِ حق کے نورِ مبین سے جگمگا اٹھی۔ یہ آفاقی اور سرمدی انقلاب رہتی دنیا تک جویانِ حق کو صراطِ مستقیم کی نوید سناتا اور راہِ حق کی روشنی دکھاتا رہے گا۔

صحرائے عرب کی ایک غیر معروف' ناخواندہ اور منتشر قوم کے مٹھی بھر قدسی صفت افراد' قرآن کے فلاح آشنا نظامِ عمل کی بدولت' اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے ایسی عظیم قوت و صلاحیت کی مالک بن گئے' جن کی حکومت' عدالت' شجاعت اور سطوت کے نقوشِ تاباں رہتی دنیا تک تاریخ عالم میں جلی عنوان سے مرتسم رہیں گے۔ یہ قرآن کے نظام عمل کا ہی اعجاز تھا کہ اونٹوں کے چرانے والے ------ شاہانِ عالم کو آدابِ جہانبانی سکھانے والے بن گئے۔ اور نشۂ اقتدار و اختیار میں سرمست دنیا کے شاہانِ کج کلاہ کو خاطر میں نہ لانے والے قیصر و کسریٰ' مٹھی بھر صحرانشین اہل ایمان کی شوکت و سطوت سے لرزہ براندام ہو گئے۔ حامل قرآن' شارح قرآن سید الکونین' رحمتہ للعالمین ﷺ کی حیات طیبہ کے نقوش تاباں کی راہنمائی میں' قرآن کے نظام عمل کی بدولت' مضبوط تعلق باللہ' سخت نظم و ضبط' اور اعلیٰ اخلاقی اقدار سے آراستہ اہلِ ایمان' قلیل تعداد اور کم اسلحے کے باوجود اپنے دَور کی دو سپر پاورز (قیصر و کسریٰ) کے مقابلے میں کامیاب ہوئے۔

قرآن حکیم اپنے ہر حرف اور اس کی حرکت سے لے کر' ہر لفظ' ہر جملہ' ہر آیت' ہر سورت اور ان کے معانی و مراد تک وسیع الاطراف اعجازی عظمتوں کا امین ہے۔ حقائق کو ان کے اصل تناظر میں سمجھنے کا خوگر' اور ربّانی توفیق و ہدایت سے بہرہ ور ایک ہوشمند اور حقیقت پسند غیر مسلم بھی جب قرآنی علوم و معارف اور اس کے اعجازی کمالات سے کماحقہ' آگاہی حاصل کرتا ہے تو وہ بھی اپنے ذہن و ضمیر میں یہ حقیقت مثلِ آفتاب آشکار پاتا ہے کہ قرآن حکیم بنی نوع انسان کی محدود فکری و تخلیقی استعداد کے علی الرغم' کسی بہت ہی علیم و خبیر' حکیم و بصیر اور قادرِ مطلق ہستی کا فقید المثال شاہکار ہے' اور کلامِ ربانی کو کسی بشری تخلیقی کاوش سے واضح طور پر ممتاز و ممیز کرنے والے اسکے بے حد و حساب اعجازی کمالات و محاسن' ہر طالبِ حقیقت کے فکر و شعور اور ذوقِ تجسس کو حقیقت کی راہ دکھانے والے ہیں۔ کلامِ الٰہی میں ہمہ جہت معنوی محاسن کے ساتھ ساتھ اس کے الفاظ و حروف میں بھی ہر امکانی زاویۂ نظر سے بے مثال حسنِ تناسب و توازن ہے' ایسے عظیم اور دقیق و عمیق تخلیقی معیار کو کسی بشری کاوش میں بصد جتن ملحوظ رکھنے کی کوشش کرنا انسان کی ذہنی سطح' فطری رسائی اور تخلیقی مساعی سے کلیتہً بعید ہے' اور اس سلسلہ کی ہر تجرباتی و تخلیقی جہد آزمائی بالآخر انسانی فکر و فہم کی بے بسی' بے بضاعتی اور نارسائی پر منتج ہوتی ہے۔

کتابِ الٰہی کے ہمہ گیر اعجازات و اعزازات میں سے ایک' اسکے حروف و اعراب' الفاظ و کلمات' سورہ و آیات اور اسماء و موضوعات وغیرہ میں' ہر ممکنہ تخصیصی سطح پر بیمثال متوازن ربط اور حیرت انگیز حسابی تناسب کا اعجاز بھی ہے۔ جو اس کی ابدی حفاظت اور سرمدی اعجاز کا زندہ نشان ہے اور ہماری اس کاوش میں قرآن حکیم کے اس اعجازی نظام کا مفصل جائزہ بھی' اور اس کے علاوہ قرآن حکیم کے اساسی اعجاز' یعنی اس کے نظامِ فکر و عمل کے اعجاز' اور بعض دیگر اعجازی پہلوؤں کا جامع تذکرہ بھی ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

اعدادِ قرآن سے منسوب بعض مفروضات
اور اسکی ہمہ صفت موصوف اعجازی خصوصیات

کچھ عرصہ پہلے ، امریکہ کے علاقہ اری زونا کے شہر تو سان کی کسی پُرفتن تنظیم سے وابستہ رشاد خلیفہ نامی ایک شخص نے 19 کے ہندسہ پہ مبنی ایک خود ساختہ مفروضہ وضع کر کے اسے قرآن کریم کے عددی اعجاز سے منسوب کیا اور یہ دعویٰ کیا کہ حروف مقطعات (الم ودیگر) سے شروع ہونے والی قرآن حکیم کی 29 سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات کی، ان سورتوں میں گنتی کا ، 19 کے ہندسے سے خاص عددی ربط ہے۔ اس مفروضہ کو اس نے اس بلند بانگ دعویٰ کے ساتھ پیش کیا کہ قرآن کی اعجازی حقانیت کی دلیل ہی یہ 19 کے ہندسے سے وابستہ نظریہ ہے۔اس بے دست و پا مفروضہ کو پر پرزے لگانے کیلئے اس نے ایک من گھڑت چارٹ بھی تیار کیا، جسے اس نے اپنی 5 سالہ کمپیوٹری کاوشوں کا حاصل قرار دیا۔لیکن حقیقتاً وہ چارٹ اور اس کے مندرجات سراسر تلبیس کوشی ، دجل بانی اور جعل سازی کا تانا بانا تھے۔اس چارٹ میں حروف مقطعات کی متعلقہ سورتوں میں اصل گنتی درج کرنے کے بجائے اپنی طرف سے غلط اعداد وضع کر کے ان کو محض الل ٹپ انطباق کے ذریعے 19 کے ہندسے کے حاصل ضرب کے معیار پر ڈھالنے کیلئے کھلی دھاندلی اور تحریف کوشی سے کام لیا گیا تھا، اس جعل سازی کا اندازہ ، حروف مقطعات کی ، متعلقہ سورتوں میں گنتی کر کے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔اس مفروضے کی تہہ میں یہ دوررس سازش کارفرما تھی کہ جب کوئی شخص قرآن کی اعجازی صداقت کا معیار ومدار قرار دیئے جانے والے اس مفروضے کی صحت وصداقت کا اندازہ لگانے کیلئے مقطعاتی حروف کی متعلقہ سورتوں میں گنتی کر کے دیکھے گا تو ان کے اعداد وشمار کو خلاف حقیقت پا کر قرآن کی اعجازی صداقت پر سے اس کا ایمان بھی متزلزل ہو جائے گا۔حالانکہ قرآن کے اعجازات وکمالات صرف کسی ایک پہلو تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کے اعجازی اوصاف ہمہ جہت اور ہمہ گیر ہیں۔کلام الٰہی کے حروف وحرکات سے لے کر اس کے علوم ومعارف تک کا ہر پہلو اور ہر شعبہ ہمہ جہت اعجازی محاسن کا بحر بیکراں ہے، قرآن پاک جس طرح فصاحت وبلاغت ، جدت وسلامت ،علوم ومعارف ، واقعیت وصداقت' رموز واسرار' جلال و جمال' فیوض وبرکات اور دیگر تمام ممکنہ ظاہری ومعنوی اوصاف ومحاسن کے اعتبار سے یکتا' یگانہ' اور معجزانہ ہے۔جس طرح اس کے آفاقی وسرمدی احکامات وتعلیمات اور عقائد ومسلمات' منبع صداقت وہدایت' سرچشمہ حقائق ومعارف اور انسان کو ایمان وایقان' صدق وراستی اور ضبط واستحکام کی راہ فلاح پر گامزن کرنے والے ہیں' اسی طرح اس صحیفہ ربانی کی بے کراں اعجازی خصوصیات میں' اس کی سورۃ و آیات' مضامین ومندرجات اسماء وموضوعات' الفاظ وکلمات حتیٰ کہ اس کے حروف وحرکات کی ترتیب وتدوین اور تعداد وتحصین میں مضمر بلیغ حکمت و فراست کے اعجازی کمالات بھی فکر انسان کو ایک نہایت ہی علیم وحکیم' قادر مطلق اور خبیر برحق ہستی کے عرفان ویقین کی راہ دکھانے والے ہیں' اور یہی زیر نظر کتاب کا موضوع ہے۔

قرآن کریم کا اصل اعجاز اس کے نظام فکر وعمل کا اعجاز ہے' اور باقی اعجازی پہلو ضمنی ہیں۔اس لئے یہ اعدادِ قرآن کی اعجازی تفصیلات کے ساتھ ساتھ' عالم انسانیت کے نظام فکر وعمل پر مرتب ہونے والے کلام الٰہی کے عالمگیر اور انقلاب آفرین اثرات وبرکات کے حوالے سے بھی عظمت قرآن کا اجمالی تذکرہ کتاب کے آخر میں شامل ہے۔

(مؤلف)

☆ ☆ ☆

نظامِ کائنات۔۔۔اور کلامِ خالقِ کائنات

" کائنات بظاہر ایک ریاضیاتی کائنات ہے اور ریاضی کے اصولوں کی حد تک منظم ہے۔ یہ ایک ایسا پہلو ہے جو کائنات کے ہر حصہ میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ شہد کی مکھی حد درجہ صحت کے ساتھ مسدس اشکال کے چھتے بناتی ہے۔ ایٹم کے ذرات کی کمیت انتہائی یکساں طور پر متعین ہوتی ہے۔ زمین کی دوطرفہ گردش اتنی صحت کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہزاروں سال پہلے اور ہزاروں سال آگے تک کے کلینڈر بنائے جاسکتے ہیں۔ یہی کائنات کا تمام اجزاء کا حال ہے۔ کائنات کے ہر جُزء اتنے محکم اصولوں کے مطابق عمل کرتا ہے کہ نہایت صحت کے ساتھ اس کے مستقبل کی پشین گوئی کی جاسکتی ہے۔

سائنس داں عالمِ فطرت کی تحقیق کرتے ہیں۔ اگر چہ سائنس کے درجنوں شعبے ہیں اور مختلف سائنس دان اپنے شعبوں میں الگ الگ تحقیق اور مطالعہ کا کام کرتے ہیں۔ تاہم ان کے کام کا اگر ایک مشترک عنوان دینا ہو تو وہ " کائنات میں ریاضیاتی نظم کی تلاش" ہوگا۔ تمام سائنس دانوں کا یہ مشترکہ عقیدہ ہے کہ کائنات میں ریاضیاتی قطعیت کی حد تک نظم اور ترتیب ہے۔ ایک سائنس داں اپنی تحقیق پر اس وقت بالکل مطمئن ہو جاتا ہے جب کہ وہ اپنی تحقیق کو ریاضیاتی سانچہ میں ڈھال لے۔ ریاضیاتی تصدیق کے بعد نظریہ کا صحیح نظریہ ہونا تسلیم کر لیتا ہے۔

ریاضیات اور کائناتی نظام کے درمیان یہ مطابقت کیوں ہے۔ بعض سائنسدانوں نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ ان کے ایک طبقہ نے اس کا براہ راست جواب دیئے بغیر اس کو مزید ایک سوال پر ختم کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " کیا کائنات ایک ریاضیاتی ذہن کی تشکیل ہے "

فلکی طبیعات کے ایک مشہور عالم سر جیمز جینز نے 1932 میں کہا بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا نقشہ ایک خالص ریاضی داں نے تیار کیا ہے۔

ایک برطانوی سائنسدان پروفیسر آئن راکس برگ (Ian Roxbufrg) "کائنات کیوں اس قدر یکساں ہے " (Why is the universe so uniform) کے زیرِ عنوان لکھتا ہے کہ : " کائنات تعجب خیز حد تک یکساں ہے۔ ہم خواہ کسی طور پر بھی اس کو دیکھیں، کائنات کے اجزاء میں وہی ترکیب اسی تناسب سے پائی جاتی ہے۔ زمین میں جو طبیعاتی قوانین دریافت کئے گئے ہیں وہ حکمی اعداد پر مشتمل ہیں، جیسے کسی الیکٹران کی مقدار مادہ کا تناسب ایک پروٹان کی مقدار مادہ سے جو کہ تقریباً 1840ء کے مقابلہ میں ایک ہوتا ہے یہی تناسب ہر جگہ اور ہر وقت پایا جاتا ہے ایسا کیوں ہے۔ کیا ایک خالق نے "تحکمی طور پر انہی اعداد کا انتخاب کر رکھا ہے۔ کیا کائنات کے وجود کیلئے ان اعداد میں وہی متناسب قدر ضروری ہے جو ہم دیکھتے ہیں"۔

کائنات کی ہر چیز ذرات برقیہ سے بنی ہے۔ ان میں سے کچھ مثبت (پروٹان) ہیں اور کچھ منفی (الیکٹران)، ان کا مجموعہ جوہر کہلاتا ہے۔ ان منفیوں کی کمی بیشی سے مختلف اشیاء تیار ہوتی ہیں۔ ہائیڈروجن کے جوہر میں ایک، آکسیجن میں آٹھ، اور کیلشیم میں بیس منفئے ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی کم ہو جائے تو چیز کی ماہیت بدل جاتی ہے۔ ایک کیمیادان جب پارے کے زائد منفیوں کو اڑا دیتا ہے، تو وہ سونا بن جاتا ہے۔ ہائیڈروجن اور آکسیجن کے مختلف اوزان سے ایسے لاتعداد مرکب تیار ہوتے ہیں جو سب کے سب زہر قاتل ہیں۔ صرف ایک مرکب ایسا ہے جو پانی کی صورت اختیار کرتا ہے، جو کہ تمام عالم کا مدارِ حیات ہے۔

ہائیڈروجن اور آکسیجن سے پانی کی ترکیب اور پھر اس ترکیب کا تحفظ ایک نہایت دقت طلب فریضہ ہے، جسے ایک قوتِ قاہرہ بطریقِ احسن انجام دے رہی ہے۔ زندگی ترکیبِ عناصر اور موت تحلیلِ عناصر کا دوسرا نام ہے، اور یہ ترکیب و تحلیل قدرت کی مشیت کے مطابق وقوع

کائنات کے موجودات و مظاہر کا ظہور، کا عناصر کی کس قدر دقیق تقسیم اور انسب آمیزش سے ہوا اسے صرف علم کیمیا کا ایک بہت بڑا ماہر سمجھ سکتا

اگر اللہ تعالیٰ پانی کی ساخت میں سے ہائیڈروجن صرف ایک درجہ کم کر دے تو دریاؤں اور سمندروں میں زہر کا سیلاب آجائے اور کوئی ذی حیات باقی نہ رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمام نباتات کے عناصر ترکیبی ایک ہیں یہ صرف اختلاف مقادیر سے ان میں گوناں گونی اور بو قلمونی ہے۔

حیوانات و نباتات کی ترکیب آکسیجن، ہائیڈروجن، کاربن، نائٹروجن اور چند دیگر نمکوں سے ہوئی۔ انہیں عناصر سے ہڈیاں، پٹھے، خون اور بال تیار ہوئے اور انہی سے درختوں کے پتے شگوفے، پھول، خوشے، رس، اور پھل بنے، کڑواہٹ، ترشی، اور مٹھاس انہی عناصر کا کرشمہ ہے اور رنگ و وضع کی یہ نیرنگیاں انہی کی بدولت ہیں۔

تمام نباتات و حیوانات کے اجزائے ترکیبی کے اختلاف مقادیر سے جو مرکبات تیار ہوئے ہیں، ان کا اندازہ صرف اس امر سے ہو سکتا ہے کہ آج تک نباتات کی تقریباً 11 لاکھ اور حیوانات کی تین لاکھ سے زائد انواع دریافت ہو چکی ہیں۔ ان چند عناصر سے اس رنگ برنگی دنیا کی تخلیق، الٰہی خلق و صناعی کا حیرت انگیز معجزہ اور اس کی حساب دانی کا ایمان افروز ثبوت ہے۔

کلامِ خلاقِ عالم کی اعجازی ہمہ گیریت

جس طرح نظام کائنات اور مظاہرِ فطرت کی صناعی میں خالق کی طرف سے غایت درجہ حکمت و ذہانت اور ریاضیاتی حسن توازن کا اہتمام کارفرما ہے۔ اسی طرح اس قادرِ مطلق اور خبیرِ برحق کا کلام بھی ہر جہت سے حسن ترتیب و تناسب کا منفرد نمونہ، اس کی تخلیقی مہارت اور شانِ خلاقی کا بہترین مظہر اس کی قدرت کاملہ کا سرمدی شاہکار، ہمہ جہت و ہمہ گیر اعجازی کمالات کا بے مثال مرقع اور وسیع الاطراف معنوی محاسن کا لازوال مخزن ہے، جو اپنے خالق کے قادرِ مطلق اور حکیم و مدبر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ کلامِ خالقِ کائنات کا ہر حرف اپنی جامعیت و موزونیت کے اعتبار سے "حرف آخر" ہے۔ جو ہر مقام پر جامع معنوی ربط کے ساتھ ساتھ جوڑوں کی صورت میں ناقابل قیاس اور لامتناہی حسابی ربط کے ایسے محکم، حکیمانہ، اور معجزانہ نظام کی تکمیل کے تقاضے پورے کرتا ہوا نظر آتا ہے، جس کی اور کہیں مثال نہیں ملتی۔ زیرِ نظر کتاب میں قرآن حکیم کے بعض دیگر اعجازی پہلوؤں کے اجمالی تذکرہ کے علاوہ، اس کے الفاظ و حروف میں کار فرما اس معجزانہ عددی و حسابی توازن و توافق کے لامحدود، بے انت، اور بے مثال امکانات کے ساتھ موجودگی کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

قرآن کا نظام زندگی توازن و تعادل، حکمت و بصیرت اور رافت و رحمت کا بے مثال نمونہ ہے۔

قرآن حکیم کی عملی عظمتوں، ابدی صداقتوں، آفاقی اصولوں اور اعجازی وسعتوں کو اگر ذوقِ تجسس اور طلبِ صادق کے ساتھ میزانِ فکر و نظر پہ لایا جائے، تو کلامِ الٰہی کی لاریب حقانیت کے ایسے بیّن شواہد و انکشاف ہوتے ہیں کہ انسانی ذہن و ضمیر بے اختیار پکار اٹھتا ہے کہ ایسی لامحدود، ہمہ گیر اور وسیع الاطراف اعجازی وسعتوں کا حامل کلام، بنی نوع انسان کی تخلیقی دسترس سے ماورا، اور کسی بہت ہی دانا و بینا، حکیم و بصیر اور بزرگ و برتر ہستی کی لامحدود فراست و بصیرت کا فقید المثال شاہکار ہے۔

توفیقِ الٰہی اور ہدایتِ ربانی شاملِ حال ہو، تو حقائق کو ان کے اصل تناظر میں سمجھنے کے خوگر کسی غیر مسلم کے لیے بھی، قرآن کی کسی انسانی کلام و کاوش سے ممتاز و ممیز کرنے والی ہمہ صفت موصوف اعجازی خصوصیات کا اندازہ لگانا مشکل نہیں، اور راہِ حق کے کسی بھی متلاشی کے لیے قرآن کی راہِ روشن کا ادراک پا کر کسی منفی و نکیرانہ روش کا جواز باقی نہیں رہتا۔

حروفِ قرآن کی توقیفی و مُعجزانہ حیثیت

جس طرح ایک انسان نفسِ کلام ذہن میں رکھتا ہے اور پھر الفاظِ مرتب کی شکل میں اس کو ادا کرتا ہے تو چاہے اس کو لاکھوں انسان پڑھ لیں وہ مرتبِ اوّل کا کلام ہی سمجھا جاتا ہے مثلاً امراء القیس کا قصیدہ یا حریری کے "مقامات" کوئی بھی پڑھ لے لیکن وہ تدوینِ اولیٰ کے اعتبار سے کلامِ امراء القیس و حریری سمجھا جائے گا۔ اسی طرح اللّٰہ جل جلالہٗ نے اپنے نفسِ کلام کو الفاظ قرآن کی شکل میں ظاہر فرمایا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام اور محمد ﷺ نے 'اور ان کے واسطہ سے لاکھوں کروڑوں اربوں انسانوں نے اس کو پڑھا اور پڑھ رہے ہیں، لیکن اس کو کلامِ الٰہی کہا جائے گا۔ نہ کہ کلامِ جبرئیل یا محمد ﷺ۔ قرآن میں ہے حَتّٰی یَسْمَعَ کَلٰمَ اللّٰہِ اور بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ۔ جس سے الفاظ قرآن کا منجانب اللّٰہ اور کلامِ الٰہی ہونا واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ اگر مضمون کسی اور کا ہو' مثلاً زید کا' اور الفاظِ مضمون کسی دوسرے کے ہوں' مثلاً عمرو کے 'تو اس کو کلامِ زید نہیں کہا جائے گا بلکہ کلامِ عمرو کہا جائے گا۔ اس لیے قرآن کے الفاظ و معانی ہر دو منجانب اللہ ہیں اور قرآن اسی کا مرتب کردہ ہے۔ ہمیں اس سے زیادہ کلامی پیچیدگیوں میں پڑنا نہیں چاہئے کہ اس کا چنداں فائدہ نہیں۔ "مناہل العرفان" میں مندرجہ بالا مضمون موجود ہے۔

سیوطیؒ نے امام جوینیؒ سے نقل کیا ہے کہ قرآن کے الفاظ اور معانی بتوسط جبرئیل دونوں منزل مِنَ اللّٰہ ہیں اور حدیث کے مضمون منجانب اللہ ہیں اور عبارت اور الفاظ رسول ﷺ کے ہیں۔

حدیثِ قدسی وہ ہے جس کے الفاظ اللہ کی طرف سے ہوں لیکن مُعجزنہ ہوں' باجماع صحابہؓ و تابعینؒ اور باتفاق ائمہؒ و مجتہدینؒ پوری امت مسلمہ کے نزدیک قرآن مجید کی کتابت میں مصحفِ عثمانی کے حروف اور رسمِ خط کا اتباع واجب ہے۔ کیونکہ یہ رسمِ خط مرکزی اور نمونے کی حیثیت رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کو اصطلاح میں امام کہا جاتا ہے۔ اس کے خلاف کرنا تحریفِ قرآن اور زندقہ کے حکم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہؓ سے لے کر آج تک مصحفِ عثمانی کا رسمِ خط پوری جزئیات کے ساتھ محفوظ چلا آرہا ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے رسمِ خط میں، اگرچہ وہ بھی عربی ہی کیوں نہ ہو' قرآن کی کتابت جائز نہیں۔ مثلاً اوائل سورت میں بِسْمِ اللّٰہ کو مصاحفِ عثمانیہ میں بحذف الف لکھا گیا ہے اور "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ" میں بشکل الف ظاہر کی گیا ہے۔ اگرچہ پڑھنے میں دونوں یکساں بحذف الف پڑھے جاتے ہیں، مگر باجماع امت اس کی نقل و اتباع کرنا ضروری ہے۔ اس کے خلاف کرنا عربی رسمِ خط میں جائز نہیں۔ اب چند مزید دلائل پیش خدمت ہیں' جن میں مصحفِ عثمانی کے رسمِ خط کے اتباع کو واجب اور توقیفی یعنی ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق قرار دیا گیا ہے چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے "الاتقان" میں ایک اور جگہ فرمایا ہے:۔

"اور ابن فارس نے کہا ہے کہ یہ بات جو ہم کہتے ہیں کہ خطِ عثمانی توقیفی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۝ ("اللہ نے قلم کے ذریعے سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا) و قال۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ ۝ (قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں)۔

یہ حروف ان اسماء میں داخل ہیں جن کی تعلیم اللّٰہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو دی تھی۔ (الاتقان جلد 2 ص 166)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ "خطِ عثمانی کی مخالفت حرام ہے" اور مصر کے شیخ القراء شیخ محمد بن علی خداد نے اپنے رسالہ "خلاصتہ النصوص الجلیہ" میں رسمِ خط عثمانی کو بارہ ہزار صحابہ کے اجماع سے ثابت کیا ہے۔

صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں (ترجمہ) "اور صحیح دلیل سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام نے قرآن کو دو گتوں کے درمیان اسی طرح سے جمع کر کے رکھا کہ جیسا خدا کے رسول ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ بغیر اس کے کہ اس میں کچھ بڑھایا یا گھٹایا ہو"۔

قرآنی سورتوں کا معجزانہ نظام

قرآن حکیم کی سورتوں کی ترتیب اور ان کے نظام نظم و ضبط کے بارے میں اہل علم اور محققین کی تحقیقی مساعی کے گراں قدر نتائج قابل غور ہیں، اس ضمن میں مولانا امین احسن اصلاحی اور ان کے استاد مولانا فراہی کی تحقیق خاصی وقیع ہے، جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔
اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کا خود محافظ ہے۔ اس نے ہمیشہ اس کو لوگوں کی دسترس سے بچایا ہے۔ تاریخ کے اس دور میں جب قرآن کے مربوط و منظم کلام ہونے پر اعتراض ہوئے، اس نے اہل بصیرت کو اس بات کی توفیق دی کہ وہ قرآن مجید کو ایک مربوط کلام کے طور پر سمجھنے کے فطری اور عقلی انداز سے اہل علم کو روشناس کرائیں۔ انہوں نے کلام الٰہی کے ربط و ترتیب کے حسن اور خصوصیات کو دلنشین دلائل اور مثالوں کے ساتھ اس خوبی سے واضح کیا کہ مستشرقین کے پیش کردہ اعتراضات ان کی کم علمی یا کج فہمی کا منہ بولتا ثبوت معلوم ہونے لگے۔ مثلاً کہ قرآن حکیم کی سورتوں کی تقسیم و ترتیب مضامین کی بنیاد پر ہے۔ ان مضامین کے بعض پہلو مکی دور میں واضح کیے گئے، اور بعض دوسرے پہلو مدنی دور کے حالات میں اجاگر ہوئے۔ لہٰذا ان مضامین کی تکمیل مکی اور مدنی سورتیں مل کر کرتی ہیں، اسی لیے مدنی سورتوں کو ان کی جگہ سے ہٹایا نہیں جاسکتا۔

ہر سورت اپنی جگہ ایک وحدت ہے۔ لیکن اس کے اندر بیان کردہ مضمون کی تکمیل اس سے متصل دوسری سورت کے مضمون سے ہوتی ہے۔ پورا قرآن اس طرح مرتب ہوا ہے کہ سورتوں کے جوڑے بنتے چلے گئے ہیں البتہ اس نظام کی کچھ تفصیلات ہیں۔ مثلاً کہیں بعض سورتیں دوسری سورتوں کے لیے دیباچہ یا ان کا تتمہ و تکملہ بن کر بھی آگئی ہیں۔ قرآن مجید کا یہ نظام نہایت محکم ہے، اور گہرے غور و فکر کے ساتھ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہر شخص کو یہ نظر آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہل علم و دانش نے مستشرقین کی ترتیب قرآن بدلنے کی اسکیم کی عقلی و اخلاقی بنیاد منہدم کردی ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق و جستجو کا ذوق رکھنے والوں کے لیے ایک نیا میدان فراہم کردیا۔

معدنِ علم و حکمت

قرآن اللہ کی کتاب ہے اس میں تمام علم اولین و آخرین ہے۔ اسے رہتی دنیا تک باقی رہنا اور خلق کی رہنمائی کرنا ہے۔ اس کے عجائب کبھی ختم ہونے والے نہیں ہیں۔ یہ کتاب جس طرح سے کم و بیش چودہ سو سال پہلے دنیا کی رہنمائی کے لیے تمام صفات اور صلاحیتوں سے بھرپور تھی۔ اسی طرح آج بھی ہے، اور اسی طرح قیامت تک رہے گی۔ قوموں کے بعد قومیں اٹھیں گی، اور ان میں سے جو اس کی طرف رجوع کریں گی وہ سب اپنے اپنے ظرف کے بقدر اس میں سے حصہ پائیں گی، لیکن سب کے حصہ پانے کے بعد بھی اس کے ذخیرۂ علم و حکمت میں کوئی کمی نہیں ہوگی سمندر سے ایک سوئی کی نوک پانی کی جتنی مقدار اٹھاسکتی ہے قیامت تک سب مل کر بھی اس سے زیادہ کے ذخیرہ علم کو کم نہیں کرسکتے۔ سارا خزانہ اس کتاب کے اتارنے والے نے اس کے الفاظ اور اس کے نظام کے اندر ودیعت کردیا ہے اس وجہ سے اس کی نوعیت کسی سپاٹ کتاب کی نہیں ہے کہ آپ اس کو دو چار مرتبہ پڑھ لیں اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس کو اخذ کرلیں، بلکہ اس کی حیثیت ایک معدن کی سی ہے جس کے اندر جتنی ہی گہری کھدائی کی جائے، اتنے ہی اس سے خزانے پر خزانے نکلتے آتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کو صرف ایک دو بار پڑھ لینے کی ہدایت نہیں ہوئی بلکہ بار بار مختلف شکلوں اور مختلف مقداروں میں تلاوت کرتے رہنے اور اس پر برابر تدبر کرتے رہنے کی ہدایت ہوئی ہے۔

قرآن کا مجموعی نظام

قرآن پاک کی ہر سورت ایک مستقل وحدت ہے۔ اس کا ایک علیحدہ عنوان و موضوع (عمود) ہے، اور اس سورت کے تمام اجزائے کلام اس عنوان و موضوع سے نہایت گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ اب ایک قدم آگے بڑھ کر یہ عرض کیا جاسکتا ہے کہ قرآن میں بحیثیتِ مجموعی بھی ایک

مخصوص نظام ہے جس کا ایک پہلو بالکل ظاہر ہے۔ جو ہر شخص کو نظر آسکتا ہے۔ لیکن ایک پہلو مخفی ہے جو غور و تدبر سے سامنے آتا ہے۔ یہاں ان دونوں پہلوؤں پر بالاجمال روشنی ڈالی جائے گی۔ پہلے اس کے ظاہری پہلو پر نظر ڈالیئے:۔

قرآنی نظام کا ظاہری پہلو

اگر آپ سورتوں کی اس ترتیب پر ایک نظر ڈالیں، جس ترتیب سے وہ مصحف میں ہیں تو ایک چیز آپ کو بالکل صاف نظر آئے گی کہ قرآن میں مکی اور مدنی سورتوں کے ملتے جلتے سات گروپ بن گئے ہیں۔ جن میں سے ہر گروپ ایک یا ایک سے زائد مکی سورتوں سے شروع ہوتا ہے، اور ایک یا ایک سے زیادہ مدنی سورتوں پر ختم ہوتا ہے۔ ہر گروپ میں پہلے مکی سورتیں ہیں اس کے بعد مدنی سورتیں ہیں۔

(1) پہلا گروپ سورت فاتحہ سے شروع ہوتا ہے اور مائدہ پر ختم ہو جاتا ہے اس گروپ میں فاتحہ مکی ہے باقی چار سورتیں مدنی ہیں۔

(2) دوسرا گروپ انعام اور اعراف دو مکی سورتوں سے شروع ہوتا ہے اور انفال و توبہ دو مدنی سورتوں پر ختم ہوتا ہے۔

(3) تیسرے گروپ میں چودہ سورتیں، یونس تا مومنوں مکی ہیں، آخر میں نور ہے جو مدنی ہے اس گروپ کی دو سورتوں رعد اور حج کو بعض لوگوں نے مدنیات میں شمار کیا ہے لیکن یہ خیال غلط ہے۔

(4) چوتھا گروپ فرقان سے شروع ہوتا ہے احزاب پر ختم ہوتا ہے۔ اس میں آٹھ سورتیں مکی ہیں آخر میں ایک احزاب مدنی ہے۔

(5) پانچواں گروپ سبا سے شروع ہوتا ہے حجرات پر ختم ہوتا ہے۔ اس میں 13 سورتیں مکی ہیں اور آخری تین مدنی ہیں۔

(6) چھٹا گروپ ق سے شروع ہوتا ہے اور تحریم پر ختم ہوتا ہے۔ اس سے پہلے سات مکی ہیں اس کے بعد دس مدنی اس گروپ میں بعض لوگوں نے سورۃ رحمان کو مدنی قرار دیا ہے لیکن یہ خیال بے بنیاد ہے۔

(7) ساتواں گروپ ملک سے شروع ہوتا ہے اور الناس پر ختم ہو جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک اس میں بھی مکیات اور مدنیات کی ترتیب اس طرح ہے جس طرح دوسرے گروپوں میں ہے۔ لیکن اس کی سورت دہر اور آخری بعض سورتوں کے بارے میں اختلاف ہے۔

سورتوں کی یہ ترتیب، ہر صاحب علم جانتا ہے کہ اتفاقی نہیں بلکہ توقیفی ہے یہ وہ ترتیب ہے جس پر نبی کریم ﷺ اور حضرت جبرائیل امین، جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے، ہر رمضان میں قرآن مجید کا مذاکرہ فرماتے تھے اور اسی ترتیب کے مطابق سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے مصحف کی نقلیں تمام ممالک اسلامیہ میں بھجوائیں اسی وجہ سے یہ ترتیب حکمت سے خالی نہیں ہو سکتی۔

قرآن کے مجموعی نظام کا مخفی پہلو

مذکورہ ساتوں گروپوں کی تلاوت اگر بار بار غور و تدبر کے ساتھ کی جائے تو اس ترتیب کی بہت سی حکمتیں واضح ہوتی ہیں جن میں سے بعض کی طرف ہم یہاں اشارہ کریں گے۔

1۔ جس طرح ہر سورت کا ایک خاص عمود ہوتا ہے جس سے سورتا کے تمام اجزائے کلام وابستہ ہوتے ہیں، اس طرح ہر گروپ کا بھی ایک جامع عمود ہے اور اس گروپ کی تمام سورتیں اس جامع عمود کے کسی خاص پہلو کی حامل ہیں مطالب اگرچہ ہر گروپ میں مشترک سے ہیں۔ لیکن اس اشتراک کے ساتھ جامع عمود کی چھاپ ہر گروپ پر نمایاں ہے۔ الگ الگ ہر گروپ کے موضوع پر بحث کے لیے موزوں جگہ یہاں نہیں ہے۔ یہاں مثال کے طور پر اتنی بات ذہن میں رکھئے کہ کسی گروپ میں قانون و شریعت کا رنگ غالب ہے، کسی میں ملتِ ابراہیم کی تاریخ اور اس کے اصول و فروع کا، کسی میں کشمکشِ حق و باطل اور اس کے بارے میں سنن الٰہیہ کے بیان کا حصہ نمایاں ہے۔ کسی میں نبوت و رسالت اور اس کے خصائص و امتیازات کا، کسی میں توحید اور اس کے لوازم و مقتضیات ابھرے ہوئے نظر آئیں گے کسی میں بعث حشر و نشر اور ان کے متعلقات، آخری گروپ منذرات کا ہے جو بیشتر ان مکی سورتوں پر مشتمل ہے جو جھنجھوڑنے اور جگانے والی ہیں اور جنھوں نے پورے عرب میں ہلچل برپا کر دی۔

2- ہر گروپ میں جو مدنی سورتیں شامل ہیں وہ اپنے گروپ کے مجموعی مزاج سے بالکل ہم آہنگ و ہم رنگ ہیں۔ ان کو اپنے گروپ کی مکی سورتوں سے وہی مناسبت ہے جو مناسبت کسی درخت کی جڑ اور اس کی شاخوں میں ہوتی ہے۔

3- ہر سورت زوج زوج ہے۔ یعنی ہر سورت اپنا ایک جوڑا اور مثنیٰ بھی رکھتی ہے اور ان دونوں میں اس طرح کی مناسبت ہے جس طرح کی مناسبت زوجین میں ہوتی ہے۔ یعنی ایک میں جو خلاء ہوتا ہے' دوسری اس خلاء کو بھرتی ہے۔ ایک میں جو پہلو مخفی' ہے دوسری اس کو اجاگر کرتی ہے اور اس طرح دونوں مل کر چاند اور سورج کی شکل میں نمایاں ہوتی ہیں۔ بڑی سورتوں میں اس کو بقرہ اور آل عمران کی مثال سے "اور چھوٹی سورتوں میں معوذتین کی مثال سے سمجھئے۔ قرآن میں یہ نظام بالکل کائنات کے نظام کے مشابہ ہے۔ اس کائنات میں بھی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے: یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نمازوں میں بالعموم سورتوں کی تلاوت میں اس نسبت کو ملحوظ رکھتے تھے۔ سورت قیامہ اور دہر' سورت صف اور سورہ جمعہ' اعلیٰ اور غاشیہ آپ نمازوں میں ساتھ ساتھ پڑھتے تھے۔

4- صرف سورہ فاتحہ اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سورت در حقیقت پورے قرآن کے لیے بمنزلۂ دیباچہ ہے۔ اس سورت نے اپنے اندر پورے قرآن کے بنیادی حقائق جمع کر لئے ہیں۔ یہ اپنے گروپ کے لیے بھی دیباچہ کی حیثیت رکھتی ہے' اور پورے قرآن کے لیے بھی۔ اس کے مختلف ناموں میں سے ایک کافیہ بھی ہے۔ اس سے بھی یہ اشارہ نکلتا ہے کہ یہ خود مکتفی سورت ہے یہ اپنے ساتھ کسی دوسری سورت کے ملنے کی محتاج نہیں۔

5- بعض سورتیں ایسی بھی ہیں' جن کی حیثیت ضمنی سورت کی ہے۔ یعنی وہ کسی سورت کے مستقل مثنیٰ کی حیثیت نہیں رکھتی ہیں' بلکہ اپنی ماسبق کے کسی ایک پہلو کی وضاحت کے طور پر نازل ہوئی ہیں اس کی ایک مثال سورت حجرات ہے' جو اپنی سابق سورت کی ایک آیت کی توضیح کی حیثیت رکھتی ہے۔

6- ہر گروپ پر الگ الگ تدبر کرنے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ ہر ایک کے اندر اسلامی دعوت کے تمام ادوار ابتدائے سے لے کر انتہاء تک نمایاں ہوئے ہیں۔ البتہ نمایاں ہونے کا پہلو ہر ایک کے اندر مختلف ہے۔ نیز ایجاز اور تفصیل کے اعتبار سے انداز الگ الگ ہیں۔

7- یہ بات بھی نظر آتی ہے کہ اس ترتیب میں قانون و شریعت کے گروپ کو تمام دوسرے گروپوں پر مقدم کر دیا گیا ہے' اور منذرات کے گروپ کو آخر میں کر دیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انذار سے مقصود در حقیقت لوگوں کو غلط راہ سے موڑ کر صحیح راہ پر لگانا ہے اور یہ راہ شریعت کی راہ ہے اس وجہ سے جو چیز غایت و مقصود کی حیثیت رکھتی ہے اس پر سب سے پہلے نگاہ پڑنی چاہیے۔ امت کو بحیثیت امت مسلمہ جو دولت عطا ہوئی ہے اس وجہ سے پہلے گروپ میں اہل کتاب کی معزولی بھی بیان ہوئی اور شریعت اسلامی کی تفصیل بھی۔ غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ قرآن کے پہلے گروپ اور اس کے آخری گروپ میں وہی نسبت ہے جو نسبت ایک عمارت اور اس کی بنیاد میں ہوتی ہے جہاں تک تعمیر کا تعلق ہے "تعمیر پہلے بنیاد ہوتی ہے' لیکن عمارت بن چکنے کے بعد سامنے جو چیز آتی ہے وہ عمارت ہوتی ہے بنیاد نیچے ہوتی ہے۔

جب قرآن عظیم کے یہ ساتوں گروپ سامنے آتے ہیں اور ساتھ ہی سورتوں کے جوڑے جوڑے ہونے پر نظر پڑتی ہے۔ تو بے ساختہ ذہن " وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ "(87-حجر) کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

تفسیرِ قرآن بِالقرآن

تیسری چیز یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر خود قرآن کی مدد سے کی جائے۔ قرآن نے خود اپنی تعریف کِتاباً مُتَشَابِهاً کے الفاظ سے کی ہے۔

"اللہ نے بہترین کلام اتارا ہے کتاب باہم دگر مشابہ جوڑے جوڑے" (زمر 23)

اس طرح یہ بات بھی قرآن نے بار بار واضح فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کی باتیں اور اپنی آیات' مختلف شکلوں اور گوناگوں پیرایوں سے پیش فرمائی ہیں۔ اس کے لیے "تعریف" کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی گردش دینے کے ہیں۔ اگر آپ قرآن کی تلاوت کریں تو آپ محسوس کریں گے کہ ایک مضمون مختلف سورتوں میں بار بار سامنے آتا ہے۔ ایک مبتدی یہ دیکھ کر خیال کرتا ہے کہ یہ ایک ہی مضمون کی

تکرار ہے۔ لیکن قرآن پر تدبر کرنے والے جانتے ہیں کہ قرآن تکرارِ محض سے بالکل پاک ہے۔ اس میں ایک بات جو بار بار آتی ہے۔ تو بعینہ ایک ہی پیش و عقب اور ایک ہی قسم کے لواحق و تضمنّات کے ساتھ نہیں آتی ' بلکہ ہر جگہ اس کے اطراف و جوانب اور اس کے تعلقات و روابط بدلے ہوئے ہوتے ہیں۔ مقام کی مناسبت سے اس میں مناسبِ حال تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ایک مقام میں ایک پہلو مخفی ہوتا ہے ' دوسرے مقام میں وہ واضح ہوجاتا ہے ایک جگہ اس کا اصل رخ غیر متعین ہوتا ہے ' دوسرے سیاق و سباق میں وہ رخ بالکل معین ہوجاتا ہے۔ بلکہ ایک ہی لفظ ایک آیت میں بالکل مبہم نظر آتا ہے۔ دوسری آیت میں وہ بالکل بے نقاب ہوجاتا ہے اس طرح ایک بات کی دلیل سمجھ میں نہیں آتی لیکن دوسری جگہ وہ بالکل آفتاب کی طرح روشن نظر آتی ہے۔

قرآن کا یہ اسلوب ظاہر ہے کہ اس مقصد کے لیے ہے کہ اس کی ہر بات طالب کے ذہن نشین ہوجائے۔

===================================

آیاتِ قرآن کی متوازن موضوعاتی تخصیص

معروف قول اور اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی روایت کے مطابق قرآن پاک میں کل 6666 آیات ہیں۔ جن کی موضوعات کے لحاظ سے اس طرح تقسیم ہے کہ آیاتِ وعید 1000' اور آیاتِ وعدہ 1000۔ آیاتِ نہی 1000' اور آیاتِ امر بھی 1000' آیاتِ مثال 1000' اور آیاتِ قصص بھی 1000۔ آیاتِ تحلیل 250' اور آیاتِ تحریم بھی 250' اور آیاتِ تسبیح 100' ہیں۔ اس طرح ان تمام موضوعات کی آیات کی تعداد باہم متوازن و متناسب ہے اور ان سب کی میزان 6600 کا ' قرآن حکیم کی باقی آیات متفرقہ کی تعداد=66 کے ساتھ 1:100 کی نسبت سے توازنِ اعداد ہے۔ قرآن حکیم ایسی ضخیم و عظیم کتاب ' اور اس کی آیات کی تعداد و ترتیب کا یہ خوبصورت توازن و توافق بھی اس کی اعجازی خصوصیات کا ایک انداز ہے۔

===================================

دورِ قدیم کی کتابوں میں قرآن واحد کتاب ہے جس کی ہر بات معلوم اور مسلم ہے۔ جس کی واقعیت تاریخ کے ہر معیار پر پوری اترتی ہے۔ جو مکمل طور پر ایک تاریخی کتاب ہے۔۔۔۔۔۔۔ قرآن کب اترنا شروع ہوا' ۶۱۰ ء میں۔ کس کے اوپر اترا' محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کے اوپر' وہ کہاں پیدا ہوئے اور کہاں وفات پائی' ۵۷۱ ء میں مکہ میں پیدا ہوئے اور ۶۳۲ ء میں مدینہ میں وفات پائی۔ قرآن کی زبان کیا تھی' عربی زبان۔ شروع میں قرآن کے کاتب کون تھے' ابوبکر بن ابی قحافہ' عمر بن الخطاب' عثمان بن عفان' علی بن ابی طالب' زبیر بن العوام' زید بن ثابت' عامر بن فہیرہ' ابوایوب انصاری' ابی بن کعب' معاویہ بن ابی سفیان' عبداللہ بن مسعود وغیرہ۔ اس طرح قرآن اور صاحب قرآن کے بارہ میں جو بھی تاریخی سوال کیا جائے' اس کا واضح جواب یقینی طور پر موجود ہوگا۔ جب کہ دور قدیم کی کسی بھی دوسری کتاب کو یہ خصوصیت حاصل نہیں۔

قرآن کریم کے اسماء وموضوعات کی عددی ہم آہنگی

مصر کے ایک فاضل ومحقق، استاد عبدالرزاق نے ابتداً اپنی ایک کتاب "الاسلام دین ودنیا" میں قرآن حکیم کے اسماء ومضامین کے متوازن ومتناسب شماریاتی نظام کی نشاندہی کی، یہ کتاب 1959ء میں شائع ہوئی، ازاں بعد ان کی ایک اور کتاب "عالم الجن والملائکہ" کے نام سے 1968ء میں چھپی، جن میں فاضل مصنف نے یہ واضح کیا کہ قرآن مجید میں ہر جگہ ترتیب وتوازن پایا جاتا ہے، حتیٰ کہ اسماؤ موضوعات میں بھی عجیب وغریب اور حیرت انگیز عددی تکرار وتوازن اور مماثلت ومشابہت موجود ہے۔ علاوہ ازیں تناقص وترابط میں بھی باہمی ہم آہنگی ہے۔ مثلاً قرآن کریم میں:-

دنیا 115 مرتبہ آیا ہے ------------	آخرت 115 مرتبہ
شیطان 88 مرتبہ	ملائکہ 88 مرتبہ المشتقات سمیت
موت 145 مرتبہ	لفظ حیات اور وہ مشتقات جو حیاتِ انسانی کے ساتھ مخصوص ہیں 145 مرتبہ،
بصر وبصیرت 148 مرتبہ	قلب وفواد (دل) 148 مرتبہ
نفع 50 دفعہ	فساد 50 دفعہ
حر (حرارت) 5 مرتبہ	برد (ٹھنڈک) 5 مرتبہ
لفظ بعث بعد الموت اور مشتقات 45 مرتبہ	صراط 45 مرتبہ
صالحات اور مشتقات 167 مرتبہ	سیئات اور مشتقات 167 مرتبہ
جحیم (جہنم) 26 مرتبہ	عقاب (سزا) 26 مرتبہ
فاحشہ (بدکاری وبرائی) 24 مرتبہ	غضب (غصہ) 24 مرتبہ
اصنام (بت) 5 مرتبہ	خمر (شراب) 5 مرتبہ (صرف دنیاوی شراب جو حرام ہے)
خنزیر 5 مرتبہ	
بغضاء (بغض) 5 مرتبہ	حسد 5 مرتبہ
حصب (ایندھن) 5 مرتبہ	تنکیل (سزا) 5 مرتبہ
رعب (دبدبہ) 5 مرتبہ	فتنہ (دھوکہ) 5 مرتبہ
لعن (ملامت) 41 مرتبہ	کراہیۃ (نفرت) 41 مرتبہ
رجس (گندگی) 10 مرتبہ	رجز (گندگی) 10 مرتبہ
ضیق (تنگی) 13 مرتبہ	طمانیت (کشائش) 13 مرتبہ
طہر (پاکیزگی) 31 مرتبہ	اخلاص (خلوص، نیت) 31 مرتبہ
ایمان اور اس کے مشتقات 811 مرتبہ	علم ومعرفت اور ان کے مشتقات 811 مرتبہ
لفظ ناس، انسان، انس، اناس اور بشر 368 مرتبہ	لفظ رسول اور اس کے مشتقات 368 مرتبہ

اسباط (افراد قبیلہ) 5 مرتبہ، قسیسون (راہب) 5 مرتبہ .... حواریوں (مددگار) 5 مرتبہ

بنوآدم 7 مرتبہ .... فرقان 7 مرتبہ

روح القدس (لقب جبریل علیہ السلام) 4 مرتبہ، محمد (ﷺ) 4 مرتبہ .... سراج (چراغ) 4 مرتبہ

مشتقات عقل 49 مرتبہ .... نور اور مشتقات 49 مرتبہ

لسان (زبان) 25 مرتبہ .... موعظمت 25 مرتبہ

سلام 50 مرتبہ .... طیبات 50 مرتبہ

لفظ قالو 332 مرتبہ، وہ تمام شامل ہیں، خواہ مخلوق میں سے ملائکہ جن وانس .... لفظ قل 332 مرتبہ

دنیا وآخرت کا قول ہو۔ .... (اس قل سے مراد حکم الٰہی ہے۔)

نبوت 80 مرتبہ، (یعنی نبوت کا تکرار سنت کی بہ نسبت 5 گنا ہے) .... سنت (طریقہ) 16 مرتبہ

سنت 16 مرتبہ .... جہر (اعلانیہ) 16 مرتبہ

جہر (اعلانیہ) 16 مرتبہ۔ (یعنی جہر سر کا نصف ہے۔) .... سر (راز) 32 مرتبہ

رحمت 79 مرتبہ .... ہدیٰ (ہدایت) 79 مرتبہ

محبت 83 مرتبہ .... طاعت 83 مرتبہ

بر (نیکی 20) مرتبہ .... ثواب 20 مرتبہ

قنوت (مایوسی) 13 مرتبہ .... رکوع 13 مرتبہ

رغبت 8 مرتبہ .... رہب (ڈر) 8 مرتبہ

جہر (علانیہ) 16 مرتبہ .... علانیہ 16 مرتبہ

غوایۃ (گمراہی) 22 مرتبہ .... خطا اور خطیۃ (غلطی) 22 مرتبہ

فحشاء (بے حیائی) 24 مرتبہ .... بغی (نافرمانی) 24 مرتبہ

اثم (گناہ) 48 مرتبہ .... یعنی اثم گناہ سے نصف

حراثت (کھیتی باڑی کرنا) 14 مرتبہ .... زراعت 14 مرتبہ

فاکہتہ (پھل) 14 مرتبہ .... عطا (بخشش) 14 مرتبہ

نبات 26 مرتبہ .... شجر (درخت) 26 مرتبہ

نطفہ 12 مرتبہ، شقاء (بدبختی) 12 مرتبہ .... طین (مٹی) 12 مرتبہ

الباب (صاحبان عقل) 16 مرتبہ .... افئدہ (قلب جگر) 16 مرتبہ

شدت (مصیبت) 102 .... صبر 102

جزاء (سزا) 117

مغفرت 234

یعنی جزا کا دو گنا اس کا اشارہ لطیف اس طرف ہے کہ مغفرت میں بہ نسبت سزا کے دو گنی وسعت ہے۔

مصیر (بازگشت) 28 مرتبہ' ابداً (ہمیشہ) 28 مرتبہ

یقین 28 مرتبہ

ناس (لوگ) ملائکہ اور عالمون 382 مرتبہ

آیت اور آیات 382 مرتبہ

ضلالت اور مشتقات 191 مرتبہ

آیات 382 مرتبہ (دوگنا)

احسان' خیرات اور مشتقات 382 مرتبہ

آیات (نشانیاں) 382 مرتبہ

رکوع 13 مرتبہ' حج 13 مرتبہ' طمانیت 13 مرتبہ

لفظ قرآن 68 مرتبہ

لفظ ملائکہ 68 مرتبہ

جو کہ وحی الہیٰ اس کے بندوں اور رسل کے ساتھ مخصوص ہے لفظ اسلام و مشتقات 70 مرتبہ' یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ اس وحی کے اعداد و شمار میں وحی کی وہ آیات شامل نہیں ہیں جن میں وحی اِلیٰ النمل (چیونٹی) الی الارض (زمین) یا وحی الرسل للناس اور وحی الشیاطین ہیں۔

لفظ یَوْمَئِذٍ جس سے مراد یوم قیامت ہے 70 مرتبہ' یَوْمَ الْقِیَامَۃِ 70 مرتبہ' اللہ تعالیٰ کا پیغام اور پیغامات 10 مرتبہ' سورت اور سوَر (جمع سورت) 10 مرتبہ'

لفظ کفر 25 مرتبہ

لفظ ایمان 25 مرتبہ

رحمٰن 58 مرتبہ'

رحیم 114 مرتبہ' یعنی رحیم رحمٰن سے دوگنا ہے۔

اور دونوں اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام ہیں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ رحیم رسول اللہ ﷺ کی صفت بھی ہے۔

فجار (گنہگار) 3 مرتبہ

ابرار (نیکوکار) 6 مرتبہ (دوگنا)

قرآن نے ذکر کیا ہے کہ سمٰوٰت کی تعداد 7 ہے اور اس کی تکرار 7 مرتبہ ہے آسمانوں اور زمین کی چھ دنوں میں تخلیق کا تذکرہ 7 مرتبہ' رب کے ہاں مخلوق کا پیش ہونا 7 مرتبہ مذکورہ ہے۔

قرآن کریم میں ابلیس کا ذکر 11 مرتبہ ہے' اور امر بالاستعاذہ کا تکرار بھی 11 مرتبہ ہے۔

سحر اور مشتقات 60 مرتبہ

فتنہ و مشتقات 60 مرتبہ

مصیبت اور مشتقات 75 مرتبہ

شکر اور مشتقات 75 مرتبہ

انفاق اور مشتقات 73 مرتبہ

رضا اور مشتقات 73 مرتبہ

بخل اور مشتقات 12 مرتبہ

حسرت اور مشتقات 12 مرتبہ

طمع (لالچ) اور مشتقات 12 مرتبہ

جحود (انکار) اور مشتقات 12 مرتبہ

اسراف (فضول خرچی) 23 مرتبہ

سرعت (جلد بازی) 23 مرتبہ

جبر (مجبوری) 10 مرتبہ

عتو (زیادتی) 10 مرتبہ

قہر (ظلم) 10 مرتبہ

عجب (نخوت) 27 مرتبہ

غرور (تکبر) 27 مرتبہ

خیانت 16 مرتبہ

خبث (شرارت) 16 مرتبہ

کافرون 154 مرتبہ

نار (آگ) اور حریق (جلانے والی) 154 مرتبہ

زکوٰۃ 32 مرتبہ اور برکات 32 مرتبہ	مسلمون 41 مرتبہ اور جہاد 41 مرتبہ
صَوم (روزہ) 14 مرتبہ صبر 14 مرتبہ	دین 92 مرتبہ اور سجود 92 مرتبہ
درجات 14 مرتبہ	تلاوت 62 مرتبہ اور صالحات 62 مرتبہ
قرآن 68 مرتبہ نور حکمت اور تنزیل 68 مرتبہ	صلوٰۃ اور صلّی 68 مرتبہ نجات 68 مرتبہ
قرآن 68 مرتبہ اور بینات، مبینات اور موعظمت (نصیحت) وشفاء 68 مرتبہ	ملائکہ 68 مرتبہ قرآن 68 مرتبہ
مُحمدؐ 4 مرتبہ اور شریعت 4 مرتبہ	اجر (بدلہ) 108 مرتبہ اور فعل 108 مرتبہ
حساب 29 مرتبہ اور عدل اور قسط (انصاف) 29 مرتبہ	صبر 14 مرتبہ اور نور حکمت اور تنزیل 28 مرتبہ (دو چند)

الفاظ و موضوعاتِ قرآن کی تساوی و متناسب حیثیت کے بارے میں فاضل متذکرہ بالا کی تحقیقی کاوش کے صفحات ایسی ہی نادر و منفرد معلومات سے لبریز ہیں جن کی ایک سرسری و اجمالی جھلک اوپر پیش کی گئی ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید کے اس وسیع الاطراف عددی اعجاز کے ذریعے بھی اس کی ابدی حفاظت کے لیے اس کے حروف و حرکات، الفاظ و کلمات اور سورہ و آیات تک کی عظیم و ہمہ گیر ربط و استحکام کے ذریعے بڑے حکیمانہ و مدبرانہ اور ادق و انسب طریقے سے میزان قائم کر دی گئی ہے۔ حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے کہ قرآن مجید ایسی کتاب ہے۔ جس کے عجائب کی کوئی انتہا نہیں۔ یہ عددی اعجاز بھی انہی میں سے ایک حیران کن چیز ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے "خدا ہی تو ہے جس نے سچائی کے ساتھ کتاب نازل کی اور (عدل و انصاف کی) ترازو"۔

قرآن حکیم کا یہ اعجازی پہلو بھی ہمہ جہت اور وسیع الاطراف ہے۔ مثلاً:۔ قرآن کی ہر سورت ایک وحدت ہے، جس کے ساتھ اسکے تمام اجزائے کلام وابستہ ہیں۔ نیز بلحاظ ترتیب مصحف ہر سورت کا متصل سورت کے ساتھ باہم دگر 5 طرح سے معنوی ربط و تعلق ہے۔ مزید براں قرآن کی ہم مضمون سورتوں کے جو سات گروپ بنتے ہیں، ان کی ہر سورت کا اپنے متعلقہ گروپ کے ساتھ بھی گہرا موضوعاتی و معنوی ربط ہے۔ نیز جملہ قرآنی آیات کی تعداد کی تقسیم و تخصیص بھی متوازن و مدبرانہ نہج پر استوار ہے، اور قرآن کریم کے الفاظ، اسماء اور موضوعات میں بھی عددی مشابہت، شماریاتی تناسب اور متوازن ہندسی ہم آہنگی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن حکیم کے حروف اور انکی طرز ادائیگی (جسکی ظاہری و بصری علامات اعراب و حرکات ہیں) میں بھی، بشری کاوشوں کے علی الرغم، حسن توازن و تناسب کا غایت درجہ مربوط و محکم نظام مضمر ہے، جو اعجازی ہمہ گیری کے لامتناہی امکانات کے ساتھ انکی دقیق جزئیات تک میں جاری و ساری ہے (وغیرہ ذٰلک)۔ اعداد قرآن کی اعجازی وسعت و ہمہ گیریت کا یہ عالم ہے کہ قرآن حکیم کی کسی سورت، کسی آیت یا اس کے کسی جُزء کے کلیدی حروف تہجی میں کسی بھی ظاہری یا معنوی شناخت و انفرادیت، یا انکی صنف و ساخت کی بنا پر باہم مطابقت و مماثلت رکھنے والے حروف تہجی کی گنتی، اور ان کے علاوہ، باقی کلیدی حروف تہجی کی گنتی کا باہم موازنہ کرنے سے ہر نوع کے حروف کی گنتی میں حسن توازن و توافق کا کوئی اچھوتا انداز کارفرما نظر آتا ہے جو کسی بھی دقیق سطح اور عمیق زاویے پر معطل یا مختل نہیں ہونے پاتا۔ الغرض قرآن مجید کا ہر حرف اپنی مناسبت و موزونیت اور حتمیت و قطعیت کے اعتبار سے "حرفِ آخر" اور اس کے کلام ربانی ہونے کا روشن اور مبرہن ثبوت ہے۔ کلام الٰہی کی اعجازی انفرادیت کے حامل ان پہلوؤں کا تذکرہ آگے آئیگا۔

....

قُرآنی سُورتوں کاوسیع الاطراف ربطِ معانی

اہلِ علم نے قرآن کریم کی سورتوں میں حسبِ ذیل پانچ طرح کے معنوی ربط کی نشاندہی کی ہے:-

(1) ہر سورت کے آخر کا دوسری سورت کے ابتدا سے'

(2) ہر سورت کے آخر کا' دوسری سورت کے آخر سے'

(3) ہر سورت کی ابتدا کا دوسری سورت کی ابتدا سے'

(4) ہر سورت کی ابتدا کا دوسری سورت کے آخر سے'

(5) اور ہر سورت کی ابتدا کا اسی سورت کے آخر سے معنوی ربط و تعلق ہے'

یہاں بطورِ مثال' بلحاظ ترتیب قرآن حکیم کی پہلی سورت الفاتحہ' اور دوسری سورت البقرہ کے مابین' اور پھر سورت البقرہ اور تیسری سورت العمران کے مابین ربط معانی کی وضاحت کی جاتی ہے۔

ان سطور کے ناچیز راقم کو اپنی علمی بے مائیگی' ہیچدانی اور عجزِ فکر و فہم کا بخوبی احساس ہے۔اور یہ کہ قرآنی آیات کی تفہیم و تشریح سے اصحاب علم و بصیرت ہی کماحقہ'عہدہ برا' ہو سکتے ہیں۔

(1) ہر سورت کی ابتدا کا' دوسری سورت کی ابتدا سے معنوی ربط ہے

سورت فاتحہ کی ابتدائی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تعریف واسطے اللّٰہ کے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے)' سے ہوتی ہے...... اور قرآن کریم کی اگلی سورت البقرہ کے آغاز میں آیت نمبر 5 کے مضمون میں اللہ تعالیٰ نے اس کتابِ ہدایت کی بدولت بنی نوح انسان کے لئے دین و ایمان کی جس دولت و نعمتِ لازوال کی طرف اشارہ فرمایا ہے' اس کا بھی یہ تقاضا ہے کہ اس پروردگارِ عالم کی جتنی بھی حمد و ثناء اور تعریف و توصیف کی جائے' کم ہے۔

نیز سورت فاتحہ کی دوسری آیت (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) میں اللّٰہ تبارک تعالیٰ کے رحمٰن و رحیم ہونے کا ذکر ہے...... جبکہ سورت البقرہ کے ابتدائی آیت نمبر5 تک کے مفہوم میں صالح لوگوں کا تذکرہ ہے کہ یہی لوگ ربِ رحمان و رحیم کی ہدایت و فلاح پانے والے ہیں۔

(2) ہر سورت کی ابتدا کا' دوسری سورت کے آخر سے بھی معنوی ربط ہے

سورت فاتحہ کی آیت اول میں تمام جہانوں کے پالنے والے رب کی تعریف و توصیف ہے' جو کہ عموماً" دعا سے پہلے بھی ہوتی ہے...... جب کہ سورت البقرہ کی آخری آیات میں بندۂ مومن کے لئے' اپنے رب پر ایمان کے مقتضیات کی تفصیل' اور اس کی معرفت' رحمت اور نصرت کی دعا و درخواست ہے' (جو کہ پروردگار نے اپنے لطف کرم سے اپنے بندوں کو سکھائی ہے۔)

(3) ہر سورت کے آخر کا' دوسری سورت کے اوّل سے بھی معنوی ربط ہے

سورت الفاتحہ کے آخر میں فرمایا کہ انسان تین گروہوں میں بٹ جاتے ہیں وہ جو صراط مستقیم پر چل کر اللّٰہ تعالیٰ کی نعمتوں سے بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ وہ جو صراط مستقیم کی پرواہ نہیں کرتے' اپنی من مانی کرتے ہیں' اور اپنے اعمال کے باعث اللّٰہ تعالیٰ کے غضب میں آجاتے ہیں۔ تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو صراطِ مستقیم پاکر کھو دیتے ہیں......اور سورت بقرہ کے آغاز میں پھر تین گروہوں کا ذکر ہے' پہلے گروہ کو متقین فرمایا' یعنی اللّٰہ تعالیٰ کے خوف کے باعث برائی سے بچنے والے' ان کی صفات بیان فرمائیں اس گروہ میں انبیاء' صدیقین' شہداء' اور صالحین شامل ہیں (آیت نمبر۴۹) دوسرا گروہ کافرین کا ہے' ان کے بارے میں فرمایا کہ ان کی بد اعمالیوں کے باعث اللّٰہ تعالیٰ نے ان کے

قلوب اور سماعت پر مہر لگادی ہے' یعنی وہ حق کی بات سننے اور سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکے ہیں تیسرا گروہ منافقین کا ہے' جو راہِ مستقیم پاکر کھو چکے ہیں۔فرمایا یہ منافقت کے مرض میں مبتلا ہیں اور ان کا مرض دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔

(4) ہر سورت کے آخر کا' دوسری سورت کے آخر سے بھی ربطِ معانی ہے

سورت فاتحہ کا اختتام دعا سے ہوتا ہے' جس میں اللہ جل شانہ' نے سیدھا راستہ (یعنی انعام یافتہ لوگوں کا راستہ) دکھانے' اور غضبِ الٰہی کے مستوجب اور گمراہ لوگوں (کفار و منافقین) کے راستہ سے پناہ کی دعا سکھائی گئی ہے...... جب کہ سورت البقرہ کا اختتام بھی ربِ جلیل کے حضور دعا و درخواست سے ہوتا ہے' جس میں اپنے آقا و مولا سے عفو و درگزر' مغفرت اور رحمت' اور قوم کفار پر فتح و نصرت کی دعا ہے۔

(5) ہر سورت کی ابتدا کا' اسی سورت کے آخر سے بھی معنوی ربط ہے۔

سورت فاتحہ کی پہلی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (تعریف اللہ کی' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے) اور اللہ بزرگ و برتر کی صفتِ ربِّ الْعٰلَمِيْنَ کے طفیل اس سورت کے آخر میں یہ دعا سکھائی گئی (ترجمہ) ''اے جہانوں کے پروردگار ہمیں سیدھا راستہ دکھا' ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا' نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جو کہ (اپنے اعمال و عقائدِ باطل کے سبب) غضبِ الٰہی کے سزاوار اور گمراہ ہوئے۔قرآنی سورتوں کے باہم دگر پانچ طرح کے معنوی ربط کی مزید وضاحت کے لیے بطور مثال مکرر یہاں سورت البقرہ اور اس سے اگلی سورت العمران کے معنوی ربط و تعلق کی نوعیت بیان کی جاتی ہے۔

(1) سورت البقرہ کی ابتدا کا' العمران کی ابتدا سے ربطِ معانی

سورت البقرہ کے آغاز میں ہے۔الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ یہ کتاب نہیں بیچ شک اسکے......)

جبکہ سورت العمران کے ابتدا میں ہے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ...... (اتاری اوپر تیرے کتاب ساتھ حق کے) ال عمران آیت ۳ شروع) یہاں بھی معنوی ربط و تعلق واضح ہے۔

نیز سورت البقرہ کے آغاز میں مؤمنین کے ایمان بالغیب' اقامت صلوٰۃ' انفاق فی سبیل اللہ' اور قرآن و دیگر کتبِ سماوی ماسبق پر ایمان کی تفصیل ہے' اور ساتھ ہی کفار کی نکیرانہ روش اور اس روش پر عذابِ عظیم کی نوید ہے...... جب کہ سورت العمران کے ابتدا میں خدائے حیّ و قیوم کی طرف سے نازل کردہ کتاب (قرآن) اور اس کے ذریعے سابق کتبِ سماوی کی تصدیق' اور لوگوں کو ہدایت کی رہنمائی کا بیان' اور ازاں بعد' ان باتوں پر ایمان نہ لانے والوں (کفار و منافقین) کے لئے عذاب شدید کی نوید ہے۔ (ال عمران آیت ۱ تا ۴)

(2) سورت البقرہ کی ابتدا کا' العمران کے آخر سے معنوی ربط

سورت البقرہ کے اوائل میں ہے کہ یہ ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک کتاب (قرآن) راہ دکھاتی ہے پرہیز کاروں کو' وہ جو ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے اور قائم رکھتے ہیں نماز کو' اور اس چیز سے کہ دی ہے ہم نے ان کو' خرچ کرتے ہیں' اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں' ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیری (قرآن)' اور جو کچھ اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے (توریت انجیل زبور و دیگر کتب سماوی) اور ساتھ آخرت کے وہ یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اُوپر ہدایت کے ہیں پروردگار اپنے سے' اور یہ لوگ وہی ہیں فلاح پانے والے (البقرہ آیت 1 تا 5)..... اور سورت العمران کی آخری تین آیات میں بھی اہل ایمان کی لئے انعاماتِ ربّانی کا مزید یوں تذکرہ ہے۔ ''لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے' واسطے ان کے بہشتیں ہیں' چلتی ہیں ان کے نیچے نہریں' ہمیشہ رہنے والے بیچ اس کے' مہمانی نزدیک اللہ کے سے' اور جو کچھ نزدیک اللہ کے

ہے 'بہتر ہے واسطے نیکی کرنے والوں کے 'اور تحقیق 'بعضے اہل کتاب سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اللّٰہ کے 'اور ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی طرف تمہارے (یعنی قرآن) 'اور جو چیز اتاری گئی طرف ان کے (یعنی توریت انجیل زبور و دیگر کتب سماوی) عاجزی کرنے والے طرف اللّٰہ کے 'نہیں مول لیتے ہیں بدلے نشانیوں اللّٰہ کے مُول تھوڑا 'واسطے ان کے ہے ثواب ان کا نزدیک رب ان کے 'تحقیق اللّٰہ جلد لینے والا ہے حساب کا" اے لوگو جو ایمان لائے ہو 'صبر کرو 'اور تھام رکھو ایک دوسرے کو اور لگے رہو بیچ لڑائی (جہاد) کے اور ڈرو اللّٰہ سے 'تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (العمران آیت 198 تا 200) اس طرح ان دونوں سورتوں کی مفصلہ بالا آیات کا اہل ایمان کے احوال کے ذریعے ربطِ باہمی ظاہر ہے۔

(3) سورت البقرہ کے آخر کا' سورت العمران کے اول سے معنوی ربط۔

سورت البقرہ کے آخر میں' آیت نمبر 284 کا اختتام باری تعالیٰ کی حمد و توصیف پر ہوتا ہے" وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "(......اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے)ازاں بعد'اس سے اگلی آیت 285 کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے۔" اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ...... كُلٌّ" اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف...... (ایمان لایا پیغمبر ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف اس کے پروردگار اس کے سے (یعنی قرآن پاک) اور مسلمانوں' ہر ایک ایمان لایا ساتھ اللہ کے، اور فرشتوں اس کے، اور کتابوں اس کی سے اور رسولوں اس کے......)

اور سورت العمران کا آغاز بھی حمد و ثنائے کبریا سے ہوتا ہے آلٓمّٓ o اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے قائم رہنے والا) اور اس کے بعد تیسری آیت کا آغاز بھی ایسے ہی مفہوم کی آیت مبارک سے ہوتا ہے'یعنی ایمانیات کا موضوع" نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ...... (اتاری اوپر تیرے کتاب ساتھ حق کے یعنی قرآن) سچا کرنے والی واسطے اس چیز کے کہ آگے اس کے ہے اور اتاری توریت اور انجیل......) (آیت 3 کا آغاز۔)

نیز سورت البقرہ کے آخر میں'آیت 284 کے آغاز میں ہے۔" لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ط...... (واسطے اللہ کے ہے جو کچھ بیچ آسمانوں کے' اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے' اور اگر ظاہر کرو جو کچھ بیچ جی تمہارے کے ہے' یا چھپاؤ اس کو' حساب لیوے گا تم سے ساتھ اس کے اللہ......)

اور سورت العمران کے اوائل میں' آیت 5 میں ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ (تحقیق اللہ نہیں چھپی اوپر اس کے کوئی چیز بیچ زمین کے اور نہ بیچ آسمانوں کے) مذکورہ دونوں سورتوں کی (بالترتیب آخر و اول) آیات مبارکہ کا یہ ربط باہمی بھی محتاج وضاحت نہیں۔ مزید یہ کہ:۔ البقرہ کے آخری حصہ میں آیت 285 میں اہل ایمان کے بیان کے بعد دشمنان اسلام پر غلبہ و نصرت کی دعا بھی ہے جب کہ سورت العمران کے ابتدا میں قوم کفار کی منکرانہ روش پر عذابِ شدید کی وعید ہے۔

البقرہ کی اسی آیت (نمبر 285) میں ایمان کی تفصیل بھی ہے' جس میں قرآن اور دیگر ماسبق کتب سماوی پر ایمان بھی شامل ہے .... اور سورت العمران کے ابتدا آیت نمبر 4 میں بھی اس موضوع اور اس کے مستلزمات و مقتضیات کا تذکرہ موجود ہے۔

سورت البقرہ کے اختتام پر رب العزت کے حضور دعا ہے (رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ...... جب کہ سورت العمران کے اوائل میں بھی دعا ہے (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا......)

(4) سورت البقرہ کے آخر کا' سورۃ العمران کے آخر سے ربط معانی

سورت البقرہ کے آخر میں دعا ہے' جس کے آخری کلمات یہ ہیں۔ " وَاعْفُ عَنَّا وقف وَاغْفِرْ لَنَا وقف وَارْحَمْنَا وقف اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (سورت البقرہ آخری آیت 286) (ترجمہ) : اور معاف کر ہم کو' اور رحم کر ہم پر 'تو

(اے دوست دار ہمارا بس مدد دے ہم کو اوپر قوم کافروں کے)۔ اور سورت العمران کے آخر میں اس دعا کی اجابت و قبولیت کا یہ طریقہ اہل ایمان کو سکھایا گیا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورت العمران آخری آیت 200 کا آخر)

(ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو صبر کرو اور تھام رکھو ایک دوسرے کو اور لگے رہو بیچ جہاد کے اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم فلاح پاؤ)۔

(5) سورت البقرہ کی ابتداء اور سورت العمران کے آخر کا معنوی ربط

سورت البقرہ کے اوائل میں قرآن حکیم اور ماسبق کتب سماوی پر ایمان سمیت اہل ایمان کے عقائد و اعمال صالح اور فلاح و نجات کا تذکرہ ہے....... جب کہ سورت العمران کی آخری آیات مبارکہ میں بھی اس موضوع کے متعلقات و مقتضیات کی تفصیل موجود ہے۔

☆ ☆ ☆

....

حقانیتِ قرآن پر غیروں کی گواہی!

گیری ملر نامی ایک غیر مسلم سکالر کے لیکچر کے ضمیمے سے ایک اقتباس جسے بتاریخ 18 دسمبر 1990ء محمد اسد اللہ اسدی نے ریکارڈ کیا، قارئین کرام کی دلچسپی کیلئے پیش ہے:۔

قرآن (مجید) کی سورۃ الفجر میں آیت مبارکہ نمبر 7 (89/7) میں ذکر ہے ارم نامی ایک شہر کا جس کے بڑے بڑے ستون تھے۔

اس شہر کا کہیں پرانی تاریخوں میں حوالہ نہیں ملتا۔ جہاں تک تاریخ دانوں کا تعلق ہے یہ شہر ناپید تھا۔ البتہ نیشنل جغرافک (Natioanl Geographic) کے دسمبر 1978ء کے شمارہ میں دلچسپ معلومات درج تھیں کہ 1973ء میں ملک شام میں ''ایبلس'' ایک شہر کھدائی کے دوران دریافت ہوا۔ اس شہر کا وجود چار ہزار تین سو سال پہلے تھا۔ محققین نے دریافت کیا کہ ایبلس شہر کی لائبریری میں ان تمام شہروں کا ذکر تھا جن کے ساتھ اہل ایبلس کے تجارتی مراسم تھے اور ان شہروں کی فہرست میں ارم کے شہر کا بھی ذکر ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اہل ایبلس جو تھے وہ اہل ارم کے ساتھ تجارت کیا کرتے تھے۔

(حقیقت تو یہ ہے کہ قرآن مجید خود ہمیشہ رہنے والا ایک زندہ معجزہ ہے) سورۃ العنکبوت آیات مبارکہ نمبر (29/50-51) ''اور کہتے ہیں کیوں نہ اتریں اس پر کچھ نشانیاں اس کے رب سے۔ آپ فرما دیں کہ نشانیاں تو اللہ کے اختیار میں ہیں اور میں تو واضح خبردار کرنیوالا ہوں۔ کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب اتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے۔ بے شک اس میں رحمت ہے اور سمجھانا ان لوگوں کے لیے جو ایمان والے ہیں۔!!!''

(بشکریہ قومی ڈائجسٹ مئی 2000ء)

کلمۂ طیّب کا حرفی حسنِ توازن ۔۔۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کلمہ طیب کے کلیدی حروف تہجی	10 =	ل	ا (الف)	ءا (ہمزہ)	ہ	م	ح	د	ر	س	و
اور کلمہ طیبہ کے کل حروف	24 =	8	4	2	3	2	1	1	1	1	1

ضروری نوٹ۔ حروف الف اور ہمزہ میں فرق یہ ہے کہ الف زبر زیر پیش وغیرہ (اعراب وحرکات) کے بغیر، جبکہ ہمزہ اعراب وحرکات کے ساتھ آتا ہے۔اس کتاب میں الف اور ہمزہ کی تخصیص و پہچان کیلئے الف کو بشکل (ا) اور ہمزہ کو (ءا) لکھا گیا ہے۔لہذا دوران مطالعہ اس شناخت کو پیش نظر رکھیں۔

کلمہ طیبہ کے دونوں اجزاء لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قرآن میں موجود ہیں ان دونوں اجزاء کے حروف کی میزانیں 12 ,12 یعنی مساوی ہیں۔

....

کلمہ طیب کے مذکورہ 10 بنیادی حروف تہجی میں سے نصف یعنی 5 بالمکررات (ایک سے زائد بار) آتے ہیں (ل ا ءا ہ م) اور باقی 5 ہی حروف تہجی واحد آتے ہیں (ح د ر س و) اور پھر مذکورہ 5 بالمکررات حروف تہجی کلمہ طیبہ میں پہلے (مقدم) شروع ہوتے ہیں۔جبکہ 5 واحد حروف تہجی بعد میں (مؤخر) آتے ہیں۔

....

اسی طرح کلمہ طیبہ میں کہیں نہ کہیں اس کی حرکت اوّل زبر (فتح) کے ساتھ یعنی مفتوح بھی آنے والے حروف تہجی بھی 5 قسم کے ہیں (ل ہ ح م ر) اور باقی 5 ہی حروف تہجی غیر مفتوح آتے ہیں۔(ا ءا د س و)

....

نیز کلمہ طیبہ کے کل 24 حروف میں سے حرکت اوّل زبر والے (مفتوح) حروف کی تعداد =6 اور باقی غیر مفتوح حروف کی تعداد =18 ہے۔جن میں باہم 1 : 3 کی نسبت سے عددی ربط ہے۔

....

نیز کلمہ طیبہ کے حرف اوّل (ل) کی تعداد =8 اور باقی حروف کے تعداد =16 میں بھی باہم 2:1 کا عددی تناسب و توازن ہے۔

....

کلمہ طیبہ کے جزوِاوّل لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں حرکت اول زبر والے (مفتوح) حروف کی تعداد = 3 اور جزوِثانی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے مفتوح حروف کی تعداد بھی = 3 برابر ہے. نیز کلمہ طیبہ کے ان دونوں اجزاء کے باقی 9 , 9 حروف بھی مساوی ہیں۔

....

۔کلمہ طیبہ کے دونوں جملوں میں باہم مشترک حروف =3 (ل ا ہ) جنکی جملہ اول میں میزان = 10 اور جملہ ثانی میں میزان = 5 میں بھی باہم 1:2 کا متوازن ربط ہے۔

....

جملہ اول میں اللہ (جل شانہ) کے حروف کی میزان 4 اور جملہ ثانی میں محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حروف کی میزان بھی 4، جملہ اول کے باقی الفاظ

(**لَآ اِلٰـهَ اِلَّا** ....) کے حروف کی میزان 8 اور جملہ ثانی کے تخصیصی وتعارفی الفاظ (.....**رَّسُوْلُ اللّٰـهِ**) کے حروف بھی 8، اسم مقدس **اللّٰه** کے چار حروف تین قسم کے حروف تہجی پر مبنی (ا ل ہ) اور اسم مطہر **محمد** کے چار حروف بھی تین ہی قسم کے حروف تہجی پر مبنی ہیں۔ (م ح د) نیز ان اسمائے مقدسہ کے دو دو حروف احاد، اور دو دو حروف ہی عشرات ہیں۔ لفظ **اللّٰه** کے تین قسم کے حروف تہجی (ا ل ہ) میں دو حروف واحد (ا ہ) اور ایک حروف (ل) مکرر آتا ہے۔ بعینہ لفظ **محمد** کے 3 ہی قسم کے حروف تہجی میں 2 حروف تہجی واحد (ح د) اور ایک حرف (م) مکرر آتا ہے۔ لفظ **اللّٰه** کے مذکورہ دو واحد حروف تہجی کی اس لفظ میں میزان بھی = 2 اور ایک مکرراتی حرف تہجی (ل) کی میزان بھی = 2 نیز محمد کے مذکورہ 2 واحد حروف تہجی کی میزان بھی 2، اور ایک مکرر حروف تہجی (م) کی میزان بھی 2 (مساوی ہے)۔

اسی طرح کلمہ طیبہ کے حروف حلقی وغیر حلقی، نیز دیگر اصناف حروف کے پیش نظر بھی ہر جگہ توازن اعداد پایا گیا۔ کلمہ طیبہ کے 10 بنیادی حروف تہجی کی، کلمہ طیبہ میں تعداد کے مظہر اعداد میں بھی ہر جگہ توازن اعداد پایا گیا۔

کلمہ طیبہ کے 10 بنیادی حروف تہجی کی، کلمہ طیبہ میں تعداد کے مظہر اعداد شماران کے نصف یعنی 5 ہیں۔ مثلاً:۔

ل	ا (الف)	أ (همزه)	ہ	م	ح	د	ر	س	و
8	4	2	3	2	1	1	1	1	1

جو کہ یہ ہیں = 8-4-2-3-1، جبکہ ان 5 کلیدی اعداد کی میزان = 18، اور باقی انکے مکرر 5 اعداد کی میزان = 6 میں بھی باہم 1:3 کا عددی تناسب وتوازن ہے۔

☆ ☆ ☆

اعرابِ قرآن کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

حروفِ قرآن کے اعراب وحرکات کی نسبت سے بھی، اعدادِ قرآن میں بے مثال اعجازی حسنِ توازن ہے، اس سلسلہ میں بعض اشکالات کے پیش نظر یہ وضاحت ضروری ہے کہ نزولِ قرآن کے وقت حاملِ قرآن نبی رحمت ﷺ کو بذریعہ جبریل امین قرآن پاک کے حروف والفاظ کی ادائیگی کا طریقہ بھی ساتھ ساتھ سمجھا دیا جاتا تھا لیکن حروفِ قرآن پر اس صوتی طرزِ ادائیگی کی ظاہری علامات، یعنی اعراب وحرکات (زبر، زیر، پیش وغیرہ) اور نقاط زمانہ مابعد میں لگائے گئے تھے، تاہم الفاظ وحروفِ قرآن کی وحیِ الٰہی کے مطابق ادائیگی اور ان کے صوتی نشیب وفراز کی کیفیات کی تفہیم کے لئے اعراب وحرکات کا حرکی تصور اس وقت بھی موجود تھا جب کہ کتابت میں قرآنی کے حروف پر اعراب نہیں لگے تھے اور یہ اعراب دراصل وحیِ الٰہی کے ساتھ نازل ہونے والی اس صوتی طرزِ ادائیگی ہی کی متشکل علامات اور اس کے من وعن تحفظ کا ریکارڈ ہے، جو نبی کریم ﷺ کو بوقتِ نزولِ قرآن سکھائی جاتی تھی اور زیر نظر کتاب میں اعدادِ قرآن کا جو جچا تلا اور متوازن نظام بھی تجربہ ومشاہدہ میں آرہا ہے یہ بھی درحقیقت قرآن پاک کے تحفظ کے خدائی اعلان کے تسلسل ہی کی ایک کڑی ہے، جس میں حروف وصوت کا تحفظ بھی شامل ہے۔ جس کی ظاہری وحرفی علامات، حرکات واعراب ہیں جن کا شماریاتی توافق وتوازن اور ربط واستحکام دراصل قرآن پاک کی صوتی ادائیگی کے تحفظ کا ہی اعجاز ہے۔

اس اعتبار سے قرآن حکیم کی کتابت میں موجود حرکات واعراب کی زمانۂ مابعد نبوت میں ترویج کے باوجود ان کی حیثیت وحیِ الٰہی اور مشیتِ ایزدی کے عین مطابق ہے۔ اگر بفرض محال کوئی شخص زمانہ مابعد نبوت میں کتابت قرآن میں شامل ہونے والے اعراب وحرکات کو کتابتِ قرآن کا حصہ نہ بھی مانے تو پھر بھی اس کے حروف کے مطابق وحیِ الٰہی، لسانی اظہار کی کیفیات کو ایمانا وعقیدۃً برحق ماننے کا مکلف وپابند ہوگا جو دراصل بصری وعلامتی شکل میں اعراب وحرکات کا ہی دوسرا نام ہے۔

☆ ☆ ☆

اعدادِ قرآن کے اعجازی انداز

حروف قرآن کا اعجازی حسن توازن اور ربط واستحکام ہمہ جہتی ولا متناہی ہے۔جسکی وسعت وہمہ گیریت کا یہ عالم ہے کہ: ''کسی بھی سُورت، آیت، یا اسکے کسی جزو، کے کسی بھی حیثیت ونوعیت کی بنا پر باہم مطابقت ومماثلت رکھنے والے کلیدی حروف تہجی کی گنتی ۔۔۔۔۔ اور انکے علاوہ باقی کلیدی حروف تہجی کی گنتی میں باہم دگر کسی عددی نسبت سے کوئی منفرد حسن توازن کار فرما ہوتا ہے، جو ہمہ جہت و بیکراں ہوتا ہے۔

....

ایک کے فرق کی نسبت:۔ طاق گنتی کے حروف کی دو قرین توازن اجزا میں تخصیص وتقسیم کرنے سے ان میں سے ایک کا فرق ہوتا ہے مثلاً: کسی آیت یا اسکے کسی جزو کے حروف کی تعداد 11 ہے، جن میں واحد حروف 5 اور بالمکرّرات حروف 6 ہیں جن میں 1 کا فرق ہے، اور طاق گنتی کے الفاظ وحروف کے اکثر اعداد کے قریبی اور متوازن اجزا کی گنتی میں عموماً ایک کا فرق ہی قرین توازن تصور کیا جائے گا، کیونکہ الفاظ وحروف کی گنتی کا اظہار بٹوں میں ممکن نہیں، یعنی اس طرح نہیں ہوتا کہ 11 حروف کے دو قریب التعداد اجزا ساڑھے پانچ اور ساڑھے پانچ حروف کی شکل میں اظہار پائیں، بلکہ ان میں عموماً 1 کا تجاوز یا تناقص، یعنی فرق، آئے گا جو قرین توازن تصور کیا جائے گا۔ تاہم بعض طاق اعداد ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے دو یا زائد اجزاء کسی کامل متوازن نسبت میں بھی ظہور پاسکتے ہیں، مثلاً طاق عدد 9 کے دو متوازن اجزاء 3 اور 6 ہیں۔ جن میں 1:2 کی کامل نسبت ہے۔ یا 9 کے تین متوازن ومتناسب اجزاء '3'3'3 ہیں۔ جن میں باہم برابری (مساوی) نسبت ہے۔ وغیرہ، اور یہ بات قواعدِ انشاء کے خلاف اور تحریری اصول ومعمول کے منافی ہے کہ کسی تحریر کے جملوں اور فقروں میں صرف جفت تعداد کے حروف کا ہی اہتمام روا رکھا جائے اور طاق گنتی کے حروف کو بالائے طاق رکھ دیا جائے، اور یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کیا کسی فرد بشر کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی کسی تخلیقی کاوش کے الفاظ وحروف کی گنتی میں تجزیاتی نہج پر 1 کے فرق کا اہتمام ہی عمداً وارادۃً ملحوظ رکھ سکے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح کسی تحریر کے الفاظ وحروف کے اجزاء کی گنتی میں کسی کامل عددی نسبت کا ارادۃً اہتمام مشکل ہے' اسی طرح ان میں کسی نسبت سے 1 کے فرق (یعنی 1 کے تجاوز یا تناقص) کا عمل ملحوظ رکھنا بھی ایک انتہائی مشکل مسئلہ ہے۔

....

نیز یہ بات بھی بہ تواتر سامنے آتی ہے' کہ بعض متوازی ومقابل نوعیت کے اعداد قرآن میں سے کوئی ایک جز '5'10 یا ان کی قبیل سے' یعنی ان کا کوئی حاصل ضرب '(مثلاً 15 ' 25 ' 30 وغیرہ) ہوتا ہے، اپنی کسی تخلیقی کاوش میں عملاً اس عددی نوعیت کے حروف کے تسلسل کا اہتمام بھی آسان نہیں، بلکہ غایت درجہ بصیرت وفراست کا متقاضی اور صرف اعجازی امور سے متعلق ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں زیادہ تر باہم کسی کامل عددی نسبت، ۔۔۔ بحیثیت مجموعی طاق گنتی کے پس منظر سے وجود میں آنے والے متوازی اعداد میں باہم 1 کے تناقص وتجاوز کی نسبت والے یا ہندسہ 5 ' 10 یا ان کی قبیل کے اعداد کے تسلسل وتواتر کے ساتھ آنے کا احوال ہے۔ ان امور، نیز اس ضمن کے بعض دیگر نکات کی قابل فہم صورتحال دورانِ مطالعہ واضح ہوجائیگی۔ (واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم)

تسمیہ کے حروف کی اعجازی ترتیب

آیت مبارکہ تسمیہ: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

قرآن حکیم کی اس آیت مبارکہ کے کل 19 حروف ہیں، جو یہ ہیں: بِ سۡ مِ ا ل لّٰ ہِ ا ل رَّ حۡ مٰ نِ ا ل رَّ حِ یۡ مِ = 19 اور آیت بسم اللہ کے یہ تمام 19 حروف، 10 قسم کے حروف تہجی پر مبنی ہیں۔ یعنی = ب س م ا ل ہ ر ح ن ي، اور باقی 9 حروف انہی 10 کلیدی حروف تہجی میں سے نصف یعنی (5) کے مکرّرات ہیں (یعنی م ا ل ر اور ح)۔ ان 5 مکرّراتی حروف تہجی کی آیت تسمیہ میں کل میزان = 14 ہے، جس میں سے 5 ہی اصل کلیدی حروف تہجی ہیں، اور باقی 9 انہی 5 کے مکرّرات ہیں)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ ب سۡ مِ ا ل لّٰ ہِ ا ل رَّ حۡ مٰ نِ ا ل رَّ حِ يۡ مِ = 19

ب س م ا ل ہ ر ح ن ي = 10

1 1 2 2 1 4 3 3 1 1 = 19

اس طرح اس آیت مبارکہ کے مذکورہ 10 قسم کے حروف تہجی میں سے نصف یعنی پانچ حروف تہجی ب س ہ ن ي، اس آیت میں واحد (یعنی صرف ایک ایک بار) آتے ہیں، جب کہ باقی پانچ ہی حروف تہجی (م ا ل ر ح) مکررات کے ساتھ (یعنی ایک سے زیادہ بار) آتے ہیں، جن کی تفصیل اوپر مذکور ہے۔

اسی طرح اس آیت میں، کسی نہ کسی طور اس آیت کی حرکتِ اول زیر (کسرہ) کے ساتھ آنے والے، یعنی مکسور حروف تہجی بھی = 5 ہیں (ب م ہ ن ح)، اور باقی صرف غیر مکسور ہی آنیوالے حروفِ تہجی بھی = 5 (س ا ل ر ي) یعنی یہ بھی برابر ہیں۔

واضح رہے کہ مکسور حروف تہجی سے وہ تمام حروف مراد ہیں، جو خواہ صرف (اس آیت کی حرکتِ اول) زیر کے ساتھ، یعنی مکسور ہی آتے ہیں (مثلاً تسمیہ کے حروف ب ہ ن) اور، ان کے علاوہ ایسے حروف تہجی کو بھی مکسور حروف میں ہی شمار کیا گیا ہے جو دیگر اعراب کے ساتھ ساتھ، کسرہ یعنی زیر کے ساتھ بھی آتے ہیں، (جو اس آیت میں م اور ح ہیں)، تاہم تجزیاتی کوائف میں ان مؤخر الذکر کثیر الاعراب حروف کے کسرہ کے ساتھ، یعنی مکسور آنے، یا دیگر اعراب و حرکات کے ساتھ، یعنی غیر مکسور آنے کو علیحدہ حیثیت سے شمار کیا گیا ہے۔

اس آیت کے حصۂ اوّل بِسۡمِ اللّٰہِ میں اللہ تعالیٰ کے مبارک نام سے شروع کرنے کا ذکر ہے، جب کہ حصۂ دوم الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں باری تعالیٰ کی دو صفات عالیہ، الرَّحۡمٰنِ (بخشش کرنے والا) اور الرَّحِیۡمِ (مہربان) بیان ہوئی ہیں۔ اس طرح اس آیت کے ابتدائی حصہ بِسۡمِ اللّٰہِ کے دونوں الفاظ (بِسۡمِ اور اللّٰہِ) کے کل حروف بالترتیب 3 اور 4 ہیں۔ لیکن کلیدی طور پر ان کے حروف تہجی 3، 3 (بالترتیب بسم کے ب س م اور اللہ کے ا ل ہ) یعنی برابر ہیں۔ (حرف ل بسم اللہ میں دوبار آکر ان دونوں لفظوں کے حروف کی کل میزان = 7 بنتی ہے) جب کہ حصہ دوم الرحمٰن الرحیم کے دونوں الفاظ (الرحمن اور الرحیم) کے کلیدی حروف تہجی 6+6 بھی برابر ہیں، (بالترتیب لفظ الرحمن کے ا ل ر ح م ن، الرحیم کے ا ل ر ح ي م) جو کہ جملہ اول بسم اللہ کے حروف تہجی، (3+3) سے دوچند ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی صفت الرحمن کے حروف تہجی میں، اس آیت کے جزءِ اول بسم اللہ کے حروف تہجی سے مشترک آنے والے حروف تہجی کی تعداد = 3 ہے (م ا ل)، اور اللہ تعالیٰ کی اس صفت الرحمن کے حروف تہجی میں اس آیت مبارکہ کے جزءِ اول بسم اللہ کے حروف تہجی سے غیر مشترک (یعنی الرحمن کے بسم اللہ سے مختلف و منفرد حیثیت سے آنیوالے حروف تہجی) کی تعداد بھی = 3، (ر ح ن) برابر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفت **الرحیم** کے حروف تہجی میں' اس آیت مبارکہ کے جُزِ اول **بسم اللہ** کے حروف تہجی سے 'مشترک آنے والے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام بھی=3= (ا ل م)

اور اللہ تعالیٰ کی صفت **الرحیم** کے حروف تہجی میں' اس آیت کے جزِ اول بسم اللہ کے حروف تہجی سے 'غیر مشترک (یعنی الرحیم کے **بسم اللہ** سے مختلف و منفرد حیثیت سے آنے والے) حروف تہجی کی تعدادِ اقسام بھی=3 (ر ح ی) بھی برابر ہے۔

اب آیت **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** کی معنوی صورتِ حال پر ایک اور رخ سے غور کرتے ہیں۔ **بِسۡمِ اللّٰہِ** (شروع اللہ کے نام سے) **الرَّحۡمٰنِ** (جو بڑا مہربان ہے) **الرَّحِیۡمِ** (نہایت رحم والا ہے) یہ تینوں اجزاء **بسم اللہ**--- **الرحمن**--- **الرحیم** معنوی طور پر خود مکتفی ہیں' اور اس آیت کے ان 3 حصوں کے کلیدی حروفِ تہجی کی تعداد= چھ چھ' یعنی برابر ہے۔ (یاد رہے کہ جملہ **بسم اللہ** کے کل حروف کی میزان اگرچہ =7 ہے' مگر کلیدی حروفِ تہجی اس کے بھی 6 ہی ہیں۔ (یعنی= ب س م ا ل ہ) جملہ '**بسم اللہ** میں حرف ل دو بار یعنی 'مکرّر آتا ہے' مزید باقی پانچ قسم کے حروف تہجی اس جملہ میں ایک ایک بار یعنی واحد آتے ہیں۔)

اسی طرح' آیت مبارکہ تسمیہ کے جملۂ اول **بسم اللہ** کے دونوں الفاظ کے معنوی تخصیص کے اعتبار سے دو حصے ہیں۔ یعنی بسم (شروع نام سے) اور اللہ (اللہ کے) یہ دونوں الفاظ 3'3 حروف تہجی پر مبنی ہیں (بالترتیب **بسم**= ب س م=3' اور اسم مبارک **اللہ**=ا ل ہ=3)' جو کہ مساوی ہیں' لفظ **اللہ** میں حرف ل دو بار آیا ہے۔ مگر اس لفظ کے حروفِ تہجی کلیدی طور پر 3 ہی ہیں۔ (ا ل ہ)

تسمیہ کے جملۂ اول **بسم اللہ** کے حروف تہجی میں جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** سے غیر مشترک (یعنی جملہ بسم اللہ کے جملہ **الرحمن الرحیم** کی بہ نسبت' منفرد حیثیت سے آنے والے) 3 حروف تہجی (ب س ہ) کی اس جملۂ اول میں کل میزان بھی=3 ہے' جبکہ جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** کے حروف تہجی میں جملۂ اول **بسم اللہ** سے غیر مشترک' (یعنی جملہ ثانی **الرحمن الرحیم** کے منفرد) حروف تہجی (ر ح ن ی) کی اس جزو ثانی میں کل میزان 6 ہے' جو کہ اوّل الذکر جُملہ **بسم اللہ** کے منفرد حروف تہجی سے دو چند ہے۔ (جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** کے دو حروف تہجی ر اور ح اس جملہ میں دو دو بار' اور دو ہی حروف تہجی ن اور ی ایک ایک بار آتے ہیں' اس طرح ان کا باہم شماریاتی توازن ربط اور ہم آہنگی بھی واضح ہے)

آیت تسمیہ کے جُزءِ ثانی **الرحمن الرحیم** کے حروف تہجی میں جزءِ اول **بسم اللہ** سے مشترک آنے والے حروف تہجی (ا ل م) ن جزءِ ثانی میں میزان=6 (تینوں حروف تہجی ا ل م کی 'جزءِ ثانی **الرحمن الرحیم** میں میزان دو دو' یعنی برابر برابر ہے) اور جزءِ ثانی **الرحمن الرحیم** کے حروف تہجی میں 'جزءِ اول **بسم اللہ** سے غیر مشترک (یعنی مختلف) آنے والے حروف تہجی (ر ح ن ی) کی جزءِ ثانی میں کل میزان بھی=6 یعنی مساوی ہے۔ (ر ح ن ی بالترتیب 2' 2' 1' 1=6)

اس آیت مبارکہ کے کلیدی حروف تہجی اور کل حروف کا فرق ذہن میں رکھیے' حروف و اعداد کے ان کوائف کی صحت و صداقت کا اطمینان اس بیان کے ابتدا میں موجود اس آیتِ مبارکہ کے حروف و اعداد کی تفصیل سے کیا جا سکتا ہے۔

اس آیت کے جملۂ اول **بِسۡمِ اللّٰہِ** کے 6 کلیدی حروف تہجی (ب س م ا ل ہ) میں اس آیت کی حرکتِ اول کسرہ (زیر) والے یعنی مکسور حروف تہجی 3 قسم کے ہیں (بِ مِ ہِ)' اور باقی غیر مکسور حروف تہجی بھی 3 ہی قسم کے ہیں (س ا ل) جو کہ برابر ہیں' اس آیت کے جملۂ اول **بسم اللہ** کے 6 حروف تہجی میں سے واحد' (یعنی اس جملہ میں ایک ایک بار آنیوالے) 5 حروف تہجی کی اس جملہ میں میزان=5 (ب س م ا ہ)' اور جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** کے مکررات والے (یعنی اس جملۂ ثانی میں ایک سے زائد بار آنیوالے) 5 ہی حروف تہجی (ا ل ر ح م) کی اس جملہ میں میزان=10 یعنی جملۂ اول **بسم اللہ** کے 5 واحد حروف تہجی سے' دو چند ہے۔ نیز مکررات والے یہ

پانچوں حروف اس جملۂ ثانی میں دو بار آتے ہیں' جب کہ جملۂ اول والے متذکرہ بالا 5 حروف تہجی' جملۂ اول میں ایک ایک بار آتے ہیں۔ اس طرح اس زاویۂ نگاہ سے بھی' ان حروف کی ترتیب و تعداد کا حسنِ توازن و توافق اظہر من الشمس ہے۔ تسمیہ کے جملۂ ثانی کے بالمکررات حروفِ تہجی کی تعدادِ اقسام=5 اور ان کی اس جملہ میں کل میزان=10' یعنی دوچند ہے۔

تسمیہ کے جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** میں، جملۂ اول **بسم اللہ** سے مشترک آنے والے حروفِ تہجی کی اس جملۂ ثانی میں تعدادِ اقسام =3 (ا ل م) ہے۔ جس سے ان حروفِ تہجی کی اس جملۂ ثانی میں کل میزان=6 (ا ل م بالترتیب 2' 2' 2=6) دوچند ہے۔

اس آیت کے جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** کے حروف میں جملۂ اول **بسم اللہ** سے مشترک آنیوالے مذکورہ 3 حروف تہجی ا ل م کی جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** میں میزان=6' (مفصلہ بالا) اور جملۂ ثانی کے حروف میں جملۂ اول سے غیر مشترک (مختلف و انفرادی حیثیت سے آنیوالے) چار حروفِ تہجی (د' ح ن ي) کی جملۂ ثانی میں کل میزان بھی 6' یعنی برابر ہے۔ (بالترتیب 2' 2' 1' 1 =6)

تسمیہ کے جملۂ اول **بسم اللہ** کے حروف میں، جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** سے مختلف یعنی غیر مشترک آنیوالے 3 کلیدی حروف تہجی (ب س ہ) کی جملۂ اول میں میزان بھی =3' جس سے جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** کے حروف میں جملۂ اول **بسم اللہ** سے غیر مشترک (مختلف و انفرادی حیثیت سے آنیوالے) 4 حروفِ تہجی (د ح ن ي) کی جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** میں کل میزان=6 یعنی دوچند ہے۔

آیت مبارکہ تسمیہ (**بسم اللہ الرحمن الرحیم**) کے جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** کے حروف میں' جملۂ اول **بسم اللہ** سے مشترک آنیوالے مذکورہ 3 حروف تہجی (ا ل م) کی جملۂ ثانی میں مذکورہ کل میزان=6' اور جملۂ ثانی کے جملۂ اول سے غیر مشترک (مختلف) آنیوالے چار کلیدی حروف تہجی (متذکرہ الصدر) کی جملۂ ثانی میں میزان بھی=6 برابر ہے۔

اس آیت کے جملۂ اول **بسم اللہ** کے مکسور حروف (یعنی اس آیت کی حرکتِ اول زیر کے ساتھ آنیوالے) 3 حروفِ تہجی کی جملۂ **بسم اللہ** میں میزان بھی=3 (ب م ہ' ہر حرف ایک ایک بار) اور جملۂ ثانی **الرحمن الرحیم** کے مکسور حروف کی میزان بھی=3 (ن ح م' ہر حرف اس جملہ میں بھی ایک ایک بار آیا ہے' جن میں برابر کی نسبت ہے۔

اس آیت مبارکہ میں صرف ایک ہی حرکت کسرہ (یعنی آیت کی حرکت اول زیر) کے ساتھ آنیوالے 3 حروف تہجی کی میزان بھی 3 (ب ہ ن' ہر حرف اس آیت میں صرف ایک ایک بار اور صرف بطور مکسور ہی آتا ہے)' اور اس آیت میں ایک سے زیادہ حرکات' اعراب یا حالات کے ساتھ آنیوالے' یعنی مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی آنے والے حروف کی بطور مکسور میزان بھی=3' مساوی ہے۔ (حروف م اور ح اس آیت میں بالترتیب 2 اور 1 بار مکسور بھی آتے ہیں' جن کی بطور مکسور میزان=3)

آیت مبارکہ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** کے حروف میں صرف ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ آنے والے 7 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں میزان=10 (ب س ا ہ ر ن ي' (ہر حرف بالترتیب 1+1+3+1+2+1+1=10) جن میں سے اس آیت میں واحد (یعنی صرف ایک ہی بار آنیوالے) 5 حروف تہجی کی میزان بھی 5' (ب س ہ ن ي)' اور مکررات کے ساتھ آنے والے' (یعنی ایک سے زائد بار آنیوالے)' 2 حروف تہجی کی میزان بھی=5' برابر ہے۔ (آ ر بالترتیب 3+2=5)

اس آیت مبارکہ کے ایک سے زیادہ حرکات و اعراب کے ساتھ آنیوالے باقی 3 قسم کے حروف تہجی (م ل ح) کی اس آیت میں کل میزان=9' یعنی ان 3 کلیدی حروف تہجی سے سہ چند (3 گنا) ہے۔ (م ل ح بالترتیب 3+4+2=9)' اور اس میزان میں مکسور (زیر والے) حروف کی میزان=3 (م ح بالترتیب 2+1=3) اور باقی غیر مکسور حروف کی میزان=6 (م ل ح بالترتیب 1+4+1=6) جن میں (یعنی 3 اور 6 میں) 2:1 کا عددی تناسب ہے۔

اس آیت مبارکہ میں صرف مکسور (زیر کے ساتھ) ہی آنیوالے حروف تہجی کی اقسام=3 (ب ہ ن)' اور ان تینوں اقسام کے

حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان بھی=3 برابر ہے۔ (ہر حرف اس آیت میں ایک ایک بار)

اس آیت مبارکہ میں 5 قسم کے حروف تہجی 6 بار مکسور (یعنی اس آیت کی حرکت اول زیر کے ساتھ) آتے ہیں، جن میں سے اس آیت میں صرف مکسور ہی آنیوالے مذکورہ 3 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں میزان بھی=3 (ب ہ ن بالترتیب 1+1+1=3)، اور مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی آنیوالے 2 قسم کے حروف تہجی کی بطور مکسور میزان بھی=3 (م ح بطور مکسور بالترتیب 2+1=3) یہ تعداد بھی (3، 3) برابر ہے۔

اس آیت کے لفظ اول بِسْمِ کے تینوں حروف میں سے تمام آیت میں کسی طور مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی=2 ہیں، (بِ مِ) جن کی تمام آیت میں بطور مکسور میزان 3 (ب م بالترتیب 1+2=3)، اور اس آیت کے لفظ اول بسم کے علاوہ اس آیت کے باقی 3 الفاظ (اللّٰہِ۔۔۔الرَّحْمٰنِ۔۔۔الرَّحِیْمِ) کے حروف میں مکسور حروف کی میزان بھی=3 (ح ہ ن، ہر حرف ایک ایک بار) جوکہ برابر ہیں۔ اس آیت مبارکہ کا پہلا حرف ب ہے، اور اس حرف کی اس آیت میں کل میزان بھی یہی=1 ہے، اور اس کے علاوہ اس آیت کے باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام=9 (س م ا ل ہ ر ح ن ي) ہے، اور ان 9 حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان 18 یعنی ان 9 کلیدی حروف تہجی سے، دوچند ہے۔ (مذکورہ 9 حروف تہجی کی اس آیت میں تعداد، بالترتیب 1+3+3+4+1+2+2+1+1=18، بِالوضاحت=س=1، م=3، الف=3، ل=4، ہ=1، ر=2، ح=2، ن=1، ی=1

واضح رہے کہ حروفِ قرآن کا یہ محیّرالعقول حسنِ توازن، ان حروف کی ہر ممکنہ تخصیصی و تجزیاتی سطح کے اعداد و شمار میں، عظیم و بے مثل اعجازی ہمہ گیریت کے ساتھ آتا ہے جسکی ترتیب عمیق کا کسی بشری کاوش میں عملاً و عمداً اہتمام کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

کسی تحریر کے الفاظ و حروف میں ایسا ہمہ جہت حسابی حسنِ توازن، اس تسلسل و تواتر کے ساتھ نہ کسی بشری کاوش میں اتفاقیہ امکانات کے تحت تلاش کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تخلیقی طور پر عمداً ملحوظ رکھا جاسکتا ہے۔ ایسی عظیم و بسیط تخلیقی بصیرت و فراست صرف خالقِ مُطلق عز و جل کی قدرتِ کاملہ سے خاص ہے، اور کسی بھی ہوش مند اور حقیقت پسند بنی آدم کے لئے، قرآن کو اس کا عدیم المثال اور مُعجز کلام تسلیم کئے بنا چارہ نہیں۔

(فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین)

(اس آیت مبارکہ کے حروف و اعداد کی ترتیب و تعداد میں کارفرما بیکراں اور بےمثل حسنِ توازن کا مفصل تذکرہ بعد میں آئے گا)

بعض متوازی اعداد قرآن میں ایک کے فرق کی توجیہہ

زیرِ نظر کتاب میں، ہر صنف، ہر مخرج یا عبارتی یا معنوی ربط و تعلق کی بناء پر باہم مطابقت و مماثلت رکھنے والے حروف ------ اور ان کے علاوہ ان کے متوازی باقی حروف کے اعداد و شمار کے موازنہ میں اکثر و بیشتر کوئی پوری پوری نسبت، مگر کہیں کہیں ان میں کسی نسبت سے ایک کا فرق بھی آتا ہے۔ لہٰذا دورانِ مطالعہ، کسی ذہن میں یہ اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ اعدادِ قرآن میں ہر جگہ کوئی پوری نسبت ہی کیوں نہیں ہے؟ ---- بعض مقامات پر ایک کا فرق کیوں ہے؟ لیکن جب حقائق کے اصلی تناظر اور حقیقی پس منظر پر نظر ہو تو یہ قیاس خلافِ واقعہ معلوم ہوگا۔ اول تو یہ ہے کہ اگر ایسے ایک کے فرق والے نکات اس کتاب سے خارج بھی کر دیئے جائیں، تو بھی اعدادِ قرآن کا اعجاز اپنی شانِ حقانیت میں روزِ روشن کی طرح عیاں اور حقیقت ثابتہ واقع ہوگا۔ تاہم اس کتاب میں مذکور ایک کے فرق والے حوالوں کی وضاحت بھی اپنی جگہ پر ضروری ہے۔

کسی تحریر کے جملوں، فقروں اور لفظوں میں ہر جگہ صرف ایسی جُفت گنتی کے حروف کا ہی استعمال، جن کی صنف و ساخت، یا کسی مخصوص انفرادیت کے تحت تقسیم کے نتیجہ میں تشکیل پانے والے اجزاء ہر جگہ اور ہر حیثیت سے کسی پوری پوری متوازن شماریاتی نسبت والے اعداد میں ہی اظہار پا سکیں، ایک خلافِ اصول و معمول بات ہے۔ کیونکہ حروف کی گنتی کا اظہار بٹوں میں ممکن نہیں۔ لہٰذا دو یا زائد اجزاء میں کسی پوری پوری متوازن نسبت سے تقسیم نہ ہو سکنے والے حروف کے اجزائے منقسمہ میں اگر کوئی واحد قرینِ تناسب نسبت ہو سکتی ہے تو وہ ان اجزاء میں ایک کے تناقص یا تجاوز (یعنی ایک کی کمی یا زیادتی) کی نسبت ہی ہو سکتی ہے اور ذرا سوچئے کہ کیا کسی شخص کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ اپنی کسی تخلیقی کاوش کے حروف کی تمام ممکنہ اصناف، اور ہر مخصوص حیثیت و انفرادیت کی بنا پر کی گئی ہر ممکنہ تخصیص اور جز بندی کے نتیجہ میں ظہور پانے والے اعداد و شمار میں کسی پوری پوری نسبت کی بجائے، ان میں ایک کے فرق کا اہتمام ہی عمداً و ارادۃً ملحوظ رکھنے کو یقینی بنائے ---؟ انسانی فکر و فہم کے لئے بحیثیت انفرادی و اجتماعی ایسے دقیق معیار کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہرگز ممکن نہیں ------ لیکن کلامِ الٰہی کے حروف میں، ان حروف کی تمام ممکنہ اصناف، نیز ان حروف کی متعلقہ الفاظ، کلمات، جملوں، آیتوں اور سورتوں سے عبارتی و معنوی تعلق و تسلسل کی بنا پر تمیز و تخصیص کرنے سے، ایسے حروف، اور ان کے علاوہ باقی حروف میں بھی، نوعِ انسان کی ذہنی، فکری و تخلیقی استعداد سے، انتہائی بلند و بسیط سطح پر ممتاز و ممیز کرنے والا، توازنِ اعداد کا ہمہ گیر اور ہمہ جہت اعجازی نظام، اس خلاقِ عظیم کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے تخلیقی طور پر بصد اہتمام موجود ہوتا ہے، اور بعض تجزیاتی مراحل و منازل میں، متوازی و مقابل نوعیت کے حروف کے اعداد میں، ایک کا تجاوز یا تناقص (یعنی فرق) ان اعداد کے حسنِ ترتیب و توازن کی واحد اور آخری امکانی صورت ہوتی ہے، جسے ملحوظ رکھنے کی بصیرت و فراست کا اظہار بھی اپنی جگہ پر ایسا ہی عظیم اعجازی کارنامہ ہے، جیسا کہ حروف کی گنتی کے متوازی اجزاء میں کامل نسبت و تناسب کے اظہار کا کارنامہ۔ کیونکہ کسی تحریر کے ہر خصوصیت، ہر ساخت اور ہر صنف اور ہر سطح کے حروف، اور ان کے مقابل و متوازی باقی حروف کے اعداد و شمار کی نوعیت ہر جگہ منفرد و متنوع ہوتی ہے، اور ہر گنتی کے حروف ہر حیثیت کے تخصیصی عمل کی رو سے ہمیشہ کسی مساوی یا کاملاً متوازن نسبت کے اجزاء میں ہی تقسیم نہیں ہوتے، بلکہ بعض مراحل میں حروف کے اجزائے منقسمہ کی گنتی زیادہ سے زیادہ ایک کے فرق کی قرینِ تناسب نسبت پر بھی ہوتی ہے، جو اپنی جگہ پر متوازن صورتحال کی قائم مقام متصوّر ہوتی ہے۔ کیونکہ حروف کی گنتی کا اظہار و ابلاغ بٹوں میں ممکن نہیں۔

(2) کلامِ الٰہی کے اعجازات انتہائی و اختتامی حدود سے بالاتر ہیں۔ اور حروفِ قرآن کا اعجازی تسلسل کسی ایک پہلو کی تکمیل پر ہی بس نہیں ہو جاتا، بلکہ اس کا ہر حرف اپنی صنف و ساخت کی ہر تجزیاتی سطح پر اپنے متوازی باقی حروف کے ساتھ بیکراں عظمتوں اور وسعتوں کے جلو میں

ہمہ جہت اور متنوع تجزیاتی نسبتوں اور حیثیتوں سے حیرت انگیز توازن و تعامل کے ساتھ اپنے اعجازی کردار کی تکمیل کرتا ہے' جو کسی ایک ہندسے یا عدد یا اس کے مخصوص اجزاء تک محدود نہیں' بلکہ ہر تجزیاتی مرحلہ پر متوازی اعداد اور ان کے اجزاء کی نوعیت منفرد و متنوع ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ کسی آیت یا جملہ کے حروف کی تعداد = 27 ہے' ان میں سے کسی صنف یا حیثیت کے حامل حروف کی تعداد = 9' اور ان کے علاوہ 'یعنی ان کے متوازی باقی حروف کی تعداد = 18 ہے' جن میں 2:1 کی نسبت ہے' مگر بعض تجزیاتی زاویوں پر ایسا امکان بھی ناگریز ہوتا ہے کہ 27 کا ایک جز 7 اور دوسرا 20 ہو' جن میں 3:1 کی نسبت سے ایک کا تناقص یعنی ایک کا فرق یا کمی ہے' اور وہاں اجزائے منقسمہ کی عددی نوعیت کے اعتبار سے یہی ایک آخری' ناگریز اور ممکنہ طور تحال ہوتی ہے' کیونکہ حروف کے اعداد اپنی بوقلموں اصناف کے ساتھ تسلسل و تعلق کے اعتبار سے اپنی تخصیص و تمیز کے عمل میں ہر تجزیاتی نہج پر متعدد و متنوع گنتی کے اجزاء سامنے لاتے ہیں۔ اور کسی بھی طاق عدد کے دو مساویُ التعداد اجزاء نہیں بن سکتے (بلکہ ان میں کسی اور نسبت کا متوازن ربط ممکن ہے) اور تمام طاق تعداد کے حروف کے دو اجزاء کی ممکنہ حد تک مساویانہ جُزبندی کے معاملے میں ان کے اجزائے منقسمہ کی یہ ایک کے تجاوز یا تناقص (یعنی کمی یا زیادتی) کی قرینِ تناسب صورتحال ہی حقیقی اور منطقی اعتبار سے کامل نسبت تصور ہوگی۔

کلامِ الٰہی کا ہر حرف بیک وقت لا انتہا تجزیاتی مراحل پر اپنے اعجازی کردار کی بدرجۂ اتم و کمال تکمیل کے معیار پر پورا اترتا ہے لہٰذا یہ ضروری نہیں کہ حروفِ قرآن میں ہر جگہ بعض مخصوص اعداد کے گرد گھومنے والی عددی نسبت ہی آئے۔ اُوپر کی مثال کو اس زاویۂ نظر سے بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عدد 27 کے دو متناسب حصے یا اجزا 9 اور 18 بنتے ہیں ان میں 2:1 کی کامل نسبت ہے' لیکن اگر 27 کے' کوئی اور دو متوازن نسبت رکھنے والے اجزاء تلاش کئے جائیں تو ان میں ہمیشہ کسی متوازن نسبت سے ایک کی کمی یا زیادتی' یعنی تناقص یا تجاوز ہوگا' ہاں البتہ اس عدد (27) کے 3 متوازن اجزاء پوری پوری (کامل) نسبت سے بن سکیں گے' یعنی 9 + 9 + 9 = 27 وغیرہ ذٰلِکَ۔ اکثر طاق اعداد ایسے ہیں جن کے کسی بھی گنتی کے حصے اور اجزاء پورے پورے نہیں بن سکیں گے اور ان میں ہمیشہ کسی نسبت سے ایک کا فرق آئے گا' مثلاً 5 ' 7 ' 11 ' 13 ' 17 ' 19 ' 23 ' 29 ' 31 ' 37 ' 41 ' 43 ' 47 ' 53 وغیرہ۔

اور بعض طاق اعداد کے 2 یا 3 یا 4 یا زائد اجزاء یا حصے پُوری پُوری متوازن نسبت سے بن سکتے ہیں' مگر ان کے مخصوص اجزاء کی تعداد میں کمی یا زیادتی کرنے سے ان میں سے کسی ایک جُز کی گنتی میں صرف ایک کی کمی یا زیادتی آئے' تو یہی نسبت اپنی آخری اور مکمل صُورت میں قرینِ تناسب نسبت ہوگی' اور یہی صُورتِ اجزاء ریاضیاتی اصول کے اعتبار سے تقسیمِ اجزاء کی ناگریز اور امکانی صورت ہوگی۔ کیونکہ' جیسا کہ اوپر بھی وضاحت ہے' کہ حروف کی گنتی کے اظہار میں بٹوں کے استعمال کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔

زیرِ نظر کتاب میں متوازی نوعیت کے حروف کے اعداد و شمار میں کہیں کہیں ایک کے فرق کی مثالوں میں مفصلہ بالا توجیہی و توضیحی نکات کو ذہن میں رکھنے سے اشکال و ابہام کا کوئی امکان اور کوئی جواز نظر نہیں آئے گا۔

اوّل وحیِ قرآن کی 5 آیاتِ مبارکہ

نیز تمام سورت العلق کے حروف کے اعجازی ربط اعداد کا تذکرہ

کلام اللہ کی اعجازی خصوصیات کے ضمن میں اول وحیِ قرآن کے طور پر نازل ہونے والی، سورت العلق کی ابتدائی 5 آیاتِ مبارکہ کے ہر نوعیت، ہر صنف اور ہر سطح کے الفاظ وحروف کی ترتیب وتعداد میں بھی ہر ممکنہ تخصیصی وتجزیاتی زاویے سے کلام الٰہی کے مخصوص و بے مثال حسنِ توازن اور عددی ربطِ پیہم کا اظہار ہوتا ہے۔اس نوع کے فقید المثال اور عظیم الشان ربطِ اعداد کا ثبوت، قرآن کریم کے علاوہ کسی بشری کاوش کے حروف میں نہ تو محض اتفاقیہ امکانات کے تحت حسابی مہارت سے دریافت کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی تحریر کے الفاظ وحروف میں محض ذہنی اپج اور تخلیقی ریاضت سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔اس مقصد کی تمام کوششیں اور کاوشیں صرف ایک ہی حتمی نتیجہ ومشاہدہ پر مرتکز ہوتی ہیں۔۔۔ کہ اعدادِ قرآن کی مانند وسیع الاطراف اور ہمہ جہات اعجازی کمالات ومحاسن، کسی بشری کاوش کے الفاظ وحروف کی ترتیب وتعداد میں تلاش کرنے کا کوئی اقدام۔۔۔۔ یا قرآن جیسے ہمہ صفت موصوف معیار ومحاسن کی حامل کوئی تحریر وتخلیق معرضِ وجود میں لانے کا کوئی بھی اہتمام۔۔۔انفرادی واجتماعی سطح کے انتہائی جتنوں کے باوجود کبھی بھی بارآور نہیں ہوسکتا۔

اوّل وحیِ قرآن۔۔۔سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ ۞١

سب سے پہلے سورت کی آیت اول میں مستعمل 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی کا احوال۔

نزول قرآن مجید کی پہلی آیت مبارکہ اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ کے حروف کی شماراتی تفصیل:۔

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ = اِ قۡ رَ اۡ بِ ا سۡ مِ رَ بِّ كَ ا لَّ ذِ ىۡ خَ لَ قَ = 18

سورت العلق کی آیت اول کے حروف تہجی کی اقسام =12= أ(ہمزہ) ق ر ب ا(الف) س م ك ل ذ ی خ = **12**

اوراس آیت کے تمام حروف = 18 2 2 2 2 2 1 1 1 2 1 1 1 = 18

اس آیت مبارکہ کے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی میں 6 حروف تہجی اس آیت میں ''دوبار (مکرر) آنیوالے'' اور 6 ہی حروف تہجی 'واحد' یعنی ایک ایک بار آنیوالے ہیں۔اس طرح اس آیت کے مذکورہ 6 مکرراتی حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان = 12 مذکورہ 6 واحد حروف کی میزان = 6 سے دوچند ہے۔(ایک مکرراتی حرف ل 6 واحد حروف تہجی کے عین وسط میں آتا ہے) واضح رہے کہ اس آیت کے مفصلہ بالا 12 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں تقدیم وتاخیر کے لحاظ سے آمد کی عین وہی ترتیب ہے جو اوپر درج ذیل کی گئی ہے۔

سورت العلق کا حرف اوّل أ(ہمزہ)

حرف أ(ہمزہ) اور ا (الف) کا فرق ذہن میں رکھیں،

سورت العلق کے حرف اوّل أ(ہمزہ) کی لفظ اوّل اقۡرَاۡ میں تعداد = 2 اوراس سورت کے لفظ اوّل اقۡرَاۡ کے باقی حروف کی تعداد بھی = 2 (ق ر بالترتیب 1 + 1) مساوی ہے۔

سورت العلق کے حرف اول ا (یعنی ہمزہ) کی:۔

اول وحی قرآن پر مشتمل اس سورت کی ابتدائی 5 آیات میں تعداد = 7 اوران 5 آیات کے باقی حروف کی تعداد = 71 میں 10:1 کی نسبت سے 1 کا تجاوز ہے' (طاق گنتی کے 71 حروف کی 10:1 کی نسبت سے دو اجزا میں ممکنہ قرین توازن صورتحال یہی ہو سکتی ہے)

....

حرف اول اَ (ہمزہ) کی اس سورت کی باقی آخری 14 آیات میں تعداد = 21 اوران 14 آیات کے باقی حروف کی تعداد = 189 میں 9:1 کا تناسب ہے۔ (حروف کی گنتی کی تفصیل آگے آئیگی)

لفظ اول اِقْرَاْ

اس سورت کے لفظ اول اِقْرَاْ کے چاروں حروف کے کلیدی حروف تہجی = 3 (اَ (ہمزہ) ق ر) اوراس سورت کی آیت اول کے باقی کلیدی حروف تہجی = 9 میں 3:1 کا تناسب ہے۔

....

سورت العلق کے لفظ اول اِقْرَاْ کے حروف کی:۔

آیت اول میں تعداد = 6 = ا ق ر (بالترتیب 2+2+2) اور آیت اول کے باقی حروف کی تعداد = 12 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

اس سورت کے لفظ اول اِقْـرَاْ کے چاروں حروف کے کلیدی حروف تہجی =3 =(اَ ق ر) اوران کلیدی حروف تہجی کی اول وحی قرآن کی مذکورہ 5 آیات میں میزان = 18 =(7 + 6 + 5) میں 6:1 کا تناسب ہے۔ اوران 5 آیات کے لفظ اول اِقْـرَاْ کے مذکورہ 3 کلیدی حروف تہجی کے علاوہ ان 5 آیات کے باقی حروف تہجی = 12 =

ب ا س م ک ل ذ ی خ ن ع و

اوران 12 کلیدی حروف تہجی کی مذکورہ 5 آیات میں میزان =60= 4 + 10+ 3 + 9 + 3 + 14 + 2 + 3 + 2+ 5 + 4 + 1

جن میں 5:1 کا تناسب ہے۔

....

اوّل وحی قرآن، سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ کے حروف واعداد کے پیش نظر:۔

اَ (ہمزہ)	ق	ر	ب	ا (الف)	س	م	ک	ل	ذ	ی	خ	ن	ع	و	=	15
7	6	5	4	10	3	9	3	14	2	3	2	5	4	1	=	78

اسی سورت کے لفظ اول اِقْرَاْ کے حروف کی تعداد = 4 = ا ق ر ا

اور اسی سورت کے باقی حروف کی تعداد =284 میں 71:1 کا تناسب ہے۔ اس سورت کے لفظ اول اِقْـرَاْ کے حروف کی آیت اول میں میزان =6= اَ ق ر (بالترتیب 2+2+2) اور (اس سورت کے تمام حروف =288 میں سے باقی حروف =282) میں 47:1 کا عددی تناسب ہے۔ سورت العلق کے کل حروف =288 جن میں سے آیت اول کے حروف =18, اوراس سورت کے باقی حروف =270 میں 15:1 کا تناسب ہے۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝١ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝٢ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝٣
الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝٤ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝٥ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰۤى ۝٦
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝٧ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝٨ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝٩ عَبْدًا اِذَا
صَلّٰى ۝١٠ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۝١١ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝١٢ اَرَءَيْتَ اِنْ
كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝١٣ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝١٤ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًا
بِالنَّاصِيَةِ ۝١٥ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝١٦ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝١٧ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝١٨ كَلَّا ۭ لَا
تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝١٩ السجدة

اس سورت کے کلیدی حروف تہجی=24 :۔

أ(ہمزہ) ق ر ب ا(الف) س م ک ل ذ ی خ ن ع و ط غ ہ ت ج د ص ف ز = 24

288 = 1 2 3 6 2 14 7 2 3 7 12 24 3 28 6 38 10 13 8 36 13 14 8 28

اوراس سورت کے تمام حروف=288=

....

(نوٹ) سورت العلق کے حروف اُور انکے اعداد و شمار کے گزشتہ اور آئندہ کوائف کی صحت و صداقت کی تصدیق اس سورت کے متن، نیز انکے مذکورہ بالا حروف و شمار کے اندراج سے ہو جاتی ہے۔

اس سورت کی آیت اول کے 12 قسم کے حروف تہجی میں سے 4 حروف منقوط (یعنی نقطہ دار) ہیں (ق ب ذ خ) اور باقی 8 یعنی ان سے دوگنا حروف غیر منقوط ہیں۔

....

اور مذکورہ 4 منقوط حروف تہجی کی اس آیت میں میزان=6 اور مذکورہ 8 غیر منقوط حروف تہجی کی اس آیت میں میزان=12 یعنی منقوط حروف تہجی کی میزان=6 سے دوچند (دوگنا) ہے۔

نیز اول الذکر 4 منقوط حروف تہجی کی اس آیت میں جو کل میزان = 6 ہے۔۔۔ اس میں سے 2 منقوط حروف تہجی (ق ب) بالمکررات (یعنی دو دو بار آنیوالے) اور 2 ہی منقوط حروف واحد (ذ خ) ہیں۔ جنکی میزانوں (بالترتیب 4 اور 2) میں 1:2 کا عددی ربط ہے۔

اسی طرح مؤخر الذکر 8 غیر منقوط حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان = 12 جو ہے۔اس میں سے 4 غیر منقوط حروف تہجی (أ ر ا ل) بالمکررات یعنی دو دو بار آنیوالے اور 4 ہی غیر منقوط حروف تہجی واحد ہیں۔ (س م ک ی) جن کی میزانوں (بالترتیب 8 اور 4) میں بھی 1:2 کا تناسب ہے۔

....

سورت العلق کی آیت اول اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ = اِ قْ رَ اْ بِ ا سْ مِ رَ بِّ كَ ا لْ ذِ يْ خَ لَ قَ = 18

سورت العلق أ(ہمزہ) ق ر ب ا(الف) س م ک ل ذ ی خ = 12

18 = 1 1 1 2 1 1 1 2 2 2 2 ° 2

اول وحی قرآن کے لفظِ اول کی حرکتِ اول (یعنی سورت العلق کی آیت اول کے لفظِ اول اِقْرَاْ کے حرفِ اول أ(ہمزہ) کی حرکت اول) زیر یا کسرہ کی مناسبت سے آیت اول کے حروف کی تخصیص و تحقیق۔

اول وحی قرآن پاک کی آیت اول (مفصلہ بالا) کے 12 قسم کے حروف تہجی میں سے حرف اول أ(ہمزہ) کی حرکتِ اول زیر والے یعنی مکسور حروف

تہجی=4= ا ٔ ب م ذ جبکہ اس آیت کے باقی غیر مکسور حروف تہجی=8= ق ر ا س ک ل ی خ 'جن میں 1:2 کا تناسب ہے۔اور مذکورہ 4 مکسور حروف تہجی میں 2 حروف تہجی غیر منقوط (ا م)اور 2 ہی حروف تہجی منقوط (ب ذ) یعنی مساوی ہیں۔اور مذکورہ 8 غیر مکسور حروف تہجی میں بھی 2 حروف تہجی منقوط ہیں (ق خ)جو اول الذکر 2 منقوط حروف تہجی کے مساوی ہیں۔مزید برآں غیر مکسور حروف تہجی میں سے یہ 2 منقوط حروف تہجی (ق خ) باقی 6 غیر منقوط حروف تہجی سے 1 : 3 کا عددی تناسب رکھتے ہیں۔

مزید یہ کہ سورت العلق کی اس آیت اول کے مفصلہ بالا کل 18 حروف میں سے:

مذکورہ 4 قسم کے مکسور حروف تہجی کی میزان = 6 = ا ب م ذ (بالترتیب 2+2+1+1)

اور مذکورہ 8 قسم کے غیر مکسور حروف کی میزان = 12 = ق ر ا س ک ل ی خ (بالترتیب 2+2+2+1+1+2+1+1) میں 1:2 کی نسبت ہے۔

مزید یہ کہ یہاں مذکورہ 4 قسم کے مکسور حروف تہجی میں بھی:

بالمکررات (یعنی دو دو بار آنیوالے) حروف تہجی =2 = ا ب (بالترتیب 2+2)اور واحد حروف تہجی بھی = 2 (م ذ بالترتیب 1+1) مساوی ہیں، جن کی میزانوں بالترتیب 4 اور 2 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

اور 8 قسم کے غیر مکسور حروف تہجی میں:

بالمکررات (یعنی دو دو بار آنیوالے) حروف تہجی=4= ق ر ا ل (بالترتیب 2+2+2+2)اور واحد حروف تہجی بھی=4 (س ک ی خ بالترتیب 1+1+1+1) بھی مساوی ہیں، جنکی میزانوں 8 اور 4 میں بھی 1:2 کا تناسب ہے۔

نیز 4 قسم کے مکسور حروف تہجی میں منقوط حروف تہجی=2 (ب ذ)اور غیر منقوط حروف تہجی بھی = 2 (ا م) مساوی ہیں۔نیز 2 منقوط حروف کی کل میزان=3 (ب ذ بالترتیب 2+1)اور 2 غیر منقوط حروف تہجی کی کل میزان بھی=3 (ا م بالترتیب 2+1) بھی مساوی ہے۔

اسی طرح 8 قسم کے غیر مکسور حروف تہجی میں منقوط حروف تہجی=2 (ق خ)اور غیر منقوط حروف تہجی=6 (ر ا س ک ل ی) 3:1 کے تناسب سے ہیں۔

مذکورہ 2 منقوط حروف تہجی کی کل میزان= 3 (ق خ بالترتیب 2+1)مذکورہ 6 غیر منقوط حروف تہجی کی کل میزان=9= (ر ا س ک ل ی بالترتیب 2+2+1+1+2+1) میں بھی 3:1 کا تناسب ہے۔

مذکورہ 2 منقوط حروف تہجی میں سے ایک حرف تہجی مکرر (ق=2)اور ایک ہی حرف تہجی واحد (خ =1) مساوی اور 6 غیر منقوط حروف تہجی میں سے 3 حروف تہجی مکرر (ر ا ل بالترتیب 2+2+2)اور 3 ہی حروف تہجی واحد ہیں۔(س ک ی بالترتیب 1+1+1) جو کہ مساوی ہیں۔جبکہ ان کی میزانوں میں 2:1 کا تناسب ہے۔

مختلف اصناف حروف میں ربطِ اعداد

حروفِ قرآن کی مختلف اصناف ومخارج کے تحت تخصیص کی رو سے بھی حروف کی ترتیب وتعداد میں اعجازی حسن انفرادیت کا اظہار ہوتا ہے۔مثلاً اول وحیِ قرآن۔۔۔سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ کے حروف کی مختلف اصناف کے تحت تقسیم وتخصیص کے ذریعے تشکیل پانے والے مختلف اجزائے حروف میں بھی متوازن ربطِ اعداد کا اظہار ہوتا ہے۔مثلاً سورت العلق کی آیت اول کے مذکورہ 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں حلقی حروفِ تہجی کی تعداد اقسام=2(أ خ)اور غیر حلقی حروف تہجی کی تعداد اقسام=10(باقی حروف تہجی) میں 5:1 کی عددی نسبت ہے۔نیز مذکورہ 2 حلقی حروف تہجی کی آیت اول میں کل میزان=3=(ا خ بالترتیب 2+1)اور اس آیت کے باقی غیر حلقی حروف کی میزان =15 میں بھی 5:1 کا تناسب ہے۔نیز حسب معمول مختلف ومتوازی اجزائے حروف میں عموماً کوئی ایک جزٔ ہندسہ 10,5 کی قبیل سے،یا اس قبیل کے اعداد کے فرق سے بھی مشاہدہ میں آیا ہے۔حروفِ حلقی وغیر حلقی کے علاوہ حروفِ قمری شمسی،حروفِ شفوی وغیر شفوی حروفِ وسطی وغیر وسطی ،حروفِ یرملون وغیر یرملون،حروف اخفاء وغیر اخفاء وغیرہ؛جنکی تفصیل بخوف طوالت ممکن نہیں۔

سورت العلق کی آیت اول کے لفظ اول اِقْرَاْ کے حروف کی آیت اول میں میزان=5(ا ق ر ، تعداد حروف بالترتیب 2+2+1=5)اور آیت اول کی حرکت اول زیر والے،یعنی مکسور حروف کی میزان بھی=5(ا ب م ذ (تعداد بالترتیب 1+2+1+1 = 5) اور آیت اول میں مستعمل حرکات کی تعداد اقسام بھی=5 مساوی ہے۔(زیر،جزم ،زبر ،زیر بالتشدید، اور زبر بالتشدید=5)نیز 5 ہی حروف کے نام والی اس سورت (العلق) کی وحیِ اول کی آیات کی تعداد بھی=5 ہے،جبکہ ان 5 آیات کے کلیدی حروف تہجی=15 بھی 5 ہی کی قبیل کا عدد ہے، اول وحیِ قرآن والی سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ کے کل حروف=78 کے مشمولہ اعداد (8+7) بھی 15 کی میزان کے مظہر ہیں۔

کلام الٰہی کے الفاظ وحروف کے توازن وتعادل کا باکمال نظام ہمہ گیر اور ہمہ جہت ہے۔

سورت العلق کی آیت اول کے 12 قسم کے حروف تہجی ہیں،جبکہ اس تمام سورت کے 24 حروف تہجی ان 12 سے دوچند ہیں،نیز آیت اول کے 12 میں سے نصف،یعنی 6 حروف تہجی (أ ق ر ب م ذ) تمام سورت العلق کے تناظر میں،کہیں نہ کہیں مکسور (زیر کے ساتھ) بھی آتے ہیں۔۔۔۔۔۔اور آیت اول کے 6 ہی حروف تہجی (ا س ک ل ی خ)تمام سورت کے تناظر میں صرف غیر مکسور ہی آتے ہیں؛ علاوہ ازیں سورت العلق کی باقی آیات کے 12 ہی قسم کے حروف تہجی میں سے بھی نصف،یعنی 6 ہی حروف تہجی باقی آیات کے تناظر میں کہیں نہ کہیں مکسور بھی آتے ہیں،اور 6 ہی حروف تہجی صرف غیر مکسور ہی آتے ہیں۔

مزید برآں= سورت العلق کی آیت اول کے تمام سورت کے تناظر میں کہیں نہ کہیں مکسور بھی آنے والے اول الذکر 6 قسم کے حروف تہجی میں سے بھی نصف،یعنی 3 قسم کے حروف تہجی (ا ق ر)لفظ اول اقرا کے ہیں۔جبکہ آیت اول کے باقی 3 ہی قسم کے (تمام سورت العلق کے تناظر میں کہیں مکسور بھی آنیوالے) حروف تہجی (ب م ذ)لفظ اول اقرا کے علاوہ ہیں۔

قرآنی حروف والفاظ کے شماریات کی کسی بھی تجزیاتی سطح پر نظر ڈال لیجئے،اعداد قرآن کا مخصوص ومنفرد انداز کارفرما نظر آئے گا۔سورت العلق کے لفظ اول اِقْـرَاْ اور آیت اول کے باقی 4 الفاظ کے تمام سورت العلق کے تناظر میں کہیں نہ کہیں مکسور بھی آنے والے مذکورہ 3'3 حروف تہجی (ا ق ر اور ب م ذ) کی تمام سورت میں ہر قسم کے اعراب وحرکات کے ساتھ میزانوں،بالترتیب 50 اور 32 میں میزان اول ہندسہ 10.5 کی قبیل سے ہے۔نیز 50 اور 32 کے مشمولہ ہندسوں کی میزانیں 5,5 یعنی مساوی ہیں۔

قرآنی حروف واعداد کے اعجازی کمالات کے کہاں تک شواہد پیش کئے جائیں۔۔۔مذکورہ صدر حروف کی مزید جزئیات کا مزید تعمق نظر سے جائزہ

لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔

آیت اول کے لفظ اول اقْرَاْ کے تمام سورت العلق کے تناظر میں مکسور بھی آنیوالے مذکورہ 3 حروف تہجی کی آیت اول میں میزان=6(اْ ق ر) 2+ 2+ 2 (مفصلہ بالا جوانے اصل 3 حروف تہجی سے بھی دوچند ہے) جبکہ آیت اول کے باقی 4 الفاظ کے تمام سورت العلق کے تناظر میں مکسور بھی آنیوالے مذکورہ 3 حروف تہجی کی آیت اول میں کل میزان بھی =3' جس کا اپنے متوازی عدد 6 کے ساتھ 1 :2 کی نسبت سے متوازن عددی ربط ورشتہ ہے۔

....

لفظ اول اقْرَاْ والے حروف تہجی کی تمام سورت العلق میں صرف بطور مکسور میزان=14=(ق ر بالترتیب 12+1+1)اور آیت اول کے باقی 4 الفاظ والے حروف تہجی کی تمام سورت العلق میں بطور مکسور میزان بھی =14(ب م ذ بالترتیب 7+3+4) بھی مساوی ہے۔اس آیت

....

کے لفظ اول (جواس سورت کا لفظ اول بھی ہے) اقْرَاْ کے حروف تہجی کی تمام سورت العلق میں بطور غیر مکسور میزان=36 ہے

(اْ ق ر = بالترتیب 16+7+13 = 36)

اور آیت اول کے باقی 4 الفاظ والے حروف تہجی کی، تمام سورت العلق میں بطور غیر مکسور میزان =18،(ب م ذ بالترتیب 6+10+2=18) جو کہ اوپر مذکور اپنے متوازی عدد 36 کا نصف، یعنی 1 :2 کی نسبت سے ہے۔

....

ان تمام مندرجات کے حروف اوران کے اعداد وشمار کی تصدیق وتوثیق سورت العلق کا متن سامنے رکھ کر کی جاسکتی ہے۔اندازہ کیجیے کی اس سورت العلق کی پہلی وحی کے طور پر نازل ہونے والی ابتدائی 5 آیات مبارکہ کے اعداد میں۔۔۔بعد میں نازل ہونے والی اس سورت کی باقی 14 آیات کے اعداد سے تطابق وتساوی کو بھی کس عدیم المثال اعجازی اہتمام کے ساتھ ملحوظ رکھا گیا ہے۔جو کہ صرف قادر مطلق اور خبیر برحق جل شانہ کی بسیط وعظیم قدرت، حکمت بصیرت اور فراست سے ہی خاص ہے۔قرآن کو کلام الٰہی نہ ماننے والوں، یا قرآنی الفاظ وحروف کی اعجازی حیثیت کو تسلیم نہ کرنے والوں، کی قرآن کی اعجازی عظمت وفوقیت اور الہامی صداقت وحقانیت کے بارے میں اس قدر کثیر الجہت اور وسیع الامکان شواہد ونظائر کے باوجود حقائق سے فرار کی روش کو۔۔۔عقل وفکر کی نارسائی، بے بضاعتی اور کوتاہ اندیشی کے سوااور کیا نام دیا جاسکتا ہے۔۔۔؟ حقائق واقعیہ کا کہاں تک انکار کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔؟ اگر صورتحال پر وسیع النظری، ذوق تجسس، خلوص نیت اور طلب صادق کے ساتھ غور وفکر کی توفیق شامل حال ہو تو بات بنتی ہے۔قرآنی الفاظ وحروف کے ازکراں تابہ کراں چھائے ہوئے یہ وسیع الاطراف اعجازی امکانات بھی اس کی صداقت وحقانیت کا ناقابل تردید معیار ثابت کرتے ہیں، جنکا اہتمام والتزام کسی بشری تخلیق کے الفاظ وحروف میں ہر ممکنہ دقیق وعمیق تجزیاتی زاوئے کے معیار کے مطابق ملحوظ رکھنا، جس میں کسی سقم یا جھول کا شائبہ تک نہ ہو، انسانی فکر وفہم کی بساط واستعداد سے قطعاً بعید ہے۔یہاں اس امر کی مکرر یاددہانی اور وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ کلام الٰہی کا اعجاز ہمہ جہتی اور لامتناہی ہے، اور حروف واعداد کے اعجازی انداز بھی لامحدود اور بے انتہا ہیں لہذا زیر نظر تحریر میں مکمل سورت العلق، اول وحی قرآن یعنی سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات، اس سورت کی آیت اول لفظ اول، حرف اول اور حرکت اول (زیر یا کسرہ) کی مناسبت سے مکسور حروف اور غیر مکسور حروف کی تخصیص وتجزیہ کا عمل بھی ممکنہ دقیق ترین جزئیات کی سطح تک میں کارفرما توازن اعداد کی صورتحال بھی قرآن کے اس ہمہ جہت اور بیکراں اعجازی وسعت کی غماز ہے۔یہاں اس یاددہانی کا مکرر اعادہ بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ اعراب وحرکات قرآن۔۔۔۔نزول قرآن کے زمانہ مابعد میں واضح کئے گئے تھے، لیکن حروف قرآن کے یہ اعراب وحرکات دراصل حروف قرآن کی صوتی ادائیگی کی ہو بہو بصری شکل وصورت ہیں، اور جو قرآن حکیم کے ہمہ صفت موصوف اعجازی محاسن میں شامل ہیں۔تاآنکہ کلام

الٰہی کے بارے میں قیامت تک منصہ شہود پہ آنے والے علوم و معارف اسکے اعجازی معیار سے لاتعلق نہیں ہو سکتے۔ جن میں زمانہ مابعد کی گونا گوں اصناف حروف کی دریافتیں بھی شامل ہیں۔

تمام سورت العلق کے تناظر میں مکسور بھی آنیوالے، آیت اول کے اول الذکر 6 حروف تہجی کی آیت اول میں میزان=10 اور تمام سورت العلق کے تناظر میں غیر مکسور ہی آنیوالے آیت اول کی موخر الذکر 6 حروف تہجی کی آیت اول میں میزان=8 ان متوازی اعداد میں سے ایک (اول الذکر) 10 ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک معجز انداز) اسی طرح اس سورت کی آیت اول کے مذکورہ بالا 12 حروف تہجی کے علاوہ:

اس سورت کے باقی 12 ہی حروف تہجی (ن ع و ط غ ہ ت ج د ص ف ز) میں سے

تمام سورت کے تناظر میں کسی نہ کسی طور مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی =6= ن ط ہ ت د ص

اور صرف غیر مکسور ہی آنیوالے حروف تہجی بھی =6= ع و غ ج ف ز بھی مساوی ہیں۔ (اول الذکر 6 حروف تہجی اس سورت میں اولاً غیر مکسور ہی آنے کے بعد مکسور بھی آتے ہیں)

....

اول وحیِ قرآن ــــــ سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ① خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ② اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ③ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ④ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ⑤

مذکورہ 5 آیات کے کلیدی حروف تہجی کی اقسام=15 ء(ہمزہ) ق ر ب ا(الف) س م ک ل ذ ی خ ن ع و =15

مذکورہ 5 آیات کے کل حروف کی میزان =78 7 6 5 4 10 3 9 3 14 2 3 2 5 4 1 =78

(حرف ہمزہ (أ) اور الف (ا) کی پہچان ذہن میں رکھیے)

ان آیات کے حروف کے آئندہ کوائف کی صحت و صداقت کے اطمینان کے لئے اس کے حروف و اعداد کی مندرجہ بالا تفصیل پیش نظر رکھیں۔

اول وحی قرآن یعنی سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ میں استعمال ہونیوالے مذکورہ 15 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی ان 5 آیات میں تعداد کے مظہر کلیدی اعداد کی تعداد =10 (7-6-5-4-10-3-9-14-2-1) اور ان 10 قسم کے اعداد میں سے اپنے مکررات کے ساتھ آنیوالے 4 قسم کے اعداد (5-4-3-2) کے مکررات کی تعداد =5 (یعنی 10 سے نصف) عدد 5 ایک بار، عدد 4 بھی ایک بار، عدد 3 دو بار اور عدد 2 ایک بار مکرر آتا ہے۔ اسطرح مکررات کی تعداد =5) علاوہ ازیں اول وحی قرآن والی مذکورہ 5 آیات کے 15 کلیدی حروف تہجی کی تعداد کے مظہر مذکورہ 10 قسم کے اعداد میں = طاق اعداد =5 (7-5-3-9-1) اور جفت اعداد بھی = 5 (6-4-10-14-2) مساوی ہیں۔

....

اولین وحی قرآن سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ کے کلیدی حروف تہجی کی ان 5 آیات میں تعداد کے مظہر واحد اعداد (وہ اعداد جو ان 5 آیات کے 15 قسم کے حروف تہجی میں سے صرف ایک ایک حرف تہجی کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں)

کی گنتی =6 (7-6-10-9-14-1 بالترتیب) ــــــ اور ان 6 واحد الحروف اعداد کی مذکورہ 5 آیات میں میزان =47 اسطرح مذکورہ 6 اعداد

،اوران اعداد کے متعلقہ حروف کی مذکورہ آیات میں میزان=47 میں 1:8 کی نسبت سے ایک کا فرق ہے۔(جو کہ عین ممکنہ قرین تناسب صورتحال ہے، کیونکہ ان کا مقسوم علیہ ہندسہ 47 طاق ہے) نیز مذکورہ 60 اعداد میں طاق اعداد =3(7-9-1) اور جفت اعداد بھی=3(6-10-14) مساوی ہیں۔

اسی طرح اول وحی قرآن،سورت العلق کی مذکورہ ابتدائی 5 آیات مبارکہ کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد کے مظہر مکررات والے اعداد(وہ اعداد جو ان 5 آیات کے ایک سے زائد حروف تہجی کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں) کی گنتی=4(5-4-3-2)اوران 4 بالمکررات اعداد اوران اعداد کے متعلقہ حروف کی مذکورہ آیات میں میزان=31 میں بھی 1:8 کی نسبت سے ایک کا فرق ہے۔(طاق مقسوم علیہ 31 کے تناظر میں عین قرین امکان صورتحال)

(عدد 5 x 2بار+عدد 4 x 2بار+3 x 3بار+ 2 x 2بار)نیزان 4 قسم کے بالمکررات اعداد(5-4-3-2)میں بھی طاق اعداد =2(5-3)،اور جفت اعداد بھی=2(4-2)برابر ہیں۔

نیز اول الذکر واحد الحروف اعداد میں 3 طاق اعداد،(7-9-1)اورانکی میزان=17 میں 1:6 کی نسبت سے ایک کا فرق،اور 3 ہی جفت اعداد،(6-10-14)اورانکی میزان=30 میں 1:10 کی نسبت ہے۔۔۔۔۔۔۔اسی طرح مکررات والے 2 طاق اعداد(5-3) اورانکی میزان =8 میں 1:4 کی نسبت اور 2 ہی جفت اعداد(4-2)اورانکی میزان=6 میں 1:3 کی نسبت ہے۔

سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات،(اول وحی قرآن) کے حروف کا،اس سورت کی حرکت اول کسرہ(زیر) کے حوالہ سے جائزہ:

مذکورہ پانچ آیات میں کسی نہ کسی طور مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی=5= أ ق ب م ذ

اور ان 5 آیات میں باقی غیر مکسور حروف تہجی=10= ر ا س ک ل ی خ ن ع د میں 2:1 کا تناسب ہے۔

اول وحی قرآن(سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات) کے کل حروف کی میزان=78(مفصلہ بالا) جن میں سے ان آیات(نیز اس سورت) کی حرکت اول زیروالے یعنی مکسور حروف کی کل میزان=13= أ ق ب م ذ (بالترتیب 4+1+3+3+2)اور باقی غیر مکسور حروف کی میزان=65(تمام حروف=78 نفی مکسور حروف=13 باقی 65)میں 1:5 کا تناسب ہے۔

نیز مذکورہ 5 آیات میں کسی نہ کسی طور مکسور بھی آنیوالے(أ ق ب م ذ)ان 5 قسم کے حروف تہجی کی ان آیات میں کل میزان=28(7+6+4+9+2)اور باقی 10 قسم کے غیر مکسور حروف تہجی کی ان آیات میں کل میزان=50=

ر	ا	س	ک	ل	ی	خ	ن	ع	د
5	10	3	3	14	3	2	5	4	1

میں بھی جزو ثانی=50 ہندسہ 10 کی قبیل سے ہے۔(جو اعداد قرآن کا ایک مسلسل و متواتر مشاہدہ میں آنیوالا اعجازی انداز ہے)

اس سورۃ(نیز ان 5 آیات) کے لفظ اول اِقْرَاْ والے 3 میں سے بطور مکسور بھی آنیوالے 2 حروف تہجی کی اس لفظ کی حرکت اول زیر کے ساتھ یعنی بطور مکسور حروف میزان=5= اُ ق (بالترتیب 4+1)اوران 5 آیات کے باقی حروف کی میزان=60 میں 1:12 کا تناسب ہے۔

سورت العلق کی آیت اول کے 12 قسمُ کے کلیدی حروف تہجی کی سورۃ العلق کی مذکورہ پانچوں آیات اول میں بطور غیر مکسور میزان=55 کا لفظ اول

اقراء کے 3 میں سے مذکورہ 2 حروف تہجی کی بطور مکسور میزان =5 کے ساتھ 1 :11 کا عددی ربط ہے۔

ایک اور دقیق و باریک زاویہ نگاہ کی رو سے۔ (یہاں بھی سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ کا متن پیش نظر رکھیں)

اول وحی قرآن کریم ------سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ میں:۔

آیت اول اور باقی 4 آیات کے باہم مشترک حروف تہجی =12 (تفصیل آئندہ سطور میں)

15 =	و	ع	ن	خ	ی	ذ	ل	ک	م	س	ا(الف)	ب	ر	ق	ء(ھمزہ)
78 =	1	4		5	2	3	2	14	3	9	3	10	4	5	6	7

اور آیت اول اور باقی 4 آیات کے باہم غیر مشترک حروف تہجی =3 =(ن ع و) اسطرح 12 اور 3 میں 1: 4 کا تناسب ہے۔ (موخر 3 غیر مشترک حروف تہجی اس سورت کی از 2 تا 5 یعنی 4 آیات کے ہیں)

آیت نمبر 2 تا 5 والے، آیت نمبر 1 سے مشترک 12 حروف تہجی کی آیت 2 تا 5 میں میزان =50=

أ ق ر ب ا س م ک ل ذ ی خ

1 2 1 12 2 8 2 8 2 3 4 5

اور مذکورہ 3 غیر مشترک حروف تہجی کی متعلقہ آیات (2 تا 5) میں میزان =10 (ن ع و، بالترتیب 5+4+1) میں 1:5 کا تناسب ہے۔

اول وحی قرآن سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات اور اس سورت کی بعد میں نازل ہونیوالی باقی 14 آیات میں:۔

باہم مشترک حروف تہجی (وہ حروف تہجی جو اول 5 آیات میں بھی اور بعد کی 14 آیات میں بھی مشترک آتے ہیں) ----=15 اور ان دونوں گروپوں کی آیات کے باہم غیر مشترک حروف تہجی =9 جن میں جز و اول 15 ہندسہ 5 کی قبیل سے ہے۔ (ایک معروف اعجازی انداز)

نیز اول الذکر 15 مشترک حروف تہجی کی سورت العلق میں کل میزان =248

اور موخر الذکر 9 غیر مشترک حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان =40 میں بھی جز و ثانی 40 ہندسہ 10,5 کی قبیل سے ہے۔

سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات اور بقیہ 14 آیات میں باہم مشترک مذکورہ 15 حروف تہجی کی۔

اول 5 آیات میں میزان =78 اور موخر 14 آیات میں میزان =170 میں بھی جز و ثانی 170 ہندسہ 10,5 کی قبیل سے ہے۔ وحی اول پر مشتمل سورت العلق کی پہلی 5 آیات کے ساتھ مشترک مذکورہ 15 حروف تہجی کی اس سورت کی باقی 14 آیات میں میزان 170 مفصلہ بالا) اور وحی اول والی سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات کے ساتھ غیر مشترک مذکورہ 9 حروف تہجی کی اس سورت کی باقی 14 آیات میں میزان 40 (مفصلہ بالا) اس طرح 170 اور 40 دونوں اعداد بھی ہندسہ 10,5 کی قبیل سے ہیں۔

نیز اس سورت کی باقی 14 آیات کے ایسے حروف تہجی 9 قسم کے ہیں جو ان 14 آیات کے منفرد ہیں، یعنی یہ حروف تہجی اس سورت کی ابتدائی 5 آیات (وحی اول) میں نہیں آتے جو یہ ہیں۔ ط غ ہ ت ج د ص ف ز، اور ان 9 حروف تہجی کی اس سورت کی آخری 14 آیات میں میزان =40 ہندسہ 5، 10 کے خاندان سے ہے، جن میں مکسور حروف =10 اور غیر مکسور حروف =30 کا توازن اعداد (3:1)

بھی ظاہر ہے۔

ط غ ہ ت ج د ص ف ز

مکسور حروف= 10 = 2 - 1 4 - 1 2 - -

غیر مکسور حروف=30 = 1 2 6 10 2 5 1 2 1

نیز مذکورہ 10 مکسور حروف دراصل 5 قسم کے یعنی 10 کے نصف کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہیں۔(ط ہ ت د ص)
(حسب تفصیل مذکورہ بالا) سورت العلق کی اول 5 آیات کے 15 حروف تہجی کے ان آیات میں اعداد و شمار یوں ہے:۔

أ ق ر ب ا س م ک ل ذ ی خ ن ع و =15

78 = 1 4 5 2 3 2 14 3 9 3 10 4 5 6 7

جفت اعداد = 7 = 6 - 4 - 10 - 14 - 2- 2 - 4

طاق اعداد = 8 = 7 - 5 - 3 -3 -9 -3 -5 -1 میں 1 کا فرق ہے۔ جو کہ ممکنہ قرین تناسب ہے۔ کیونکہ ان آیات کے 15 حروف تہجی کے 15 اعداد کی دو برابر اجزا میں تقسیم ممکن نہیں۔

اور اس سورت کی باقی آخری 14 آیات کے 24 قسم کے حروف تہجی کے 24 ہی اعداد و شمار ہیں۔

أ ق ر ب ا س م ک ل ذ ی خ ن ع د ط غ ہ ت ج و ص ف ز

1 2 3 6 2 14 7 2 3 6 8 19 1 24 4 24 7 4 5 28 6 9 9 20

ان میں جفت اعداد =12 اور طاق اعداد بھی =12 مساوی ہیں۔ (انکی تصدیق اوپر کی تفصیل سے کی جاسکتی ہے)

اول وحی کی متذکرہ بالا 5 آیات کے بعد نازل ہونے والی سورت العلق کی باقی 14 آیات مبارکہ کے کلیدی حروف تہجی =24 (مفصلہ بالا) اور ان 24 حروف تہجی کی ان 14 آیات میں کل میزان =210 ہے جو کہ ہندسہ 10,5 کی قبیل سے ہے۔ نیز سورت العلق کے حرف اول أ (ہمزہ) کی اس سورت کی آخری 14 آیات میں میزان =21 (جو کہ ابتدائی 5 آیات میں اس حرف أ (ہمزہ) کی میزان =7 سے 3 چند ہے) اور ان 14 آیات مبارکہ کے باقی حروف کی میزان =189 (210 نفی 21=189) اسطرح متوازی اعداد 21 اور 189 میں 9:1 کا تناسب ہے۔

تمام سورت العلق (19 آیات مبارکہ) کے حروف کا شماریاتی جائزہ:۔

تمام سورت العلق (19 آیات) کے حروف کے شماریاتی تفصیل:۔

أ(ہمزہ) ق ر ب ا(الف) س م ک ل ذ ی خ ن ع و ط غ ہ ت ج د ص ف ز = 24

288 = 1 2 3 6 2 14 7 2 3 7 12 24 3 28 6 38 10 13 8 36 13 14 8 28

یعنی اس سورت کے کلیدی حروف تہجی =24 اور تمام حروف =288 میں 12:1 کا عددی تناسب ہے۔

(حرف ہمزہ (أ) اور الف (ا) کی شناخت ذہن میں رکھیں، (نیز اس سورت کے حروف اور ان کی گنتی کی صحت وصداقت کا اطمینان کرنا چاہیں تو اس

سورت کے متن سے رجوع کر سکتے ہیں، جو اس بیان کے گزشتہ صفحات میں بھی موجود ہے۔)
اس سورت کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام=24(مفصلہ بالا)
اور ان 24 حروف تہجی کے مکررات کی اس سورت میں تعداد=264 میں 1:11 تناسب ہے۔(یعنی اس سورت کے کل حروف 288 نفی کلیدی حروف تہجی=24)

سورت العلق کی آیت اول کے کل حروف=18

اور اس سورت کی وحی اول پر مبنی ابتدائی 5 آیات کے حروف=78

اور اس سورت کے تمام حروف=288 ان تمام اعداد میں باہم دگر 270,60 اور 210 کا فرق و فاصلہ ہے جو کہ تمام ہندسہ 5'10 کی قبیل سے ہیں۔قبل ازیں سورت العلق کی آیت اول اور پھر اول وحی قرآن۔۔۔یعنی سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات، کے حروف کے اعداد و شمار میں انکی ترتیب توارد کے مطابق پائی جانے والی غیر معمولی اور منفرد خصوصیات کا تذکرہ تھا۔اور اب دیکھئے کہ یہی حروف اور انکے اعداد تمام سورت العلق (19 آیات مبارکہ) کے باقی حروف و اعداد سے مل کر بھی اپنی ترتیب توارد کے لحاظ سے کس کمال کی انفرادی خصوصیات برقرار رکھتے ہیں۔
سورت العلق کی تمام 19 آیات میں استعمال ہونے والے 24 قسم کے حروف تہجی کی اس سورت میں گنتی کو ظاہر کرنے والے مفصلہ بالا 24 ہی اعداد و شمار میں۔

جفت اعداد=16(ان کی اس سورت میں میزان=238(28-8-14-36-8-10-38-6-28-24-12-2-14-2-6-2)=238
اور طاق اعداد=8(ان کی اسی سورت میں میزان=50(13-13-3-7-3-7-3-1)=50
جفت و طاق اعداد میں 1:2 کی عددی نسبت ہے یعنی 16.8 ہی کا نصف ہے۔
نیز ان کی میزانوں، بالترتیب 238 اور 50 میں ایک جز (ثانی) 50 ہندسہ 10,5 کی قبیل سے ہے۔(اعداد قرآن کا ایک منفرد و مسلسل انداز)
مذکورہ 16 جفت اعداد میں واحد یعنی صرف ایک ایک حرف تہجی کے متعلقہ 5 اعداد کی میزان=120
(36+10+38+24+12 =120)اور مذکورہ 16 جفت اعداد میں بالمکرّرات یعنی ایک سے زائد حروف تہجی سے متعلقہ 11 اعداد میں سے 6 مکررات کی میزان=60 میں 1:2 کا تناسب ہے۔(28+8+14+6+2 +2 = 60)
(ہندسے 28،8،14 اور 6 ایک ایک بار مکرّر، جبکہ ہندسہ 2، دوبار مکرّر آیا ہے)
نیز مذکورہ 16 جفت اعداد میں:۔
واحد آنیوالے اعداد کی تعداد اقسام=5(مفصلہ بالا) اور مکررات والے اعداد کی تعداد اقسام بھی=5 مساوی ہے۔(یعنی اوپر جو 6 مکررات ہندسے 60 کی میزان کے ساتھ بیان ہوئے ہیں وہ بلحاظ اقسام 5 ہیں، یعنی 28۔8۔14۔6۔2)
مزید برآں=5 قسم کے واحد اعداد کا۔۔۔ان اعداد کی میزان =120 سے 1:24 کا اور 5 ہی قسم کے 6 بالمکرّرات اعداد کا۔۔۔ان اعداد کی میزان=60 کے ساتھ 1:12 کا ربط و تناسب ہے۔

سورت العلق کے 24 حروف تہجی کی اس سورت میں گنتی کو ظاہر کرنے والے 24 ہی اعداد و شمار میں:۔
صرف ایک ایک حرف تہجی کی گنتی کے مظہر اعداد=6 (36-10-38-24-12-1)
اور دو دو حروف تہجی کی گنتی کے مظہر اعداد=12 (28 ,28-8,8-14,14-13,13-6,6-7,7)

اور تین تین حروف تہجی کی گنتی کے مظہر اعداد = 6(2,2,2,-,3,3,3)
اسطرح ان متوازی اعداد 6,12,6 کی عددی نسبت اظہر من الشمس ہے۔

سورت العلق کے حروف کے اعداد و شمار کی بلحاظ ترتیب تواردمفصلہ بالا صورتحال پر غور کریں تو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت کے 24 کلیدی حروف تہجی کے اس سورت میں 4 2 اعداد و شمار دراصل 4 1 قسم کے اعداد پر مبنی ہیں (یعنی 28-8-14-13-36-10-38-6-3-24-12-7-2-1) اور باقی 10 اعداد ان 14 میں سے 8 اعداد کے مکررات ہیں، جبکہ باقی 6 اعداد واحد الحروف ہیں۔ (یعنی اس سورت کے صرف ایک ایک حرف تہجی کی گنتی کے طور پر آتے ہیں) اسطرح کہ سورت العلق کے صرف ایک ایک حرف کی گنتی کے مظہر واحد اعداد =6 (36-10-38-24-12-1) اور ان 6 اعداد کی میزان = 121 میں 20:1 کی نسبت سے اکا فرق ہے۔۔۔۔۔اور اس سورت کے بالمکررات آنے والے (یعنی اس سورت کے ایک سے زیادہ حروف تہجی کی اس سورت میں گنتی کو ظاہر کرنے والے باقی 8 اعداد (28 -8-14-13-6-3-7-2) اور ان 8 اعداد کی میزان = 81 میں 10:1 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔ جو کہ طاق مقسوم اعداد کے تناظر میں دو دو اجزا کی ممکنہ قرین تناسب صورتحال ہے۔

اس سورت کی حرکت اول کسرہ (زیر) کی مناسبت سے:۔

اس سورت میں کسی نہ کسی طور مکسور (یعنی زیر کے ساتھ) بھی آنیوالے حروف تہجی = 12

= أ ق ر ب م ذ ن ط ہ ت د ص = 12.

اور اس سورت میں صرف غیر مکسور ہی آنیوالے حروف تہجی بھی = 12 مساوی ہیں۔

= ا س ک ل ی خ ع و غ ج ف ز = 12

کسی نہ کسی طور مکسور بھی آنیوالے 12 حروف تہجی = أ ق ر ب م ذ ن ط ہ ت د ص = 12

اور ان مکسور حروف تہجی کی اس سورت میں میزان =	28	8	14	13	13	6	24	3	7	14	6	3	= 139
جن میں مکسور حروف =	12	1	1	7	3	4	1	2	1	4	1	2	= 39
اور غیر مکسور حروف =	16	7	13	6	10	2	23	1	6	10	5	1	=100

اور صرف غیر مکسور ہی آنیوالے 12 حروف تہجی = ا س ک ل ی خ ع و غ ج ف ز = 12

اور اس سورت میں میزان	36	8	10	38	28	3	12	7	2	2	2	1 = 149

نیز اس سورت کے مذکورہ 12 مکسور کلیدی حروف تہجی کی اس سورت میں میزان = 139
اور مذکورہ 12 (مساوی) غیر مکسور حروف تہجی کی اس سورت میں میزان = 149 میں 10 کا تفاوت ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک معروف اعجازی انداز) واضح رہے کہ یہ میزانیں (139 اور 149) اس سورت میں تمام حرکات و اعراب کے ساتھ میزانین ہیں جبکہ اس سورت میں کہیں نہ کہیں مکسور بھی آنیوالے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی کی بطور مکسور اور بطور غیر مکسور میزانوں کا تذکرہ آگے آئے گا۔

نیز اس سورت میں کہیں مکسور بھی آنیوالے مذکورہ 12 حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان = 139
جن کی بطور مکسور میزان = 39
اور بطور غیر مکسور میزان = 100 میں جزوثانی (100) ہندسہ 5'10 کی قبیل سے ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک معروف اعجازی انداز)

یہ ضروری نہیں کہ کوئی عدد اپنے مشمولہ ہندسوں کے حاصل جمع پر تقسیم بھی ہو سکتا ہو، لیکن اعداد قرآن میں ایسا تسلسل بھی دیکھنے میں آتا ہے مثلاً:-۔
سورت العلق کی آیت اول کے کلیدی حروف تہجی=12 اور اس میں شامل دونوں ہندسوں ہندسوں کی میزان (2+1)=3 کا 1:4 کا تناسب اور آیت اول کے کل حروف=18 اور اس میں شامل ہندسوں کی میزان (8+1)=9 میں 1:2 کا تناسب ہے۔
اور اس سورت کی باقی 18 آیات کے کلیدی حروف تہجی=24 اور 24 میں شامل ہر دو ہندسوں کی میزان (4+2)=6 میں 1:4 کا تناسب اور اس سورت کی باقی 18 آیات کے کل حروف=270 اور اس میں شامل ہندسوں کی میزان (0+7+2)=9 میں 1:30 کا تناسب ہے۔
اور بدون 5 آیات اول وحی قرآن ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سورت العلق کی باقی 14 آیات کے کلیدی حروف تہجی=24 اور 24 میں شامل ہر دو ہندسوں کی میزان (4+2)=6 میں باہم 1:4 کی اور ان 14 آیات کے کل حروف=210 اور اس عدد میں شامل ہندسوں کی میزان (0+1+2)=3 میں 1:70 کا تناسب ہے۔ تمام سورت العلق کے کلیدی حروف تہجی=24 اور اس عدد میں شامل ہندسوں کی میزان (4+2)=6 کا باہم 1:4 کا تناسب اور تمام سورت العلق کے حروف کی میزان=288 جس میں شامل ہر 3 سہ ہندسوں کی میزان (8+8+2)=18 جن میں (یعنی 288 اور 18 میں) 1:16 کا عددی تناسب ہے اور سورت العلق (تمام 19 آیات) کے کلیدی حروف تہجی =24 اور ان 24 حروف تہجی کی تمام سورت میں میزان=288 میں 1:12 کا عددی تناسب ہے۔

....

سورت العلق کے حروف و حرکات کے شماریات پر ایک اور عمیق نکتہ نگاہ سے جائزہ۔
سورت العلق میں کہیں مکسور بھی آنے والے مذکورہ سابقہ 12 حروف تہجی میں سے:۔
اس سورت میں ابتدا ہی سے مکسور آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام=4= اِ بِ مِ ذِ
اور اس سورت میں (بعض دیگر اعراب کے ساتھ آنے کے) بعد میں مکسور آنے والے حروف تہجی کی اقسام=8=ق ر ن ط ہ ت د ص میں 1:2 کا تناسب ہے۔

نیز اس سورت میں شروع ہی سے مکسور آنیوالے مذکورہ 4 حروف تہجی کی بطور مکسور میزان=26=

ذ	م	ب	أ
12	7	3	4

(بالترتیب 12+7+3+4)

اور اس سورت میں بعد میں مکسور آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی کی بطور مکسور میزان=13=

ج	د	ت	ہ	ط	ن	ر	ق
1	1	1	2	1	4	1	2

میں 2:1 کا تناسب ہے۔ (یعنی 13 x 2 = 26)

....

مزید براں شروع ہی سے مکسور مذکورہ 4 حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان=60 اور بعد میں مکسور مذکورہ 8 حروف تہجی کی میزان=79 یہاں بھی جز و اول 60 ہندسہ 10 کی قبیل سے ہے۔ (جو کہ اعداد قرآن کا ایک منفرد و مسلسل انداز ہے)

....

اس سورت کے شروع ہی سے مکسور آنیوالے 4 حروف تہجی اور ان کی اس سورت میں کل میزان=60 میں 15:1 کا تناسب اور اس سورت میں بعدہ مکسور 8 حروف تہجی اور ان کی اس سورت میں کل میزان=79 میں 8:1 کی نسبت سے 1 کا تناقص ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک معروف اعجازی انداز، اور پہلے بھی وقتاً فوقتاً بیان کی جانے والی یہ وجہ جواز کہ طاق گنتی کے حروف کی، کسی بھی مخصوص و منفرد شناخت کی بناپر، کسی بھی متوازن عددی نسبت کے ساتھ تقسیم و تخصیص کے نتیجہ میں اجزائے منقسمہ میں ایک حرف کا فرق (تناقص یا تجاوز) ہی ممکنہ قرین توازن صورتحال ہے)

اس ضمن کے عندالاختتام یہ اندازہ لگانے کیلئے کہ اس سورت (العلق) کے مذکورہ صدر 8 قسم کے حروف تہجی جو اس سورت میں پہلے پہل بعض دیگر اعراب وحرکات کے ساتھ یعنی غیر مکسور آنے کے بعد میں مکسور بھی آتے ہیں۔۔۔۔تو کیا ان حروف تہجی کے بطور مکسور آنے سے پہلے۔۔۔۔اور بعد میں۔۔۔۔۔بطور غیر مکسور بھی آنے والے اعداد وشمار میں بھی کوئی مخصوص ومنفرد عددی مناسبت ہے؟۔۔۔۔تو اس نوعیت کے حروف کے اعداد وشمار کے جائزہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ۔

اس سورت میں بعض دیگر اعراب وحرکات کے ساتھ غیر مکسور آنے کے بعد میں۔۔۔۔۔۔مکسور بھی آنیوالے جو مذکورہ 8 حروف تہجی ہیں وہ اس سورت میں مکسور آنے سے پہلے 55 بار غیر مکسور آتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اور پھر مکسور آنے کے بعد آخر میں مزید 11 بار پھر غیر مکسور آتے ہیں اور اس طرح ان ہر دو متوازی اعداد 55 اور 11 میں 1:5 کا تناسب ہے۔

اب یہ دیکھتے ہیں کہ سورت العلق کے موخر بطور پر مکسور آنیوالے مذکورہ بالا 8 قسم کے حروف تہجی میں۔

اول اور آخر غیر مکسور مگر درمیان میں مکسور آنیوالے حروف تہجی=4 ق ہ ت د

اور اس سورت میں اول غیر مکسور اور بعد میں صرف مکسور ہی آنے والے حروف تہجی بھی=4= ر ن ط ص مساوی ہیں۔

....

نیز اوپر جز (i) والے مذکورہ 4 حروف تہجی اور ان کی اس سورت میں کل میزان=35 میں 1:9 کے تناسب سے اکا تناقص ہے۔ (جو کہ ممکنہ قرین توازن صورتحال ہے کیونکہ ان حروف کے مقسوم طاق عدد=35 کی دو متوازن اجزا میں تخصیص اسی طرح ممکن ہے) نیز اس جز (i) کے ان 4 قسم کے حروف تہجی کی بطور مکسور میزان=7 کا اس سے پہلے اور بعد میں بطور غیر مکسور آنے کی میزان (17+11)=28 کے ساتھ 1:4 کا تناسب ہے۔ اسی طرح جز (ii) والے مذکورہ 4 حروف تہجی اور ان کی اس سورت میں کل میزان =44 میں 1:11 کا تناسب ہے۔

....

یادر ہے کہ اعداد قرآن کریم کا یہ اعجازی تذکرہ ہمہ جہتی اور لامحدود بنیادوں پر ہے۔ یعنی کلام ربانی کی سورتوں، آیتوں، جملوں لفظوں اور ان کے حرفوں کی کسی بھی خصوصیت ومماثلت اور نوعیت وحیثیت کی بنا پر تخصیص کی جائے تو ان کے ہر نوع کے مقابل ومتوازی اجزاء اور ان کی ہر ممکنہ سطح کی دقیق وعمیق جزئیات تک کے اعداد وشمار میں اعجازی حسن توازن کا یہ فقید المثال سلسلہ لامحدود اور غیر مختتم انداز میں جاری وساری نظر آئے گا، کیونکہ قرآن ذی شان خالق کائنات عزوجل کا کلام ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

ایک اور لطیف نکتہ۔

پہلی وحی قرآن۔۔۔۔۔۔۔سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ میں (اس سورت کی حرکت اول زیر یعنی کسرہ کی مناسبت سے)

مکسور حروف کی تعداد اقسام=5= أ ق ب م ذ

(ii) اور پہلی وحی قرآن پرمبنی مذکورہ پانچوں آیات اول میں بھی اور اس سورت کی باقی 14 آیات میں بھی باہم مشترک آنیوالے 15 حروف تہجی میں سے ان باقی 14 آیات میں بطور مکسور آنے والے حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی=5= أ ر ب ذ ن

(iii) اور سورت العلق کی وحی اول کے بعد میں نازل ہونے والی مذکورہ آخری 14 آیات کے وحی اول کے بعد میں نازل ہونے والی مذکورہ آخری 14 آیات کے وحی اول والی ابتدائی 5 آیات سے غیر مشترک (یعنی متفرق) آنیوالے 9 حروف تہجی میں سے مکسور حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی =5= ط ہ ت د ص) اس طرح سورت العلق کے مذکورہ ہر 3 سہ گروہوں کی آیات مبارکہ میں مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی کا حسن

تناسب یعنی 5'5 اور 5 اظہر من الشمس ہے۔

مزید وضاحت۔ مذکورہ گروپ نمبر (ii) کے 5 مکسود حروف تہجی آخری 14 آیات مبارکہ کے ان 15 حروف تہجی میں سے ہیں جو اول 5 آیات میں بھی آتے ہیں۔

اور مذکورہ گروپ نمبر (iii) کے 5 مکسور حروف تہجی آخری 14 آیات مبارکہ کے ان 9 قسم کے حروف تہجی میں سے ہیں۔ جو اول 5 آیات میں نہیں آتے۔

گزشتہ سطور میں سورت العلق کی حرکت اول کسرہ (زیر) کی مناسبت سے مکسور حروف، اور غیر مکسور حروف کے جائزہ میں توازن اعداد کا تذکرہ ہو چکا ہے۔لیکن یہاں تو مفتوح (زبر والے) حروف اور غیر مفتوح حروف کے جائزہ میں بھی ہر سطح پر توازن اعداد کا تسلسل برقرار ہے۔۔۔۔۔کیا اسلیئے کی تلاوت قرآن پاک کا آغاز تعوذ سے کیا جاتا ہے۔اور تعوذ کی حرکت اول فتحہ (زبر) ہے۔یا قرآن کی سورت اول الفاتحہ کی حرکت اول بھی فتحہ (زبر) ہے۔اسلیئے اس نسبت سے بھی سورت العلق کے حروف میں توازن اعداد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حقیقت تو یہ ہے کی کلام الٰہی کا اعجاز ہمہ جہتی اور لامتناہی ہے۔جسکی وسعت وعظمت کی کوئی حد وانتہا نہیں اور محدود عقلی وفکری استعداد کا مالک بندہ بشر کہاں کہ کلام الٰہی کی اعجازی عظمتوں اور وسعتوں کے کماحقہ فہم وادراک کا دعوٰی کر سکے۔

یہاں ایک بار پھر اولیں وحی قرآن سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات۔۔۔۔اور ازاں بعد اس سورت کی تمام 19 آیات کے حروف کی تفصیل وتعداد مع تخصیص مفتوح حروف وغیر مفتوح حروف درج ہے:۔(سورت العلق کا متن پیش نظر رکھیں)

اول وحی قرآن سورت العلق کی ابتدائی

5 آیات کے کلیدی حروف تہجی = 15 أ(همزه) ا(الف) ب ر ق س م ک ل ذ ی خ ن ع و

ان 5 آیات کے حروف کی کل میزان =78 7 6 5 4 10 3 9 3 14 2 3 2 5 4 1

ان آیات کے مفتوح حروف =35 1 3 5 - - 2 3 2 10 - 1 2 2 3 1

اور ان آیات کے غیر مفتوح حروف =43 6 3 - 4 10 1 6 1 4 2 2 - 3 1 -

ان کوائف کے مطابق:۔

اول وحی قرآن پر مشتمل سورت العلق کی ابتدائی 5 آیات مبارکہ کے مفصلہ بالا 15 اقسام کے کلیدی حروف تہجی میں سے

(i) ان آیات میں کسی نہ کسی طور مفتوح (زبر کے ساتھ) بھی آنیوالے کلیدی حروف تہجی =12=

أ ق ر س م ک ل ی خ ن ع و

(ii) اور ان آیات کے باقی غیر مفتوح حروف تہجی =3= ب ا ذ میں 1:4 کا تناسب ہے۔(ہمزہ (أ) اور الف (ا) کا فرق یاد رکھیں۔

....

ان 5 آیات میں کسی نہ کسی طور پر مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 12 اقسام کے حروف تہجی میں سے

(ii) مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی زبر کے ساتھ بھی اور زبر کے بغیر بھی) آنیوالے حروف تہجی =9= أ ق س م ک ل ی ن ع

(iii) اور خالصتاً مفتوح ہی آنے والے حروف تہجی =3= ر خ و میں 1:3 کا تناسب ہے۔

iv) نیز ان آیات میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 9 اقسام کے حروف تہجی کی ان آیات میں کل میزان =54 ہے، اس طرح ان 9 حروف تہجی کا، ان آیات میں اسکی کل میزان =54 کے ساتھ 6:1 کا تناسب ہے۔

....

ان آیات میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 9 حروف تہجی کی ان آیات میں میزان=54=

ع	ن	ی	ل	ک	م	س	ق	أ	
54 = 4	5	3	14	3	9	3	6	7	
3	2	1	10	2	3	2	3	1	(i) اس میں مفتوح حروف کی میزان =27
1	3	2	4	1	6	1	3	6	(ii) اور غیر مفتوح حروف کی میزان بھی=27

برابر ہے۔

....

ان 5 آیات مبارکہ میں کسی نہ کسی طور مفتوح بھی آنیوالے مفصلہ بالا 12 اقسام کے حروف تہجی میں سے:۔

ان آیات میں شروع ہی سے (یعنی مقدم طور پر) مفتوح آنیوالے حروف تہجی=6= ر ک ل خ ع و

اوران آیات میں بعد میں (یعنی دیگر اعراب کے ساتھ آنے کے بعد میں بطور مؤخر) مفتوح آنے والے حروف تہجی بھی=6= (ا ق س م ی ن ' مساوی ہیں۔ (جہاں حروف و اعداد کی نوعیت سمجھنے میں کوئی اشکال درپیش ہو وہاں متعلقہ آیات کا متن سامنے رکھ کر تصدیق کی جاسکتی ہے۔)

نیز ان آیات میں شروع ہی سے مفتوح آنے والے اوّل الذکر 6 حروف تہجی میں = ر ک ل خ ع و

(i) خالصتا مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی=3= ر خ و

(ii) اور مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی ہر دو حیثیت آنے والے حروف تہجی بھی=3= ک ل ع بھی مساوی ہیں۔

اور بعد میں مفتوح آنیوالے مذکورہ 6 حروف تہجی اور ان کی ان آیات میں بطور غیر مفتوح میزان=21 میں شامل ہر دو ہندسوں کی میزان (2+1)=3 میں 1:2 کا تناسب ہے۔ نیز بعد میں مفتوح آنیوالے ان 6 حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان=12، اور بطور غیر مفتوح میزان =21 ان دونوں میں شامل ہندسوں کی میزانیں "3'3" یعنی مساوی ہیں۔ (یہ بھی اعدادِ قرآن کا ایک منفرد انداز ہے)

....

اوراب تمام سورت العلق کی (19 آیات مبارکہ) کے مفتوح اور غیر مفتوح حروف تہجی میں توازن اعداد کے امکانات جاننے کے لئے یہاں اس سورت کے 24 اقسام کے کلیدی حروف تہجی اوران حروف کی اس سورت میں تعداد کے مطابق اعداد کو ایک بار پھر مدنظر رکھئے۔

(i) سورت العلق کے کلیدی حروف تہجی=24

(ii) اور سورت العلق کے تمام حروف=288

(i) ا^ء(همزه) ق ر ب ا(الف) س م ک ل ذ ی خ ن ع و ط غ ہ ت ج د ص ف ز = 24

(ii) 288 = 1 2 3 6 2 14 7 2 3 7 12 24 3 28 6 - 38 10 13 8 36 13 14 8 28

سورت العلق کے مذکورہ 24 کلیدی حروف تہجی میں:۔

A(i) اس سورت میں کسی نہ کسی طور مفتوح (زبر کے ساتھ) بھی آنیوالے حروف تہجی =20
(ii) اور اس سورت میں ان 20 مفتوح حروف تہجی کی کل میزان=245
(iii) ان 20 حروف تہجی کی اس سورت میں بطور مفتوح میزان=123
(iv) اور ان 20 حروف تہجی کی اس سورت میں بطور غیر مفتوح میزان=122 میں 1 کا فرق ہے۔ (بطور طاق عدد ان کی دو اجزاء میں قرین تناسب جزو بندی کی یہی آخری و امکانی صورتحال ہوسکتی ہے کہ ان کے مابین 1 کا فرق ہو۔ جو کہ انکی مجموعی میزان=245 کے تناظر میں ممکنہ قرین توازن صورتحال ہے۔ انکے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

(i)	ا ء(ہمزہ)	ق	ر	ب	س	م	ک	ل	ذ	ی	خ	ن	ع	و	ہ	ت	د	ص	ف	ز	=20
(ii)	28	8	14	13	8	13	10	38	6	28	3	24	12	7	7	14	6	3	2	1	= 245
(iii)	13	3	11	3	4	4	9	22	2	11	3	12	6	5	1	9	1	1	2	1	= 123
(iv)	15	5	3	10	4	9	1	16	4	17	-	12	6	2	6	5	5	2	-	-	=122

اور اس سورت کے باقی غیر مفتوح حروف تہجی = 4
اور ان 4 غیر مفتوح حروف تہجی کی اس سورت میں میزان = 43 **(ا ط غ ج تعداد بالترتیب 36+3+2+2 = 43)**
اس طرح ان دو متوازی اعداد 4 اور 43 میں 1:11 کے تناسب سے 1 ہی کا تناقص (فرق) ہے۔
اس طرح مذکورہ دونوں اقسام (i اور ii) کے حروف تہجی 20 اور 4 میں 1:5 کا تناسب ہے۔ نیز اس سورت میں کسی نہ کسی طور مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 20 قسم کے حروف تہجی کی۔
(i) بطور مفتوح میزان=123
(ii) اور بطور غیر مفتوح میزان=122= میں 1 کا فرق ہے (اور طاق عدد 245 کی دو اجزاء میں قرین تناسب جز بندی کی یہی ایک آخری اور امکانی صورت ہوسکتی ہے کہ ان کے مابین ایک کا فرق ہو)

....

سورت العلق میں کسی نہ کسی طور مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 20 اقسام کے حروف تہجی میں سے۔
(i) مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی=17= **ا ق ر ب س م ک ل ذ ی ن ع و ہ ت د ص**
(ii) اور ان 17 حروف تہجی کی، اس سورت میں کل میزان=239=(مطابق تفصیل مندرجہ بالا) میں 1:14 کی نسبت سے اکا تجاوز ہے
(یکے از اعجازی انداز اعدادِ قرآن)
(i) اور اس سورت میں صرف مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی=3= خ ف ز
اور اس سورت کے ان 3 خالصتاً مفتوح حروف تہجی کی کل میزان=6=(3+2+1) میں !:2 کی نسبت ہے۔

....

اس سورت میں کسی نہ کسی طور مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 20 حروف تہجی میں سے:۔
شروع ہی سے مفتوح آنیوالے حروف تہجی=11= **ر ک ل خ ع و ت د ص ف ز**
اور ان حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان=110= 14 +10 +38+3+12+ 7 + 14 +6 + 3 + 2 + 1 (مطابق ترتیب حروف) یہ حروف تہجی=11 اور ان کی کل میزان=110 میں 1:11 تناسب ہے۔

....

اس طرح اس سورت کے بعض دیگر حرکات واعراب کے بعد میں مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی=9

أ ق ب س م ذ ی ن ہ

اوران 9 قسم کے حروف تہجی کی اس سورت العلق میں کل میزان=135= 28+8+13+8+13+6+28+24+7 یہ حروف تہجی=9 اور ان کی اس سورت میں کل میزان=135 میں 1:15 کا تناسب ہے۔

....

سورت العلق میں شروع ہی سے (یعنی مقدم طور پر) مفتوح آنیوالے مذکورہ 11 حروف تہجی کی:۔

	ر	ک	ل	خ	ع	و	ت	د	ص	ف	ز
اس سورت میں کل میزان=110	14	10	38	3	12	7	14	6	3	2	1
جس میں بطور مفتوح میزان= 70	11	9	22	3	6	5	9	1	1	2	1
اور بطور غیر مفتوح میزان =40	3	1	16	-	6	2	5	5	2	-	-

یہ تینوں متوازی اعداد 110، 70 اور 40 ہندسہ 10 کی قبیل سے ہیں۔

....

اور اس سورت میں بعد میں (یعنی بطور موخر) مفتوح آنیوالے مذکورہ 9 قسم کے حروف تہجی کی

	أ	ق	ب	س	م	ذ	ی	ن	ہ
(i) اس سورت میں بطور مفتوح میزان=53=	13	3	3	4	4	2	11	12	1
(ii) اور بطور غیر مفتوح میزان = 82 =	15	5	10	4	9	4	17	12	6

ان 9 حروف تہجی کی اس سورت میں:۔ بطور مفتوح میزان=53 کے ساتھ 1:6 کی نسبت سے ایک کے تناقص کا۔۔۔اور بطور غیر مفتوح میزان =82 کے ساتھ 1:9 کی نسبت سے ایک کے تجاوز کا ربط ورشتہ ہے۔

سورت العلق میں شروع ہی سے مفتوح آنیوالے مذکورہ 11 اقسام کے حروف تہجی میں سے:۔

اس سورت میں صرف مفتوح ہی آنیوالے 3 حروف تہجی (خ ف ز) کی اس سورت میں اپنی مفتوح میزان=6 کے ساتھ 2:1 کی نسبت، اور اس سورت میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 11 مقدم حروف تہجی میں سے 8 حروف تہجی (ر ک ل ع و ت د ص) کی اس سورت میں اپنی بطور مفتوح میزان=64 کے ساتھ 1:8 کی نسبت ہے۔

....

☆ ☆ ☆

چند ضروری گزارشات

قرآن حکیم کے اعداد و شمار کی جو مخصوص و منفرد تفصیلات تسلسل و تواتر کے ساتھ قارئین کی نظر سے گزر رہی ہیں، ان سے صرف یہی حتمی و بدیہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ انسانی کاوشوں کے برعکس، کلام الٰہی کے دیگر ہمہ جہت معجزات کی طرح اسکے الفاظ و حروف بھی مربوط و مستحکم حرفی توازن و تناسب کی صورت میں اور کثیر الجہت اور قوی الشواہد خصوصیات کے ساتھ اپنی اعجازی انفرادیت، فوقیت اور برتری برقرار رکھے ہوئے ہیں، جس سے قرآن کی صداقت و حقانیت انسانی کاوشوں کے الفاظ و حروف سے ممتاز و ممیز طور پر نمایاں ہوتی ہے اور کسی بھی بندہ بشر کی طرف سے اپنی کسی تخلیقی کاوش میں قرآن جیسی وسیع الاطراف خوبیوں کا اہتمام ملحوظ رکھنا تو دور کی بات ہے وہ اپنی کاوش کے الفاظ و حروف کو قرآن حکیم کی طرح ہمہ پہلو حسنِ توازن کے اعجازی متقضیات کے دقیق و دشوار پس منظر پر استوار کرنے کے طور طریقے اور منصوبہ بندی کا تصور بھی اپنے ذہن میں قائم نہیں کر سکتا، خواہ اس کے لیے جدید دور کی کمپیوٹری کاوشوں کے جوہر ہی کیوں نہ آزما لیے جائیں، چہ جائیکہ نزول قرآن کے زمانے میں کمپیوٹر کا تصور تک موجود نہ تھا۔ قرآن کا یہ اعجازی پہلو بھی منکرین قرآن (غیر مسلموں) کی حقائق کے ادراک کے ضمن میں فکری نارسائی اور کج فہمی کو عیاں کرتا ہے۔

بنی نوع انسانی کی عقلی و فکری استعداد سے مافوق وماورا حروف قرآن کے ان معجزانہ محاسن کے مطالعہ و مشاہدہ سے عنانِ خیال بلا ساختہ اس طرف جاتی ہے کہ جب قرآنی الفاظ و حروف تک میں اس قدر بے مثال و ہمہ جہت حسنِ ربط و توازن ہے، تو اس کے اصل اعجاز، یعنی اس کے بیان و معانی اور اس پر مبنی نظامِ عمل میں کیا کچھ نہ ہوگا .... جس کا ضمنی تذکرہ حوالہ اس کتاب کی متعدد تحریروں، اور خصوصاً کتاب کے آخری حصہ میں بھی مذکور ہے۔ قرآن کا معاملہ بڑا احساس اور غور و فکر کا طالب ہے، انسانی فکر و فہم کی استعداد محدود، اور قرآن کی عظمتیں اور رفعتیں بیکراں ولامحدود.... اس خوف کے پیش نظر کہ مبادا فکر و فہم کے ناقص اور خطا و نسیاں کے خوگر بندۂ عاصی و خاطی سے کوئی ایسی غلطی و کوتاہی سرزد نہ ہوگئی ہو جو بارگاہ صمدیت میں ناگوار گزرے، اللہ تبارک و تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری خطاؤں کو معاف فرمائے۔ (آمین)

قارئین کرام اگر اس کتاب میں موجود حروف قرآن کے اعداد و شمار کی صحت و صداقت کا اطمینان کرنا چاہیں تو ان کی تصدیق و توثیق متعلقہ سورتوں / آیتوں کے پیش نظر کر سکتے ہیں، مگر جب تک تحقیق و تجسس کا طبعی میلان اور فطری رجحان نہ ہو وہ اپنے طور پر قرآن حکیم کے حروف کی کسی شماریاتی و تجزیاتی کوشش سے گریز کریں، اور قرآن کے عملی پہلوؤں کی طرف توجہ دیں جو زیادہ مفید اور قرآن کا اصل مقصود ہیں، (احقر خود کی بھی اس سلسلہ میں محض طفل مکتب خیال کرتا ہے۔)

اگرچہ اس کتاب کی تسوید و تیاری میں ہر ممکنہ حزم و احتیاط اور نظر ثانی سے کام لیا گیا ہے۔ تاہم بندہ بشر کے محدود فکر و فہم سے کسی غلطی کے امکان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، لہٰذا دورانِ مطالعہ اگر قارئین کرام کو (خصوصاً حروف قرآن کی گنتی میں) کوئی ایسی غلطی نظر آئے جس کے غلط ہونے کا انہوں نے احتیاطاً دیگر صائب الرائے حضرات کے ساتھ مشاورت کے ذریعے اطمینان کر لیا ہو، تو حسبِ ذیل پتہ پر مطلع کریں۔

پتہ مؤلف: محمد شفیع اویسی، ہادی پریس اینڈ کاپی ہاؤس کالج روڈ بورے والا فون: 067-3352962

سورت الکوثر کے حروف و اعداد پر ایک سرسری نظر

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ۝

سورت الکوثر کے کلیدی حروف تہجی 18، اور کل حروف 42 ہیں۔

ءٔ(همزه)　ن　ا(الف)　ع　ط　ی　ک　ل　و　ث　ر　ف　ص　ب　ح　ش　ه　ت　=18

5　5　5　1　1　1　4　4　3　1　4　1　1　2　1　1　1　1　=42

سورت الکوثر کے مذکورہ 18 قسم کے کلیدی حروف تہجی کے ترتیب توارد کے لحاظ سے اعداد و شمار میں:۔ مساوی الاعداد اتصال کے ساتھ آنے والے سیٹوں یا جوڑوں کی تعداد 5 ہے۔ (5-5-5, 1-1-1, 4-4, 1-1, 1-1-1-1) = 5 .
اور سورت الکوثر کے حروف تہجی کی گنتی پر مشتمل ان 5 مساوی الاعداد سیٹوں میں استعمال ہونے والے کلیدی اعداد کی میزان 10 =(5+1+4) یعنی دو چند ہے۔ اور سورت الکوثر کے حروف کے اعداد و شمار میں بلحاظ ترتیب توارد متفرق الاعداد (یعنی ہم عدد سیٹوں یا جوڑوں کے بغیر صرف منفرد طور پر آنے والے) کلیدی اعداد کی میزان بھی = 10 (3+1+4+2) = 10 یعنی مساوی ہے۔ (اور ان کے متعلقہ 4 حروف تہجی و ث ر ب ہیں)۔

....

مذکورہ 4 متفرق الاعداد حروف تہجی کے اعداد و شمار میں سے باقی 2 (یعنی 4 سے نصف) اعداد کی اس سورت میں میزان، جو اس سورت کے حروف کے اول الذکر مساوی جوڑوں سے مختلف ہیں 5 =(3+2 اور متعلقہ حروف تہجی بالترتیب و اور ب) اور مؤخر الذکر 4 متفرق الاعداد حروف تہجی کے اعداد میں سے باقی 2 (یعنی نصف) اعداد کی اس سورت میں میزان بھی = 5 ہے جو کہ بعض مساوی الاعداد سیٹوں کے اعداد کے مماثل ہیں 5 = (1+4 اور متعلقہ حروف تہجی ث اور ر) یعنی میزانیں مساوی ہیں۔

....

سورت الکوثر میں بلحاظ ترتیب توارد مساوی الاعداد حروف کے اول الذکر 5 سیٹوں میں سے ایسے 4 سیٹوں کے حروف کی تعداد جو اس سورت میں 4 ہی متفرق الاعداد حروف تہجی کے آغاز سے پہلے اور اختتام کے بعد آتے ہیں = 30 ہے۔ آغاز سے پہلے , 1-1-1 , 4 - 4 = 5-5-5 اور اختتام کے بعد = 1-1-1-1) (جبکہ 2 مساوی الاعداد حروف تہجی کا سیٹ (ف ص بالترتیب 1-1) متفرق الاعداد حروف تہجی کے آغاز سے پہلے یا اختتام کے بعد نہیں، بلکہ ان کے دوران میں آتا ہے) واضح رہے کہ یہ 5,10,5,5,5 اور 30 کے ہندسوں کا متوازن و متعین تسلسل و تواتر ہندسہ 5 کے خاندانی اعداد کے معروف کردار کا غماز ہے۔

....

مزید یہ کہ سورت الکوثر کے حروف کی بلحاظ ترتیب توارد گنتی کے مظہر اعداد و شمار میں مذکورہ مساوی الاعداد گروپ کے ساتھ، غیر مماثل (یعنی مختلف) اعداد کی میزان 15 ہے۔ (5 + 5 + 5 = 15 اور متعلقہ حروف تہجی بالترتیب ءٔ ن ا) جبکہ متفرق الاعداد گروپ کے، مساوی الاعداد کے ساتھ غیر مماثل (یعنی مختلف) اعداد کے میزان = 5(3+2، متعلقہ حروف بالترتیب و اور ب) اس طرح یہ 2 اعداد (15 اور 5) بھی ہندسہ 5 کی قبیل سے، اور باہم دیگر 1:3 کی عددی نسبت میں مربوط ہیں۔

....

نیز اول الذکر 14 قسم کے مساوی الاعداد حروف تہجی اور مؤخر الذکر 4 متفرق اعداد حروف تہجی کی اکائیاں برابر ہیں۔ اور ان میں 10 کا فرق و فاصلہ ہے۔ اور یہ بھی اعداد قرآن کا ایک مخصوص، منفرد اور مسلسل انداز ہے۔

اس سورت کے متذکرہ بالا 5 مساوی الاعداد سیٹوں میں استعمال ہونے والے 3 قسم کے اعداد (5-1-4) کے مکررات کی تعداد

=11 ہے۔(5-5-1-1-4-1-1-1-1-1-1-1)، اوران 11 مکررات کی میزان =22 یعنی 11 مکررات سے دو چند یا 2:1 کی نسبت سے ہے۔(یادرہے کہ مکررات کے شمار میں ہر قسم کے ہندسوں میں سے ایک ایک ہندسہ کم شمار ہوگا۔ کیونکہ ان کا ایک ایک ہندسہ کلیدی اعداد کے زمرہ میں شمار ہو چکا ہے) جبکہ مذکورہ 4 متفرق الاعداد حروفِ تہجی کے گروپ میں کوئی بھی عدد مکرر نہیں آتا۔

واضح رہے کہ یہ صرف سورت الکوثر میں مستعمل کلیدی حروف تہجی کی ترتیب اوران کی گنتی کے تناظر کی ایک جھلک ہے، اس سورت کے حروف واعداد کی بعض مزید دیگر تجزیاتی جہتوں کا احوال آیت مبارکہ تسمیہ کے باب میں بھی ضمناً موجود ہے۔ اگر تفصیل وتطویل میں جائیں تو اسکی کیفیت کا انداز آئندہ اوراق میں مذکور بعض آیات مبارکہ کے درجنوں صفحات کو محیط احوال سے بخوبی واضح ہے۔ مختصر یہ کہ قرآن کے نظام فکر وعمل سے لے کر اس کے نظام، الفاظ وحروف تک ہر شعبہ بیکراں محاسن کا بحر ذخار، اور خالق کائنات کی قدرت کاملہ کا شاہکار ہے۔

☆ ☆ ☆

☆ ☆ ☆

دہشت گرد کون.....؟

قرآن کریم اوراحادیث نبوی ﷺ میں جہاں جہاد کا لفظ آیا ہے۔ اسے ''فی سبیلِ اللہ'' کی قید سے مقید کر دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ کی راہ میں کوشش کرنا۔ خواہ یہ کوشش زبان سے ہو، قلم سے ہو یا تلوار سے، اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں کھڑا ہو، اور پھر انسانوں پر ظلم وستم بھی روا رکھے، یا اس کا مقصد محض مال و دولت اورلوٹ کھسوٹ ہو۔ موجودہ دور میں جہاد کے نام پر بے گناہوں کو مارنے کا جو عمل شروع ہوا ہے یہ محض مسلمانوں کے خلاف مغربی قوموں کے ظلم وزیادتی کے سامراجی کردار کے خلاف ردعمل کا نتیجہ اور ''تنگ آمد بجنگ آمد'' کا مصداق ہے۔

مغربی دنیا میں دین فطرت اسلام کی معجزانہ اشاعت و پذیرائی سے بوکھلائے ہوئے امریکہ و یورپ کے متعصب مصنفین، محققین، مستشرقین اور ذرائع ابلاغ کی نام نہاد ''ریسرچ'' کا مقصد اسلامی جہاد کو بدنام اور مسلمانوں کو دہشت گرد ظاہر کر کے فروغ اسلام کی راہ میں روڑے اٹکانا ہے۔ جس کے لیے دروغ گوئی و دجل بافی کے تمام حیلے و حربے بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ حالانکہ پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی حیات طیبہؐ میں اپنے رفقاء کرام رضوان اللہ اجمعین کی معیت میں 24 جنگوں میں حصہ لیا، (جنگی پس منظری وجوہات مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں کی سازشیں اور ریشہ دوانیاں تھیں)، ان میں قتال کی نوبت صرف 8 جنگوں میں پیش آئی، جنگی تفصیل یہ ہے۔

نام جنگ۔	تعداد شہداد	مقتول مخالفین	نام جنگ	تعداد شہداد	مقتول مخالفیں
بدر کبریٰ	8	70	ذقرد	1	-
احد	70	23	خیبر	15	93
خندق	6	3	فتح مکہ	2	28
بنو قریضہ	1	-	حنین وطائف	12	نامعلوم

گویا یہ ہے اسلامی جہاد جس میں کل 117 مسلمان شہید ہوئے اور 217 مخالف ہلاک ہوئے۔ نہ لاکھ نہ دو لاکھ، بلکہ مجموعی طور پر صرف 334، مگر معترضین کے گھر میں جو جنگیں برپا ہوئیں۔ ان کا حال بھی معلوم ہے...؟ فرانس کی 1793 سے 1815 تک ہونے والی 9 جنگوں میں صرف فرانس کے بیس لاکھ آدمی مارے گئے، پینن سولہ وار میں انگلستان کے پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے، جنگ کریمیا میں روس اور اس کی حلیف طاقتوں کے چار لاکھ اسی ہزار آدمی ہلاک ہوئے امریکن سول وار میں جو 1861ء سے 1865ء تک جاری رہی چھ لاکھ آدمی مارے گئے 1870ء کی جرمن فرانسیسی جنگ میں صرف سات ماہ کے اندر 3 لاکھ 71 ہزار آدمی مارے گئے 1877 کی روس، ترک جنگ میں دو لاکھ آدمی ہلاک ہوئے۔ 1914ء کی جنگ عظیم میں مرنے والے 9998771 (تقریباً ایک کروڑ) ہیں۔

ان تاریخی کوائف وحقائق اور Facts and figures کی روشنی میں اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ دہشت گردی وغارتگری کا قبیح فعل اہل اسلام کا نہیں، بلکہ ابنائے طاغوت کا ہی جانا پہچانا سمبل اور جبلی شیوہ وشعار ہے،

دور حاضر میں اپنے استعماری واستحصالی کردار کی بنا پر دنیا کے کمزور، (خصوصاً مسلمان) ممالک کا عرصۂ حیات تنگ، اور دہشت گردی وخون ریزی کا بازار گرم کرنے والے ملک امریکہ نے اپنے حواری واتحادی ممالک کے اشتراک سے دو مسلم ممالک افغانستان وعراق پر بلاوجہ جواز یلغار کر کے اپنی سفاک جارحیت سے انکی اینٹ سے اینٹ بجائی، اور خود جارحین کے دعووں کے مطابق عراق میں 5 لاکھ سے زائد اور افغانستان میں بھی تقریباً اتنے ہی بے گناہ افراد لقمۂ اجل بنے، (لیکن غیر جانبدار مبصرین اور باخبر ذرائع کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ جن میں اکثریت بچوں، بوڑھوں اور خواتین کی ہے)

قبل ازیں 1978ء میں روس نے بھی افغانستان کو اپنی جارحیت کا نشانہ بنا کر اسے تباہی بربادی سے دوچار، اور تقریباً 6 لاکھ افراد کو تہہ تیغ کیا۔ اسکے باوجود غیر مسلموں کے نزدیک دہشت گرد مسلمان ہیں، اور وہ خود نیک پاک اور امن وشرافت کا سراپا۔

آیت مبارکہ تسمیہ (بِسۡمِ اللّٰہِ) کے حروف و اعداد کا فقید المثال حُسنِ توازن

اس سے پہلے آیت مبارکہ تسمیہ کے حروف کے شماریات کا مختصر جائزہ تھا' اور اب اس کا تفصیلی تذکرہ ہے۔

قرآن حکیم کے دیگر ہمہ جہت اعجازات کی طرح اس کے حروف کی ترتیب و تعداد کے خوبصورت توازن و توافق کا نظام بھی عقل و فکر کو مبہوت کر دینے والے وسیع الاطراف اعجازی عجائبات کا بحرِ بیکراں ہے' جس کی صداقت و حقانیت کے بیّن اور ناقابلِ تردید ثبوت کے لئے زیرِ نظر کتاب کے دیگر مفصل و مبسوط مندرجات کے علاوہ' آیت مبارکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حروف کی کثیر صفحات پر پھیلی ہوئی درجِ ذیل مسکت و مبرہن تفصیلات شاہدِ عادل ہیں۔ کلامِ الٰہی کی ان اعجازی خصوصیات کی عشرِ عشیر نظیر بھی کسی انسانی کلام (نظم یا نثر) سے پیش کرنا یا تخلیقی مساعی میں ایسے متوازن حرفی نظام کا اہتمام ملحوظ رکھنا' کسی انسان کی فکری بساط اور تخلیقی امکانات سے قطعاً "بعید ہے' تحقیقی و تجرباتی مساعی کے خواہ کیسے ہی کٹھن مراحل طے کر لئے جائیں' اعدادِ قرآن کے وسیع الربط اور ہمہ جہت محاسن کی مثال کسی بشری کلام میں بصد جتن تلاش کرنے کی ہر کوشش و کاوش نتائج کے اعتبار سے ہمیشہ تحصیل لاحاصل ثابت ہوتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِ سۡ مِ ا ل لّٰ ہِ ا ل رَّ حۡ مٰ نِ ا ل رَّ حِ یۡ مِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

آیت مبارکہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے تمام حروف کی میزان 19 ہے۔ یعنی بِ سۡ مِ ا ل لّٰ ہِ ا ل رَّ حۡ مٰ نِ ا ل رَّ حِ یۡ مِ = 19 اور یہ تمام 19 حروف' صرف 10 قسم کے کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہیں' یعنی ب س م ا ل ہ ر ح ن ی = 10 ' اور اس آیت کے باقی 9 حروف انہی 10 قسم کے کلیدی حروف تہجی کے مکرّرات ہیں۔ آیت مبارکہ تسمیہ کے حروف کی تجزیاتی و شماریاتی کیفیت کی وضاحت' بطریق ذیل بھی کی جاسکتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تسمیہ کے کل حروف=19 (بِ سۡ مِ ا ل لّٰ ہِ ا ل رَّ حۡ مٰ نِ ا ل رَّ حِ یۡ مِ)

اور یہ 19 حروف ان 10 قسم کے کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہیں = 10

ان 10 کلیدی حروف تہجی کی' تسمیہ میں میزانوں کی تفصیل' بالترتیب:

ب	س	م	ا	ل	ہ	ر	ح	ن	ی	=10
1	1	3	3	4	1	2	2	1	1	=19

(یعنی: ب=1 س=1 م=3 ا=3 ل=4 ہ=1 ر=2 ح=2 ن=1 ی=1)

قرآن حکیم کی سورتوں اور آیتوں کے کلیدی حروف تہجی کی' متعلقہ سورتوں اور آیتوں میں تعداد کو' ان کی اصل ترتیب کے مطابق سامنے لانے سے' ان میں اکثر و بیشتر دو دو یا تین تین حروف تہجی کے اعداد کے خوبصورت جوڑے یا گروپ' بڑی ہی متعین ترتیب کے ساتھ دیکھنے میں آتے ہیں' جو کسی انسانی کاوش کے حروف و اعداد میں نہیں ہوتے۔ (ممکن ہے کہ بعض سورتوں اور آیتوں کے حروف تہجی کی گنتی کے' دو

یا تین سے زائد اعداد کے گروپ بھی بنتے ہوں) اوران حروف تہجی کی گنتی کے بعض جوڑے یا گروپ یکساں اعداد پر مشتمل ہوتے ہیں' اور بعض غیر یکساں اور مختلف الاعداد ہوتے ہیں' لیکن ان مختلف جوڑوں یا گروپوں کے اعداد کی مجموعی میزانیں عموماً 5' 10' 15' 20 یا ان کے خاندانی اعداد میں ظہور پاتی ہیں' (یہ بھی ممکن ہے کہ بعض دیگر اعداد کو بھی اسی قسم کی مرکزیت حاصل ہو) یہاں آیت مبارکہ تسمیہ میں استعمال ہونے والے 10 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں میزانوں کو 'تقدیم و تاخیر کے لحاظ سے' ان کی اصل ترتیب کے مطابق' دیکھتے ہیں۔

تسمیہ کے کلیدی حروف تہجی= ب س م ا ل ہ ر ح ن ي

ان 10 حروف تہجی کی اس آیت میں میزانیں= 1 1 3 3 4 1 2 2 1 1

جس کے مطابق اس آیت کے 10 قسم کے کلیدی حروف تہجی کے '5 (یعنی ان حروف تہجی کے نصف) جوڑے بنتے ہیں جن کے ابتدا میں بھی 'اور آخر میں بھی دو دو یکساں اعداد کے دو دو جوڑے یا گروپ ہیں' مثلاً شروع میں حروف ب س تعداد بالترتیب 1 '1 اور م ا بالترتیب 3 '3 اور آخر میں ر ح بالترتیب 2' 2 اور ن ي بالترتیب 1 '1 اور درمیانی جوڑا غیر یکساں یا مختلف اعداد پر مشتمل ہے' یعنی ل ہ بالترتیب 4 1' لیکن ان غیر یکساں نوعیت کے اعداد کی مجموعی میزان = 5 بنتی ہے' اور جیسا کہ اوپر یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ ایسے مختلف الاعداد جوڑوں یا گروپوں کی مجموعی میزانوں کو ظاہر کرنے والے اعداد و شمار عموماً 5 یا 10 یا ان کے دیگر خاندانی (یعنی ان کے حاصلِ ضرب) اعداد پر مشتمل ہوتے ہیں۔(اور جیسا کہ اوپر بھی یہ امکان ظاہر کیا جاچکا ہے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض مقامات پر دیگر اعداد کو بھی ایسی مرکزیت کا درجہ حاصل ہو) بعض اوقات قرآن حکیم کی بعض سورتوں اور آیتوں کے حروف کے اعداد و شمار میں بظاہر نظر اس نوعیت کے جوڑے اور ان کی ترتیب میں یکسانیت و مطابقت کا کوئی پہلو نظر نہیں آتا' لیکن حقیقتاً ان کے حروف کی ترتیب و تعداد کا پس منظر بھی کسی اور زاویئے سے بڑی ہی بسیط' گہرے اور مدبرانہ نہج پر استوار ہوتا ہے' اور کسی بھی انفرادیت و خصوصیت کی بناء پر ان کے حروف و اعداد کی اک ذرا سی تخصیصی و تجزیاتی جھد آزمائی اور پرت کشائی سے ان کے ہمہ جہت حسنِ ربط و استحکام کے بیکراں اور لازوال سرچشمے پھوٹ نکلتے ہیں' زیر نظر کتاب' اس نوع کی کثیر اور مفصل مثالوں سے مزین ہے۔

آیت مبارکہ بسم اللہ کی حرکتِ اول زیر یا کسرہ کیساتھ آنیوالے یعنی مکسور حروف تہجی کی تعداد اقسام = 5 (ب م ہ ن ح)
اور اس آیت مبارکہ کے باقی یعنی غیر مکسور حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 5 (س ا ل ر ي) مساوی ہے۔

....

واضح رہے کہ مکسور حروف تہجی سے وہ تمام حروف مراد ہیں جو یا تو حرکتِ اول زیر یعنی کسرہ کے ساتھ ہی آتے ہیں (مثلاً بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے 3 حروف ب ہ ن) یا ایسے حروف جو دیگر اعراب کے ساتھ ساتھ کسرہ کے ساتھ بھی آتے ہیں (مثلاً آیت تسمیہ میں حرف م اور ح جو دیگر اعراب کے علاوہ کسرہ کے ساتھ بھی یعنی غیر مکسور کے علاوہ مکسور بھی آتے ہیں)' تاہم ایسے تجزیاتی عمل میں جہاں مکسور حروف اور غیر مکسور حروف کی جداگانہ تخصیص ضروری ہو' ایسے کثیر الاعراب حروف کے کسرہ کے ساتھ یعنی مکسور آنے یا دیگر اعراب کے ساتھ یعنی غیر مکسور آنے کو علیحدہ علیحدہ حیثیت سے شمار کیا گیا ہے۔

(i) اس آیت مبارکہ میں صرف ایک ہی بار یعنی واحد آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 5 (ب س ہ ن ي)
(ii) اور ایک سے زیادہ بار یعنی مکررات کے ساتھ آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 5 (م ا ل ر ح) برابر ہے۔

....

مذکورہ پانچ واحد آنیوالے حروف تہجی میں؛
مکسور حروف کی میزان = 3 (ب ہ ن بہ تعداد 1، 1، 1)
اور مذکورہ 5 مکررات والے حروف تہجی میں بھی مکسور حروف کی میزان = 3 (م ح ، 2 + 1) بھی برابر ہے۔

....

مزید براں ، اس آیت مبارکہ کے یک لفظی (یعنی اس آیت کے 4 الفاظ میں سے صرف کسی ایک لفظ میں آنیوالے) حروف تہجی کی تعداد اقسام = 5 (ب س ہ ن ي) اور اس آیت کے باقی کثیر اللفظی (یعنی ایک سے زائد الفاظ میں آنیوالے) حروف کی تعداد اقسام بھی = 5 (م ا ل ر ح) بھی برابر ہے۔

....

(یہ ضروری نہیں کہ کسی تحریر یا کلام کے ایک ایک لفظ میں آنیوالے حروف تہجی بھی وہی ہوں جو اس تحریر کے واحد، یعنی صرف ایک ہی بار آنیوالے حروف بھی ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی حرف کسی لفظ میں ایک سے زائد بار آجائے۔)
اس آیت کے حرفِ اول ب کی تمام آیت میں میزان بھی ایک ہی ہے ، اور جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا ہے کہ ، آیت تسمیہ کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 10 (ب س م ا ل ہ ر ح ن ي)

اور اس آیت مبارکہ کے ان 10 قسم کے حروف تہجی ، کی اس آیت میں تعداد کی تفصیل: ب س م ا ل ہ ر ح ن ي = 10
1 1 2 2 1 4 3 3 1 1 = 19

اس تعداد کو ظاہر کرنے والے 4 قسم کے اعداد ہیں جنکی میزان = 10 (1 + 3 + 4 + 2)
جن میں سے دو اعداد طاق (1 اور 3) اور دو ہی جفت (4 اور 2) ہیں۔
نیز اس آیت کے کل حروف = 19 میں شامل دونوں اعداد کی میزان (1+9) بھی = 10 ہی ہے۔
اور اس آیت کے حرفِ اول ب کے علاوہ اس آیت کے باقی حروف تہجی کی تعدادِ اقسام = 9 = س م ا ل ہ ر ح ن ي
اور ان 9 حروفِ تہجی کی اس آیت میں کل میزان = 18 ، بہ تعداد 1، 3، 3، 4، 1، 2، 2، 1، 1
میں 1 : 2 کی نسبت ہے۔

....

جیسا کہ اوپر کی تفصیلات سے ظاہر ہے ، کہ آیت مبارکہ تسمیہ کے 5 قسم کے حروف تہجی ایسے ہیں ، جو اس آیت میں کہیں نہ کہیں اس آیت کی حرکت اول کسرہ یا زیر کے ساتھ یعنی مکسور آتے ہیں۔ (ب م ہ ح ن) ان میں سے 3 حروف ایسے ہیں جو کہ صرف کسرہ کے ساتھ یعنی خالصتاً مکسور آتے ہیں ، جو کہ ب ہ ن ہیں ، جب کہ 2 حروف تہجی م اور ح ایسے ہیں جو مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی ، یعنی دوہری حیثیت سے آتے ہیں۔ ان تمام پانچ قسم کے حروف تہجی کی کسرہ کے ساتھ ، یعنی بطور مکسور میزان = 6 (ب م ہ ح ن ، بہ تعداد 1، 2، 1، 1، 1 = 6)

ان میں سے مشترک حیثیت والے (یعنی مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی آنیوالے) مذکورہ 2 حروف تہجی کی بطور مکسور میزان = 2 ، (م ح ، بہ تعداد 1، 1) میں 1:3 کی نسبت ہے۔

....

اوپر کی تفصیل سے ظاہر ہے کہ تسمیہ کے 10 قسم کے حروف تہجی کے مذکورہ 4 قسم کے اعداد کی میزان = 10 ہے ‘(جن میں دو اعداد طاق (1 اور 3) اور دو ہی جفت (4 اور 2) ہیں) 10=2+4+3+1

(ii) نیز اس آیت کے کُل حروف 19 میں شامل دونوں ہندسوں کی میزان (1+9) بھی = 10 ہی ہے۔

(i) اس آیت مبارکہ کے حرفِ اول ب کی اس آیت میں کل میزان بھی = 1

(ii) اور اس آیت کے حرفِ اول ب کے علاوہ اس آیت کے باقی حروفِ تہجی کی تعدادِ اقسام = 9 (س م ا ل ہ ر ح ن ی) بہ تعداد بالترتیب 1‘ 3‘ 3‘ 4‘ 1‘ 2‘ 2‘ 1‘ 1 = 18) اور ان 9 حروفِ تہجی کی اس آیت میں کُل میزان 18 میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

ضروری نوٹ:- اُوپر ابتدأ زیرِ جائزہ حروف کی تعداد ہر متعلقہ حرف کے نیچے درج ہے۔ مگر بعد کی تفصیلات میں عموماً حروف کا اندراج پہلے ‘ اور ان حروف کی گنتی کے ہندسے ‘ ان حروف کی ترتیب کے عین مطابق ‘ ان کے آگے لکھے گئے ہیں۔ تاہم جہاں ضرورت ہو ‘ ہر حرف کی گنتی ‘ اور اعراب و حرکات کی صورتحال کا اطمینان متعلقہ آیت کا اصل متن دیکھ کر کر سکتے ہیں۔

جیساکہ اُوپر کی تفصیلات سے ظاہر ہے کہ آیت مبارکہ تسمیہ کے 5 قسم کے حروف تہجی ایسے ہیں ‘ جو اس آیت میں کہیں نہ کہیں اس آیت کی حرکتِ اول کسرہ یا زیر کے ساتھ یعنی مکسور آتے ہیں۔ (ب م ہ ح ن) ان میں سے 3 حروف ایسے ہیں جو کہ صرف کسرہ کے ساتھ ‘ یعنی خالصتاً مکسور آتے ہیں ‘ جو کہ ب ہ ن ہیں ‘ جب کہ 2 حروف تہجی م اور ح ایسے ہیں جو کہ مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی ‘ یعنی دوہری حیثیت سے آتے ہیں۔ ان تمام پانچ قسم کے حروف تہجی کی کسرہ کے ساتھ ‘ یعنی بطور مکسور میزان = 6 (ب م ہ ح ن بہ تعداد 1‘ 2‘ 1‘ 1‘ 1 = 6)‘ اور مشترک حیثیت والے (یعنی مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی آنیوالے) مذکورہ 2 حروف تہجی کی بطور مکسور میزان = 2 (م ح بہ تعداد 1+1=2) میں 3:1 کی نسبت ہے۔

....

مذکورہ بالا ایسے 3 حروف تہجی جو اس آیت میں صرف زیر کے ساتھ (یعنی خالصتاً مکسور) ہی آتے ہیں ‘ کی میزان = 3 = (ب ہ ن تعداد 1+1+1=3)

اور باقی مذکورہ 2 حروف تہجی جو اس آیت میں مشترکہ ‘ یعنی مکسور بھی اور غیر مکسور بھی آتے ہیں ‘ کی اس آیت میں صرف بطور مکسور میزان بھی = 3 (یعنی م ح تعداد 2+1=3) برابر ہے

....

(i) جیساکہ پہلے بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اس آیت مبارکہ کے چاروں الفاظ میں سے ‘ یک لفظی (یعنی اس آیت کے صرف ایک ایک لفظ میں آنیوالے) حروف تہجی کی تعداد = 5 ہے ‘ ب س ہ ن ی

(ii) اور کثیر اللفظی (یعنی ایک سے زیادہ الفاظ میں آنیوالے) حرف تہجی کی تعداد بھی = 5 ہے (م ا ل ر ح) جو کہ برابر ہے۔

....

نیز مذکورہ 5 یک لفظی حروف تہجی میں مکسور حروف کی میزان = 3

ب ہ ن

3 = 1 1 1

اور مذکورہ 5 کثیرا للفظی حروفِ تہجی میں مکسور حروف کی میزان بھی =3 (م ح' تعداد 2+1=3) برابر ہے۔

....

مذکورہ 5 کثیرا للفظی حروف تہجی میں سے بطور غیر مکسور حروف تہجی کی تعداد اقسام =3 (ا ل ر)

اور تسمیہ کے اِن کثیرا للفظی غیر مکسور حروف تہجی کی متعلقہ الفاظ میں میزان =9' ا ل ر بہ تعداد 3+4+2=9) میں 3:1 کی نسبت ہے۔

....

آیت مبارکہ تسمیہ میں اس کی حرکت اول کسرہ (زیر) والے یعنی مکسور 5 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان =6 ہے (ب م ہ ح ن بہ تعداد 1+2+1+1+1=6)' جس میں :-

لفظِ اول بِسْمِ والے تینوں حروف تہجی ب س م میں سے 2 حروف تہجی ب اور م مکسور ہیں۔ جن کی اس آیت میں میزان =3 ہے۔ (ب م بہ تعداد 1+2=3)

اور اس آیت کے باقی 3 الفاظ (اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ ۔ الرَّحِیْمِ) والے باقی 3 مکسور حروف تہجی کی بھی اس آیت میں میزان بھی =3 ہے (ہ ن ح تعداد 1+1+1=3) برابر ہے۔

....

اس آیت کے لفظِ اول بسم کے حروف تہجی ب س م کے علاوہ اس آیت کے باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام =7 ہے اور ان 7 حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان =14 یعنی دو چند ہے۔ (ا ل ہ ر ح ن ی =7 بہ تعداد 3'4'1'2'2'1'1=14)

....

(i) اس آیت مبارکہ کے 5 قسم کے حروف تہجی اس آیت میں یا تو خالصتاً" مکسور آتے ہیں یا مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی آتے ہیں' ان حروف کی اس آیت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان) =8 (ب م ہ ن ح ' 1+3+1+1+2=8)

(ii) اور اس آیت کے ایسے 5 قسم کے حروف تہجی ہیں جو اس آیت میں یا تو خالصتاً غیر مکسور آتے ہیں' یا مکسور کے ساتھ ساتھ غیر مکسور بھی آتے ہیں' ان کی اس آیت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان =16

(س ا ل ر ح م ی بہ تعداد 1+3+4+2+2+3+1=16' اس طرح ان متوازی اعداد '8 اور 16 میں 1:2 کی نسبت ہے۔
(حرف ح اور م اس آیت میں مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی یعنی مشترک حیثیت سے آتے ہیں)

....

مذکورہ ہر دو اجزا کے حروف تہجی (8 اور 16) میں: باہم مشترک آنوالے حروف تہجی =2= (م ح)

(ii) اور باہم غیر مشترک (یا ان اجزا کے انفرادی) حروف تہجی =8 ب ہ ن + س ا ل ر ی =8 میں 4:1 کی نسبت ہے۔

جز (i) کے: 3 + جز (ii) کے: 5

....

تسمیہ کے کلیدی حروفِ تہجی؛ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ بِ سۡ مِ ا ل لّٰ ہِ ا ل رَّ حۡ مٰ نِ ا ل رَّ حِ یۡ مِ =19

اور ہر حرفِ تہجی کی تسمیہ میں تعداد ب س م ا ل ہ ر ح ن ی =10

19= 1 1 2 2 1 4 3 3 1 1

اس طرح اس آیت کے حرفِ تہجی کی اصل ترتیب اور تعداد کے لحاظ سے ان کے 5 جوڑے بنے ہوئے نظر آتے ہیں جو کہ 10 حروف تہجی کا نصف ہیں' یہ 5 جوڑے تسمیہ کے حروف تہجی کی اصل ترتیب سے بنے ہیں یعنی اس آیت میں جو حرف تہجی پہلے (مقدم) آیا ہے وہ پہلے لکھا گیا ہے؛ اور ہر حرف کے نیچے اس کی اس آیت مبارکہ میں جو کل تعداد ہے وہ لکھدی گئی ہے' اس کے بعد میں (مؤخر) آنے والا حرف اس سے آگے اور اس سے اگلا حرف اس سے آگے، علی ھذا القیاس، تسمیہ کے حروف ان کی اصل ترتیب کے مطابق لکھنے سے ان کے '5 خوبصورت جوڑے بن گئے ہیں۔ یہ بھی قرآنی سورہ و آیات کا ایک حسین و منفرد انداز ہے۔ تسمیہ کے' اوپر درج شدہ 10 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے پہلے 4 حروف تہجی کے بھی دو متوازن جوڑے' اور آخری 4 حروف تہجی کے بھی دو متوازن جوڑے بنے ہوئے ہیں' جب کہ درمیانے جوڑے کے دو حروف ل اور ہ کی میزان :5 ہے' کلام الٰہی کے لامحدود' بیکراں اور بے حساب اعجازی عظمتوں اور وسعتوں کے مطابق اس کی ہر نسبت اور ہر حیثیت اعجازی کمالات و محاسن کا درخشاں باب ہے' اور انہی ہمہ جہت نسبتوں میں اس کی حرکات و اعراب کی نسبتیں بھی شامل ہیں۔

تسمیہ' یعنی آیت مبارکہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کی حرکتِ اوّل (اس کے حرفِ اول بِ کی حرکتِ اول) زیر یا کسرہ ہے چنانچہ اس نسبت سے زیر یا کسرہ والے یعنی مکسور حروف اور باقی غیر مکسور حروف کے شماریات کا' ایک اور زاویۂ نظر سے تقابلی موازنہ۔ اوپر کے کوائف کے مطابق: آیت مبارکہ تسمیہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) کے:-

کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام=10	=	ب	س	م	ا	ل	ہ	ر	ح	ن	ی
اور اس آیت کے تمام حروف کی میزان=19	=	1	1	2	2	1	4	3	3	1	1
اس میزان=19 میں مکسور حروف=6	=	1	-	2	-	-	1	-	1	1	-
اور اس میزان=19 میں غیر مکسور حروف=13	=	-	1	-	1	1	3	4	-	2	1

اس طرح تسمیہ کے حروف کی میزان =19' جس میں مکسور حروف =6' اور غیر مکسور حروف=13 ان سب کی اکائیوں 9'6 اور 3 میں 1:2:3 کا' اور دہائیوں میں مساوی کا ربط و توافق ہے۔

....

(اعدادِ قرآن کا ایک اعجازی انداز' جس کی وضاحت اس کتاب کے اوائل میں "اعداد قرآن کے اعجازی انداز" کے ضمن میں آچکی ہے۔)

(i) اس آیت مبارکہ میں کسی نہ کسی طور مکسور آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =5= (ب م ہ ح ن)

(یعنی یا خالصتاً" مکسور یا غیر مکسور کے علاوہ مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی)

(ii) اور ان 5 حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان =8 (1+ 3+ 1+ 2+ 1 بہ ترتیب حروف)

اس میزان 8 میں 'مکسور حروف =6 (1+ 2+ 1+ 1+ 1)

اور غیر مکسور حروف = 2 (م ح ، تعداد 1+ 1)

میں 3 : 1 کا توازنِ اعداد ہے۔

....

نیز مذکورہ 5 قسم کے حروف تہجی' اور ان کی اس آیت میں کل میزان =8 میں جزو اول 5 ہے (اور جیسا کہ اس کتاب کے اوائل میں "اعداد قرآن کے اعجازی انداز" کے ضمن میں وضاحت آچکی ہے کہ اعدادِ قرآن کے متوازی و مقابل نوعیت کے اجزا میں سے کوئی ایک جز 5'10 یا ان کی قبیل کے کسی عدد' یعنی ان کے حاصل ضرب کا آنا بھی' اعدادِ قرآن کی انفرادی خصوصیات میں تسلسل و تواتر سے ثابت ہے۔)

(i) نیز اس آیت میں کسی نہ کسی طور غیر مکسور آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 7 (س م ا ل ر ح ی)

(یعنی خالصتاً "غیر مکسور" یا مکسور کے علاوہ غیر مکسور بھی آنے والے حروف تہجی)

(ii) اور ان 7 حروف تہجی کی' اس آیت میں کل میزان=16 (1+ 3+ 3+ 4+ 2+ 2+ 1 بہ ترتیب حروف س م ا ل ر ح ي)

یہ حروف تہجی=7 اور ان کی تسمیہ میں میزان=16 میں شامل ہندسوں کی میزان بھی (6+1)=7 برابر ہے۔

....

نیز کسی نہ کسی طور غیر مکسور آنیوالے اس آیت کے مذکورہ=7 کلیدی

حروف تہجی کی' اس آیت میں کل میزان=16 اس میزان میں مکسور حروف (م ح بہ تعداد 2+ 1)=3

اور باقی غیر مکسور حروف=13 میں 10 کا فرق ہے۔ (اعدادِ قرآن کا ایک اعجازی انداز)

آیت مبارکہ تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کے مفصلہ بالا کوائف کے مطابق۔:

کسی نہ کسی طور مکسور آنیوالے 5 قسم کے حروف تہجی (ب م ہ ح ن)

اور کسی نہ کسی طور غیر مکسور آنیوالے 7 قسم کے حروف تہجی (س م ا ل ر ح ي) میں :۔

(i) باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام=2 (م ح)

(ii) اور باہم غیر مشترک (یعنی ان کے انفرادی) حروف تہجی کی تعدادِ اقسام=8 (یعنی 5 مکسور حروف تہجی میں ب ہ ن=3' اور 7 غیر مکسور حروف تہجی میں: س ا ل ر ي=5)'

اس طرح ان دونوں گروپوں کے مشترک حروف تہجی=2 اور غیر مشترک=8 میں 1:4 کا تناسب ہے۔

....

مذکورہ دو قسم کے مشترک حروف تہجی کی اس آیت میں بطور مکسور میزان=3 اور غیر مشترک حروف تہجی کی بطور مکسور میزان بھی=3 برابر ہے۔ [م ح: 2 1=3 اور ب ہ ن: 1 1 1=3]

....

اور مذکورہ مشترک حروف تہجی کی بطور غیر مکسور میزان=2' اور مذکورہ

غیر مشترک حروف تہجی کی بطور غیر مکسور میزان=11 میں شامل اعداد ہندسوں کی میزان (1+1) بھی=2 برابر ہے۔

....

نیز اس آیت مبارکہ کے متوازی و مقابل نوعیت کے اعداد و شمار کے موازنہ کے نتیجہ میں' اس آیت میں کسی نہ کسی طور مکسور آنیوالے 5 اور کسی نہ کسی طرح غیر مکسور آنیوالے مذکورہ 7 حروف تہجی میں:۔

(i) باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 2 حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان=5 (مفصلہ بالا)

(ii) اور ان میں باہم غیر مشترک آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی کی میزان=14 (مفصلہ بالا)

میں جزو اول 5 اور جزو ثانی=14 میں شامل اعداد کی میزان بھی=(4+1)=5 برابر ہے۔

....

تسمیہ کے مذکورہ 10 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں :۔

(i) حروفِ حلقی کی تعدادِ اقسام=2= ہ ح

(ii) اور حروف غیر حلقی کی اقسام: 8 = ب س م ا ل ر ن ی میں 1:4 کا تناسب ہے۔

....

(i) نیز مذکورہ 2 حروف حلقی کی اس آیت میں کل میزان = 3 (ہ ح تعداد 1 + 2)
(ii) اور مذکورہ 8 حروف غیر حلقی کی اس آیت میں کل میزان = 16 (ب س م ا ل ر ن ی تعداد 1 + 1 + 3 + 3 + 4 + 2 + 1 + 1)
میں 1:5 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے جو کہ عین ممکنہ قرین تناسب ہے، کیونکہ ان کا اصل (کُل) عدد = 19 طاق ہے، نیز جزء اول = 3 ایک اکائی ہے جس کا جزء (ii) کی اکائی = 6 سے 2:1 کا عددی تناسب ہے (اعدادِ قرآن کا ایک منفرد اعجازی انداز ہے)

اس آیت مبارکہ کے 10 قسم کے حروف تہجی میں:۔

صرف ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ آنیوالے 7 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں میزان 10 (ب س ا ہ ر ن ی تعداد 1، 1، 3، 1، 2، 1، 1 = 10)

اور ایک سے زیادہ حرکات و اعراب سے آنیوالے باقی 3 حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان = 9 (م ل ح بہ تعداد 3، 4، 2 = 9)

میں 1 کا فرق ہے جو کہ قرین تناسب ہے کیونکہ ان کا کُل عدد (مقسوم علیہ) = 19، طاق ہے۔

اس آیت مبارکہ میں ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ آنے والے مکسور حروف کی میزان = 3 (ب ہ ن بہ تعداد 1 + 1 + 1 = 3)

اور ایک سے زیادہ حرکات و اعراب کے ساتھ آنے والے مکسور حروف کی میزان بھی = 3 (م ح بہ تعداد 2 + 1 = 3) برابر ہے۔

....

اس آیت مبارکہ میں صرف ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ آنیوالے مذکورہ 7 قسم کے حروف تہجی کی میزان = 10 میں (ب س ا ہ ر ن ی بہ تعداد 1 + 1 + 3 + 1 + 2 + 1 + 1 = 10) جن میں:۔

واحد (یعنی اس آیت میں صرف ایک ایک بار آنے والے) حروف تہجی کی میزان = 5 (ب س ہ ن ی بہ تعداد 1 + 1 + 1 + 1 + 1 = 5)

اور مکررات کے ساتھ (یعنی اس آیت میں ایک سے زیادہ بار آنیوالے) حروف تہجی کی میزان بھی = 5 (ا ر بہ تعداد 3 + 2 = 5) برابر ہے۔

....

اس آیت مبارکہ میں ایک سے زیادہ حرکات و اعراب کے ساتھ آنیوالے مذکورہ 3 قسم کے حروف تہجی کی میزان = 9 ہے (م ل ح بہ تعداد 3 + 4 + 2 = 9) جس میں مکسور حروف = 3 (اس آیت میں حرف م 2 بار مکسور ہے اور حرف ح ایک بار مکسور آتا ہے) اور اس میزان میں غیر مکسور حروف = 6 (م ل ح بطور غیر مکسور تعداد 1 + 4 + 1 = 6) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

(یعنی آیت تسمیہ میں حروف م اور ح مکسور بھی اور غیر مکسور بھی آتے ہیں جب کہ حرف ل 4 بار غیر مکسور ہی آتا ہے۔)

اس آیت میں ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ ایک سے زیادہ بار آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 ہے یعنی (م ا ل ر)
اور ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ ایک سے زیادہ بار آنیوالے ان حروف تہجی کی اس آیت میں میزان =12 (مطابق ترتیب حروف
م 3+ ا 3+ ل 4+ ر 2 =12) جن میں 3:1 کی نسبت ہے۔

....

ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ ایک سے زیادہ بار آنیوالے 4 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں منفصلہ بالا میزان =12 میں اس آیت
کی حرکتِ اول والے مکسور حرف تہجی کی اس آیت میں میزان =3 (م)
اور باقی 3 قسم کے غیر مکسور حروف تہجی کی اس آیت میں میزان =9 (ا ل ر بہ تعداد 3+ 4+ 2 =9) میں بھی 3:1
کی نسبت ہے۔

....

(i) ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ ایک سے زیادہ بار آنیوالے منفصلہ بالا حروف تہجی میں مکسور حروف کی میزان =2 (م)
(ii) اور ان سے مختلف یعنی ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ ایک سے زیادہ بار نہ آنیوالے منفصلہ بالا حروف تہجی میں مکسور حروف کی
میزان = 4 (ب ہ ن ح تعداد 1+ 1+ 1+1 =4) میں 2:1 کا تناسب ہے نیز دونوں طرف کے مکسور حروف تہجی کی اقسام
بالترتیب 1 (م) اور 4 (ب ہ ن ح) میں 4:1 کا تناسب ہے۔

....

ایک اور عمیق پہلو پر غور

(i) ایک ہی حرکت یا حالت کے ساتھ ایک سے زیادہ بار آنیوالے منفصلہ بالا 4 حروف تہجی (م ا ل ر) میں :۔
آیت مبارکہ تسمیہ کے ایسے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام جو ایک سے زیادہ دفعہ ایک ہی نوعیت کی حرکت یا حالت کے سوا کسی دوسری حرکت یا
حالت کے ساتھ نہیں آتے =2 (ا ر) حرف تہجی ا یعنی الف اس آیت میں ایک ہی حالت میں یعنی ساکت آتا ہے جب کہ حرف تہجی
ر بھی اس آیت میں ایک ہی حرکت زیر کے ساتھ آتا ہے)۔
اور اس آیت مبارکہ کے ایسے حروف تہجی کی تعداد اقسام جو ایک سے زیادہ بار ایک ہی نوعیت کی حرکت کے علاوہ کسی دوسری حرکت یا حالت
کے ساتھ بھی آتے ہیں۔ =2 (م ل) اس طرح یہ تعداد (بالترتیب ا ر=2 اور م ل=2) برابر ہے۔

(حرف م اس آیت میں دو بار مکسور یعنی زیر کے ساتھ آنے کے علاوہ ایک بار غیر مکسور بھی آتا ہے جب کہ حرف ل بھی تین بار ساکت
آنیکے علاوہ ایک دفعہ تشدید اوپر کھڑی زبر کے ساتھ بھی آتا ہے اس طرح مذکورہ دونوں قسم کے حروف تہجی (بالترتیب 2 اور 2) برابر
ہیں۔)

....

(i) اول الذکر 2 قسم کی حروف تہجی (ا ر) کی اس آیت میں بطور غیر مکسور میزان = 5 (ا ر) بالترتیب 3 + 2 = 5
(ii) اور موخر الذکر 2 قسم کے حرف تہجی (م ل) کی اس آیت میں بطور غیر مکسور میزان بھی =5 (م ل تعداد 1+ 4 =5)
مساوی ہے۔

....

(حرف م اس آیت میں 1 بار غیر مکسور اور 2 بار مکسور آتا ہے)

اوپر ضمن (i) اور (ii) کی مزید وضاحت یوں کی جاسکتی ہے:۔

(i) تسمیہ کے وہ حروف جو ایک سے زیادہ دفعہ ایک ہی نوعیت کی حرکت یا حالت کے سوا کسی دوسری حرکت یا حالت کے ساتھ نہیں آتے۔

(ii) تسمیہ کے ایسے حروف تہجی جو ایک سے زیادہ بار ایک ہی نوعیت کی حرکت کے علاوہ کسی دوسری حرکت یا حالت کے ساتھ بھی آتے ہیں۔

....

(i) تسمیہ میں صرف غیر مکسور ہی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =5 (س ا ل ر ی)

(ii) اور ان 5 غیر مکسور حروف تہجی کی اس آیت میں تمام حرکات و اعراب کے ساتھ میزان =11 میں 2:1 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔

....

تسمیہ کے مذکورہ 5 غیر مکسور آنیوالے حروف تہجی میں سے:۔

اس آیت میں واحد آنیوالے حروف تہجی کی اقسام =2 (س ی)

اور ان 2 واحد حروف تہجی کی اس آیت میں میزان بھی =2 (مساوی)

نیز ان غیر مکسور آنیوالے حروف تہجی میں سے مکررات کے ساتھ آنیوالے حروف تہجی کی اقسام =3 ا ل ر

اور ان 3 قسم کے مکررات والے حروف تہجی کی اس آیت میں میزان =9 [3 (ا) +4 (ل) +2 (ر)] میں 3:1 کی نسبت ہے۔

....

اس آیت کے لفظ اول بسم کے حروف تہجی کی تعداد اقسام =3 (ب س م)

اور اس آیت کے حرفِ اول بِ کی حرکت اول کسرہ والے

یعنی مکسور حروف کی اس آیت میں کل میزان....) =6 (ب م ہ ن ح تعداد 1+ 2+ 1+ 1+ 1 =6) میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

اس آیت کے لفظ اول بسم کے علاوہ باقی تین الفاظ اللّٰهِ۔ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ میں 'لفظ اول بسم والے 1 حرفِ تہجی کی تعداد اقسام = 1 (م)

اور لفظ اول بسم کے اِس حرف م کی تسمیہ کے باقی تینوں الفاظ میں میزان =2 یعنی دوچند ہے۔

....

تسمیہ کے لفظ اول بسم کے علاوہ باقی الفاظ (اللہ الرحمن الرحیم) = ا ل ہ ر ح م ن ی = 8

کے حروف تہجی کی اقسام =8 = 3 4 1 2 2 2 1 1 = 16

ان 8 قسم کے حروف تہجی کی ان تینوں الفاظ میں کل میزان =16 میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

اس آیت مبارکہ کے لفظِ اول بِسْمِ کے انفرادی حروف تہجی ب س ہیں کیونکہ تیسرا حرف م اس آیت کے دیگر الفاظ میں بھی آتا ہے۔
تسمیہ کے لفظِ اول کے ان دونوں انفرادی حروف تہجی ب س کے علاوہ :۔
اس آیت کے باقی 3 الفاظ اللّٰہِ۔الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے کلیدی حروف تہجی کی اقسام=8=(ا ل ہ ر ح م ن ی) ان 8 قسم کے حروف تہجی کی ان کے متعلقہ مذکورہ تینوں الفاظ میں کل میزان=16 میں بالترتیب (3+4+1+2+2+2+1+1 =16) میں بھی باہم 2:1 کی نسبت ہے۔
اس آیت کے لفظِ اول بِسْمِ کے مکسور حروف تہجی=2 ب م 'اور باقی تین الفاظ (اللّٰہِ۔الرَّحْمٰنِ۔الرَّحِیْمِ) کے مکسور حروف تہجی=4(ہ ن ح م) میں بھی 2:1 کی نسبت ہے۔

....

اس آیت کی حرکتِ اول زیر والے یعنی مکسور حروف تہجی کی تمام آیت میں تعدادِ اقسام=5=(ب م ہ ن ح) اور اس آیت کے لفظِ اول بِسْمِ کے تینوں حروف تہجی ب س م کی تمام آیت میں میزان بھی=5=(ب س م بالترتیب 1+1+3) برابر ہے۔

....

اس آیت میں صرف مکسور ہی آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام=3=(بِ ہِ نِ)'اور ان مکسور حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان بھی=3 برابر ہے۔ب ہ ن =3 بالترتیب 1+1+1)

....

حروف و الفاظ اور ان کی ترتیب و تعداد کا یہ خوبصورت اور منفرد نظام صرف کلامِ الٰہی سے خاص ہے' ورنہ کسی انسانی تخلیق میں حرفی توازن کے ایسے ہمہ جہت اور لامتناہی امکانات کا اہتمام ملحوظ رکھنا' ناممکن العمل' اور انسان کی فکری بساط سے بعید ہے اور محض اتفاقیہ توارد کے تحت کسی انسانی کلام (نثر یا نظم) میں تلاش کرنا بھی سعئِ لاحاصل ہے۔
آیت مبارکہ تسمیہ کے حروف کی ترتیب و تعداد میں کار فرما' عظیم اعجازی امتیاز و اختصاص کا تذکرہ ہنوز جاری ہے۔

اس آیت کے لفظِ اول بِسْمِ کے کسی حرف کو شامل تسمیہ کے تین الفاظ کے حروف کا جائزہ

جیسا کہ ظاہر ہے کہ آیت مبارکہ تسمیہ کے کل چار الفاظ ہیں' جن میں سے تین الفاظ ایسے ہیں جن میں اس آیت کے لفظِ اول بِسْمِ والے حروف (ب س م) میں سے کوئی سا حرف یا بعض حروف شامل ہیں وہ تین الفاظ یہ ہیں۔(بِسْمِ۔الرَّحْمٰنِ۔الرَّحِیْمِ) ان تینوں الفاظ کے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام=9'اور ان تینوں الفاظ کے تمام حروف کی میزان=15 ہے۔(ب س م ا ل ر ح ن ی =9 بالترتیب (1+1+3+2+2+2+2+1+1) میں 5:3 کا تناسب ہے۔

....

ان 9 قسم کے حروف تہجی میں واحد حروف تہجی=4 کی میزان بھی=4 (ب س ن ی بالترتیب 1+1+1+1) 'اور تکراراتی حروف تہجی=5 کی میزان=11

اس طرح 4 اور 5 حروف تہجی میں 1 کا فرق ' اور ان کی میزانوں = 4 اور جزوِ ثانی 11 میں شامل اعداد کی میزان = 1+1 = 2 میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

میزان 9 قسم کے حروف تہجی میں منقوط (نقطہ دار) حروف تہجی = 3 (ب ن ي) اور ان کی میزان بھی = 3 اور باقی غیر منقوط حروف تہجی = 6 اور انکی میزان = 12 میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

میزان 9 کلیدی حروف تہجی میں حلقی حرف تہجی = 1 اور اس کی میزان = 2 میں 1:2 کی نسبت ہے۔ نیز باقی غیر حلقی حروف تہجی = 8 اور اس کی میزان = 13 = (ب س م ا ل ر ن ي بالترتیب 1+1+3+2+2+2+1+1) اس طرح 8 اور ان کی میزان = 13 میں شامل دونوں اعداد کو میزان (3+1) = 4 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

اس طرح حرف حلقی = 1 اور حروف غیر حلقی = 8 میں بھی 1:8 کا تناسب اور ایک حرف حلقی کی میزان = 2 ' اور باقی 8 حروف غیر حلقی کی میزان = 13 میں شامل اعداد کی میزان (3+1) = 4 میں بھی 1:2 کا عددی تناسب ہے۔

....

جس میں سے لفظِ اول بِسۡمِ کے حروف کی میزان = 3 (ب س م بالترتیب 1+1+1) اور لفظ اول بِسۡمِ کے کسی حرف کو شامل مزید دو الفاظ الرَّحۡمٰنِ۔ الرَّحِیۡمِ کے حروف کی میزان = 12 (ا ل ر ح م ن ي بالترتیب 2+2+2+2+2+1+1) میں 1:4 کی نسبت ہے۔

....

جز (i) کے تینوں واحد اور جز (ii) کے پہلے 5 مسلسل مکراتی یعنی تمام کی گنتی 2' 2 اور آخری دونوں حروف (ن ي) واحد ہیں۔ لفظ اول بِسۡمِ کے واحد آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام = 2 (ب س) اور 2 الفاظ الرَّحۡمٰنِ۔ الرَّحِیۡمِ کے واحد آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 2 (ن ي) برابر ہے۔

....

لفظ اول بِسۡمِ کے تمام آیت تسمیہ کے تناظر میں مکررات والے (یعنی اس آیت میں ایک سے زیادہ بار آنیوالے) حروف تہجی کی تعدادِ اقسام = 1 (م) اور لفظِ اول کے کسی حرف کو شامل مذکورہ دونوں الفاظ (الرَّحۡمٰنِ۔ الرَّحِیۡمِ) کے مکررات والے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام = 4 (ا ل ر ح) میں 1:4 کی نسبت ہے۔

....

جیسا کہ معلوم ہے کہ آیت مبارکہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں اس آیت کی حرکت اول زیر والے 'یعنی مکسور حروف کی کل تعداد 6 ہے۔ (ب م ہ ن ح م = 6) ان میں سے حرف م دو بار مکسور آتا ہے جب کہ باقی چار حروف ب ہ ن ح ایک ایک بار مکسور آتے ہیں۔ جن میں بطور مکسور 1 : 2 کا تناسب ہے۔

ان میں سے اس آیت میں صرف زیر کے ساتھ ہی یعنی مکسور ہی آنیوالے ' حروف تہجی کی میزان =3 ب ہ ن اور اس آیت میں مکسور بھی اور غیر مکسور بھی یعنی دوہری حیثیت سے آنیوالے حروف تہجی کی میزان بھی =3 (م ح بالترتیب 2+1) برابر ہے۔

....

اس آیت کے لفظ اول بسم کے حرف اول ب کے علاوہ لفظ اول کے باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام =2 (س م بالترتیب 1+3=4) ' اور لفظ اول کے حرف اول ب کے علاوہ ' لفظ اول کے باقی 2 حروف تہجی کی تمام آیت میں میزان =4 (س م بہ تعداد 1+3=4) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

تسمیہ کے لفظ اول بسم کے علاوہ باقی الفاظ (اللّٰہِ۔ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ) کے حروف تہجی کی اقسام =8 (ا ل ہ ر ح م ن ی) اور ان حروف تہجی کی ان تینوں الفاظ میں میزان =16 بالترتیب 3+4+1+2+2+2+1+1=16) میں 1:2 کی نسبت ہے۔ (یہ تفصیل حرف م سمیت ہے جو تسمیہ کے لفظ اول بسم اور اس آیت کے باقی مذکورہ تینوں الفاظ میں مشترک ہے)

....

نیز ان 8 قسم کے حروف تہجی میں واحد حروف تہجی 3 کی میزان بھی =3 ' اور مکرراتی حروف تہجی ' 5 کی میزان =13 میں 10 کا فرق ہے۔ نیز حلقی حروف تہجی =2 اور غیر حلقی =6 میں 3:1 کا تناسب ہے۔ نیز مذکورہ 2 حروف حلقی (ہ ح) کی میزان =3 اور مذکورہ 6 حروف غیر حلقی کی میزان = 13 میں بھی 10 کا فرق ہے۔ نیز مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی میں منقوط حروف =2 (ن ی) اور باقی غیر منقوط حروف =6 میں 3:1 کی ' نیز ان کی میزانوں (2 اور 14) میں 7:1 کی نسبت ہے۔ (یہ تفصیل حرف م سمیت ہے جو تسمیہ کے لفظ اول بِسْمِ ' اور اس آیت کے باقی 3 الفاظ میں مشترک ہے)

....

آیت مبارکہ تسمیہ کے آخری تینوں الفاظ اللّٰہِ۔ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ) کے (لفظ اول بسم کے ساتھ مشترکہ حرف م کے علاوہ ان تینوں الفاظ کے باقی منفرد حروف تہجی کی اقسام =7 (ا ل ہ ر ح ن ی) اور ان 7 حروف تہجی کی ' ان 3 الفاظ میں میزان =14 بالترتیب 3+4+1+2+2+1+1=14) میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

نیز یہاں بھی واحد اور مکرراتی منقوط اور غیر منقوط ' اور حلقی و غیر حلقی وغیرہ حروف تہجی اور ان کی میزانوں میں متوازن ربط ہے۔

آیت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے لفظِ اول بسم کے کسی حرف کو شامل اس آیت کے مذکورہ تینوں الفاظ (بِسْمِ۔ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ) کے تمام حروف کی میزان =15 ہے۔ (ب س م ا ل ر ح ن ی بالترتیب 1+1+3+2+2+2+2+1+1)

جس میں مکسور حروف کی میزان =5 (ب م ح ن بالترتیب 1+2+1+1) سے اور غیر مکسور حروف کی میزان =10 (ب س م ل ر ح ی بالترتیب 1+1+2+2+2+1+1)=10 میں 2:1 کی نسبت ہے۔

اس آیت کریمہ کے لفظ اول بسم کے حروف ب س م والے مفصلہ بالا 3 الفاظ کے 9 قسم کے حروف تہجی (جنکی ان 3 الفاظ میں کل میزان =15 بنتی ہے) میں سے مذکورہ تینوں الفاظ میں کہیں نہ کہیں مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 (ب م ح ن) '

اور مذکورہ تینوں الفاظ میں صرف غیر مکسور ہی آنیوالے حروف تہجی کی اقسام=5(س ا ل ر ي) میں 1 کا فرق ہے۔

....

نیز مکسور آنیوالے مذکورہ 4 حروف تہجی کی ان تینوں الفاظ میں میزان=7(ب م ح ن بالترتیب 1+3+2+1=7)، اور ان میں غیر مکسور آنیوالے مذکورہ 5 حروف تہجی کی ان تینوں الفاظ مین میزان=8(س ا ل ر ي) میں بھی 1 کا فرق ہے۔

....

اور غیر مکسور آنیوالے مذکورہ 5 حروف تہجی کی ان تینوں الفاظ میں تمام اعراب کے ساتھ میزان=8(س ا ل ر ي بالترتیب 1+2+2+2+1=8) اور مذکورہ تینوں الفاظ میں مکسور بھی اور غیر مکسور بھی یعنی دوہری حیثیت سے آنیوالے 2 حروف تہجی (م ح) کی صرف بطور غیر مکسور میزان=2(م ح بالترتیب 1+1) میں 1:4 نسبت ہے۔

....

ان الفاظ میں مکسور بھی آنیوالے مذکورہ 4 حروف تہجی (ب م ح ن) میں سے واحد آنیوالے حروف کی اقسام=2 ب ن، اور غیر مکسور آنیوالے مذکورہ 5 حروف تہجی (س ا ل ر ي) میں واحد آنیوالے حروف کی اقسام بھی=2(س ي) برابر ہیں۔

....

تسمیہ کے لفظ اول بسم کے کسی حرف کو شامل اس آیت کے مذکورہ تینوں الفاظ میں مکسور بھی آنیوالے 4 حروف تہجی (ب م ح ن) میں مکررات والے حروف تہجی کی تعداد=2=م ح اور صرف غیر مکسور ہی آنیوالے 5 حروف تہجی (س ا ل ر ي) میں مکررات والے حروف تہجی کی تعداد=3=(ا ل ر) میں 1 کا فرق ہے۔

....

نیز تسمیہ کے لفظ اول بسم کے حروف (ب س م) کو شامل مذکورہ تینوں الفاظ کے مکسور آنیوالے 4 حروف تہجی میں سے، مکررات والے مذکورہ 2 حروف تہجی کی میزان=5=(م ح بالترتیب 3+2)، اور مذکورہ تینوں الفاظ کے غیر مکسور آنیوالے 5 حروف تہجی میں سے مکررات والے مذکورہ 3 حروف کی میزان=6=ا ل ر بالترتیب 2+2+2=6) میں بھی 1 کا فرق ہے۔ (ایک کے فرق والے نکات کی توجیہہ ایک ابتدائی تحریر بعنوان "بعض متوازی اعدادِ قرآن میں ایک کے فرق کی توجیہہ" میں دیکھئے)

....

تسمیہ کے لفظ اول بسم کے کسی حرف کو شامل مذکورہ تینوں الفاظ میں ایسے حروف تہجی جو یا تو خالصتاً مکسور آتے ہیں یا غیر مکسور کے علاوہ مکسور بھی آتے ہیں کی تعداد اقسام=4(ب م ح ن) ان میں صرف مکسور ہی آنیوالے حروف کی تعداد اقسام=2(ب ن)، اور ان میں مکسور بھی اور غیر مکسور بھی، یعنی ہر دو حیثیت سے آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی=2(م ح) برابر ہے۔

....

تسمیہ کے لفظ اول بسم کے کسی حرف کو شامل مذکورہ تینوں الفاظ میں صرف مکسور ہی آنیوالے حروف کی میزان=5(ب م ح ن بالترتیب 1+2+1+1=5)، اور مذکورہ مکسور بھی اور کہیں غیر مکسور بھی آنیوالے حروف کی میزان بھی=5 (م ح بالترتیب 3+2=5) برابر ہے۔

یہاں تک تسمیہ کے لفظِ اول بِسۡمِ کے حروف ب س م کے کسی حرف یا بعض حروف کو شامل اس آیت کے 3 الفاظ بِسۡمِ۔ الرَّحۡمٰنِ ۔ الرَّحِیۡمِ کے حروف کی متوازن عددی کیفیت کا تذکرہ تھا' اور اب تسمیہ کے لفظِ اول بسم کے تینوں حروف تہجی کا تمام آیت میں اس آیت مبارکہ کی حرکتِ اول کسرہ یعنی زیر کی مناسبت سے مزید جائزہ:۔

اس آیت کے لفظِ اول بِسۡمِ کے مکسور حروف تہجی کی تعداد اقسام = 2 ب م ' اور اس آیت کے لفظ اول کے ان 2 مکسور حروف تہجی کی تمام آیت میں میزان = 4 (بِ مِ بالترتیب 1+3=4) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

تسمیہ کے لفظ اول بسم کے (تمام آیت کی تناظر میں) خالصتاً مکسور آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 1 (بِ) اور تسمیہ کے لفظِ اول کے تمام آیت میں خالصتاً غیر مکسور آنیوالے حروف تہجی کی اقسام بھی = 1 مساوی ہے۔

اور تسمیہ کے لفظ بسم کے کثیر الاعراب (جو تمام آیت میں مکسور بھی اور غیر مکسور بھی آتے ہیں) حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 1 (م) بھی مساوی۔ تسمیہ کے لفظ اول بسم کے علاوہ اس آیت مبارکہ کے باقی تینوں الفاظ اللّٰہِ۔ الرَّحۡمٰنِ۔ الرَّحِیۡمِ) کے حروف تہجی کی تعداد اقسام = (ا ل ہ ر ح م ن ی = 8 اور ان 8 حروف تہجی کی ان 3 الفاظ میں میزان = 16 (3+4+1+2+2+2+1+1 = 16) جن میں مکسور حروف کی میزان = 4 ہ ح م ن بالترتیب 1+1+1+1 ' اور غیر مکسور حروف کی میزان = 12 (ا ل ر ح م ی بالترتیب 3+4+2+1+1+1=12) اس طرح 8 اور 16 میں 1:2 کی ' اور 4 اور 12 میں 1:3 کی نسبت ہے۔

اس کی مزید وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ اس آیت کے لفظِ اول بِسۡمِ کے علاوہ ' باقی مذکورہ تینوں الفاظ کے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام = 8 ہے' ان میں ایسے مشترک حروف تہجی (جو یا تو خالصتاً مکسور یا پھر غیر مکسور کے علاوہ مکسور بھی آتے ہیں) کی تعداد اقسام = 4 ہے۔ (ہ ح م ن) اور ان الفاظ میں خالصتاً غیر مکسور آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام بھی = 4 (ا ل ر ی) برابر ہے۔

نیز ان تینوں الفاظ کے حروف تہجی کی تعداد = 8 ہے۔ جن سے ان تینوں الفاظ کے تمام حروف کی میزان = 16 دوچند ہے۔ یعنی ان میں 2:1 کی عددی نسبت ہے۔

آیت مبارکہ تسمیہ کے لفظِ اول بسم کے علاوہ اس آیت کے باقی تینوں الفاظ (اللّٰہِ۔ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ) میں کہیں نہ کہیں مکسور بھی آنیوالے مذکورہ 4 قسم کے حروف تہجی کی (تمام اعراب و حرکات سمیت) میزان =6 ہے (ہ ح م ن بہ تعداد 1+2+2+1 = 6)
جن کی بطور مکسور (یعنی زیر کے ساتھ) میزان =4 (ہ، ح، م، ن، بہ تعداد ہر حرف ایک ایک بار)
اور بطور غیر مکسور میزان اس کا نصف یعنی =2 ہے (ح، م یہ بھی ایک ایک بار) جن میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

مختصر یہ کہ تسمیہ کے آخری تینوں الفاظ (اللّٰہ۔ الرَّحْمٰنِ۔ الرَّحِیْمِ) میں استعمال ہونے والے حروف تہجی کی تعداد اقسام =8، اور ان 8 حروف تہجی کی ان 3 الفاظ میں کل میزان =16 (یعنی دوچند) ہے۔

جس میں مکسور حروف کی میزان =4 اور باقی (غیر مکسور) حروف کی میزان =12 (سہ چند) ہے یہ تمام اعداد و شمار باہم دگر شماریاتی کیفیت کے غماز ہیں۔ مزید براں اس آیت مبارکہ کے مذکورہ تینوں آخری کلمات میں کہیں نہ کہیں مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد =4 ہے (ہ، ح، م، ن) جس میں خالصتاً مکسور آنیوالے حروف کی تعداد =2 (ہ ن) اور مشترک (یعنی مکسور بھی اور غیر مکسور بھی) آنیوالے حروف کی تعداد بھی = 2 (ح م) برابر ہے۔

....

ان 3 الفاظ میں مذکورہ مشترک آنیوالے حروف تہجی (جو کبھی مکسور اور کبھی غیر مکسور آتے ہیں) کی تعداد اقسام =2 (ح، م)
اور ان مشترک آنیوالے دونوں حروف تہجی کی زیر حوالہ تینوں الفاظ میں کل میزان =4 (ح، م، بہ تعداد 2+2 =4) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

ان کی متعلقہ مذکورہ تینوں الفاظ میں بطور مکسور میزان =2 (ح، م بہ تعداد 1+1)
اور ان کی تینوں الفاظ میں بطور غیر مکسور میزان بھی =2 (مفصلہ بالا) برابر ہے۔

....

اسی طرح تسمیہ کے مذکورہ تینوں آخری الفاظ میں 6 حروف ایسے ہیں جو ان الفاظ میں کہیں کہیں غیر مکسور بھی آتے ہیں (ا ل ر ح م ی) اور ان 6 قسم کے حروف تہجی کی ان تینوں الفاظ میں کل میزان =14 ہے جن کی بطور غیر مکسور حروف میزان =12 اور بطور مکسور حروف میزان =2 باہم 1:6 کی متوازن نسبت رکھتے ہیں۔

....

نیز تسمیہ کے مذکورہ آخری تینوں الفاظ میں صرف غیر مکسور ہی آنے والے حروف تہجی =4 (ا، ل، ر، ی)
اور صرف مکسور ہی آنے والے حروف تہجی =2 (ہ، ن) میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

مذکورہ تینوں الفاظ میں صرف غیر مکسور ہی آنیوالے 4 قسم کے حروف تہجی کی ان الفاظ میں کل میزان =10 (ا، ل، ر، ی، بہ تعداد 3 4 2 1)

(1+2+4+ =10)

اور مذکورہ تینوں الفاظ میں صرف مکسور ہی آنیوالے 2 قسم کے حروف تہجی کی ان الفاظ میں کل میزان =2 (ہ، ن بہ تعداد 1+1) میں 1:5 کا تناسب ہے۔

حتیٰ کہ حروف کی ترتیب و تعداد پر کسی رخ اور کسی زاویہ سے بھی غور کیا جائے، حرفی توازن و تناسب کے غایت درجہ منفرد، محکم اور معجز نظام کے آثار دکھائی دیتے ہیں فتبارک اللہ احسن الخالقین

آیت مبارکہ تسمیہ یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے 5 قسم کے مکسور حروف تہجی (ب، م، ہ، ن، ح) میں سے:-

اس آیت میں شروع ہی سے مکسور (یعنی اس آیت کی حرکت اول زیر کے ساتھ) آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 (ب، م، ہ، ن) ہے، اور اس آیت میں بعد میں (یعنی دیگر اعراب و حرکات کے ساتھ آنے کے بعد میں) مکسور آنیوالے ایک قسم کے حرف (ح) میں 1:4 کی نسبت ہے..... نیز اس آیت مبارکہ میں شروع ہی سے مکسور آنیوالے مذکورہ 4 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان =6 (ب، م، ہ، ن بہ تعداد 1+3+1+1 =6) اور اس آیت میں بعد میں مکسور آنیوالے مذکورہ ایک حرف تہجی (ح) کی اس آیت میں کل میزان =2 میں 1:3 کی نسبت ہے۔

نیز اس آیت کی حرکت اول زیر (کسرہ) سے شروع ہونے والے مذکورہ 4 قسم کے حروف تہجی (ب م ہ ن) کی اس آیت میں کل میزان =6 میں سے بطور مکسور میزان =5 (ب، م، ہ، ن، بہ تعداد 1 1 2 1 =5)، اور بطور غیر مکسور میزان =1 (م) میں 1:5 کی نسبت ہے۔

اسی طرح ..... تسمیہ میں (دیگر حرکات و اعراب کے ساتھ آنے کے) بعد میں مکسور آنیوالے ایک حرف تہجی (ح) کی اس آیت میں تمام حرکات و اعراب کے ساتھ میزان =2 کی بطور مکسور حرف میزان بھی =1، اور بطور غیر مکسور حرف میزان بھی =1 برابر ہے۔

آیت مبارکہ تسمیہ میں مکررات والے (یعنی ایک سے زیادہ بار آنیوالے) حروف تہجی کی تعداد اقسام =5 (م، ا، ل، ر، ح) اور ان کی کل
2 2 4 3 3
میزان =14 (بالترتیب 2+2+4+3+3)

اس طرح حروف تہجی =5 اور ان کی میزان =14 میں شامل دونوں ہندسوں کا مجموعہ (1+4) بھی =5 برابر ہیں۔

اور اس آیت میں صرف غیر مکسور ہی آنے والے حروف تہجی کی تعداد اقسام =5 (س، ا، ل، ر، ی)
1 3 4 2 1
اور ان 5 غیر مکسور حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان، =11 (بالترتیب 1+3+4+2+1)

ان میں جزو اول 5 ہے، جس کا اس کی میزان =11 کے ساتھ 2:1 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔

آیت مبارکہ تسمیہ میں خالصتاً مکسور یا غیر مکسور کے ساتھ ساتھ مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی کی اقسام =5 (ب، م، ہ، ن، ح) اور ان 5 قسم کے حروف تہجی کی، اس آیت میں بطور مکسور میزان =6 (بالترتیب 1+2+1+1+1) میں 1 کا فرق ہے۔

اسی طرح

آیت مبارکہ تسمیہ میں خالصتاً غیر مکسور یا مکسور کے ساتھ ساتھ غیر مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی کی اقسام =7 (م، س، ا، ل، ر، ح، ی)

اور ان حروف تہجی کی کل میزان =13 (بالترتیب 1+1+3+4+2+1+1) میں 2:1 کی نسبت سے 1 کا ناقص ہے۔

....

(بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں استعمال ہونیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =10 (ب، س، م، ا، ل، ہ، ر، ح، ن، ی)
اور ان 10 حروف تہجی کی اس آیت میں کل میزان = 19 (بالترتیب: 1+1+3+3+4+1+2+2+1+1) میں بھی 2:1 کی نسبت سے 1 کا ناقص ہے۔

....

آیت مبارکہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے جملہ اول بِسۡمِ اللّٰہِ کے کلیدی حروف تہجی 6 ہیں (ب س م ا ل ہ) جن میں اس آیت کی حرکت اول زیر والے یعنی مکسور حروف تہجی کی تعداد =3 (ب م ہ)
اور ان کے علاوہ یعنی غیر مکسور حروف تہجی کی تعداد بھی = 3 (س ا ل) برابر ہے۔

....

اس آیت مبارکہ کے جملۂ اول بِسۡمِ اللّٰہِ میں مکسور حروف کی تعداد 3 = (ب م ہ)
اور جملۂ ثانی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں مکسور حروف کی تعداد بھی =3 (ن ح م) برابر ہے۔

....

جملۂ ثانی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے مکسور حروف کی تعداد و اقسام 3 = (ن ح م)
اور جملۂ ثانی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے غیر مکسور حروف کی تعداد و اقسام =6 (ا ل ر ح ی م) میں 2:1 کی نسبت۔
(حروف ح اور م دونوں جملوں میں دونوں حیثیت سے آتے ہیں)

....

جملۂ ثانی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں مکسور حروف کی میزان =3 (ن، ح، م : 1+1+1)
اور جملۂ ثانی میں غیر مکسور حروف کی میزان =9 (ا ل ر ح ی م : بالترتیب 2+2+2+1+1+1) میں 3:1 کی نسبت ہے۔

نیز 3 حروف تہجی جوڑا جوڑا اور تین ہی حروف واحد واحد (Single) ہیں۔
جملۂ اول بِسۡمِ اللّٰہِ کے مکسور حروف کی میزان =3 (ب، م، ہ : 1+1+1)
اور غیر مکسور حروف کی میزان =4 (س ا ل : 1+1+2 = 4) میں 1 کا فرق ہے۔
جملۂ اول بِسۡمِ اللّٰہِ میں واحد یعنی صرف ایک ہی بار آنیوالے حروف تہجی کی میزان =5 (ب س م ا ہ : ہر حرف بہ تعداد ایک ایک)
اور جملۂ ثانی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں مکررات والے یعنی ایک سے زیادہ بار آنیوالے حروف تہجی کی میزان =10 (ا ل ر ح م بہ تعداد 2+2+2+2+2 = 10) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

جملۂ اول میں ہر حرف واحد اور جملہ ثانی میں ہر حرف دو دو بار آیا ہے۔

....

جملۂ اول بسم اللہ میں مکررات والے حروف تہجی کی میزان =2(ل = 2)
اور جملۂ ثانی الرحمن الرحیم میں واحد آنیوالے حروف تہجی کی میزان بھی =2 (ن ی بہ تعداد 1+1=2) برابر ہے۔

....

جملۂ اول بسم اللہ میں مکررات والے حروف کی میزان =2(ل= 2)
اور جملۂ ثانی الرحمن الرحیم میں مکررات والے حروف کی میزان =10 (ا ل ر ح م ہر حرف 2+2+2+2+2 = 10) میں 5:1 کا تناسب ہے۔

....

جملۂ اول بسم اللہ کے حروف تہجی میں جملۂ ثانی الرحمن الرحیم سے مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =3 (ا ل م) ہے، ان حروف تہجی کی میزان =6(ا ل م بہ تعداد 2+2+2) دوچند ہے۔ (یعنی ۱ : ۲ کی نسبت سے ہے)

....

جملۂ اول بسم اللہ کے حروف تہجی میں جملۂ ثانی الرحمن الرحیم سے مختلف آنیوالے حروف تہجی کی تعداد =3(ب س ہ)
اور ان کی میزان بھی =3 (1+1+1) برابر ہے۔

....

اس آیت مبارکہ کے جملۂ اول بسم اللہ کے حروف تہجی میں جملہ ثانی الرحمن الرحیم سے مختلف آنیوالے حروف تہجی کی میزان =3 (ب س ہ بہ تعداد 1+1+1)
اور اس آیت مبارکہ کے جملہ ثانی الرحمن الرحیم کے جملۂ اول بسم اللہ سے غیر مشترک (مختلف) حروف تہجی کی میزان =6 (ر ح ن ی بہ تعداد 2+2+1+1 =6) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

جملۂ اول بسم اللہ کے حروف تہجی میں، جملۂ ثانی الرحمن الرحیم سے مشترک حروف تہجی کی تعداد اقسام =3 (ا ل م)
اور جملۂ اول بسم اللہ کے حروف تہجی میں، جملۂ ثانی الرحمن الرحیم غیر مشترک حرف تہجی کی تعداد اقسام بھی =3 (ب س ہ) مساوی ہے۔

....

اس طرح جملۂ ثانی الرحمن الرحیم کے حرف تہجی میں جملۂ اول بسم اللہ سے مشترک حروف تہجی کی میزان =6 (ا ل م بہ تعداد 2+2+2) اور جملۂ ثانی الرحمن الرحیم کے حروف میں، جملۂ اول بسم اللہ کے حروف سے غیر مشترک حروف تہجی کی میزان بھی = 6 (ر ح ن ی-- بہ تعداد 2+2+1+1) بھی برابر ہے۔

....

تسمیہ کے جملۂ اول بِسۡمِ اللّٰہِ کے مکسور حروف تہجی =3 (ب م ہ) جب کہ جملۂ ثانی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے مکسور حروف تہجی بھی = 3 (ن ح م) بھی برابر۔

....

اس آیت کریمہ کے جملۂ اول بسم اللہ اور جملۂ ثانی الرحمن الرحیم میں باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی کے میزان =10 (جملۂ اول میں میزان =6 ا ل م بہ تعداد 2 + 2 + 2 = 6، اور جملۂ ثانی میں میزان =4 ا ل م بہ تعداد

1 + 2 + 1)' اس طرح مجموعی میزان (6 + 4) =10

اور اس آیت کے جملۂ اول بسم اللہ اور جملۂ ثانی الرحمن الرحیم میں باہم غیر مشترک حروف تہجی کی میزان =9 (جملۂ اول میں ب س ہ به تعداد 1 + 1 + 1 = 3 اور جملۂ ثانی میں میزان=6 (ر ح ن ي به تعداد 2 + 2 + 1 + 1 =6)' اور ان کی مجموعی میزان =9

اس طرح تسمیہ کے مذکورہ دونوں جملوں کے باہم مشترک حروف =10 ' اور غیر مشترک حروف =9 میں 1 کا فرق ہے جو کہ اس آیت کے کل حروف =19 (طاق) کی 2 قریبی اجزاء میں ممکنہ قرین توازن نسبت ہے۔

....

جملۂ اول بِسْمِ اللّٰہِ کے مکسور حروف کی میزان =3 (ب م ہ به تعداد 1+1+1)

اور جملۂ اول کے غیر مکسور حروف کی میزان =4 (س ا ل به تعداد 1+1+2) بھی اس جملہ کے تمام حروف =7 (طاق) کے تناظر میں ممکنہ قریبی تناسب ہے۔

....

جملۂ ثانی الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے مکسور حروف کی میزان =3 (ن ح م به تعداد 1+1+1)

اور اس جملہ کے غیر مکسور حروف کی میزان =9 (ا ل ر ح م ي به تعداد 2+2+2+1+1+1 =9) میں 3:1 کا تناسب ہے۔

....

آیت بسم اللہ کا قرآنی سورتوں سے حرفی ربط و تعلق

قرآن حکیم کی صرف ایک سُورت توبہ کے سوا باقی تمام سورتوں کے آغاز میں آیت تسمیہ آتی ہے اور جن سورتوں کے ابتداء میں یہ آیت آتی ہے کیا اس آیت کے حروف کا ان سورتوں کے حروف سے کوئی شماریاتی ربط و تعلق بھی ہے؟ یہ جائزہ لینے کے لیے کسرہ یعنی زیر سے شروع ہونے والی ایک سورت الکوثر کے حروف کا' آیت بسم اللہ کے حروف سے شماریاتی موازنہ کیا گیا تو حروف و اعداد کی حسب ذیل منفرد و معجز صورتحال سامنے آئی' (اس بیان میں سورت الکوثر کے حروف کا انفرادی جائزہ اور ان کے متوازن اعداد بھی سامنے آگئے ہیں)

(i) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے حروف:۔ 19 بِ سْ مِ ا ل لّٰ ہِ ا ل رَّ حْ مٰ نِ ا ل رَّ حِ يْ مِ =19

ب س م ا ل ہ ر ح ن ي =10

19= 1 1 2 2 1 4 3 3 1 1

(ii) سورت الکوثر کے حروف:۔

إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

اِ نَّ آ اَ عْ طَ يْ نٰ كَ ا لْ كَ وْ ثَ رَ ○ فَ صَ لِّ لِ رَ بِّ كَ وَ ا نْ حَ رْ ○ اِ نَّ شَ ا نِ ئَ كَ هُ وَ ا لْ اَ بْ تَ رُ ○ =42

(تحقیق دی ہم نے تجھ کو کوثر بس نماز پڑھ واسطے پروردگار اپنے کے اور قربانی کر' تحقیق دشمن تیرا وہی ہے بے نسل)

(i) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے: کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام=10

	ب	س	م	ا	ل	ہ	ر	ح	ن	ي
اور اس آیت کے تمام حروف کی میزان=19 =	1	1	3	3	4	1	2	2	1	1
اس میزان=19 میں مکسور حروف=6 =	1	-	2	-	-	1	-	1	1	-
اور اس میزان=19 میں غیر مکسور حروف=13 =	-	1	1	3	4	-	2	1	-	1

سورت الکوثر کے حروف کی تفصیل:-

	أ	ن	ا	ع	ط	ي	ک	ل	و	ث	ر	ف	ص	ب	ح	ش	ه	ت	
کلیدی حروف تہجی																			= 18
میزان کل حروف	5	5	5	1	1	1	4	4	3	1	4	1	1	2	1	1	1	1	= 42
مکسور حروف	2	1	-	-	-	-	-	2	-	-	-	-	-	1	-	-	-	-	= 6
غیر مکسور حروف	3	4	5	1	1	1	4	2	3	1	4	1	1	1	1	1	1	1	= 36

سب سے پہلے سورت کوثر میں مستعمل حروف کی ترتیب و تعداد میں پنہاں لامحدود حکمت' ذہانت اور فراست پر غور کیجئے (تسمیہ کے حروف کی ترتیب کا بیان پہلے ہو چکا ہے) کوئی انسان اپنی کسی تحریر کے حروف میں' ایسے بہ وجوہ حسین اور عمیق نظام کے اہتمام و التزام پر قادر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر غائر نظر اور تقابلی انداز سے دیکھا جائے تو قرآنی سورت و آیات کے حروف' اور کسی بشری تحریر و تخلیق کے حروف کی ترتیب و تعداد کے انداز میں فرق و امتیاز کا بعد المشرقین نظر آئے گا۔ مثلاً اوپر سورت کوثر کے حروف تہجی' ان کی اس سورت میں اصل ترتیب کے مطابق درج ہیں اور جیسا کہ ظاہر ہے کہ یہ کلیدی حروف تہجی' بلحاظ اقسام 18 ہیں۔

(i) تین تین ہم میزان حروف تہجی کے دو جوڑے ہیں (أ ن ا بہ تعداد 5' 5' 5) اور (ع ط ي بہ تعداد 1' 1' 1) اور ان دو جوڑوں کے حروف تہجی' 6 اور ان کی اس سورت میں کل میزان =18 میں 3:1 کا تناسب ہے۔

....

(ii) نیز اس سورت میں دو دو ہم میزان حروف تہجی کے' 3 جوڑے ہیں (ک ل ح ش ه ت)
4 4 1 1 1 1

اس طرح ان حروف کے جوڑے 3' اور حروف تہجی' 6' اور ان کی کل میزان =12 ان کا بھی باہم دگر 2:1 کا تناسب واضح ہے۔

....

(iii) نیز اس سورت میں' دو دو مختلف المیزان حروف تہجی کے' 3 جوڑے ہیں (و ث بہ تعداد 3' 1 ر ف بہ تعداد 4 1 اور ص ب بہ تعداد 2' 1)

یہ بھی جوڑے 3' حروف تہجی' 6' اور ان کی کل میزان =12 میں ہر جگہ 2:1 کا تناسب ہے۔ (3+1+4+1+2+1=12)

....

نیز اوپر شق (i) (ii) اور (iii) کے تحت جوڑوں میں مستعمل حروف تہجی' بالترتیب 6 '6 اور 6 بھی برابر ہیں۔

نیز ان تینوں شقوں کے حروف تہجی کی اس سورت میں میزانوں بالترتیب 18' 12 اور 12 کا بھی عددی تناسب ہندسہ 6 کے حاصل ضرب کے حوالے سے ظاہر ہے۔

....

نیز شق (i) کے 6 قسم کے حروف تہجی میں منقوط (نقطے والے) حروف تہجی' 2 (ن ي) اور باقی غیر منقوط حروف تہجی =4 میں 2:1 کا تناسب اور ان کی میزانوں' بالترتیب (ن ي بہ تعداد 5 + 1 =6' اور أ (ہمزہ) ا (الف) ع ط بہ تعداد 5 + 5 + 1 + 1 = 12) میں بھی 2:1 کا تناسب ہے۔

....

نیز شق (ii) کے بھی 6 ہی قسم کے حروف تہجی میں 'منقوط حروف تہجی =2 (ش ت) اور باقی غیر منقوط حروف تہجی بھی =4 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

نیز ان کی میزانوں بالترتیب (ش ت بہ تعداد 1 + 1 =2' اور ک ل ح ھ بہ تعداد 1 + 1 + 1 + 1 =4) میں بھی 2:1 کا تناسب ہے۔

....

نیز شق (iii) کے بھی 6 ہی قسم کے حروف تہجی میں 'منقوط حروف تہجی =3 (ش ف ب) اور باقی غیر منقوط حروف تہجی بھی =3 مساوی ہیں۔

....

اور ان کی میزانوں بالترتیب (ش ف ب بہ تعداد 1 + 1 + 2 =4' اور و ر ص بہ تعداد 3 + 4 + 1 =8) میں بھی 2:1 کا تناسب ہے۔

....

اندازہ کیجئے کہ کلامِ الٰہی کا اعجازی حسنِ توازن کیسا بے مثال اور باکمال ہے' قرآن کے نظامِ فکر و عمل سے لے کر اس کے نظامِ حروف و الفاظ تک' ہر پہلو اور ہر شعبہ لا متناہی محاسن کا بحرِ زخار ہے۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین

تجزیہ و تجربہ کا کوئی پہلو بھی بروئے کار لا کر دیکھ لیجئے' ہر پہلو اپنے حسنِ انداز کا شاہکار اور ہر رخ رخِ زیبا کے مصداق اعجازی اوصاف و محاسن سے بہ وجوہ معمور و متصف ہے۔ مثلاً سورت کوثر کے حروف تہجی میں کہیں تین تین اور کہیں دو دو ہم میزان حروف تہجی کے سیٹ یا جوڑے ہیں' صرف 4 حروف تہجی (و ش ر ب) ایسے ہیں' جو جوڑوں سے باہر ہیں' جن کی میزان 10 ہے' (عموماً ایسا ہوتا ہے کہ کسی سورت' آیت یا ان کے اجزا کے جو حروف تہجی' جوڑوں سے باہر ہوتے ہیں' ان کی میزان عموماً 5' 10 یا اسی قبیل کے حروف میں سے ہوتی ہے۔)

(i) پہلے 8 حروف تہجی تین تین اور دو دو ہم میزان حروف تہجی کے جوڑوں کی شکل میں ہیں =8 أ ن ا بہ تعداد 5' 5' 5' ع ط ي بہ تعداد 1' 1' 1' اور ک ل بہ تعداد 4' 4

(ii) آخری 4 حروف تہجی ایک ایک ہے' جن کے ہم دو جوڑے کہہ سکتے ہیں =4 (ح ش ھ ت بہ تعداد 1' 1' 1' 1)

(iii) اور درمیانے 4 حروف تہجی' جوڑوں سے باہر ہیں۔ و ش ر ب =4 (بالترتیب 3' 1' 4' 2)

(iv) اور مذکورہ جزء (iii) والے 4 درمیانے حروف تہجی کے درمیان میں بھی دو ہم میزان حروف تہجی کا جوڑا ہے۔ ف ص = 1' 1 =2

اس طرح ان تمام اجزاء (i۔ ii۔ iii اور iv) کے متعلقہ حروف تہجی 8' 4' 4 اور 2 کا عددی توازن ظاہر ہے۔

(i) نیز اس سورت کے کل مذکورہ 18 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے' پہلے 8 حروف تہجی کے مسلسل 3 ہم میزان سیٹ یا جوڑے اور آخری 4 حروف تہجی کے مسلسل 2 ہم میزان جوڑے 3+5 =5 جوڑے

(ii) اور ان 5 مسلسل جوڑوں کے حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان =30

(iii) اور ان کے درمیان میں جو 4 حروف تہجی جوڑوں سے باہر ہیں' ان کی اس سورت میں میزان =10

(iv) جوڑوں کے بغیر حروف تہجی کے بیچ میں آنیوالے جوڑے جوڑے (ف ص) کے بعد اس سورت الکوثر میں 5 مزید حروف تہجی (ب ح ش ھ ت) آتے ہیں۔ اس طرح مذکورہ اعداد 5' 30' 10 اور 5 کا عددی توازن بھی ظاہر ہے۔

....

سُورت الکوثر اور اس کی ابتدائی آیت تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کے حروف کا باہم شماریاتی موازنہ

نوٹ:۔ حسبِ معمول یہاں بھی حروف ہمزہ اور الف کا فرق واضح کرنے کے لیے ہمزہ کو أ اور الف کو ا لکھا گیا ہے۔

آیت تسمیہ کے تمام مکسور حروف کی میزان =6 (ب م ہ ح ن بہ تعداد 1+ 2+ 1+ 1 +1 =6)

اور سورت الکوثر کے تمام مکسور حروف کی میزان بھی =6 (أ ن ل ب بہ تعداد 2+ 1+ 2+ 1 =6) برابر ہے۔

....

آیت مبارکہ تسمیہ کے تمام 10 قسم کے حروف تہجی میں سے خالصتاً مکسور آنے والے یا غیر مکسور کے ساتھ ساتھ مکسور بھی آنیوالے 5 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان =8 (ب م ہ ح ن بہ تعداد 1+3+1+2+1=8)

اور سورت مبارکہ الکوثر کے تمام 18 قسم کے حروف تہجی میں سے خالصتاً مکسور آنیوالے' یا غیر مکسور کے ساتھ ساتھ مکسور بھی آنیوالے 4 قسم کے حروف تہجی کی اس سُورت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان =16 (أ ن ل ب بہ تعداد 5 +5 +4 +2 = 16) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

یاد رہے کہ مکسور حروف تہجی سے وہ تمام حروف مراد ہیں جو یا تو صرف حرکت کسرہ' یعنی آیت تسمیہ اور سورت کوثر کی حرکتِ اول زیر کے ساتھ ہی آتے ہیں (مثلاً تسمیہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے 3 حروف ب ہ ن) نیزان کے علاوہ ایسے حروف کو بھی مکسور حروف میں شمار کیا گیا ہے جو دیگر اعراب کے ساتھ ساتھ کسرہ (زیر) کے ساتھ بھی آتے ہیں (مثلاً آیت تسمیہ میں حرف م اور ح جو دیگر اعراب کے علاوہ کسرہ کے ساتھ بھی یعنی غیر مکسور کے علاوہ مکسور بھی آتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

نیز سورت الکوثر کے حروف أ ب ل ن م بھی اسی زمرہ سے ہیں) تاہم حروف کے تجزیاتی عمل میں ایسے کثیر الاعراب حروف کے کسرہ کے ساتھ یعنی مکسور آنے' یا دیگر اعراب کے ساتھ یعنی غیر مکسور آنے کو علیحدہ علیحدہ حیثیت سے شمار کیا گیا ہے۔

آیت تسمیہ کے مکسور حروف تہجی کی تعداد اقسام =5 (ب م ہ ح ن =5)

اور سورت الکوثر کے مکسور حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 (أ ن ل ب =4) میں 1 کا فرق ہے۔

آیت تسمیہ کے مکسور حروف کی میزان =6' اور سورت الکوثر کے مکسور حروف کی میزان بھی =6 برابر ہے۔

تسمیہ میں م ح الکوثر میں ....

نیز تسمیہ اور سورت الکوثر میں مکسور بھی اور غیر مکسور بھی' یعنی دونوں حیثیت سے آنے والے حروف تہجی کی (م ح + أ ن ل ب) ان میں سے اول الذکر 2 حروف تہجی تسمیہ کے' اور باقی 4 حروف تہجی سورت الکوثر کے ہیں' جن میں 1:2 کی نسبت ہے۔ ان کی؛

آیت تسمیہ میں بطور مکسور میزان = 3 (م = 2' اور ح = 1)

اور سورت الکوثر میں بطور مکسور میزان = 6 (أ = 2' ن = 1' ل =2' ب= 1) میں بھی 1:2 نسبت ہے۔

....

واضح رہے کہ اعدادِ قرآن کی ہمہ جہت اور ہمہ گیر اعجازی وسعت و عظمت میں ان کے اعراب و حرکات کے توازنِ اعداد کا اعجازی پہلو بھی شامل ہے۔ مثلاً: زیرِ نظر بیان میں تسمیہ اور سورت کوثر کی حرکتِ اول زیر' یعنی کسرہ کی مناسبت سے مکسور حروف تہجی اور باقی غیر مکسور حروف تہجی کے اعداد و شمار کے بسیط و بیکران امکانات کے تحت ان تجزیاتی جائزوں میں بھی اعدادِ قرآن کے ایسے ہی بے مثال اور لامتناہی اعجازی محاسن کا پتہ چلتا ہے۔

....

یہ میں مذکورہ صدر دوہری حیثیت والے (یعنی مکسور بھی اور غیر مکسور بھی آنیوالے) 2 قسم کے حروف تہجی کی مکسور گنتی =3 (م ح ب
تعداد 2+ 1 =3)

رالکوثر میں مذکورہ صدر دوہری حیثیت والے (یعنی مکسور بھی اور غیر مکسور بھی آنیوالے) 4 قسم کے حروف تہجی کی مکسور گنتی =6 (اُ ن ل ب بالترتیب 2+ 1+ 2+ 1 =6) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

نیز تسمیہ والے مذکورہ 2 حروف تہجی میں' ایک حرف واحد اور ایک ہی مکراتی' جب کہ سورت الکوثر والے 4 حروف تہجی میں 2 حروف واحد اور 2 ہی مکراتی' نیز سورت کوثر میں 2 منقوط حروف اور 2 ہی غیر منقوط حروف (بھی برابر) اور ان کی میزانوں بالترتیب 2 اور 4 میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

تسمیہ میں مذکورہ دوہری حیثیت والے (یعنی مکسور بھی اور غیر مکسور بھی آنیوالے) 2 قسم کے حروف تہجی کی غیر مکسور گنتی =2 (م ح ب
تعداد 1+ 1 =2)

ر الکوثر میں مذکورہ دوہری حیثیت والے (یعنی مکسور بھی اور غیر مکسور بھی آنیوالے) 4 قسم کے حروف تہجی کی غیر مکسور گنتی =10 (اُ ن ل ب بہ تعداد 3+ 4+ 2+ 1 =10) میں 5:1 کی نسبت ہے۔

....

نیز تسمیہ والے دونوں غیر منقوط حروف تہجی' اور سورت کوثر والے دو منقوط اور 2 ہی غیر منقوط حروف تہجی میں' جن کی گنتی بالترتیب 2 منقوط حروف تہجی کی گنتی = 5 (ن ب بہ تعداد 4+ 1 = 5) اور 2 غیر منقوط حروف تہجی کی گنتی بھی = 5 (اُ ل بہ تعداد 3+ 2 =5) مساوی ہے۔

....

آیت بِسۡمِ اللّٰہِ میں کسی نہ کسی طور غیر مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =7 (س ا ل ر ي م ح بہ تعداد 1'3'4 2'1'1'1 = 13' بطور غیر مکسور حروف میزان نمبر 1 اور سورت الکوثر میں کسی نہ کسی طور غیر مکسور بھی آنے والے حروف تہجی کی تعداد اقسام =14

(باقی اگلے صفحہ پر مسلسل -------)

آیت بسم اللہ اور سورت کوثر میں باہم مشترک اور غیر مشترک حروف کا تذکرہ:
آیت تسمیہ: اور سورت کوثر میں:-

(i) باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 8 = (ب ا ل ہ ر ح ن ی)
(ii) اور باہم غیر مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعداد کی اقسام = 12 میں 2:3 کا عددی تناسب ہے۔
12 (س م + أ ع ط ک و ث ف ص ش ف)
1 1 1 1 1 3 ،4 1 1 5 3 1

آیت تسمیہ کے انفرادی، یعنی سورت کوثر سے غیر مشترک حروف تہجی = 2 (س م)
اور سورت کوثر کے انفرادی، یعنی آیت تسمیہ سے غیر مشترک حروف تہجی = 10 أ ع ط ک د ث ف ص ش ت
جن میں 1:5 کا تناسب ہے (جبکہ جزو ثانی 10 ہے --- ایک مسلسل اعجازی انداز)
آیت تسمیہ اور سورت کوثر میں باہم مشترک مذکورہ 8 حروف تہجی کی،
آیت تسمیہ میں میزان = 15
اور سورت کوثر میں میزان = 23
میں بھی جزو ثانی 15، ہندسہ 5، 10 کی قبیل سے ہے (اعداد قرآن کا ایک انداز اعجاز)

آیت تسمیہ کے، سورت کوثر سے غیر مشترک (منفرد) حروف تہجی کی تعداد = 2 (س م)، اور سورت کوثر کے، تسمیہ سے غیر مشترک (منفرد)
حروف تہجی کی تعداد = 10 (أ ع ط ک و ث ف ص ش ت) جن میں 1 : 5 کا تناسب ہے جبکہ ایک جزء (ثانی) 10 ہے۔ (ایک منفرد انداز اعجاز)

تسمیہ کے، سورت کوثر سے، غیر مشترک مذکورہ 2 حروف تہجی (س م)، اور ان 2 حروف تہجی کی آیت تسمیہ میں کل میزان (بالترتیب 1 + 3) = 4 میں 1 : 2 کا تناسب، اور سورت کوثر کے تسمیہ سے غیر مشترک مذکورہ 10 حروف تہجی، اور ان حروف کی سورت کوثر میں میزان = 19 میں 1 : 2 کے تناسب سے 1 کا تناقص ہے۔ جو کہ عین ممکنہ و منطقی انداز تطابق و توازن ہے، کیونکہ ان کا اصل (مقسوم علیہ) ہندسہ 19 طاق ہے۔

(i) آیت تسمیہ اور سورت کوثر کے مذکورہ 8 مشترک حروف تہجی میں سے 3 منقوط یعنی نقطہ دار حروف تہجی (ب ن ي) کی تسمیہ میں میزان بھی = 3 (تسمیہ میں ہر حروف ایک ایک بار) اور باقی 5 غیر منقوط حروف تہجی کی تسمیہ میں میزان = 12 = ا ل ہ ر ح
2 2 1 4 3
(بالترتیب 3، 4، 1، 2، 2 = 12) میں 1 : 4 کی نسبت ہے۔

(ii) اور مذکورہ 8 مشترک حروف تہجی میں سے '3 منقوطہ حروف تہجی (ب ن ي) اور ان کی سورت کوثر میں میزان = 8 میں 1:3 کی نسبت سے 1 کا تناقص' اور باقی 5 غیر منقوطہ حروف تہجی اور ان کی کوثر میں میزان = 15 میں 1 : 3 کی نسبت ہے' (ا ل ہ ر ح ' بالترتیب 5 + 4 + 1 + 4 + 1 = 15) جبکہ اس جزو ثانی 15 کے اجزا 5 + 10 ہیں۔

1 4 1 4 5

نیز تسمیہ اور سورت کوثر کے مذکورہ 12 قسم کے غیر مشترک حروف تہجی میں سے 'منقوط حروف تہجی = 4 (ث ف ش ت) اور باقی غیر منقوط حروف تہجی کی تعداد = 8 (س م أ ع ط ک د ص) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

نیز مذکورہ 12 غیر مشترک (مختلف) حروف تہجی میں سے تسمیہ والے ایک واحد حرف تہجی (س) کی میزان بھی :1 ' اور سورت کوثر والے 7 واحد حروف تہجی کی میزان بھی 7 ' اور تسمیہ والے 1 تکراراتی حرف تہجی (م) کی میزان = 3 اور سورت کوثر والے 4 تکراراتی حروف تہجی کی میزان = 12 میں 1 : 4 کی نسبت ہے۔

نیز تسمیہ والے 1 تکراراتی حرف ا (الف) اور اس کی میزان = 3 میں 1:3 کی نسبت ' اور کوثر والے تکراراتی حروف تہجی کی تعداد = 4 ' اور ان کی میزان = 12 میں بھی 1:3 کی نسبت ہے۔

مزید براں تسمیہ اور سورت کوثر کے حروف تہجی میں :-

باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی میں حروف حلقی = 2 = ح ہ

اور باہم غیر مشترک آنیوالے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی میں بھی حروف حلقی = 2 = أ ع (مساوی)

باہم مشترک 8 حروف تہجی میں' حروف حلقی = 2 = ح ہ ' اور باقی حروف غیر حلقی = 6 میں 1:3 کا تناسب

نیز باہم مختلف یعنی غیر مشترک' 12 حروف تہجی میں حروف غیر حلقی بھی = 2 = أ ع ' اور باقی حروف غیر حلقی = 10 میں 1:5 کا تناسب ہے۔

نیز متوازی اجزا میں' موخر جزء 10 ہے۔

علاوہ ازیں' آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ' اور سورت کوثر میں باہم مشترک آنیوالے 8 قسم کے حروف تہجی (ب ا ل ہ ر ح ن ي)

میں سے ' 4 حروف تہجی ایسے ہیں جو آیت بسم اللہ میں کسی نہ کسی طور مکسور آتے ہیں' یعنی = ب ہ ح ن ' اور 4 ہی قسم کے حروف تہجی ایسے ہیں جو آیت بسم اللہ میں صرف غیر مکسور ہی آتے ہیں ' یعنی = (ا ل ر ي) جو کہ برابر ہیں۔

ان میں سے 3 حروف ب ہ ن خالصتاً مکسور اور ایک حرف ح کثیرالحرکات یعنی غیر مکسور کے علاوہ مکسور بھی آتا ہے۔ نیز آیت تسمیہ اور سورت کوثر میں باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی میں سے مذکورہ صدر 4 قسم کے مکسور بھی آنیوالے حروف تہجی کی آیت بسم اللہ میں (تمام اعراب و حرکات) میزان = 5 (ب ہ ح ن بالترتیب 1+1+2+1)
اور مذکورہ صدر 4 ہی قسم کے حرف غیر مکسور ہی آنیوالے حروف تہجی کی آیت بسم اللہ میں (تمام اعراب و حرکات کے ساتھ) میزان = 10 (ا ل ر ي بالترتیب 3+4+2+1) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

آیت تسمیہ میں کسی نہ کسی طور مکسور بھی آنیوالے حروف کی میزان = 6 (ب م ہ ح ن بالترتیب 1+1+1+2+1 =6)

اور غیر مکسور آنیوالے حروف کی میزان = 13 =(اس م ا ل ر ح ي) بالترتیب (1+1+3+4+2+1+1+1 = 13)

میں 2:1 کی نسبت سے 1 کا تناقص ہے، جو کہ ان ہر دو اجزا کے کُل (مقسوم علیہ) ہندسہ 19 (طاق) کی عین ممکنہ قرینِ تناسب تقسیم ہے۔

(حرف ح ایک بار مکسور اور ایک ہی بار غیر مکسور آتا ہے۔)

نیز جزو 6، جو کہ اکائی ہے، کا متوازی بازو 13 کی اکائی = 3 سے 2:1 کا عددی ربط ہے نیز مکسور حروف میں واحد حروف = 4، اور غیر مکسور میں بھی = 4 مساوی ہیں۔

سورت کوثر اور اس کی ابتدائی آیت تسمیہ کے حروف تہجی میں باہم مشترک آنیوالے 8 قسم کے مذکورہ سابقہ حروف تہجی (ا ب ل ہ ر ح ن ي) میں سے: سورت کوثر میں کہیں نہ کہیں مکسور بھی آنیوالے 3 قسم کے حروف تہجی کی اس سورت میں میزان = 4 (ب ل ن) (بالترتیب 1+2+1 = 4)

اور سورت کوثر میں صرف غیر مکسور ہی آنیوالے 5 قسم کے حروف تہجی کی اس سورت میں میزان = 12 (ا ہ ر ح ي) بالترتیب (5+1+4+1+1 = 12)

میں 3:1 کی نسبت ہے، نیز اول الذکر 3 اور ثانی الذکر 5 حروف تہجی میں ایک جز (ثانی) 5 ہے۔ (ایک مخصوص و منفرد انداز اعداد قرآن)

آیت بسم اللہ - اور سورت کوثر کے باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی میں سے:-

آیت بسم اللہ میں کسی طور مکسور آنیوالے حروف تہجی کی میزان = 4 (ب ہ ح ن) بہ تعداد (1+1+1+1 = 4)
اور سورت کوثر میں کسی طور آنیوالے حروف تہجی کی میزان بھی = 4 (ب ل ن) بالترتیب (1+2+1 = 4) برابر ہے۔

نیز دونوں جگہ مشترک مکسور حروف ب ن کی میزان 2 ' 2 یعنی برابر ہے اور دونوں جگہ غیر مشترک مکسور حروف (بالترتیب تسمیہ میں ہ ح کی میزان = 2 اور سورت کوثر میں حرف ل کی میزان بھی = 2) بھی برابر ہے۔

آیت بسم اللہ اور سورت کوثر کے حروف تہجی میں باہم مشترک آنیوالے مذکورہ بالا 8 قسم کے حروف تہجی میں سے ایسے حروف تہجی 3 ہیں'
جو سورت کوثر میں کسی نہ کسی طور مکسور بھی آتے ہیں' ان کی سورت کوثر میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان = 11 (ب ل ن) بالترتیب (2+4+5 = 11)

اور مذکورہ 8 قسم کے مشترک حروف تہجی میں سے ایسے حروف تہجی 5 قسم کے ہیں جو سورت کوثر میں صرف غیر مکسور ہی آتے ہیں' ان کی سورت کوثر میں میزان = 12 ہے (ا ہ ر ح ی) بالترتیب (5+1+4+1+1 = 12)
جن میں 1 کا تفاوت ہے۔ جو کہ سورت کوثر میں انکی میزان = 23 کی ممکنہ قرین تناسب تقسیم ہے۔

تفصیلی وضاحت :-

(i) آیت مبارکہ تسمیہ ' اور سورت کوثر میں باہم مشترک آنے والے مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی میں سے ' بعض کی دونوں جگہ بطور مکسور میزان = 8

(یعنی آیت تسمیہ میں بطور مکسور میزان = 4 ب ہ ح ن ' (ہر حرف بطور مکسور ایک ایک بار)
اور سورت کوثر میں بطور مکسور میزان بھی = 4 ب ل ن بالترتیب (1+2+1 = 4)
دونوں جگہ بطور مکسور میزان مساوی اور ان مکسور حروف کی' دونوں جگہ بطور مکسور مجموعی میزان = (4+4) = 8
اور آیت تسمیہ اور سورت کوثر میں باہم مشترک آنے والے مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی میں سے :-
(ii) مذکورہ 3 قسم کے غیر مکسور حروف تہجی (ا ر ی) کی :-
آیت تسمیہ میں بطور غیر مکسور میزان = 6 (ا ر ی بالترتیب 3+2+1 = 6)
اور سورت کوثر میں بطور غیر مکسور میزان = 10 (ا ر ی بالترتیب 5+4+1 = 10)
اور ان 3 غیر مکسور حروف تہجی کی' دونوں جگہ بطور غیر مکسور' مجموعی میزان ' 6+10 = 16
جبکہ ان متوازی اعداد (6, 10) میں ایک جزو (ثانی) 10 ہے۔

(اعداد قرآن کریم کا ایک مخصوص و منفرد اندازِ اعجاز؛ جسکے مطابق متوازی نوعیت کے اعدادِ قرآن میں بعض اوقات کوئی ایک جز 5، 10 یا اسکے قبیل سے، یعنی انکا کوئی حاصل ضرب ہوتا ہے)

(i) آیت تسمیہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم)، اور سورت کوثر میں باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی میں سے، کہیں مکسور بھی آنیوالے مذکورہ 5 حروف تہجی کی دونوں جگہ بطور مکسور میزان = 8 (ب ل ہ ح ن بالترتیب 2+2+1+1+2 = 8)

(ii) اور آیت تسمیہ، اور سورت کوثر میں غیر مشترک (یعنی اسکے انفرادی) 12 قسم کے حروف تہجی میں سے، مکسور بھی آنیوالے 2 حروف تہجی (م أ) کی دونوں جگہ بطور مکسور میزان = 4 میں 1:2 کا تناسب ہے۔
(یعنی آیت تسمیہ میں، حرف م = 2 بار بطور مکسور ---- اور سورت کوثر میں حرف ء (ہمزہ) دو ہی بار بطور مکسور آتا ہے)

آیت تسمیہ، اور سورت کوثر کے باہم غیر مشترک (انفرادی) حروف تہجی میں سے کسی میں بطور مکسور آنیوالے مذکورہ 2 قسم کے حروف تہجی (تسمیہ میں حرف م، اور سورت کوثر میں حرف ء (ہمزہ) کی :۔
(i) آیت تسمیہ اور سورت کوثر میں بحیثیت مجموعی بطور مکسور گنتی = 4 (تسمیہ میں حرف م 2 بار مکسور، اور سورت کوثر میں حرف ء أ (ہمزہ) بھی = 2 بار مکسور)
(ii) اور آیت تسمیہ اور سورت کوثر میں بحیثیت مجموعی بطور غیر مکسور گنتی بھی = 4 مساوی ہے۔ (تسمیہ میں حرف م ایک بار غیر مکسور، اور سورت کوثر میں حرف أ (ہمزہ) : 3 بار غیر مکسور)

● آیت بسم اللہ اور سورت الکوثر کے باہم مشترک آنیوالے 8 حروف تہجی میں سے 5 قسم کے مکسور حروف تہجی کی ان دونوں میں میزان = 8 ہے (ب ل ہ ح ن) بالترتیب 2+2+1+1+2 = 8)
● جب کہ آیت بسم اللہ اور سورۃ الکوثر کے باہم مشترک آنیوالے 8 حروف تہجی میں سے 3 قسم کی مکسور حروف تہجی کی ان دونوں میں میزان = 16 ہے۔ جن میں 2:1 کی نسبت ہے۔

مذکورہ 2 قسم کے مکسور حروف تہجی میں سے ایک حرف تہجی (م) تسمیہ (آیت بسم اللہ) کا ہے اور ایک ہی حرف تہجی أ (ہمزہ) سورت الکوثر کا ہے (جو کہ برابر کی نسبت ہے)

اسی طرح آیت بسم اللہ والا ایک انفرادی (یعنی سورت الکوثر سے مختلف) حرف (م) آیت بسم اللہ میں 2، بار مکسور آتا ہے اور سورت کوثر والا ایک انفرادی (یعنی آیت تسمیہ سے مختلف) حرف أ (ہمزہ) بھی سورت الکوثر میں 2 ہی بار مکسور آتا ہے یہ تعداد (2، 2) بھی برابر ہوئی۔

بحروف مکرر آیت تسمیہ (بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ) اور سورت الکوثر میں باہم مشترک آنیوالے 8 قسم کے حروف تہجی (ب ا ل ہ ر ح ن ي = 8) میں سے 4 حروف تہجی 4 بار آیت تسمیہ میں مکسور آتے ہیں (یعنی ب ہ ح ن تعداد 1+1+1+1 = 4)

اور 3 حروف تہجی 4 ہی بار سورت الکوثر میں مکسور آتے ہیں (یعنی ب ل ن بہ تعداد 1+2+1 =4) جو کہ برابر ہیں۔

....

تسمیہ اور سورت الکوثر کے باہم غیر مشترک (انفرادی) 12 حروف تہجی کا تذکرہ

آیت تسمیہ کے حروف اور سورت الکوثر کے حروف میں باہم مختلف (یعنی انفرادی حیثیت سے) آنے والے 12 قسم کے حروف تہجی میں سے دو حروف تہجی = س م بسم اللہ کے اور باقی 10 حروف تہجی = أ ت ث ش ص ط ع ف ک و سورۃ الکوثر کے ہیں۔

ان 12 حروف میں سے آیت تسمیہ کا ایک حرف م اس آیت میں 2 بار مکسور آتا ہے جب کہ سورت الکوثر کا بھی ایک ہی حرف أ (ہمزہ) سورت الکوثر میں 2 ہی بار مکسور آتا ہے اس طرح یہ تعداد بھی برابر ہوئی۔

یعنی: تسمیہ (آیت بسم اللہ) کے حروف اور سورت الکوثر کے حروف میں باہم مشترک آنیوالے 8 قسم کے حروف تہجی میں مکسور آنے والے حروف کی میزان 8 ہے (یعنی ب ل ہ ح ن بہ تعداد 2+2+1+1+2 =8) ان میں سے نصف یعنی 4 حروف آیت بسم اللہ میں مکسور آتے ہیں۔

(ب ہ ح ن بہ تعداد 1+1+1+1 =4)

اور 4 ہی (یعنی برابر) حروف سورت الکوثر میں مکسور آتے ہیں (ب ل ن بہ تعداد 1+2+1 =4)

....

(یاد رہے کہ یہ مکسور حروف کی تخصیص آیت تسمیہ اور سورت الکوثر کی حرکتِ اول کسرہ یعنی زیر کی مناسبت سے ہے' اور اس کے ساتھ ہی ان کے متوازی باقی غیر مکسور حروف بھی جوڑے کی صورت میں اپنے متوازن اعداد و شمار کے ساتھ سامنے آرہے ہیں)

اسی طرح آیت تسمیہ کے حروف اور سورت الکوثر کے حروف میں باہم مختلف یعنی انفرادی حیثیت سے آنے والے 12 قسم کے حروف تہجی میں 4 حروف مکسور ہیں (تسمیہ میں م بہ تعداد 2.........اور سورت الکوثر میں أ بھی بہ تعداد 2 اور ان کی مجموعی تعداد =4)

جو کہ تسمیہ اور سورت الکوثر میں باہم مشترک آنیوالے 8 مکسور حروف کا نصف ہیں (تسمیہ میں= ب ہ ح ن بہ تعداد 1+1+1+1 =4 '

الکوثر میں= ب ل ن بہ تعداد 1+2+1 =4' میزان =8)

اور دونوں جگہ انفرادی حیثیت سے (یعنی باہم مختلف) آنیوالے مذکورہ 4 مکسور حروف میں سے 2 یعنی نصف مکسور حروف آیت تسمیہ کے ہیں (م =2) اور 2 ہی مکسور حروف سورت الکوثر کے ہیں (أ =2) جو کہ برابر ہیں۔

سورت کوثر کے حروف :-

إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ③

إِ نَّ آ أَ عْ طَ يْ نٰ كَ ا لْ كَ وْ ثَ رَ ○ فَ صَ لِّ لِ رَ بِّ كَ وَ ا نْ حَ رْ ○ إِ نَّ شَ ا نِ ءَ كَ هُ وَ ا لْ أَ بْ تَ رُ ○ حروف کی میزان =42

نیز باہم مختلف آنیوالے مذکورہ 2 مکسور حروف تہجی میں ایک ایک قسم کا حرف تہجی مکسور ہے جو کہ برابر تعداد ہے (بالترتیب تسمیہ میں م اور سورت الکوثر میں أ یعنی ہمزہ)۔

آیت تسمیہ اور سورت الکوثر کے حروف تہجی میں باہم مختلف آنیوالے مذکورہ صدر 12 قسم کے حروف تہجی میں سے '2 حروف تہجی مکسور آتے ہیں۔

(یعنی تسمیہ میں = م اور سورت الکوثر میں =أ ہمزہ) جن کی متعلقہ آیات میں کل میزان 8 بنتی ہے (یعنی تسمیہ میں حرف م کی کل میزان

=3+ الکوثر میں حرف أ یعنی ہمزہ کی کل میزان =5 ' ان کی مجموعی میزان =8) جن کی بطور مکسور حروف میزان =4 (تسمیہ میں م
=2 اور الکوثر میں أ =2 جن کی میزان =4)
اور بطور غیر مکسور حروف میزان بھی =4 (تسمیہ میں م =1 اور الکوثر میں أُ =3 کُل میزان =4) برابر ہے۔

....

آیت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے 'سُورت الکوثر سے مختلف مکسور حروف کی میزان =2 (م= 2)
اور آیت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے 'سُورت الکوثر سے مختلف غیر مکسور حروف کی میزان بھی =2 (س م بہ تعداد 1 +1 = 2) برابر ہے۔

....

آیت بسم اللہ اور سورت الکوثر کے باہم مشترک آنیوالے 8 حروف تہجی میں سے 3 قسم کے غیر مکسور حروف تہجی کی ان دونوں میں میزان = 16
(ا ر ي بہ تعداد 8+6+2 =16)
اور آیت بسم اللہ اور سورت الکوثر کے' باہم مختلف آنیوالے 12 حروف تہجی میں سے 10 قسم کے غیر مکسور حروف تہجی کی ان دونوں میں میزان =15)
(س ت ث ش ص ط ع ف ک و بہ تعداد 1+1+1+1+1+1+1+1+4+3 =15) میں 1 کا فرق ہے۔
(جو کہ طاق میزان کا 2 حصوں میں متوازن تجزیہ ہے)

....

جیسا کہ ظاہر ہے کہ آیت مبارکہ تسمیہ (یعنی بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ) کے دو معروف معنوی اجزاء ہیں' جُزوِ اول = بِسۡمِ اللّٰہِ (جس میں اللہ پاک کے مبارک نام سے شروع کرنے کا ذکر ہے) اور جُزوِ ثانی = الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہے (جس میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ عالیہ الرَّحمٰن اور الرحیم مذکور ہیں) آیئے دیکھیں کہ سورت الکوثر اور اس کے شروع کی آیت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے حروف میں باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی کی' تسمیہ کے ان دونوں اجزاء کے حروف کے ساتھ فرداً فرداً کیا عددی نسبت ہے؟
تسمیہ کے حصۂ اول بِسۡمِ اللّٰہِ کے' سُورت الکوثر سے مشترک حروف تہجی کی تعدادِ اقسام = 4 (ب ا ل ہ)
اور تسمیہ کے حصۂ دوم الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے' سُورت الکوثر سے مشترک حروف تہجی کی تعدادِ اقسام بھی =4 (ر ح ن ي) برابر ہے۔

....

تسمیہ (بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ) اور سُورت الکوثر کے باہم مشترک آنیوالے 8 قسم کے حروف میں سے تسمیہ کے دونوں معروف اجزاء بِسۡمِ اللّٰہِ اور الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ میں جو جو حروف آتے ہیں' ان کا سُورت الکوثر کی تینوں آیات مبارکہ کے حروف کے ساتھ فرداً فرداً عددی ربط ہے۔

سُورت الکوثر کے حروف' اور اس کے شروع کی آیت تسمیہ کے حروف میں باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی میں سے :۔

(i) تسمیہ کے جزاول بِسۡمِ اللّٰہِ کے' سُورت الکوثر کی پہلی آیت (اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ) کے حروف سے باہم مشترک آنیوالے 2 حروف تہجی (ا ل) کی سورت الکوثر کی پہلی آیت میں میزان =3 (ا ل : 2+1 = 3)

(ii) اور تسمیہ کے جُزوِ ثانی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے' سُورت الکوثر کی پہلی آیت کے حروف سے باہم مشترک آنیوالے 3 حروف تہجی (ر ح ن) کی سورت الکوثر کی اس پہلی آیت میں میزان =4 (ر ح ن بہ تعداد 2+1+1 =4) میں ایک کا فرق ہے نیز کلیدی حروف تہجی بالترتیب 2 اور 3 میں بھی 1 کا فرق ہے۔

(i) تسمیہ کے جزءِاول بِسۡمِ اللّٰہِ کے، سورت الکوثر کی دوسری آیت (فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ) کے حروف سے باہم مشترک آنیوالے 3 حروف تہجی (ب ا ل) کی سورت الکوثر کی اس دوسری آیت میں میزان =4 (ب ا ل بہ تعداد 1+1+2 =4)

(ii) اور تسمیہ کے جزءدوم الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے سورت الکوثر کی اس دوسری آیت کے حروف سے باہم مشترک آنیوالے 3 ہی حروف تہجی (ر ح ن) کی سورت الکوثر کی اس دوسری آیت میں میزان بھی =4 (ر ح ن بہ تعداد 1+1+2 =4) برابر ہے۔

میزان کے متعلقہ کلیدی حروف تہجی بالترتیب 3 اور 3 بھی برابر ہیں۔

(i) آیت تسمیہ کے جزءِاول بِسۡمِ اللّٰہِ کے، سورت الکوثر کی تیسری آیت (اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ) کے حروف سے باہم مشترک آنیوالے 2 حروف تہجی (ا ل) کی سورت الکوثر کی اس تیسری آیت میں میزان =4 (ا ل بہ تعداد 3+1=4)

(ii) اور تسمیہ کے جزءِ ثانی الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے سورت الکوثر کی اس تیسری آیت کے حروف تہجی سے باہم مشترک آنیوالے 3 حروف تہجی (ہ ر ن) کی سورت الکوثر کی اس تیسری آیت میں میزان بھی =4 (ہ ن ی بہ تعداد 1+1+2 =4) برابر ہے۔

اور ان کے متعلقہ کلیدی حروف تہجی بالترتیب 2 اور 3 میں 1 کا فرق ہے۔

سورت الکوثر کے آیت تسمیہ (بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ) کے ساتھ باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی (ب ا ل ہ ر ح ن ی) کی سورت الکوثر کی تمام تینوں آیات میں میزان 23 ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

سورت الکوثر کی پہلی آیت انا اعطینٰک الکوثر کے تسمیہ کے ساتھ مشترک آنیوالے حروف تہجی کی اس پہلی آیت میں میزان =7 (ا ل ر ن ی بہ تعداد 2+1+1+2+1 =7)

(ii) اور سورت الکوثر کی دوسری آیت فصل لربک وانحر کے تسمیہ سے مشترک حروف تہجی کی اس دوسری آیت میں میزان =8 (ب ا ل ر ح ن بہ تعداد 1+1+2+2+1+1 =8)

(iii) اور اس سورت کی تیسری آیت ان شانئک ھو الابتر کے تسمیہ سے مشترک حروف تہجی کی اس تیسری آیت میں میزان =8 (ا ل ہ ر ن بہ تعداد 3+1+1+1+2 =8)

ان کوائف کے مطابق سورت الکوثر کے آیت تسمیہ کے حروف سے باہم مشترک آنیوالے حروف کی، سورت الکوثر کی تینوں آیات میں علیحدہ علیحدہ گنتی بالترتیب 7، 8، 8 متناسب عددی تقسیم ہے۔ کیونکہ انکا کل (یعنی مقسوم علیہ) = 23 طاق ہے۔

یوں نہیں کہ، مثلاً مذکورہ 23 حروف کی سورت الکوثر کی پہلی آیت میں میزان 11، دوسری آیت میں 5 اور تیسری آیت میں 7، یا ایسی ہی کسی غیر متناسب گنتی سے ہوتی ہو، جن کی مجموعی میزان اگرچہ اس طرح بھی 23 ہی بنتی، مگر اسطرح ان حروف کی تینوں آیات میں تقسیم کو متوازن نہیں کہا جاسکتا تھا، اسکے برعکس، جیساکہ شروع سے ہی یہ حقیقت واضح اور بیّن شواہد کے ساتھ معرض ثبوت میں آرہی ہے کہ قرآن کریم کے ہمہ جہت اعجازی اوصاف کے مطابق اس کے الفاظ و حروف میں بھی ہر جگہ متوازن ہندسی ترتیب و تخصیص کا نہایت عمیق، دقیق اور دانشمندانہ اہتمام موجود ہے جو کہ صرف کلامِ الٰہی کا فقید المثال اور نادر الوجود امتیاز و اختصاص ہے۔

چونکہ سورت الکوثر کے حروف میں سے آیت تسمیہ کے حروف سے مشترک آنے والے حروف کی سورت الکوثر کی تینوں آیات میں میزان کا ہندسہ 23 یعنی طاق ہے، لہٰذا ان مشترک حروف کی سورت الکوثر کی تینوں آیات مبارکہ میں یہ تعداد (7، 8 اور 8) ہی متوازن عددی حیثیت کی حامل

ہے۔

علاوہ ازیں:

(i) سورت الکوثر کی پہلی آیت انا اعطینک الکوثر کے۔ تسمیہ سے مشترک آنیوالے حروف تہجی کی اس پہلی آیت میں میزان =7 (ا، ل ر ن ی بہ تعداد 2+1+1+2+1 =7)
اور اس پہلی آیت کے تسمیہ سے مختلف باقی حروف کی اس آیت میں میزان =8 (أ ث ط ع ک و بہ تعداد 2+1+1+1+2+1 =8) میں 1 کے فرق کی متوازن نسبت ہے (کیونکہ پہلی آیت کے تمام حروف کی میزان کا ہندسہ 15 طاق ہے)

....

(ii) سورت الکوثر کی دوسری آیت فصل لربک وانحر کے تسمیہ سے مشترک آنیوالے حروف تہجی کی اس دوسری آیت میں میزان =8 (ب ا ل ر ح ن بہ تعداد 1+1+2+2+1+1 =8)
اور اس آیت کے تسمیہ سے مختلف آنیوالے باقی حروف کی اس دوسری آیت میں میزان =4 (ص ف ک و بہ تعداد 1+1+1+1 =4) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

(iii) سورت الکوثر کی تیسری آیت ان شانئک ھو الابتر کے تسمیہ سے مشترک آنیوالے حروف تہجی کی اس تیسری آیت میں میزان =8 (ا ل ہ ر ن بہ تعداد 3+1+1+1+2 =8)
اور اس آیت کے تسمیہ سے مختلف آنیوالے باقی حروف کی اس تیسری آیت میں میزان =7 (أ ت ش ک و بہ تعداد 3+1+1+1+1 (7= 1+
دو متوازن اجزا میں تخصیص و تعین کی صورت میں 8 اور 7 میں بھی باہم 1 کے فرق کی ریاضیاتی موافقت ہے۔ کیونکہ اس تیسری آیت مبارکہ کے حروف کی میزان کا ہندسہ بھی طاق یعنی 15 ہے۔

....

مزید براں آیت مبارکہ تسمیہ کے۔ سورت الکوثر کے حروف کے ساتھ اشتراک و مماثلت رکھنے والے الکوثر کی پہلی آیت کے 5، دوسری آیت کے 6، اور تیسری آیت کے 5 حروف کی میزان =16 ہے اور آیت تسمیہ کے سورت مبارکہ الکوثر کے حروف سے مختلف الکوثر کی پہلی آیت کے 6، دوسری آیت کے 4 اور تیسری آیت کے 5 حروف کی میزان =15 ہے۔ اس طرح ان دونوں میزانوں 16 اور 15 میں بھی 1 کا فرق ہے۔
آیت بسم اللہ (تسمیہ) اور سورت الکوثر کے باہم مشترک آنیوالے حروف کی تعداد اقسام =8 (مذکورہ)

اور آیت بسم اللہ کے سورت الکوثر سے باہم مختلف آنیوالے حروف کی تعداد اقسام =12 (مذکورہ صدر) میں 3:2 کا تناسب ہے۔

....

آیت تسمیہ اور سورت الکوثر میں:۔
باہم مختلف (انفرادی) حروف کی تعداد اقسام =12
تسمیہ میں: م س ی بہ تعداد 3+1 =4، اور سورت الکوثر میں: أ ت ث ش ص ط ع ف ک و، بہ تعداد 5+1+1+1+1+1+1+1+4+3 =19 اس طرح یہ 12 مختلف حروف تہجی اور ان کی تسمیہ اور سورت الکوثر میں میزانوں (4+ 19 = 23) میں 1:2 کی نسبت 1 کا فرق ہے۔

....

آیت تسمیہ اور سورت الکوثر میں باہم مختلف (یعنی انفرادی حیثیت سے) آنیوالے مذکورہ 12 حروف تہجی میں:۔

آیت تسمیہ والے مکسور حروف کی میزان = 2 (م =2)

اور سورت الکوثر والے مکسور حروف کی میزان بھی =2 (اُ = 2) برابر ہے۔

....

اسی طرح آیت تسمیہ اور سورت الکوثر میں باہم مشترک آنیوالے 8 حروف تہجی (ب ا ل ہ ر ح ن ي) میں:۔

آیت تسمیہ والے مکسور حروف کی میزان =4 (ب ہ ح ن بہ تعداد 1+1+1+1=4)

اور سورت الکوثر والے مکسور حروف کی میزان بھی =4 (ب ل ن : 1+2+1=4) بھی برابر ہے۔

....

واقعہ معراج کے متعلق غیروں کی شہادت

تفسیر ابن کثیرؒ میں یہ واقعہ خوب وضاحت سے درج ہے کہ جب شاہ روم قیصر کے پاس اللہ کے حبیب ﷺ نے اپنا نامہ مبارک دے کر حضرت دحیہؓ کو بھیجا جس کی تفصیل صحیح بخاری سمیت دیگر اصح کتب میں موجود ہے جس کے آخری ذکر میں ہے کہ شاہ روم ہرقل نے نامہ مبارک پڑھنے کے بعد آپ ﷺ کے حالات کی تحقیق کرنے کے لیے اس وقت عرب سے شام آئے ہوئے ایک قافلے کو جو تجارت کی غرض سے آیا تھا، طلب کیا۔ شاہی حکم کے مطابق ابوسفیان بن حرب اور اس کے رفقاء کار حاضر کئے گئے، شاہ ہرقل نے ان سے وہ سوالات کئے جن کی تفصیل صحیح بخاری میں موجود ہے، ابوسفیان کی دلی خواہش یہ تھی کہ وہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کچھ ایسی باتیں کہہ دے جس سے آپ ﷺ کی حقارت اور بے حیثیت ہونا ظاہر ہو مگر ابوسفیان کہتے ہیں کہ مجھے اپنے اس ارادے کی تکمیل میں اور کوئی چیز مانع نہ تھی سوائے اس کے کہ کوئی ایسی بات میرے منہ سے نکل جائے جس سے میں بادشاہ کی نظروں سے گر جاؤں اور میرے ساتھی مجھے ہمیشہ جھوٹا ہونے کا طعنہ دیتے رہیں، البتہ مجھے اس وقت خیال آیا کہ میں اس کے سامنے واقعہ معراج بیان کروں گا جس کا جھوٹ ہونا بادشاہ خود سمجھ جائیگا تو میں نے کہا کہ میں ان کا ایک معاملہ آپ سے بیان کرتا ہوں جس کے متعلق آپ خود معلوم کرلیں گے کہ وہ جھوٹ ہے۔ ہرقل نے پوچھا کہ وہ کیا واقعہ ہے؟ ابوسفیان نے کہا کہ یہ مدعی نبوت یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک رات میں مکہ مکرمہ سے نکلے اور آپ کی اس مسجد بیت المقدس میں پہنچے پھر اسی رات میں صبح سے قبل مکہ شریف واپس پہنچ گئے۔ بیت المقدس کا سب سے بڑا عالم اس وقت ہرقل بادشاہ کے قریب سرہانے کھڑا تھا۔ یہ سن کر وہ بول اٹھا کہ ہاں میں اس رات سے واقف ہوں، بادشاہ اس کی طرف متوجہ ہوا کہ تو کیسے واقف ہوا؟ اس نے کہا کہ میری عادت تھی میں اس وقت تک نہیں سوتا تھا جب تک بیت المقدس کے تمام دروازے بند نہ کردوں، اس رات کو حسب عادت میں نے تمام دروازے بند کر دیئے، مگر ایک دروازہ بند نہ ہوسکا تو میں نے تمام عملے کو بلوالیا، سب نے مل کر زور لگایا تب بھی بند نہ ہوسکا، بلکہ دروازے کے کواڑ اپنی جگہ سے ہل نہ سکے، ہم نے عاجز آ کر نجاروں اور بڑے بڑے کاریگروں کو بلوالیا، انہوں نے خوب، دماغ لڑایا مگر ہمت ہار کر انہوں نے کہا کہ اس دروازے پر عمارت کا بوجھ پڑ گیا ہے اب یہ صبح سے قبل بند نہیں ہوگا، اس کو صبح ہی دیکھیں گے۔ میں یوں ہی دروزاہ کھلا چھوڑ کر چلا گیا صبح جب میں آیا تو اس دروازے کے قریب ایک چٹان میں تازہ سوراخ بھی ہوا ہوا تھا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اس چٹان میں کوئی جانور باندھا گیا ہو، میں نے صبح اپنے ساتھیوں سے کہا کہ رات اس دروازے کو اللہ نے شاید اس وجہ سے بند ہونے سے روک دیا کہ یہاں کوئی نبی آنے والا تھا اور آپ ﷺ نے یہاں نماز بھی پڑھی، اس کے بعد دوسری باتیں ہیں۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیرؒ جلد 3 صفحہ 24)

سُورت فاتحہ کی آیت اُوّل کے حروف

کے بے مثال عددی ربط کا بیان

سورت فاتحہ کی آیت اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے حروف اور ان کے اعداد کا زیرِ نظر اعجازی تذکرہ 60 صفحات کی جس کثرت کو محیط ہے ، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مکمل سُورت فاتحہ کے حروف کا بیان کس قدر تفصیلی' اور کتنی کتابی ضخامت کا متقاضی ہے ؟ لہٰذا اس باب میں سُورت فاتحہ کی پہلی آیت کے حروف و اعداد کے قدرے تفصیلی جائزہ و تذکرہ ، اور اس حوالے سے متعلقہ بعض دیگر امور پر بالاختصار نگاہ ڈالنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

سورت فاتحہ کی پہلی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(سب تعریف واسطے اللہ کے جو سب جہانوں کا پروردگا ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اس آیت کے حروف کی تفصیل و تعداد= اَ لْ حَ مْ دُ لِ لّٰ ہِ رَ بِّ ا لْ عٰ لَ مِ یْ نَ =17

اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے یہ 17 حروف' حسبِ ذیل 12 قسم کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہیں:-

أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ي ن =12

(ہمزہ اور الف کی الگ الگ پہچان کے لئے یہاں بھی ہمزہ کو أ اور الف کو ا لکھا گیا ہے)

(12 اقسام کے کلیدی حروف تہجی میں سے دو حروف ل اور م کے مزید 5 مکررات سمیت سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے حروف کی کل میزان' 17 بنتی ہے-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۞ اَ لْ حَ مْ دُ لِ لّٰ ہِ رَ بِّ ا لْ عٰ لَ مِ یْ نَ =17

ہمزہ أ ل ح م د ہ ر ب الف ا ع ي ن =12

17= 1 5 1 2 1 1 1 1 1 1 1 1

(أ = 1' ل= 5' ح = 1' م = 2' د = 1' ہ = 1' ر = 1' ب = 1' ا = 1' ع = 1' ي = 1' ن = 1= 17)

اس طرح سُورت فاتحہ کی آیتِ اول کے کلیدی حروفِ تہجی =12' اور ان کی آیت اول میں کل میزان =17 ہوئی۔

سورت فاتحہ کی آیت اول کے ان حروف میں' اس سورت کی حرکتِ اول؛ یعنی اَلْحَمْدُ کی حرکتِ اول زبر یا فتحہ کی مناسبت سے:-

(i) مفتوح حروف کی میزان =5 (اَ حَ رَ لَ نَ)

(ii) اور باقی غیر مفتوح حروف کی میزان =12 (باقی حروف)

جن میں ایک جزو 5 ہے- (الحمد لو قرآن کا ایک مخصوص منفرد انداز اعجاز)

سُورت فاتحہ کی پہلی آیت کے حروف کی ترتیب و تعداد میں مضمر عظیم ترین بصیرت' فراست اور حکمت پر مبنی اعجازی خصوصیات کی آئندہ تفصیلات کی حسب ضرورت تصدیق و تفہیم کے لئے اس آیت مبارکہ کے حروف کے مفصلہ بالا شماریاتی کوائف پیش نظر رکھیں۔

ضروری نوٹ:- اُوپر ابتداً زیرِ جائزہ حروف کی تعداد ہر متعلقہ حرف کے نیچے درج ہے۔ مگر بعد کی تفصیلات میں عموماً' حروف کا اندراج

پہلے 'اور ان حروف کی گنتی کے ہندسے 'ان حروف کی ترتیب کے عین مطابق 'ان کے آگے لکھے گئے ہیں۔ تاہم جہاں ضرورت ہو' ہر حرف کی گنتی 'اور اعراب و حرکات کی صورتحال کا اطمینان متعلقہ آیت / آیات کا اصل متن دیکھ کر کر سکتے ہیں۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول کے حروف کے عددی جائزہ کے سلسلہ میں پہلے اس کے

لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے حروف کا تذکرہ

سُورت فاتحہ کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے حرفِ اول اَ (ہمزہ مفتوح) کی بطور حرفِ تہجی تعداد =1

اور اس حرفِ اول کی اس آیت میں کل میزان بھی =1 (برابر)

....

سُورت فاتحہ کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے کلیدی حروفِ تہجی کی تعدادِ اقسام =5 (اَ ل ح م د)

اور ان 5 قسم کے حروف تہجی کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ میں کل میزان بھی =5 (1+1+1+1+1) برابر ہے۔

....

سُورت فاتحہ اول (اَلْحَمْدُ) کے کلیدی حروفِ تہجی کی تعدادِ اقسام =5 (اَ ل ح م د)

اور ان 5 کلیدی حروف تہجی کی آیتِ اول میں کل میزان =10 (1 5 1 2 1) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

سُورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف (اَ ل ح م د) کے علاوہ اس سورت کی پہلی آیت کے باقی کلیدی حروفِ تہجی کی تعدادِ اقسام =7 (ہ ر ب ا ع ي ن)

اور ان باقی 7 قسم کے کلیدی حروفِ تہجی کی اس آیت میں کل میزان بھی =7 (1+1+1+1+1+1+1) (یعنی ہر حرف ایک ایک بار) پس دونوں متوازی اجزاء برابر ہیں۔

....

سورت فاتحہ (نیز اس سورت کی پہلی آیت) کے پہلے لفظ الحمد کے مذکورہ 5 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے :-

آیت اول میں مفتوح آنیوالے 'حروفِ تہجی کی تعداد =3 (اَ ل ح)

اور آیت اول میں غیر مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد بھی = 3 (ل م د)

برابر ہے۔

(حرف ل' آیت اول میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' دونوں حیثیت سے آتا ہے)

یاد رہے کہ یہ مفتوح حروف تہجی کی تخصیص اس سُورت کی حرکتِ اول فتحہ یعنی زَبر کی مناسبت سے ہے۔ جس کے اعداد و شمار میں توازن ہے اور باقی غیر مفتوح حروف میں بھی بعینہ عددی توازن ہے۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ہے کہ مفتوح حروف تہجی سے وہ تمام حروف مراد ہیں جو خواہ خالصتاً" مفتوح (یعنی صرف فتحہ یا زَبر کے ساتھ) ہی آتے ہیں' اور خواہ غیر مفتوح کے ساتھ ساتھ مفتوح بھی 'یعنی ہر دو حیثیت سے آتے ہیں' تاہم حروف کے تجزیاتی عمل میں ایسے کثیرالاعراب حروف کے فتحہ کے ساتھ یعنی مفتوح آنے 'یا دیگر اعراب و حرکات کے ساتھ 'یعنی غیر مفتوح آنے کو علیحدہ علیحدہ حیثیت سے شمار کیا گیا ہے۔

سورت الفاتحہ کی آیتِ اول کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے 5 حروف تہجی میں سے:۔
پہلی آیت میں کسی نہ کسی طور مفتوح بھی آنیوالے 3 حروف تہجی کی (تمام اعراب و حرکات کے ساتھ) پہلی آیت مین کل میزان =7 (اَ ل ح بہ تعداد 1+5+1)
اور لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے 5 حروف تہجی میں سے) پہلی آیت میں کسی طور غیر مفتوح آنیوالے 3 حروف تہجی کی پہلی آیت میں کل میزان =8 (ل م د بہ تعداد 5+2+1) میں 1 کا فرق ہے (اعدادِ قرآن کا ایک اعجازی انداز جس کی مفصل توجیہہ "اعدادِ قرآن کے اعجازی انداز" کے زیرِ عنوان گزر چکی ہے۔)

....

نیز 3 مفتوح حروف تہجی (اَ ل ح) اور 3 ہی غیر مفتوح حروف تہجی (ل م د) برابر ہیں جن میں سے حرف ل غیر مفتوح بھی اور مفتوح بھی یعنی مشترک آتا ہے۔
سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے پہلے لفظ الحمد، جس کے پہلے حرف آ (ہمزہ مفتوح) کی پہلی آیت میں کل میزان بھی =1

اور (پہلی آیت کی لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے اس حرف اول اَ (ہمزہ مفتوح) کے علاوہ،
اس لفظ اول (اَلْحَمْدُ) کے باقی 4 حروف تہجی (ل ح م د) میں سے
تمام آیت اول کے تناظر میں بطور مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =2 (ل ح)
اور بطور غیر مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی =2 (م د) برابر ہے۔

....

نیز آیتِ اول میں بطور مفتوح آنیوالے لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے مذکورہ 2 حروف تہجی کی آیتِ اول میں کل میزان =6 (ل ح بہ تعداد 5 + 1 =6)
اور بطور غیر مفتوح آنیوالے لفظِ اول کے مذکورہ 2 حروف تہجی کی آیت اول میں کل میزان =3 (م د بہ تعداد 2 + 1 =3) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

سورت الفاتحہ کی پہلی آیت، کے پہلے لفظ اَلْحَمْدُ کے پہلے حرف اَ (ہمزہ) کے علاوہ،
پہلے لفظ (الحمد) کے باقی حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =4 (ل ح م د =4)
اور ان 4 کلیدی حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =28 (13 ل 2 ح 10 م 3 د =28) میں 7:1 کا تناسب ہے۔

....

الفاتحہ کی پہلی آیت کے پہلے لفظ الحمد والے حروف کے علاوہ؛
اس آیت کے باقی 3 الفاظ (لِلّٰهِ۔ رَبِّ۔ الْعٰلَمِيْنَ) کے مفتوح حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =3 (ر ل ن)
اور ان 3 حروف تہجی کی پہلی آیت میں کل میزان =6 (1 ر + 4 ل + 1 ن)
میں 2:1 کی نسبت ہے (ان میں الحمد والا ایک ل شمار نہیں ہے۔)

....

الفاتحہ کی آیتِ اول کے لفظِ اول الحمد کے علاوہ،

اس آیت کے باقی 3 الفاظ (مذکورہ) میں مفتوح حروف کی میزان =3 (ر ل ن بہ تعداد 1+1+1 =3)

اور آیت اول کے باقی 3 الفاظ کے حروف کی بطور غیر مفتوح حروف میزان =9 (ل ہ ب ا ع م ی بہ تعداد 3+1+1+1+1+1+1 1) میں 1:3 کی نسبت ہے۔ (لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ)

....

جیسا کہ قبل ازیں واضح کیا جا چکا ہے کہ یہاں حرف ل مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی ' ہر دو حیثیت سے آتا ہے۔

علاوہ ازیں = سورت فاتحہ کی آیت اول کے 12 کلیدی حروف تہجی ' اور 17 تمام حروف میں : -

آیت اول
سورت فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

اَ لْ حَ مْ دُ لِ لّٰ ہِ رَ بِّ الْ عٰ لَ مِ یْ نَ =17

ہمزہ
أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ی ن =12
1 1 1 1 1 1 1 1 2 1 5 1 =17

(i) واحد حروف تہجی 10 اور ان کی میزان بھی =10

(ii) اور بالمکررات حروف تہجی 2 کی میزان =7 (ل م بہ تعداد 5+2 =7)

میں 5:1 کی نسبت اور ان کی میزانوں میں جزو اول کی میزان =10 ہے -

(اعداد قرآن کا ایک منفرد انداز جس کے مطابق مقابل نوعیت کے اجزاء میں سے کبھی کوئی ایک جز 10 یا 5 یا انکی قبیل سے ہوتا ہے۔)

....

نیز سورت فاتحہ کی آیت اول میں:۔

(i) منقوط (نقطہ دار) حروف تہجی =3 ' اور ان کی میزان بھی =3 برابر ہے -

(ii) اور غیر منقوط حروف تہجی =9 اور ان کی میزان =14

منقوط حروف تہجی =3 اور غیر منقوط حروف =9 میں 1:3 کی نسبت ' نیز ان کی میزانوں 3 اور 14 میں 1:5 کی نسبت سے 1 کا تناقص ہے۔

نیز الفاتحہ کی آیت اول میں:۔

(i) حروف حلقی کی اقسام =4 ' (أ ح ہ ع)

(ii) اور حروف غیر حلقی کی اقسام =8 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

نیز ان کی میزانوں ' بالترتیب حروف حلقی کی =4 اور حروف غیر حلقی کی =13 میں شامل ہر دو ہندسوں کی میزان بھی (1+3) =4 برابر ہے -

....

سورت فاتحہ کی آیتِ اول کے لفظ اَلْحَمْدُ اور باقی الفاظ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے حروف کی آیت اول ' نیز تمام سورت فاتحہ میں شماریاتی تفصیل -

لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے حروف کی

آیت اول میں تفصیل:۔

	أ	ل	ح	م	د		
کلیدی حروف تہجی						=	5
آیت اول میں میزان	1	5	1	2	1	=	10
ان میں مفتوح حروف	1	1	1	-	-	=	3
ان میں غیر مفتوح حروف	-	4	-	2	1	=	5

....

آیت اول کے باقی الفاظ (لِلّٰہِ۔رَبِّ۔الْعٰلَمِیْنَ) کے حروف کی آیت اول میں تفصیل:۔

ان 3 الفاظ کے کلیدی حروف تہجی =7 ، ر ب ا ع ي ن

اور ان کی مذکورہ 3 الفاظ میں کل میزان بھی =7 (ہر حرف ایک ایک بار)

لفظ اول الحمد کے حروف کی تمام سورت فاتحہ میں تعداد= (أ =5 ل=18 ح=3 م=12 د= 4) = 42

آیت اول کے باقی 3 الفاظ کے حروف کی تمام سورت فاتحہ میں تعداد:۔

(ہ=4 ر=6 ب=3 ا=16 ع=6 ي=13 ن=10) = 58

....

اور ان حروف و اعداد کی رو سے:۔

(i) الفاتحہ کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ اور آیت اول کے 2 الفاظ لِلّٰہِ ۔الْعٰلَمِیْنَ کے باہم مشترک دو حروف تہجی ل اور م کی' ان الفاظ میں بطور غیر مفتوح حروف کی میزان =5 (ل م بہ تعداد 4+1=5)

(ii) اور بدون حروف لفظ اول (أ ل ح م د) آیت اول کے باقی 3 الفاظ میں غیر مفتوح حروف کی میزان بھی =5 (ا ب ع ہ ي بہ تعداد 1+1+1+1+1=5) برابر ہے۔

....

نیز فاتحہ کی آیتِ اول کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے انفرادی مفتوح حروف تہجی کی تعداد =2 (أ ح)

اور فاتحہ کی آیت اول کے باقی الفاظ کے انفرادی مفتوح حروف تہجی بھی =2 (ر ن) برابر ہیں۔

....

نیز سورت فاتحہ کی آیتِ اول کے لفظ اول الحمد کے انفرادی حروف تہجی میں غیر مفتوح حروف تہجی =1 (د)

اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے باقی الفاظ کے انفرادی حروف تہجی میں غیر مفتوح حروف تہجی =5 (ہ ب ا ع ي) میں 1:5 کی نسبت ہے۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول کے 12 کلیدی حروف تہجی ہیں (أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ي ن) جن میں سے:۔

خالصتاً مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی =4 (أ ح ر ن)

اور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی =8 (ل م د ا ب ع ہ ي) میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

الفاتحہ کی آیت اول کے مذکورہ خالصتاً مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی میزان =4 (أ ح ر ن بہ تعداد 1+1+1+1)

اور آیت اول کے ایک مشترکہ کلیدی حرف تہجی ل (جو مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آتا ہے) کی بطور غیر مفتوح میزان بھی =4 (ل =بہ تعداد 4) برابر ہے۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول کے خالصتاً مفتوح حروف تہجی = 4 ' اور ان کی آیت اول میں کل میزان بھی = 4 (اَ ح ر ن ' بہ تعداد 1+1+1+1) برابر ہے۔

....

سُورت فاتحہ کی آیتِ اول کے واحد اور بالمکررات حروف تہجی۔

آیت اول سورت فاتحہ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سورت فاتحہ کی آیت اول کے واحد (یعنی یک بارگی آنیوالے) حروف تہجی = 10 (اَ ح د ہ ر ب ا ع ي ن)
اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے مکرراتی (یعنی ایک سے زائد بار آنیوالے) حروف تہجی = 2 (ل م) میں 1:5 کی نسبت ہے۔

....

پہلی آیت میں مکررات والے مذکورہ 2 کلیدی حروف تہجی (ل اور م) کے حرف مکررات کی' پہلی آیت میں میزان = 5 (ل م ' بہ تعداد 4+1 =5)

اور پہلی آیت کے حروفِ واحدہ کی پہلی آیت میں میزان = 10 (اَ ح د ہ ر ب ا ع ي ن ' بہ تعداد 1+1+1+1+1+1+1+1+1+1 =10) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول میں ان دونوں مکرراتی حروف تہجی (ل اور م) کی کل میزان = 7 ہے (ل = 5 '+ م = 2 = 7) جن میں سے 5 مکررات ہیں۔
سورت فاتحہ کی آیت اول کی کُل حرکات کی تعداد = 12 '
زبر (فتحہ) = 5 ' زیر (کسرہ) = 4 ' پیش (ضمہ) = 1 ' کھڑا زبر = 2 ' مجموعی تعداد = 12
اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے کل اعراب کی تعداد = 6 (جزم = 4 ' تشدید = 2 ' مجموعی تعداد = 6 میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

نیز آیت اول کی حرکات کی تعداد اقسام = 4 (زبر ' زیر ' پیش ' اور کھڑا زبر)
اور ان 4 قسم کی حرکات کی آیت اول میں کل میزان = 12 بحوالہ مفصلہ بالا ' میں 1:3 کی نسبت ہے۔

....

نیز الفاتحہ کی آیت اول کے کل اعراب کی تعداد اقسام = 2 (جزم اور تشدید)
اور ان 2 قسم کے اعراب کی آیت اول میں کل میزان = 6 بحوالہ مفصلہ بالا میں بھی 1:3 کی نسبت ہے۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 5 (اَ ل ح م د ' تعداد بالترتیب 1+2+1+5+1) اور ان 5 کلیدی حروفِ تہجی کی آیت اول میں کل میزان 10 میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

نیز الفاتحہ کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے حروفِ تہجی کی تعداد اقسام = 5 (اَ ل ح م د)
اور ان 5 کلیدی حروفِ تہجی کی لفظِ اول میں میزان بھی = 5 (1+1+1+1+1) برابر ہے۔

....

سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے لفظِ اول الحمد کے علاوہ اس آیت کے باقی 3 الفاظ لِلّٰهِ - رَبِّ - الْعٰلَمِيْنَ میں :-

حروفِ مکررات کی میزان =4 (ل = 4)
اور حروفِ واحد کی میزان =8 (ہ ر ب ا ع م ي ن بہ تعداد 1+1+1+1+1+1+1+1) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

سورت فاتحہ کے کلمۂ اول الحمد کے، تمام آیت اول کے تناظر میں 'حروف مکررات کی میزان =7 (ل م بہ تعداد 5 + 2)
اور آیت اول کے باقی کلمات میں حروف واحدہ کی میزان بھی =7 (ہ ر ب ا ع ي ن بہ تعداد 1+1+1+1+1+1+1 =7) برابر ہے۔

....

سورت فاتحہ کے لفظِ اول' اور آیت اول کے باقی 3 الفاظ میں جدا جدا یعنی انفرادی سطح پر 'بطور حروف واحدہ آنیوالے حروف تہجی کی لفظ اول الحمد میں بطور حروف واحدہ تعداد و میزان =4 (اَ ح م د بہ تعداد 1+1+1+1)
اور آیت اول کے باقی الفاظ لِلّٰہِ - رَبِّ - الْعٰلَمِيْنَ میں بطور حروف واحدہ کی تعداد و میزان =8 (ہ ر ب ا ع م ي ن بہ تعداد 1+1+1+1+1+1+1+1) میں 2:1 تناسب ہے۔

(لفظِ اول اَلْحَمْدُ کا حرف ل' آیت اول کے باقی الفاظ کے حروف میں بطور حرف واحدہ نہیں آتا' بلکہ بطور حرف مکرر آتا ہے جب کہ لفظِ اول اَلْحَمْدُ کا حرف م 'لفظ اول (اَلْحَمْدُ) اور آیت اول کے باقی الفاظ (لِلّٰہِ-رَبِّ-الْعٰلَمِيْنَ) میں جدا جدا اور انفرادی سطح پر 'بطور حرف واحد آیا ہے۔)

سورت فاتحہ کے لفظ اول والے حروف اور حرکت اول والے حروف کی عددی یکسانیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے کلیدی حروف تہجی =12 اَ لِ ح م د ہ ر ب ا ع ي ن اور ان 12 حروف تہجی کی آیت اول میں میزان =17 (بالترتیب) 1+1+1+1+1+1+1+1+2+1+5+1

(i) سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف تہجی =5 (اَ ل ح م د بہ تعداد 1+5+1+2+1=10) کی آیت اول میں میزان = 10
اس میزان (10) میں مفتوح (یعنی اس سورت کی حرکتِ اول فتحہ یا زبر والے) حروف =2 (اَ حَ بہ تعداد 1 + 1)
اور اس میزان میں باقی غیر مفتوح حروف =8 (ل=5 م=2 د=1)

(ii) سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =42
اس میزان (42) میں مفتوح حروف =10 (اَ ل ح م ، بہ تعداد 2+5+1+2)
اور اس میزان میں باقی غیر مفتوح حروف =32 (اَ ل ح م د' بہ تعداد 4+10+2+13+3)

=	اَ	ل	ح	م	د
=	5	18	3	12	4
=	2	5	1	2	-
=	3	13	2	10	4

یہاں بھی تقریباً تمام اعضاء میں 5 اور 10 کا کہیں نہ کہیں عمل دخل ہے نیز مفتوح حروف 10' اور غیر مفتوح حروف =32 کے اعداد کی میزان =5 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

میزان کوائف کی روشنی میں:۔
سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے مفتوح حروف کی' آیت اول میں میزان =2 (اَ ح ، بہ تعداد 1+1)، اور
تمام سورت فاتحہ میں میزان =10 (اَ ل ح م ، بہ تعداد 2+5+1+2) میں 5:1 کا تناسب ہے۔

....

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے غیر مفتوح حروف کی (آیت اول میں میزان =8 (ل م د بہ تعداد 5+2+1)
اور تمام سورت فاتحہ میں میزان =32 (اُ ل ح م د ، بہ تعداد 4+10+2+13+3) میں 4:1 کا تناسب ہے۔

....

لفظ اول الحمد کے حروف تہجی ا ل ح م د کی پہلی آیت میں کل میزان =10 (اَ، لِ، حَ، مِ، دِ، بہ تعداد 1+5+1+2+1)

ان میں مفتوح حروف =2 (اَ حَ، بہ تعداد 1+1) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

اور ان میں غیر مفتوح حروف =8 (لِ مِ دِ بہ تعداد 5+2+1) میں 4:1 کا تناسب ہے۔

سورت فاتحہ کی آیت اول میں (اس سورت کی حرکت اول فتحہ یعنی زَبر کی مناسبت سے) مفتوح حروف تہجی کی اقسام =5= اَ حَ رَ لَ نَ

اور ان 5 قسم کے مفتوح حروف تہجی کی آیت اول میں، تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان =9(1+1+1+5+1) ان میں جزو اول 5 ہے نیز

ان میں 2:1 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔

....

ان میں 4 حروف تہجی اَ حَ رَ نَ آیت اول میں خالصتاً "مفتوح" اور ایک حرف ل مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آتا ہے۔

الفاتحہ کی آیت اول میں، کسی طور مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی کی اقسام =5 اَ حَ رَ لَ نَ

(یعنی صرف مفتوح ہی یا غیر مفتوح کے علاوہ مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی)

ان میں صرف مفتوح ہی آنیوالے حروف کی میزان =4 (اَ حَ رَ نَ، بہ تعداد 1+1+1+1)

اور ان میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف کی میزان بھی =4 (ل =4) برابر ہے۔

(کیونکہ حرف ل آیت اول میں ایک بار مفتوح اور 4 بار غیر مفتوح آیا ہے۔)

آیت اول کے 5 مفتوح حروف تہجی کی	اَ	ح	ر	ل	ن
(i) صرف آیت اول میں میزان =9	1	1	1	5	1
اس میزان 9 میں مفتوح حروف =5	1	1	1	1	1
اور اس میزان میں غیر مفتوح حروف =4	-	-	-	4	-
(ii) تمام سورۃ فاتحہ میں میزان =42	5	3	6	18	10
اس میزان (42) میں مفتوح حروف =19	2	1	5	5	6
اور اس میزان میں غیر مفتوح حروف =23	3	2	1	13	4

(حروف و شمار کی صحت و صداقت کے اطمینان کیلئے سورت فاتحہ کے متن سے رجوع کر سکتے ہیں)

مفتوح حروف =19 میں شامل اعداد کی میزان =(1+9)=10

اور غیر مفتوح حروف =23 میں شامل اعداد کی میزان (3+2)=5 میں 1:2 کا تناسب ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک منفرد و معجزانداز)

....

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =42 (اَ 5 لِ 18 حَ 3 مِ 12 دِ 4 بہ تعداد 5+18+3+12+4)

اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے مفتوح حروف کی تمام سورت فاتحہ میں میزان بھی =42 (اَ 5 حَ 3 رَ 6 لَ 18 نَ 10، بہ تعداد 5+3+6+18+10) برابر ہے۔

یہاں بھی ہر جزو میں 5، 10 کا عمل دخل ہے۔

....

نیز لفظِ اول الحمد کے 5 حروف تہجی ' اور آیت اول کے مفتوح حروف تہجی بھی 5 ہے میں 3 حروف أ ل ح باہم مشترک اور 4 حروف باہم مختلف (یعنی ان کے انفرادی) حروف ہیں ' جن میں 1 کا فرق ہے ' نیز ان کے انفرادی حروف الحمد کے =2 (م د به تعداد 12 + 4 = 16)

اور مفتوح حروف کے بھی 2' (ر ن به تعداد 6 + 10=16)

آیت اول میں یہ میزانیں 16 '16 برابر ہیں۔ یادرہے کہ سورت فاتحہ کی آیت اول کے مذکورہ حروف تہجی کے یہ اعداد و شمار تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں ہیں۔

....

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے کلیدی حروف تہجی =5 أ ل ح م د

اور اس سورت فاتحہ کی آیت اول کے مفتوح کلیدی حروف تہجی بھی =5 أ ح ر ل ن برابر ہیں۔ (باقی اگلے صفحات پر مسلسل ....)

....

قرآن ذیشان

القرآن الحکیم براہ راست خدا کا کلام ہے جو الہٰ واحد الہٰ حقیقی الہٰ مطلق ہے۔ الہٰ فی الارض والہٰ فی السماء۔ الہٰ کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ ذات جس کی حقیقت معرفت کنہ کو جاننے میں جس حد تک کاوش سے کام لیا جائے گا، سوائے تحیر و درماندگی، عجز و بیچارگی، شکستِ ادراک و فکر کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ یہاں معاملہ معلوم شد کہ ہیچ معلوم نہ شد کا ہے وہ ذاتِ عالی اپنی ذات میں' اپنی صفات میں اپنی صفات کی وسعتوں میں، گہرائیوں میں' گیرائیوں میں، قوتوں اور طاقتوں میں، قدر و اختیار میں، خوبیوں اور کمالات میں جلال و جمال میں جس نکتہ عروج پر ہے، انسانی عقل اپنی رسائی میں اس حد تک نارسا ہے کہ وہ اس کی ذات و صفات کے درجات کا ادراک نہیں کر سکتی۔ اس اعتبار سے اگر غور کیا جائے تو بجا طور پر جنوں نے اس کتاب کے مصنف کے بارے میں جو ہر لحاظ سے ہر اعتبار سے ماوراء الوریٰ ہے، اس کی کتاب کو ایک عجیب شے سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ قرآن ہر لحاظ سے ہر اعتبار سے صوتِ کلام سے لے کر اعجازِ معانی تک، شکل ظاہری سے لے کر شکلِ معنوی تک، اپنے آغاز سے لے کر اپنی انتہا تک، ایک فرد کے لیے راہِ عمل ہونے سے لے کر پوری کائنات انسانی کے لیے نظامِ حیات ہونے تک' اپنے نظامِ تکوین سے لے کر نظامِ تشریح تک عجائب ہی نہیں عجائبات کا ایک خزینہ ہے جس کے عجائبات قیامت تک تلاش کرنے والوں کو دُرِّ شہوار کی طرح ہاتھ تو آتے رہیں گے لیکن ختم نہیں ہوں گے۔

جب کہ لفظ اول الحمد کے مذکورہ 5 حروف کی آیت اول میں میزان =10 (اُ ل ح م د بہ تعداد 1+5+1+2+1)
اور آیت اول کے مذکورہ 5 مفتوح حروف کی اس آیت میں میزان =9 (اَ ح ر ل ن بہ تعداد 1+1+1+5+1)
میں 1 کا فرق ہے۔ نیز جزو اول 10 ہے، نیز یہاں بھی دونوں اجزاء میں ہندسہ 5 کا دخل ہے۔

....

نوٹ: یہ میزانیں (بالترتیب 10 اور 9) متعلقہ 5'5 کلیدی حروف تہجی کی سورت فاتحہ کی آیت اول میں، تمام حرکات و اعراب کے ساتھ میزانیں ہیں،
(i) سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد والے 5 حروف تہجی کے علاوہ، آیت اول کے باقی حروفِ تہجی کی تعداد =7 (ہ ر ب ا ع ي ن)
(ii) اور آیت اول کے 5 مفتوح حروف تہجی کے علاوہ، آیت اول کے باقی حروف تہجی کی تعداد بھی =7 (م د ہ ب ا ع ي)
برابر ہے۔

....

(i) سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے 5 حروف کے علاوہ، آیت اول کے باقی 7 حروف تہجی (مفصلہ بالا)
(ii) اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے 5 مفتوح حروف کے علاوہ، اس آیت کے باقی 7 حروف تہجی (مفصلہ بالا)
ان میں باہم مشترک 5 حروف تہجی کی آیت اول میں میزان =5 (ہ ب ا ع ي بہ تعداد 1 + 1 + 1 + 1 + 1)
اور ان میں غیر مشترک مختلف (یعنی ان کے انفرادی) 4 حروف تہجی کی آیت اول میں میزان بھی) =5 مساوی ہے
(الحمد کے حروف کے علاوہ آیت اول کے باقی حروف) یعنی :-

الحمد کے حروف کے علاوہ، آیت اول کے باقی حروف= ر ب = 1 + 1=2
اور مفتوح حروف کے علاوہ آیت اول کے باقی حروف =م د= 2 + 1=3
} =5

....

نیز مذکورہ مشترک حروف 5، اور مذکورہ غیر مشترک (انفرادی) حروف 4 میں 1 کا فرق ہے، یہاں بھی جزو مشترک =5 ہے۔
نیز 4 مختلف حروف تہجی میں مفتوح حروف کی تعداد =2 (ر ن)
اور ان 4 مختلف حروف تہجی میں غیر مفتوح حروف کی تعداد بھی =2 (د م) برابر ہے۔

....

نیز مذکورہ 4 قسم کے مختلف حروف تہجی میں 2 مفتوح حروف کی آیت اول میں میزان =2 (ر ن بہ تعداد 1+1)
اور 2 غیر مفتوح حروف کی آیت اول میں میزان =3 (د م بہ تعداد 1+2)
میں 1 کا فرق ہے۔ (طاق مقسوم علیہ کے بعض اجزا کی واحد ممکنہ قرین تناسب صورت)

....

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف تہجی (اُ ل ح م د) میں سے تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تمام سورت میں میزان =10 (اُ ل ح م بہ تعداد 2+5+1+2)
اور سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف کے علاوہ، آیت اول کے باقی حروف تہجی میں سے تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں غیر مفتوح آنیوالے حروف کی تمام سورت میں میزان =5 (ہ ب ا ع ي بہ تعداد 1+1+1+1+1) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

(حروف و شمار کی صحت و صداقت کے

اطمینان کیلئے سورت فاتحہ کے متن سے رجوع کرسکتے ہیں)

(i) سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے 5 حروف تہجی (اُ ل ح م د) کے علاوہ آیت اول) کے باقی 7 قسم کے حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =58 (ہ ر ب ا ع ی ن بہ تعداد 4+6+3+16+6+13+10)

(ii) اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے 5 مفتوح حروف تہجی (اُ ح ر ل ن) کے علاوہ،

آیت اول کے باقی 7 حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان بھی =58 (م د ہ ب ا ع ی بہ تعداد 12+4+4+3+16+6+13)

برابر ہے۔

....

(i) ۔اوپر جز (i) کی میزان =58 کے مظہر جو 7 حروف تہجی کے اعداد و شمار نظر آرہے ہیں۔

ان میں جفت اعداد کی تعداد =5(4-6-16-6-10) اور ان کی میزان =42

(ii) اسی طرح اوپر جز (ii) کی میزان =58 کے مظہر جو 7 حروف تہجی کے اعداد و شمار ہیں۔

ان میں بھی جفت اعداد =5 (12-4-4-16-6) اور ان کی میزان بھی =42 بھی برابر ہے۔

....

(i) نیز اوپر جز (i) کے اعداد و شمار میں' طاق اعداد =2 (3+13) اور ان کی میزان =16

(ii) اور اس کے نیچے جز (ii) کے اعداد و شمار میں بھی طاق اعداد =2(3+13) اور ان کی میزان بھی =16 بھی برابر ہے۔

....

نیز جز (i) کے 7 حروف تہجی کے 7 اعداد دراصل =6 قسم کے ہیں (ایک عدد 6 مکرر ہے)

اور جز (ii) کے 7 حروف تہجی کے اعداد بھی دراصل =6 ہی قسم کے ہیں (ایک عدد 4 مکرر یعنی دو بار ہے)

....

اوپر جز (i) کے 7 حروف تہجی کے نیچے لکھے ہوئے ان کے اعداد و شمار میں:۔

اکائیاں =6 اور ان کی میزان =28 (4 + 6 + 3 + 6 + 6 + 3)

اور اس کے نیچے جز (ii) کے 7 حروف تہجی کے نیچے لکھے ہوئے ان کے اعداد و شمار میں:۔

اکائیاں =7 اور ان کی میزان بھی =28 (2 + 4 + 4 + 3 + 6 + 6 + 3) یعنی مساوی ہے۔

....

اس طرح جز (i) کی 6 اکائیوں اور جز (ii) کی 7 اکائیاں میں 1 کا فرق' اور ان کی میزانیں (28'28) مساوی ہیں۔

....

جز (i) اور جز (ii) میں:۔

مشترک آنیوالے حروف تہجی =5' (ہ ب ا ع ی) اور ان کی میزان 42= (تعداد بالترتیب حروف= 4+3+16+6+13)

اور غیر مشترک (یعنی ان کے انفرادی) حروف تہجی =4'

(جزء اول میں: ر ن = 6+10 =16)

اور جزء ثانی میں: (م د = 12+ 4 =16) مساوی ہیں' اور ان کے متعلقہ مشترک دو دو حروف تہجی بھی مساوی ہیں۔

....

نیز 5 مشترک حروف تہجی کے اعداد کی 5 اکائیوں کی میزان = 22 (4+3+6+6+3)

اور 4 غیر مشترک (انفرادی) حروف تہجی کے اعداد کی 3 اکائیوں کی میزان = 12 (6 + 2 + 4) میں 10 کا فرق اور اکائیوں میں اول 5 ہیں۔

(اعداد قرآن کے منفرد انداز)

....

اسی طرح، مذکورہ 5 مشترک حروف تہجی کی دہائیوں کی تعداد = 2

اور مذکورہ 4 غیر مشترک حروف تہجی کی دہائیوں کی تعداد بھی = 2 یعنی مساوی ہے۔

....

علاوہ ازیں:۔

(i) سورت فاتحہ کی آیت اول میں کسی نہ کسی طور مفتوح بھی آنیوالے '

5 قسم کے حروف تہجی کی 'تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں 'بطور غیر مفتوح حروف میزان) = 23 (أ ح ر ل ن بہ تعداد 3+2+1+13+4)

(ii) اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے 7 قسم کے غیر مفتوح حروف تہجی میں سے 'تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں 'کہیں مفتوح بھی آنیوالے '3 قسم کے حروف تہجی (ع م ی) کی 'بطور غیر مفتوح حروف تمام سورت فاتحہ میں میزان بھی = 23 (ع م ي بہ تعداد 3+10+10) برابر ہے۔

....

آیت اول کے 7 غیر مفتوح حروف تہجی کی 'آیت اول میں میزان = 8 (ا ب د ع م ہ ي بہ تعداد 1+1+1+2+1+1+1)

اور آیت اول میں 7 غیر مفتوح آنیوالے حروف تہجی میں سے 'تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں 'بطور مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی کی 'تمام سورت میں میزان بھی) = 8 (ع م ي بہ تعداد 3+2+3) برابر ہے۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول کے تمام 12 اقسام کے کلیدی حروف تہجی میں سے 'تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں مفتوح آنیوالے حروف کی تعداد اقسام = 8 (أ ح ر، ع ل م ن ي)

اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے تمام 12 اقسام کے کلیدی حروف تہجی میں سے 'تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں 'غیر مفتوح آنیوالے باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 4 (ا ب د ہ) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

آیت اول کے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی میں سے تمام سورۃ فاتحہ کے تناظر میں مفتوح آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی کی تمام سورۃ فاتحہ میں میزان = 27

أ ح ر ع ل م ن ي

27 = 3 6 2 5 3 5 1 2

اور آیت اول کے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی میں سے 'تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں غیر مفتوح آنیوالے مذکورہ باقی 4 حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان بھی = 27

آ ب د ح

27 = 4 4 3 16 برابر ہے

....

(i) سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت میں ایسے 8 حروف تہجی ہیں، جو تمام سورۃ فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (دوہری حیثیت سے) آتے ہیں، ان دوہری حیثیت والے 8 حروف تہجی کی تمام سورۃ فاتحہ میں میزان = 73

أ	ح	ر	ع	ل	م	ن	ي	
5	3	6	6	18	12	10	13	= 73

(ii) اور سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت کے تمام 12 قسم کے حروف تہجی کی، تمام سورۃ فاتحہ میں بطور غیر مفتوح حروف میزان بھی = 73 مساوی ہے۔

ا	ل	ح	م	د	ہ	ر	ب	ا	ع	ی	ن	
3	13	2	10	4	4	1	3	16	3	10	4	= 73 برابر ہے۔

....

اس قسم کا خیال کہ اس طرح کے متوازن عددی نکات، شاید کسی بشری تحریر و تخلیق کے الفاظ و حروف میں بھی محض حسابی بصیرت سے دریافت کئے جا سکتے ہیں۔ یا حسابی صلاحیت، ذہنی اپج اور تخلیقی مہارت سے پیدا کئے جا سکتے ہیں، محض غلط فہمی اور خام خیالی ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ و حروف اور ان کے اعداد و شمار میں یہ کثیر الجہت اور وسیع الربط حسنِ توازن محض الل ٹپ تک بندی اور طبع زاد الکل بازی سے نہیں آرہا، بلکہ بالکل اصولی و منطقی انداز میں عین مقابل و متوازی نوعیت کے تجزیاتی اعضاء و اجزا میں آرہا ہے اور جب تک کسی تحریر و تخلیق کے حروف و الفاظ کی ترتیب و تعداد میں توازنِ اعداد کا ایسا جامع الصفات نظام پہلے سے تخلیقی طور پر موجود نہ ہو، محض حسابی مہارت یا تخلیقی کاوش کے ذریعے ایسے متوازن عددی نکات اخذ کرنے کے امکان پر یقین رکھنا خلافِ حقیقت، اور اپنی کسی تخلیقی کاوش میں ایسا عظیم و بسیط حسابی نظام عمداً ملحوظ رکھنا کسی فرد بشر کی فکری رسائی اور تخلیقی مساعی سے قطعاً بعید ہے۔ اس سلسلہ میں فکری توانگی اور تخلیقی فرزانگی کے خواہ کیسے ہی جوہر آزما کر دیکھ لئے جائیں، اس کے علی الرغم، جیسا کہ ہم مسلسل دیکھ رہے ہیں، کہ کلامِ الٰہی کا ہر حرف بیک وقت اَن گنت اور بے اَنت پہلوؤں سے حسابی حسنِ توازن کے تقاضے بڑے محیرالعقول اور معجزانہ وصف و کمال کے ساتھ پورے کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کسی انسانی کاوش کے الفاظ و حروف میں ایسے حسنِ توازن کے اہتمام کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔

یوں بھی یہ کوئی لمبا چوڑا حسابی عمل نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کے متوازی نوعیت کے اعداد و شمار کا ہر تجزیاتی زاویہ نظر سے جائزہ و موازنہ عموماً دو سطروں میں ہی واضح ہو جاتا ہے، اور ایسی تجزیاتی نہج پر کسی انسانی تحریر و تخلیق کے الفاظ و حروف اور ان کے اعداد و شمار کو قرآن کریم کے حروف و اعداد کے ہمہ رُخ روشن اور ہمہ صِفت مَوصُوف معیار پر جانچنے کی کوشش کی جائے، تو معیار کا بُعد المشرقین صاف نظر آتا ہے، اور اس نوع کے کسی بھی تجربہ و تجزیہ کی جہد آزمائی صرف ایک ہی نتیجہ پر آکر رکتی ہے..... کہ آج سے تقریباً چودہ صدیاں پہلے حضرت مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے قلب اطہر پہ نازل ہونے والے کلام الٰہی کی مثال کہیں بھی اور کبھی بھی نہیں ملے گی۔ چہ جائیکہ موجودہ دَور عقل و خرد اور علم و ہنر کے عروج کا دَور کہلاتا ہے، اور اس دور میں حسابی و تخلیقی ٹیکنالوجی کی عام سہولتیں میسر ہیں، مگر انسان کی ہر انفرادی و اجتماعی جہد آزمائی کلامِ الٰہی کی کسی سُورت کی مِثل پیش کرنے سے ہمیشہ عاجز و درماندہ رہے گی۔ ایسے روشن و بَیّن حقائق کے باوجود ملتِ کُفر کی روشِ انکار و استکبار، محرومیٔ بخت اور چشم ہوش و خرد کے لیے مقامِ گریہ کے سِوا کچھ نہیں وَمَا تَوفِیقِی اِلّا بِاللّٰہ۔

سُورت فاتحہ کی آیت اول میں، شروع ہی سے مفتوح (یعنی اس سُورت کی حرکتِ اول فتحہ یا زبر کے ساتھ) آنیوالے حروف تہجی = 4 (أ ح ر ن)

اور سورت فاتحہ کی آیت اول میں بعد میں مفتوح (یعنی کسی اور حرکت و اعراب کے ساتھ آنے کے بعد) مفتوح آنیوالا حرف تہجی = 1 (ل) میں 1:4 کی یکسانیت ہے۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول میں شروع سے مفتوح آنیوالے مذکورہ 4 کلیدی حروف تہجی کی، آیت اول میں (بطور مفتوح حروف) میزان = 4 (أ ح ر ن : 1+1+1+1)

اور سورت فاتحہ کی آیت اول میں شروع میں غیر مفتوح (اور آخر میں مفتوح) آنیوالے مذکورہ 1 کلیدی حرف تہجی کی بطور غیر مفتوح) میزان بھی = 4 (ل = 4) برابر ہے۔

سورت فاتحہ کی پہلی آیت میں اول، آخر مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 (أ ح ر ن بہ تعداد 1،1،1،1)
اور آیت اول میں اول و آخر مفتوح ہی آنیوالے ان 4 کلیدی حروف تہجی کی آیت اول میں میزان بھی =4 (1+1+1+1) بھی برابر ہے۔

اور آیت اول میں شروع ہی مفتوح آنیوالے مذکورہ 4 حروف تہجی کی آیت اول میں کل میزان =4 (أ ح ر ن بہ تعداد 1+1+1+1)
اور آیت اول میں بعد میں مفتوح آنیوالے 1 حرف تہجی (ل) کی آیت اول میں کل میزان =5 (ل) میں 1 کا فرق ہے۔

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے 2 قسم کے غیر مفتوح حروف تہجی (م د) کی، آیت اول میں میزان =3 (م د بہ تعداد 2+1)
اور سورت فاتحہ کے لفظ الحمد کے (تمام آیت اول کے تناظر میں) مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی آیت اول میں میزان بھی =3 (أ ل ح بہ تعداد 1+1+1)
برابر ہے۔

سورت فاتحہ کے لفظ اول اَلْحَمْدُ کے 5 حروف تہجی (أ ل ح م د) میں سے، تمام سورت فاتحہ میں، غیر مفتوح آنیوالے ایک حرف د کی بطور غیر مفتوح میزان =4 (د = 4)
اور سورت فاتحہ کے لفظ اول اَلْحَمْدُ کے ان 5 حروف تہجی میں سے، تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں دوہری حیثیت سے، یعنی مفتوح بھی اور غیر مفتوح تہجی، آنیوالے 4 حروف تہجی کی بطور غیر مفتوح حروف میزان) =28 (أ ل ح م بہ تعداد 3+13+2+10) میں 7:1 کی نسبت ہے۔

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے 5 حروف تہجی میں سے،
(i) لفظ اول میں مفتوح آنیوالے 2 حروف تہجی کی، تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح میزان =3 (أ ح 2+1)
(ii) اور لفظ اول میں غیر مفتوح آنیوالے 3 حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان =27 (ل م د بہ تعداد 13+10+4) میں 7:1 کا تناسب ہے۔

(i) سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں صرف غیر مفتوح ہی آنیوالے 1 حرف تہجی د کی تمام سورت میں میزان =4
(ii) اور سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے، تمام سورت کے تناظر میں، مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے باقی 4 حروف تہجی (أ ل ح م) کی، تمام سورت میں بطور غیر مفتوح میزان =32 میں 8:1 کا تناسب ہے۔

جیسا کہ قبل ازیں بیان ہوا ہے۔ کہ سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے کل 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے، آیت اول میں 5 مفتوح اور باقی 7 غیر مفتوح آتے ہیں،
ان 7 غیر مفتوح کلیدی حروف تہجی میں سے، تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں:-
بطور مفتوح اور بطور غیر مفتوح (یعنی دوہری حیثیت سے) آنیوالے 4 قسم کے حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =35 ہے (ر ہ ن ی بہ تعداد 13+10+6+6)

جن کی سورت فاتحہ میں بطور مفتوح حروف میزان =17 (ر ع ن ی بہ تعداد 5+3+6+3)
اور بطور غیر مفتوح حروف میزان =18 (1+3+4+10) میں 1 کا فرق ہے۔
(جو کہ متوازی قریبی تقسیم ہے کیونکہ ان کا اصل 35 طاق ہے)

....

سُورت فاتحہ کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ' اور اس سُورت کے باقی الفاظ کے حروف کا عددی جائزہ و موازنہ؛

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف تہجی اُ ل ح م د کی تمام سورت فاتحہ میں تعداد و تفصیل:۔

الحمد کے

(i) کلیدی حروف تہجی =5	=	اُ	ل	ح	م	د
(ii) تمام سورۃ فاتحہ میں میزان =42	=	5	18	3	12	4
کل میزان (42) میں (iii) مفتوح حروف =	10=	2	5	1	2	
(iv) اور غیر مفتوح حروف =32	=	3	13	2	10	4

یہاں بھی ان حروف کی تمام حیثیتوں میں عدد 5 یا 10 کا اہتمام موجود ہے۔

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف تہجی کی تعداد =5 (اُ لِ حَ مِ دِ)
اور سورت فاتحہ کے اس لفظ اول کے حروف کی آیت اول میں میزان =10 (1+1+5+1+2+1)
(سورَت فاتحہ کی حرکتِ اول (یعنی اس سُورت کے لفظِ اول الحمد کی حرکتِ اول) فتحہ یا زبر کی مناسبت سے آیت اول کے مفتوح حروف کی میزان=5 (اَ لَ حَ رَ نَ : 1+1+1+1+1)
سُورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں سے بطور مفتوح حروف میزان =10 (اُ لِ حِ مِ دِ بہ تعداد 2+5+1+2-)
اَلْحَمْدُ کے اول 4 حروف' تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح بھی آتے ہیں' جب کہ اس کا آخری حرف د تمام سورت میں صرف غیر مفتوح آتا ہے۔
(سُورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف تہجی اَ ل ح م د میں سے 'ایک حرف ایسا ہے' جو آیت اول میں مفتوح بھی' اور غیر مفتوح بھی آتا ہے' اس دوہری حیثیت والے حرف (ل) کی آیت اول میں میزان بھی =5
(لفظ اول الحمد کے 5 حروف تہجی اُ ل ح م د کے علاوہ' پہلی آیت کے باقی 7 کلیدی حروف تہجی (ہ ر ب ا ع ی ن) میں سے' 5 غیر مفتوح حروف کی تعداد و میزان بھی =5 (ہر حرف ایک ایک بار غیر مفتوح) جب کہ آیت اول کے باقی حروف تہجی میں سے حروف ر اور ن مفتوح ہیں۔
سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے دو حروف ل اور م' آیت اول کے 2 مزید الفاظ لِلّٰهِ اور الْعٰلَمِيْنَ میں بھی آتے ہیں' ان دونوں الفاظ کے حروف کی میزان =10 (لِ ہ ا ع م ی نَ بہ تعداد 4+1+1+1+1+1+1) جب کہ ان 10 حروف میں:۔
لفظ اول الحمد والے 2 حروف (ل م) کی میزان =5 (لِ مِ بہ تعداد 4+1)
(اور ان 2 حروف سے متعلقہ آیت اول کے دیگر 2 الفاظ لِلّٰهِ اور الْعٰلَمِيْنَ کے منفرد حروف کی میزان بھی =5' برابر ہے۔

(ہ ا ع ي ن بالترتیب 1+1+1+1+1)

سورت فاتحہ کی حرکتِ اول فتحہ یعنی زبر کی مناسبت سے ----- اس سورت کے 2 قسم کے خالصتاً مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی کی تمام سورت میں میزان=5(تَ طَ بالترتیب 3+2)

(i) لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے حروف کی میزان=5 (أ ل ح م د بالترتیب 1+1+1+1+1)

(ii) اور لفظِ اول اَلْحَمْدُ والے ' آیت اول کے باقی 3 الفاظ ---- لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں سے 2 الفاظ لِلّٰہِ اور الْعٰلَمِیْنَ کے حروف سے مشترک 2 حروف تہجی ل اور م کی (آیت اول کے ان 2 الفاظ میں میزان بھی=5 (ل م بالترتیب 4+1)

(i) الفاتحہ کے لفظ اول الحمد کے واحد غیر منقوط حروف تہجی=5 (أ ل ح م د یعنی تمام حروف)

(ii) اور پہلی آیت کے مذکورہ باقی 3 الفاظ کے واحد غیر منقوط حروف تہجی بھی=5 (ہ ر ا ع م)

سُورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے دو حروف تہجی ل اور م ' آیت اول کے جن مذکورہ 2 مزید الفاظ (للّٰہ اور العلمین) میں آتے ہیں ' ان دونوں الفاظ کے ' لفظ اول الحمد کے حروف تہجی سے مختلف (یعنی منفرد) حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی=5 (ہ ا ع ي ن)

قارئینِ مکرم! جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ سُورت فاتحہ کی آیتِ اول میں 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی استعمال ہوئے ہیں ' یعنی (أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ي ن=12) (ہمزہ أ اور الف کی ا پہچان ذہن میں رکھیں)

اور آیت اول کے ان 12 اقسام کے کلیدی حروف تہجی میں سے:-

(i) آیت اول میں واحد (یعنی صرف ایک ایک بار) آنیوالے حروف تہجی=10 (أ ح د ہ ر ب ا ع ي ن)

(ii) اور آیت اول میں مکررات والے ' یعنی ایک سے زائد بار آنیوالے ' باقی (2 قسم کے) کلیدی حروف تہجی (ل اور م) کے صرف مکررات کی میزان=5 (ل م بالترتیب 4+1) جن میں 1:2 کا تناسب ہے۔

(واضح رہے کہ سورت فاتحہ کی آیت اول میں کل حروف کی میزان ' 17 ہے ' جو مذکورہ 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہیں ' اور باقی 5 حروف ' ان میں سے مذکورہ 2 حروف تہجی ل اور م کے مکررات ہیں۔)

سورت فاتحہ کی حرکتِ اول ' حرفِ اول ' لفظِ اول ' اور آیتِ اول کے ایک ہی مخصوص تجزیاتی زاویہ کے تحت معرضِ ظہور میں آنیوالے مفصلہ بالا حروف و اعداد میں ہندسہ 5 ' 10 یا ان کے خاندانی اعداد کی تکرار ظاہر ہے۔ اسی طرح ان ہندسوں کی قبیل کے اور بھی بہت سے اعداد و شمار آئندہ صفحات میں نظر آئیں گے۔

اسی طرح آیت اول کے مذکورہ 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں: واحد حروف تہجی=10 (مفصلہ صدر) اور مکرراتی حروف تہجی=2 (مفصلہ صدر) میں 5:1 کی نسبت ہے۔

افتتاحی و ابتدائی سُورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد (اور اس سورت کے جُملۂ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) سے شروع ہونے والی قرآنی سورتوں کی تعداد=5 الفاتحہ ' الانعام ' الکھف ' سبا ' فاطر ' اور قرآن حکیم کی ' بلحاظ ترتیب تلاوت افتتاحی و آخری سُورت الناس کے لفظ اول قل سے شروع ہونے والی سورتوں کی تعداد بھی=5 (سورت الجن ' الکٰفرون ' الاخلاص ' الفلق اور الناس)

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے 5 حروف تہجی (أ ل ح م د) کے علاوہ ' پہلی آیت کے باقی 7 کلیدی حروف تہجی ' (ہ ر ب ا ع ي ن) میں سے ' 5 غیر مفتوح حروف کی تعداد و میزان بھی=5 (ہ ب ا ع ي بالترتیب 1 1 1 1 1)

جب کہ آیت اول کے باقی حروف تہجی میں سے حروف ر اور ن مفتوح ہیں۔ سورت فاتحہ کے لفظ اول اَلْحَمْدُ کے 2 مفتوح حروف (اَ حَ) کی تمام

سورت فاتحہ میں بطور مفتوح حروف میزان=5 (اَ حَ بالترتیب 3+2)

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف تہجی کی بدون آیت اول اس سورت کی باقی آیات میں بطور غیر مفتوح حروف میزان=25 (اُ لِ حِ مِ دِ بالترتیب 3+9+2+8+3)

سُورت فاتحہ کی آیت کے 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی، تمام سورت فاتحہ میں میزان=100 (اُ لِ حِ مِ دِ ہ ، رِ بِ اِ عِ یِ نِ بالترتیب 5+18+3+12+4+4+6+3+16+6+13+10)

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف تہجی (اُ ل ح م د) کے علاوہ، سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی، تمام سورت فاتحہ میں میزان=80 (ہ، ر ب ا ع ی ن ک و س ت ص ط ق ذ غ ض 80=2)

الفاتحہ کے لفظ اول کے حروف تہجی (اُ ل ح م د) کے علاوہ، اس سورت کی آیت اول کے باقی 7 غیر مفتوح کلیدی حروف تہجی میں سے، تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں، غیر مفتوح بھی اور مفتوح بھی (یعنی دوہری حیثیت سے) آنیوالے 4 قسم کے حروف تہجی کی، تمام سورت میں میزان=35 (ہ ع ن ی بالترتیب 6+6+10+13)

سورت فاتحہ کی آیت اول کے ایسے 3 الفاظ ہیں، جن میں لفظ اول الحمد کا کوئی حرف یا حروف آتے ہیں، یعنی اَلْحَمْدُ - لِلّٰهِ - الْعٰلَمِیْنَ، ان 3 الفاظ کے حروف کی میزان=15 اَ لْ حَ مْ دُ - لِ لّٰ ہِ - ا لْ عٰ لَ مِ یْ نَ جنہیں اس طرح بھی لکھ سکتے ہیں:۔ (اُ لِ حِ مِ دِ ہ ا ع ی ن بالترتیب 1+5+1+2+1+1+1+1+1+1=15)

اور سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف کو شامل، آیت اول کے مذکورہ تینوں الفاظ (الحمد - للہ - العلمین) کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام=10 (اُ ل ح م د ہ ا ع ی ن=10)

سورت فاتحہ کے الفاظ کی تعداد اقسام---=25 ہے یہ تعداد اِھْدِنَا کو دو الفاظ شمار کرکے بنتی ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (ہم کو سیدھا راستہ دکھا) یہاں اِھْدِ بمعنی دکھا اور نَا بمعنی "ہم کو" ہے جبکہ سورت فاتحہ کے تمام الفاظ کی تعداد=28 ہے، اور 3 الفاظ اِیَّاکَ (بمعنی اور) عَلَیْھِمْ سورت فاتحہ میں دو دوبار یعنی بالتکرار آتے ہیں لہٰذا یہ تینوں قسم کے الفاظ 6 کی بجائے بلحاظ اقسام 3 ہی شمار ہونگے جس کے مطابق سورت فاتحہ میں مستعمل کلیدی الفاظ کی تعداد اقسام=25 ہے۔ جبکہ اس سورت کے لفظ اول الحمد (اُ ل ح م د) کے کسی حرف یا بعض حروف کو شامل الفاظ کی تعداد=20 ہے۔

(اَلْحَمْدُ - لِلّٰهِ - العلمین - الرحمن - الرحیم - ملک - یوم-الدین - ایاک - نعبد - (ایاک) - اھد - نا - الصراط - المستقیم - الذین - انعمت - علیھم - المغضوب-(علیھم) - لا - الضالین=20 (ان میں سے دو ایاک اور علیھم مکررات ہیں)

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے کسی حرف (یا حروف) کو شامل سورت فاتحہ کے تمام 22 الفاظ (بریکٹوں میں درج دو مکرارتی الفاظ ایاک اور علیھم سمیت) کے تمام حروف کی میزان=105 ہے، جب کہ 2 مکررات کے بغیر اور بلحاظ اقسام 20 قسم کے الفاظ کے حروف کی میزان=96 بنتی ہے۔ دو الفاظ ایاک اور علیھم بالتکرار، یعنی دو دو بار آئے ہیں لیکن انہیں بطور کلیدی الفاظ حرف ایک ایک بار شمار کیا جائیگا۔ اس طرح ان الفاظ کی تعداد (22 کے بجائے) بلحاظ اقسام=20 ہی بنتی ہے۔ چنانچہ سورت فاتحہ کے مذکورہ 25 قسم کے الفاظ میں سے:۔

(i) اس سورت کے لفظ اول الحمد کے کسی حرف یا بعض حروف کو شامل، اس سورت کے الفاظ کی تعداد بلحاظ اقسام=20 ہے۔

(لیکن ان 20 قسم کے الفاظ میں سے، دو مکرارتی الفاظ اِیَّاکَ اور عَلَیْھِمْ ایک ایک بار مزید شمار کئے جائیں تو سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف کی شمولیت والے الفاظ کی کل تعداد=22 ہو جاتی ہے)

(ii) اور سورت فاتحہ کے باقی یعنی لفظِ الحمد کے حروف (أ ل ح م د) کے بغیر الفاظ کی تعداد = 5 (رَبِّ - وَ - نَسْتَعِينُ - صِرَاطَ - غَيْرِ - (وَ) = 5 بریکٹوں میں درج بمعنی اور بالتکرار آیا ہے، لیکن بطور کلیدی الفاظ اسے حرف ایک بار شمار کرنے سے، ان الفاظ کی تعداد (6 کی بجائے) 5 ہی بنتی ہے۔ (بالتکرار آنے والے حرف (و) کو کلیدی طور پر ایک ہی حرف شمار کرنے سے)

سُورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف کے حوالے سے بھی عموماً ہندسہ 5، 10 یا ان کے خاندانی اعداد آتے ہیں، مثلاً گزشتہ سطور میں 5، 10، 25، 100، 80، 35، 15، 105 وغیرہ یک بارگی بھی اور بالتکرار بھی، تاہم بعض تجزیاتی زاویوں سے دیگر ہندسے بھی مشاہدہ میں آتے ہیں، لیکن وہ بھی بڑے خوبصورت اور متوازن انداز میں، جس کی مثالیں گزشتہ اور آئندہ سطور میں موجود ہیں۔

مطابق سطور بالا سورت فاتحہ کے جن الفاظ میں، اس سورت کے لفظِ اول الحمد کا کوئی حرف یا حروف آتے ہیں، ان میں سے دو الفاظ اِيَّاكَ اور عَلَيْهِمْ مکررات والے، یعنی اس سورت میں دو دو بار آنے والی ہیں۔ ان دونوں الفاظ مکررات کے حروف کی کل میزان = 9 ہے۔ (أ ا يّ ك ع ل ه م بالترتیب 1+1+2+1+1+1+1+1 = 9)

اس ہندسہ 9 کا ہندسہ 5 سے 2:1 کی نسبت سے 1 کے فرق کا، اور ہندسہ 10 سے بھی اک کے فرق کا تعلق ہے۔ نیز مذکورہ دونوں الفاظ مکررات (اِيَّاكَ اور عَلَيْهِمْ) کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 8 ہے۔ (أ ا ي ك ع ل ه م) جن میں مفتوح حروف کی تعداد = 4 (ي ك ع ل) اور غیر مفتوح حروف کی تعداد بھی = 4 (أ ا ه م) برابر ہے (یعنی مذکورہ ہر مکرراتی لفظ میں دو دو مفتوح حروف ہیں)

سُورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف، اس سُورت کے مفصلہ بالا 20 قسم کے الفاظ میں آتے ہیں، جن کے 2 مزید مکررات (اِيَّاكَ اور عَلَيْهِمْ) سمیت، متعلقہ 22 الفاظ کے حروف کی میزان = 105 ہے۔

جن میں (i) مفتوح حروف کی میزان = 30 (أ ح ل ن ر ي ك ط ت م ع ض بالترتیب 2+1+5+5+3+3+2+1+2+2+1+3+2)

(ii) اور غیر مفتوح حروف کی میزان = 75 (105 میں سے باقی حروف) یہ اعداد ہندسہ 5، 10 کے خاندانی اعداد ہیں۔ نیز مذکورہ بالا 12 قسم کے مفتوح حروف تہجی میں 3 حروف تہجی واحد (ح ط ض)، اور باقی 9 حروف تہجی مکرراتی (أ ل ن ر ي ك ت م ع) میں 3:1 کی نسبت ہے۔

....

مزید براں: مذکورہ 12 قسم کے مفتوح حروف تہجی میں 4 حروف تہجی منقوط (یعنی نقطے والے) ہیں (ن ي ت ض) اور باقی 8 حروف تہجی غیر منقوط ہیں۔ (أ ح ل ر ك ط م ع) جن میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

اس طرح: مذکورہ بالا شق (ii) کے 105 غیر مفتوح حروف میں واحد حروف، اور مکرراتی حروف کے پہلو سے، اور دیگر پہلوؤں سے مزید جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف کے اشتراک والے، مذکورہ بالا 20 قسم کے الفاظ میں مفتوح حروف تہجی = 30 جو کہ مذکورہ 12 کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہیں: (أ ح ل ن ر ي ك ط ت م ع ض بالترتیب 2+1+5+5+3+3+2+1+2+2+1+3) جن میں حروف کے 3 مساوی الاعداد جوڑوں (انڈر لائن) کی میزان = 20 (5+5 اور 3+3 اور 2+2) کی کل میزان = 20 اور حروف کے باقی 3 ہی مختلف الاعداد جوڑوں کی میزان = 10 (2+1 اور 2+1، 3+1) کل میزان = 10) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

نیز ان 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں الفاتحہ کے لفظ اول الحمد والے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 4 (أ ح ل م بالترتیب 2، 1، 5، 2)

2=10) اور باقی حروف تہجی کی تعدادِ اقسام=8 (ان ر ی ک ط ت ع ض=8 بالترتیب 5+3+3+2+1+2+1+3+1=20) میں 2:1 کی نسبت ہے۔ (جبکہ الفاتحہ کے لفظ اول الحمد کا پانچواں حرف (د)، مذکورہ 8 حروف تہجی کے زمرے میں نہیں آتا۔

جن میں چار حروف تہجی منقوط اور 4 ہی غیر منقوط ہیں جو کہ برابر ہیں۔ نیز الفاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف کو شامل، مفصلہ بالا 20 قسم کے الفاظ میں لفظِ اول الحمد کے حروف کی میزان=10 (متذکرہ بالا) اور الفاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف کے علاوہ، باقی حروف کی، (ان 20 الفاظ میں) میزان=20 میں بھی 2:1 کی نسبت ہے۔

(ii) اسی طرح: سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف کے ساتھ اشتراک والے مذکورہ 20 قسم کے الفاظ میں، غیر مفتوح حروف تہجی کی میزان=75 ہے۔ جو ان 19 کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہے۔ (ل م د ہ ا ع ی ن ح ک د ب أ ص س ق ز غ ض=19) ان 19 غیر مفتوح کلیدی حروف تہجی میں (i) الفاتحہ کے لفظ اول الحمد والے حروف تہجی کی تعداد اقسام=5، ل م د ح أ=5 بالترتیب 13+10+4+2+11=40

(ii) اور باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام=14 (ہ ا ع ی ن ک و ب ص س ق ز غ ض=14 بالترتیب 4+7+2+8+1+2+2+1+1+1+1+1+1+3=35) واضح رہے کہ یہ حروف تہجی، سورت فاتحہ میں تقدیم و تاخیر کے اعتبار سے اپنی اصل ترتیب کے مطابق ہیں۔ حروف کے ان اعداد میں یکساں اعداد والے حصہ کی میزان=10=2+2+1+1+1+1+1+1 اور باقی مختلف الاعداد حصہ کی میزان=25=4+7+2+8+3+1 میں 5:2 کا تناسب ہے۔ اسی طرح ہر جگہ کے ہندسوں میں اعجازی ترتیب و تعداد کی خصوصیت موجود ہے۔ کثیر الاعداد سے وہ حصہ مراد ہے جہاں ایک ساتھ ایک سے زائد یکساں اعداد آتے ہیں۔

مذکورہ 19 غیر مفتوح حروف تہجی میں شامل اعداد کی میزان (9+1)=10، جن میں جز (i) کے حروف تہجی=5، اور جز (ii) کے حروف تہجی=14 میں شامل اعداد کی میزان (4+1)=5 بھی (مساوی ہے) نیز جز (i) کے 5 حروف تہجی اور انکی میزان=40 میں 8:1 کا تناسب نیز 40 کے اعداد کی میزان بھی (0+4)=4 اور جز (ii) کے 14 حروف تہجی کی میزان=35 میں شامل اعداد کی میزان (5+3)=8 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

نیز مذکورہ باقی 14 قسم کے حروف تہجی میں واحد (یعنی یک بارگی آنے والے) حروف تہجی کی تعداد اقسام=7 (ک ص س ق ز غ ض بالترتیب 1+1+1+1+1+1+1) اور مکراراتی (ایک سے زائد بار آنیوالے) حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی=7 (ہ ا ع ی ن و ب بالترتیب 4+7+2+8+3+2+2=28) برابر ہے۔

نیز مذکورہ 7 واحد حروف تہجی کی کل میزان=7 اور 7 ہی مکراراتی حروف تہجی کی کل میزان=28 میں 4:1 کا تناسب ہے۔

(i) نیز الفاتحہ کے لفظِ اول والے، 5 حروف تہجی کی متعلقہ الفاظ میں میزان=40 (متذکرہ بالا)

(iii) اور الفاتحہ کے لفظ اول کے بغیر مذکورہ 14 حروف تہجی کی متعلقہ الفاظ میں میزان = 35 (متذکرہ بالا) ہر دو اعداد 5'10 کی قبیل سے ہیں۔

نیز جزو (ii) اور (iii) کے کلیدی حروف تہجی = 5 اور 14 میں شامل اعداد کی میزان (4+1) بھی = 5 برابر ہے' جب کہ 5 اور 14 میں 3:1 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے اور ان کی میزانوں بالترتیب = 40 اور 35 میں شامل اعداد کی میزانوں بالترتیب 4 اور 8 میں 2:1 کی نسبت ہے (یعنی 0+4=4 اور 5+3=8)

نیز سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے علاوہ مذکورہ باقی 14 قسم کے حروف تہجی میں منقوط (نقطے والے) حروف تہجی کی تعداد اقسام = 7 (ي ن ب ق ز غ ض) اور غیر منقوط (نقطوں کے بغیر) حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 7 (ہ ا ع ک د ص س) بھی برابر ہے۔

نیز مذکورہ 7 منقوط حروف تہجی کی متعلقہ الفاظ میں کل میزان = 17 (ي ن ب ق ز غ ض بالترتیب 8+3+2+1+1+1+1) اور مذکورہ 7 غیر منقوط حروف تہجی کی متعلقہ الفاظ میں میزان = 18 (ہ ا ع ک د ص س بالترتیب 4+7+2+1+2+1+1) میں برابر کی نسبت 1 کا فرق ہے' جو کہ قرین توازن ہے' کیونکہ ان کی مجموعی میزان کا ہندسہ 35 طاق ہے۔

مذکورہ 7 منقوط حروف تہجی میں 4 واحد حروف تہجی کی میزان بھی = 4 اور 3 مکررات والے حروف تہجی کی میزان = 13 میں شامل دونوں اعداد کی میزان' (3+1) بھی = 4 یعنی مساوی ہے۔

نیز واحد حروف تہجی = 4 اور بالمکررات حروف تہجی = 3 میں 1 کا فرق ہے' نیز 4 واحد حروف تہجی کی میزان = 4' اور 3 بالمکررات حروف تہجی' اور ان کی میزان 13 میں = 10 کا فرق ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک منفرد مسلسل انداز)

سُورت فاتحہ کے الفاظ مبارکہ میں سے' اس سُورت کے لفظ اول الحمد کے کسی حرف یا بعض حروف کو شامل' 20 قسم کے الفاظ' اور باقی یعنی الحمد کے حروف (أ ل ح م د کے بغیر) 5 قسم کے الفاظ کے حروف کے جائزہ کے سلسلہ میں ان الفاظ کے علیحدہ علیحدہ تخصیصی عمل میں' ان الفاظ کو سورت فاتحہ کی مسلسل تلاوت کی حیثیت سے نہیں بلکہ جُداگانہ حیثیت سے پڑھا جائے گا' اور اس طرح جداگانہ طور پر پڑھے جانے والے الفاظ میں بعض شروع کے حروف الف یہاں ہمزہ کے زمرہ میں شمار ہونگے' اس لئے یہاں حرف ہمزہ (أ) کی تعداد (3+8)=11 ہے' جن میں 3 مستقل (اصلی و قائم بالذات) ہمزہ ہیں (الفاظ اَلْحَمْدُ اِیَّاکَ اور اِهْدِنَا میں شامل ہمزہ جات)' اور باقی 8 ہمزہ جات وصلی ہیں۔ جو کہ مسلسل تلاوت میں الف' لیکن یہاں سورت فاتحہ کے الفاظ مبارکہ کی جداگانہ تخصیص میں بطور ہمزہ شمار ہونگے۔ نیز انہیں بطور غیر مفتوح شمار کیا گیا ہے' کیونکہ سورت فاتحہ کے متن میں ان پر زَبر (یعنی فتحہ) نہیں ہے۔

(i) سُورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف (أ ل ح م د) میں سے کسی حرف یا حروف کو شامل اس سورت کے الفاظ کی بلحاظ اقسام تعداد = 20 کے حروف کی کل میزان = 96

اَلْحَمْدُ - لِلّٰهِ - الْعٰلَمِيْنَ - الرَّحْمٰنِ - الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ - يَوْمِ - الدِّيْنِ - اِيَّاكَ - نَعْبُدُ - اِهْدِ - نَا - الصِّرَاطَ - الْمُسْتَقِيْمَ - الَّذِيْنَ - اَنْعَمْتَ - عَلَيْهِمْ - الْمَغْضُوْبِ - لَا - الضَّآلِّيْنَ = کل 96 حروف جیسا کہ پہلے بھی یہ وضاحت ہو چکی ہے کہ سورت فاتحہ کے الفاظ مبارکہ میں سے 'اس سورت کے لفظ اول الحمد کے 2 حروف کو شامل متذکرہ بالا 20 الفاظ میں سے دو الفاظ ایاک اور علیھم اس سورت میں دو دو بار یعنی بالمکررات آئے ہیں 'مگر بلحاظ اقسام انہیں ایک ایک بار ہی شمار کیا گیا ہے۔

(i) ان 96 حروف میں 'سورت فاتحہ کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ والے حروف (اُ ل ح م د) کی میزان = 48 (اُ ل ح م د بالترتیب 13 + 17 + 3 + 11 + 4 = 48)

(ii) اور ان 96 حروف میں باقی یعنی سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف کے بغیر 'حروف کی میزان بھی = 48 (اوپر 20 الفاظ کے حروف کی میزان = 96 حروف سے '48 حروف وضع کرنے کے بعد باقی حروف = 48) جو کہ برابر ہے۔

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے کسی حرف یا بعض حروف کو شامل سورت فاتحہ کے 20 قسم کے الفاظ کے حروف کی میزان = 96 (متذکرہ الصدر) اور سورت فاتحہ کے لفظ اول کے حروف (اُ ل ح م د) کے بغیر سورت فاتحہ کے (مفصلہ بالا) 5 قسم کے الفاظ کے حروف کی میزان = 16 میں 1:6 کا تناسب ہے۔

(رَبِّ : وَ - نَسْتَعِيْنُ - صِرَاطَ - غَيْرِ) = 5 الفاظ جن کے مشمولہ حروف کی میزان = 16 (حرف و بمعنی "اور" سورت فاتحہ میں 2 بار آیا ہے 'مگر بلحاظ تعدادِ اقسام اِسے صرف ایک بار گنا جائے گا)

(i) سورت فاتحہ میں اس سورت کے لفظِ اول الحمد کے حروف والے الفاظ کی بلحاظِ اقسام تعداد = 20 (متذکرہ بالا)

(ii) اور سورت فاتحہ میں 'اس سورت کے لفظ اول کے حروف (اُ ل ح م د) کے حروف کے بغیر باقی الفاظ کی تعداد اقسام = 5 میں 4:1 کا تناسب ہے۔

فارسی زبان کا ایک شعر ہے۔ ؂

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

قرآن مجید حروف و حرکات سے لے کر معنی و مراد تک 'اعجازی محاسن کا بحرِ زخار ہے۔ اس کے علوم و معارف 'اس کی تعلیمات و ہدایات 'اس کا نظامِ فکر و عمل 'اور اس کی برکات و ثمرات ' ہر رخ سے مانندِ آفتاب درخشاں و فروزاں ہیں۔ یہ کلام ' کسی بشری تخلیقی استعداد سے انتہائی طور پر بلند وماورا اور منفرد و ممتاز ہے۔ اس کے ہمہ جہتی معجزانہ اوصاف کے باوجود ' کفار و منکرین کی نکیرانہ روش ' دانش و بینش کے جملہ تقاضوں کے منافی ' اور کور چشمی و تیرہ بختی کے سوا کچھ نہیں۔

کلامِ الٰہی کے حسنِ ماہتاب تابندہ و درخشندہ اوصاف و محاسن سے انکار ' اور پھر عقل و دانش پر بھی اصرار ' ہوش مندی اور حقیقت پسندی سے علی الرغم

انداز ہے۔

الحمد کے 2 حروف (م اور د) ایسے ہیں جو آیت اول میں غیر مفتوح ہی آتے ہیں' جن کی آیت اول میں بطور غیر مفتوح میزان بھی = 3 (م 2 د 1 بالترتیب 2+1)

اور الحمد کے 3 حروف (اُ ل ح) ایسے ہیں' جو الفاتحہ کی آیت اول میں بطور مفتوح بھی آتے ہیں' جنکی آیت اول میں' بطور مفتوح میزان بھی = 3 (ا 1 ل 1 ح 1 بالترتیب 1+1+1) جو کہ مساوی ہے۔

الفاتحہ کے لفظِ اول **الحمد** کے 5 حروف (اُ ل ح م د) میں سے' تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں صرف ایک حرف د ہی غیر مفتوح آتا ہے' جس کی تمام سورت میں میزان = 4 ہے اور **الحمد** کے باقی 4 حروف (اُ ل ح م) تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں غیر مفتوح بھی اور مفتوح بھی (یعنی دو حیثیت سے) آتے ہیں' جن کی تمام سورت میں بطور غیر مفتوح میزان = 28 (اُ 3 ل 13 ح 2 م 10 بالترتیب 3+13+2+10) ہے۔ اسطرح 4 اور 28 میں 7:1 کی نسبت ہے۔

سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے کل 12 کلیدی حروف تہجی میں سے تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں بطور مفتوح اور بطور غیر مفتوح (یعنی ہر دو حیثیت سے) آنے والے 4 حروف تہجی کی تمام سورت میں میزان = 35 ہے۔ (ر 6 ع 6 ی 13 ن 10 بالترتیب 6+6+13+10) جنکی (i) بطور مفتوح حروف میزان = 17 (ر 5 ع 3 ی 3 ن 6 بالترتیب 5+3+3+6)

(ii) اور بطور غیر مفتوح حروف میزان = 18 (ر 1 ع 3 ی 10 ن 4 بالترتیب 1+3+10+4) میں 1 کا فرق ہے۔ (بطور مجموعی طاق پس منظر کے تحت دو قریب التساوی اجزاء کی ممکنہ تشکیل ہے)

لفظِ اوّل اَلحَمدُ کے حروف تہجی' اور سُورت فاتحہ کے باقی حروف تہجی کا باہم متوازن عددی ربط

جیساکہ معلوم ہے کہ سورت فاتحہ کے لفظِ اول کے حروف تہجی = 5 (اُ ل ح م د) اَور سُورت فاتحہ کے باقی حروف تہجی 17 ہیں۔ (ہ ر ب ا ع ي ن د ک س ت ص ط ق ذ غ ض = 17) جن کا عددی جائزہ و موازنہ حسب ذیل ہے:۔

(i) سُورت فاتحہ کے لفظِ اول **اَلحَمدُ** کے تمام پانچ حروف تہجی تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح بھی آتے ہیں۔

(ii) اور سورت فاتحہ کے لفظِ اول **اَلحَمدُ** کے مذکورہ پانچوں حروفِ تہجی (اُ ل ح م د) کے علاوہ سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی میں سے جو حروف بطور غیر مفتوح آتے ہیں ان کی تعداد اقسام = 15 ہے۔ (ہ ر ب ا ع ي ن د ک س ص ق ذ غ ض) اس طرح ان متوازی اجزاء 5 اور 15 میں 3:1 کی نسبت ہے۔

سورت فاتحہ کے لفظ اول کے 5 حروف تہجی (أ ل م ح د) کے علاوہ سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی میں ایسے 8 حروف تہجی ہیں، جو مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی، یعنی دوہری حیثیت سے آتے ہیں، جن کی تمام سورت فاتحہ میں میزان = 46 ہے (ر ع ی ن و ک غ ض بالترتیب 6+6+13+10+4+3+2+2)

جن کی سورت فاتحہ میں = بطور مفتوح حروف میزان = 23 (ر ع ی ن و ک غ ض 5 3 3 6 2 2 1 1) اور بطور غیر مفتوح حروف میزان بھی = 23 (ر ع ی ن و ک غ ض 1 3 10 4 2 1 1 1) جو کہ برابر ہے۔

نیز جیسا کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہر تجزیاتی رنگ میں اکثر و بیشتر عدد 5، 10 کا اہتمام و التزام نظر آتا ہے۔ لفظ اول **الحمد** کے 5 قسم کے حروف تہجی (أ ل ح م د) میں سے تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں دوہری حیثیت سے یعنی مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی = 4 (أ ل ح م)

(باقی اگلے صفحات پر مسلسل ....)

اعدادِ قرآن

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ قرآن فہمی کے سلسلہ میں اعداد قرآن کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شب قدر کی تعیین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ شب قدر 27 رمضان کو ہوتی ہے پھر انہوں نے 27 تاریخ میں شب قدر ہونے کے دو قرینے بیان کئے ہیں اول یہ کہ لیلۃ القدر کے 9 حروف ہیں اور یہ کلمہ سورۃ قدر میں تین دفعہ آیا ہے تو تین کو نو سے ضرب دینے (یعنی کلمہ لیلۃ القدر کے حروف کو تین بار جمع کرنے) سے 27 حاصل ہوتا ہے دوسرا یہ کہ اس سورۃ میں تیس کلمے ہیں اور ستائیسواں کلمہ یعنی ھی ہے۔ اور ھی کا مرجع لیلۃ القدر ہے تو یہ اشارہ ہے کہ شب قدر 27 تاریخ کو ہے۔ (تفسیر عزیزی صفحہ 259)

اور سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی میں سے 'دوہری حیثیت سے' یعنی مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی = 8 (ا ع ی ن و ک غ ض) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

اس سورت کی آیت اول میں خالصتاً مفتوح ہی آنیوالے 4 حروف تہجی کی اس آیت میں میزان بھی = 4 (أ ح ر ن بالترتیب 1+1+1+1)
اور آیت اول میں خالصتاً غیر مفتوح ہی آنیوالے 7 حروف تہجی کی اس آیت میں میزان = 8 (م د ہ ب ا ع ی بالترتیب 2+1+1+1+1+1+1) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

جب کہ آیت اول کے حرف ل کی نوعیت ان سے مختلف ہے۔ یہ لفظ آیت اول میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' یعنی دوہری حیثیت سے آتا ہے۔
اور دوہری حیثیت سے آنیوالے اس حرف تہجی ل کی میزان = 5 (ل)
جبکہ آیت اول میں دوہری حیثیت سے آنیوالے اس حرف تہجی ل کی' اس آیت میں بطور مفتوح میزان = 1 اور بطور غیر مفتوح میزان = 4 میں 4:1 کا تناسب ہے۔

آیت اول کے 'دوہری حیثیت سے یعنی مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے اس ایک حرف (ل) کی بطور غیر مفتوح میزان = 4 (ل) اور آیت اول میں بطور غیر مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی کی میزان = 8 (م د ہ ب ا ع ی بالترتیب 2+1+1+1+1+1+1) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

سورت فاتحہ کی آیت اول میں کسی نہ کسی طور مفتوح (یعنی صرف مفتوح یا غیر مفتوح بھی) آنیوالے 5 حروف تہجی کی آیت اول میں کل میزان = 9 (أ ح ر ل ن بالترتیب 1+1+1+5+1)
اور سورت فاتحہ کی آیت اول میں خالصتاً غیر مفتوح ہی آنیوالے 7 حروف تہجی کی آیت اول میں کل میزان = 8 (م د ہ ب ا ع ی بالترتیب 2+1+1+1+1+1+1) میں 1 کا فرق ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورت فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

سورت فاتحہ کی آیت اول والے کلیدی حروف تہجی' اور بدون حروفِ کلمۂ اول سورت فاتحہ کے باقی حروف تہجی کا بیان

(i) سورت فاتحہ کی آیت اول کے 12 قسم کے حروف تہجی کے' تمام سورت فاتحہ میں اعداد و شمار:-
کلیدی حروف تہجی = 12 (أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ی ن)
ان حروف کی تمام سورت فاتحہ میں میزان = 100 (5+18+3+12+4+4+6+3+16+6+13+10)

اس میزان (100) میں مفتوح حروف = 27 (ا 2 ل 5 ح 1 م 2 ر 5 ع 3 ی 3 ن 6)
اور غیر مفتوح حروف = 73 (ا 3 ل 13 ح 2 م 10 ر 4 ہ 4 د 1 ب 3 ا 16 ع 3 ی 10 ن 4)

بمطابق کوائف مفصلہ بالا، سورت فاتحہ کی آیت اول کے مذکورہ 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی، تمام سورت فاتحہ میں میزان = 100 ہے، جس میں سے:

(i) تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح آنے والے 4 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی میزان = 27 (د 4 ہ 4 ب 3 ا 16 بالترتیب 4+4+3+16)
(ii) اور تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح آنے والے 8 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی میزان بھی = 27 (ا 2 ل 5 ح 1 م 2 ر 5 ع 3 ی 3 ن 6 بالترتیب 2+5+1+2+5+3+3+6) برابر ہے۔

نیز آیتِ اول کے مذکورہ 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے (i) تمام سورت فاتحہ میں غیر مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 4 (متذکرۃ الصدر)

(ii) اور تمام سورت فاتحہ میں مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 8 (متذکرہ الصدر = ii) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

اگرچہ اس کتاب میں حروفِ قرآن کی گنتی میں ہر ممکنہ حزم واحتیاط سے کام لیا گیا ہے تاہم بندۂ خاطی کے محدود وناقص فکر وفہم سے اعداد وشمار میں کسی غلطی وکوتاہی کے امکان کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا زیر نظر کتاب میں دوران مطالعہ اگر قارئین کرام کو کوئی ایسی غلطی نظر آئے جس کے غلط ہونے کا انہیں پوری طرح اطمینان ہو تو ازراہِ نوازش وہ اس غلطی سے کتاب ہذا کے مؤلف کو پبلشرز کے ایڈریس پر مطلع فرمائیں تاکہ کتاب کی آئندہ اشاعتوں میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

(i) آیت اول کے 8 حروف تہجی ایسے ہیں، جو تمام سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آتے ہیں، ان 8 قسم کے حروف تہجی کی، تمام سورت میں بطور غیر مفتوح میزان = 46 (ا 3 ل 13 ح 2 م 10 ر 1 ع 3 ی 10 ن 4 = 8 بالترتیب 3+13+2+10+1+3+10+4=46)
(ii) اور تمام سورت فاتحہ کے کلمۂ اول **الحمد** کے 5 حروف کے علاوہ باقی 17 حروف تہجی میں بھی 8 حروف تہجی ایسے ہیں، جو مفتوح بھی اور غیر مفتوح، یعنی دوہری حیثیت سے آتے ہیں، ان 8 قسم کے حروف تہجی کی تمام سورت میں میزان بھی = 46 (ر 6 ع 6 ی 13 ن 10 د 4 ک 3 غ 2 ض 2 بالترتیب 6+6+13+10+4+3+2+2) = 46 برابر ہے۔ نیز مذکورہ ضمن (i) اور (ii) کے کلیدی حروف تہجی (8، 8) بھی برابر ہیں۔

اور آیتِ اول کے، تمام سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی، (یعنی دوہری حیثیت سے) آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی، اور اس سورت کے

کلمۂ اول الحمد کے حروف کے علاوہ 'سورت فاتحہ کے باقی حروف تہجی میں 'مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی دوہری حیثیت سے) آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی میں:-

(i) باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 4 (ر ع ی ن)

(ii) اور ان کے باہم مختلف (یعنی ان کے انفرادی) حروف تہجی کی تعداد اقسام = 8 (آیت اول کے انفرادی حروف: ا ل ح م = 4 اور کلمہ اول الحمد کے علاوہ 'سورت فاتحہ کے باقی انفرادی حروف: د ک غ ض = 4 برابر) اور مشترک = 4 اور غیر مشترک = 8 حروف میں باہم 2:1 کا تناسب ہے۔

جب کہ مذکورہ 4 مشترک حروف تہجی کی 'تمام سورت فاتحہ میں میزان = 35 میں سے (ر6 ع6 ی13 ن10 بالترتیب 10+13+6+6)

(i) ان 4 مشترک حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان = 17 بالترتیب (ر5 ع3 ی3 ن6)

(i) اور ان 4 مشترک حروف تہجی کی بطور غیر مفتوح میزان = 18 (ر1 ع3 ی10 ن4) میں 1 کا فرق ہے۔

آیت اول کے 12 حروف تہجی میں سے 'تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں 8 کلیدی حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان = 27 (ا2 ل5 ح1 م2 ر5 ع3 ی3 ن6 بالترتیب 6+3+3+5+2+1+5+2)

(ii) اور کلمہ اول الحمد' کے حروف کے علاوہ 'سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے 10 حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان = 28 (ر5 ع3 ی3 ن6 ک2 د2 ت3 ط2 غ1 ض1 بالترتیب 1+1+2+3+2+2+6+3+3+5) میں بھی 1 کا فرق ہے۔

(i) آیت اول کے 12 کلیدی حروف تہجی میں سے 'مذکورہ 8 ایسے حروف تہجی 'جو تمام سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی دوہری حیثیت سے) آتے ہیں 'کی تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان = 46 (ا3 ل13 ح2 م10 ر1 ع3 ی10 ن4 بالترتیب 4+10+3+1+10+2+13+3)

(ii) اور کلمہ اول الحمد کے 5 حروف تہجی کے علاوہ سورت فاتحہ کے باقی 8 ایسے حروف تہجی 'جو تمام سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی دوہری حیثیت سے) آتے ہیں 'کی بطور مفتوح میزان = 23 (ر ع3 ی3 ن6 ک2 د2 غ1 ض1 بالترتیب 1+1+2+2+6+3+3+5) میں 2:1 کا تناسب ہے۔ نیز مذکورہ ضمن (i) اور (ii) کے کلیدی حروف تہجی '8 ' 8 یعنی مساوی ہیں۔

(i) کلمہ اول الحمد کے 5 حروف تہجی (ا ل ح م د) کے علاوہ 'سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے اس سورت میں صرف غیر مفتوح آنیوالے 7 حروف تہجی کی میزان = 29 (ہ ب ھ ص ش ق ذ بالترتیب 1+1+2+2+16+3+4)

(ii) اور کلمہ اول کے حروف کے علاوہ سورت فاتحہ کے باقی 17 کلیدی حروف تہجی میں سے 10 حروف تہجی کی 'بطور مفتوح میزان = 28 (ر5 ع3 ی3 ن6 ک2 د2 ت3 ط2 غ1 ض1 بالترتیب 1+1+2+3+2+2+6+3+3+5) میں 1 کا فرق ہے۔

....

(i) سورت فاتحہ کے کلمۂ اول کے 5 حروف تہجی (أ ل ح م د) میں سے تمام سورت کے تناظر میں 'مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' یعنی دوہری حیثیت سے 'آنیوالے 4 حروف تہجی کی 'بطور مفتوح میزان=28 (أ ل ح م بالترتیب 3+13+2+10)

(ii) اور سورت فاتحہ کے کلمہ اول کے علاوہ سورت فاتحہ کے باقی 17 حروف تہجی میں سے 'مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' یعنی ہر دو حیثیت سے آنیوالے '10' حروف تہجی کی 'بطور مفتوح میزان بھی=28 (ر ع ی ن ک و ت ط غ ض بالترتیب 5+3+3+6+2+2+3+2+1+1) برابر ہے۔

....

(i) کلمہ اول کے 5 حروف تہجی کے علاوہ سورت فاتحہ کے علاوہ باقی 17 حروف تہجی میں سے 'غیر مفتوح آنیوالے '7 حروف تہجی کی 'تمام سورت فاتحہ میں میزان=29 (ہ ب ا ی ص ق ذ بالترتیب 4+3+16+2+2+1+1)

(ii) اور کلمہ اول کے 5 حروف تہجی کے علاوہ آیت اول کے باقی 7 قسم کے حروف تہجی کی تمام سورت میں میزان=58 (ہ ر ب ا ع ی ن بالترتیب 4+6+3+16+6+13+10) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

سُورت فاتحہ کے لفظِ اوّل اَلحَمدُ کے حروف کا مزید تذکرہ

الفاتحہ کی آیت اول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ①

سورت فاتحہ کے لفظِ اول اَلحَمدُ کے حروف کی آیت اول میں تفصیل:-

اَلحَمدُ کے کلیدی حروف تہجی=5 (أ ل ح م د) اور الحمد کے ان 5 کلیدی حروف تہجی کی آیت اول میں کل میزان=10 (أ =1 ' ل =5 ' ح=1 ' م=2 اور د=1) اس طرح ان متوازی اعداد 5,10 میں 1 : 2 کا تناسب ہے۔

اس میزان=10 میں مفتوح حروف=3 (أ =1 ' ل=1 ' ح=1) اور اس میزان میں غیر مفتوح حروف=7 (ل=4 ' م=2 ' د=1) میں 2:1 کی نسبت سے 1 کا تفاوت ہے۔

لفظِ اول اَلحَمدُ کے حروف کی تمام سورت میں تفصیل:-

الحمد کے 5 کلیدی حروف تہجی 5 (أ ل ح م د) کی تمام سورت فاتحہ میں میزان=42 (أ =5 ' ل=18 ' ح=3 ' م=12 اور د=4)

اس میزان=42 میں مفتوح حروف=10 (أ =2 ' ل=5 ' ح=1 ' اور م=2) اور غیر مفتوح حروف=32 (أ =3 ' ل=13 ' ح=2 ' م=10 اور د=4) الحمد کے حروف تہجی=5 اور ان کی آیت اول میں میزان=10 'جنکی اس سورت میں بطور مفتوح میزان=10 'اور بطور غیر مفتوح میزان=32 میں شامل ہندسوں کی میزان (2+3)=5 'ان میں ہندسہ 5'10 کا عمل دخل واضح ہے۔

....

میزان کوائف کی رو سے:-

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف تہجی (اُ ل ح م د) کی آیت اول میں صرف بطور مفتوح میزان=3 (اُ ل ح بالترتیب 1+1+1) اور صرف بطور غیر مفتوح میزان بھی=3 (م د بالترتیب 2+1) برابر ہے۔

....

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے 5 حروف تہجی (اُ ل ح م د) میں سے:۔

(i) آیت اول میں صرف مفتوح ہی آنے والے 2 حروف تہجی کی اس آیت میں میزان=2 (اُ ل 1 + 1)--(ii) اور لفظ اول الحمد کے باقی 3 حروف تہجی، جو ان حروف سے مختلف حیثیت میں آتے ہیں، (یعنی آیت اول میں یا صرف غیر مفتوح یا مفتوح کے ساتھ ساتھ غیر مفتوح بھی آتے ہیں) کی آیت اول میں میزان) =8 (ل م د: 5 +2+ 1) میں 4:1 کا تناسب ہے۔

....

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف تہجی (اُ ل ح م د)، کی تمام سورت فاتحہ میں میزان=42، جس میں سے (i) تمام سورت میں صرف غیر مفتوح ہی آنیوالے 1 حرف تہجی (د) کی میزان=4 --(ii) اور لفظِ اول کے حروف تہجی میں سے، تمام سورت کے تناظر میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے باقی 4 حروف تہجی کی تمام سورت میں میزان=28 (اُ ل ح م بہ تعداد 3 + 13 +2+ 10) میں 7:1 کا تناسب ہے۔

....

(i) سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام =5 (اُ ل ح م د)---(ii) اور لفظِ اول کے ان 5 حروف تہجی کی، سورت فاتحہ کی آیت اول میں میزان 10. (اُ=2، ل=5، ح=1، م=2، د= -)--(iii) اور ان 5 حروف تہجی کی، تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح میزان بھی=10 (اُ=2 ل=5 ح=1 م=2 د=x) ان سب کا عددی توازن ظاہر ہے۔

....

لفظ اول کے حروف (اُ ل ح م د) کے علاوہ سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی کی میزان=80 ہے، جن میں:۔

(i) 15 غیر مفتوح حروف تہجی کی میزان=52 (ہ ر ب ا ع ی ن و ک س ص ق ذ غ ض 4+1+3+16+3+10+4+2+1+2+2+1+1+1+1)

(ii) اور 10 مفتوح حروف تہجی کی میزان=28 (ر ع ی ن ک و ت ط غ ض بہ تعداد 5+3+3+6+2+2+3+2+1+1) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

نیز مذکورہ غیر مفتوح کلیدی حروف تہجی کی تعداد=15

اور مذکورہ مفتوح کلیدی حروف تہجی کی تعداد=10 میں 2:3 کا تناسب اور یہ اعداد 5 اور 10 کے خاندانی اعداد ہیں۔

....

(i) مذکورہ 15 غیر مفتوح حروف تہجی میں:۔

واحد حروف تہجی=6 اور بالمکررات حروف تہجی =9 میں 3:2 کی نسبت ہے۔

....

نیز 6 واحد حروف تہجی کی میزان بھی =6 'اور 9 تکراراتی حروف تہجی کی میزان =46 میں '40 کا فرق ہے (10 '5 کی قبیل سے ہونے کی حیثیت سے اعدادِ قرآن کا ایک معروف اعجازی انداز)

....

(ii) نیز مذکورہ 10 مفتوح حروف میں:- واحد حروف تہجی =2 اور بالمکررات حروف تہجی =8 میں 4:1 کا تناسب 'نیز ان 2 واحد اور 8 تکراراتی حروف تہجی کی میزانوں (بالترتیب) 2 اور 26 میں 13:1 کا تناسب ہے 'مزید براں =2 واحد حروف تہجی کی میزان بھی =2۔ نیز 8 تکراراتی حروف تہجی کی میزان =26 میں شامل اعداد کا مجموعہ (2+6) بھی =8 برابر ہے۔

....

i- مذکورہ 15 غیر مفتوح حروف تہجی میں: حلقی حروف تہجی =3 (ہ ع غ) اور غیر حلقی حروف تہجی =12 میں 4:1 کا عددی ربط و تناسب ہے۔

....

نیز ان 3 قسم کے حروف حلقی کی میزان =8 'اور مذکورہ 12 قسم کے حروف غیر حلقی کی میزان =44 میں شامل اعداد کا مجموعہ (4+4) بھی =8 مساوی ہے۔

....

(ii) نیز مذکورہ 10 مفتوح حروف تہجی میں: حلقی حروف تہجی =2 (ع غ) اور غیر حلقی حروف تہجی =8 میں 4:1 کا تناسب ہے 'مذکورہ 2 حروف حلقی کی میزان =4 اور مذکورہ 8 حروف غیر حلقی کی میزان =24 میں 20 کا فرق ہے (اعدادِ قرآن کا ایک اعجازی انداز)

....

اسی طرح مذکورہ 2 حروف حلقی اور ان کی میزان =4 میں 2:1 کا اور مذکورہ 8 حروف حلقی 'اور ان کی میزان =24 میں 3:1 کا عددی ربط ہے۔

....

(i) نیز مذکورہ 15 غیر مفتوح حروف تہجی میں: منقوط حروف تہجی =7 'اور ان کی میزان =21 میں 3:1 کی نسبت ہے۔

....

اور غیر منقوط حروف تہجی =8 اور ان کی میزان =31 میں شامل اعداد کی میزان (3+1) =4 میں 2:1 کی نسبت ہے نیز مذکورہ 7 منقوط اور 8 غیر منقوط حروف تہجی میں 1 کا فرق اور ان کی میزانوں (بالترتیب 31 اور 21) میں 10 کا فرق ہے۔

....

(ii) اسی طرح:- مذکورہ 10 مفتوح حروف تہجی میں:-

منقوط حروف تہجی =5 اور غیر منقوط حروف تہجی بھی =5 برابر ہیں اور ان کی میزانیں بالترتیب 14 '14 بھی مساوی ہیں۔

5 منقوط حروف تہجی اور ان کی میزان =14 (ی ن ت غ ض بہ تعداد 3+6+3+1+1) اور 5 غیر منقوط حروف تہجی کی میزان بھی = 14 (ر ع ک د ط بہ تعداد 5+3+2+2+2=14)

....

نیز مذکورہ 5 منقوط حروف تہجی 'اور ان کی میزان =14 میں شامل اعداد کی میزان (1+4) بھی =5 بھی مساوی ہے-- اور اسی طرح 5 غیر

منقوط حروف تہجی اور ان کی میزان=5 بھی مساوی ہے۔

....

(i) مذکورہ 15 غیر مفتوح حروف تہجی کی سورت فاتحہ میں گنتی کے مظہر مذکورہ 15 ہی اعداد و شمار ہیں:۔
جفت اعداد=7 (4 - 16 - 10 - 4 - 2 - 2 - 2) اور ان کی میزان=40
یہ 7 جفت اعداد دراصل 4 قسم کے ہیں (4 - 16 - 10 - 2) اور ان کی میزان=32
اور طاق اعداد=8 (1 - 3 - 3 - 1 - 1 - 1 - 1 - 1) اور ان کی میزان=12
جملہ 7 جفت اعداد اور 8 طاق اعداد میں 1 کا فرق' اور مذکورہ 7 جفت اعداد کے از روئے اقسام=4 اعداد' اور مذکورہ 8 طاق اعداد کے از روئے اقسام=2 اعداد میں 1:2 کا عددی تناسب ہے۔
(3 - 1)

....

نیز از روئے اقسام=4 جفت اعداد کی میزان=32 -- اور از روئے اقسام=2 طاق اعداد کی میزان=4 میں 1:8 کا عددی تناسب ہے۔

....

تمام 7 جفت اعداد کی میزان 40' اور تمام 8 طاق اعداد کی میزان=12 میں اول الذکر 40 ہے (5'10 کے قبیل کی حیثیت سے اعدادِ قرآن کا ایک معروف اندازِ اعجاز)

ii- اسی طرح مذکورہ 10 مفتوح حروف تہجی کی گنتی کے مظہر 10 ہی اعداد و شمار ہیں:۔
جفت اعداد=4 (6-2-2-2) اور ان کی میزان=12
اور یہ 4 جفت اعداد' اصلاً 2 قسم کے' یعنی ان کے نصف ہیں (6-2) جن کی میزان=8
اور طاق اعداد=6 (5 - 3-3-3 - 1 - 1) اور ان کی میزان=16
اور یہ 6 طاق اعداد اصلاً 3 قسم کے' یعنی ان کے نصف ہیں (5 - 3 - 1) جنکی میزان=9
اس طرح مذکورہ 4 جفت اعداد' اور ان کی میزان=12 میں 3:1 کا تناسب' اور 6 طاق اعداد' اور ان کی میزان=16 میں 10 کا فرق ہے۔
نیز مجموعی طور پر مذکورہ 4 جفت اعداد کا ان کی تعدادِ اقسام=2 (2'6) کے ساتھ 1:2 کا ربط' اور مجموعی طور پر مذکورہ 6 طاق اعداد کا' ان کی تعداد اقسام=3 (5 - 3 - 1) کے ساتھ بھی 1:2 کا ربط و تعلق ہے۔

....

یعنی مجموعی لحاظ سے جتنے جفت اعداد اور طاق اعداد ان 10 قسم کے مفتوح حروف تہجی کے اعداد و شمار سے آتے ہیں' یہ دونوں اپنی اصل کے اعتبار سے نصف' نصف ہیں' نیز مذکورہ 2 قسم کے جفت' اور 3 قسم کے طاق اعداد میں 1 کا فرق'
اور ان 2 قسم کے جفت اعداد کی میزان=8 (2+6)' اور مذکورہ 3 قسم کے طاق اعداد کی میزان=9 (1+3+5) میں بھی 1 کا فرق ہے۔

....

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے 5 قسم کے حروف تہجی کے علاوہ اس سورت کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی میں سے:۔
i- 15 غیر مفتوح حروف تہجی کی' سورت فاتحہ میں گنتی کے مظہر کل 15 میں اعداد و شمار میں (ہ ر ب ا ع ی ن و ک س ص ق ذ غ ض بہ تعداد 4 +1+ 3+16+3+10+ 4 + 2 +1+2+2+1+1+1+1) -- ان میں واحد اعداد' (یعنی صرف کسی ایک حرف کی گنتی کے مظہر اعداد) کی تعداد اقسام=2 (16 اور 10) -- اور بالمکررات اعداد (یعنی ایک سے زائد حروف کی گنتی کے مظہر اعداد) کی تعداد اقسام=4 (4 ' 1 ' 3 اور 2) 'جن میں 1:2 کا عددی تناسب ہے--- نیز مذکورہ 2 واحد اعداد کی کل میزان=26 (ا، ع)

ی ہے تعداد 16 + 10 = 26)

اور مذکورہ 4 بالمکررات اعداد کی کل میزان بھی (26 = 4+1+3+3+4+2+1+2+2+1+1+1+1 ہے تعداد

ہ ر ب ع ن ہ ک س ص ق ذ غ ض) مساوی ہے۔

....

نیز 2 واحد اعداد اور ان کی میزان =26 میں 13:1 کا تناسب ہے جب کہ 4 مکرراتی اعداد' اور ان کی بشمول مکررات میزان =26 میں شامل دونوں اعداد کے مجموعہ (6+2)=8 میں 2:1 کا تناسب ہے جب کہ 4 کلیدی مکرراتی اعداد (4+1+3+2) کی میزان =10 ہے۔ جن میں دو جفت (4 اور 2) اور 2 ہی طاق (1 اور 3) ہیں۔

....

نوٹ: جیسا کہ ابتدا'' اعدادِ قرآن کے اعجازی انداز'' کے عنوان کے تحت وضاحت ہے کہ بعض اوقات اعدادِ قرآن کے متوازی و مقابل نوعیت کے اعضاء و اجزا میں سے کوئی ایک 5'10 یا ان کی قبیل سے (یعنی ان کا کوئی حاصل ضرب) ہوتا ہے اور دوسرا جز یا اجزا کوئی اور جن میں کسی مزید ظاہری عددی نسبت کا ہونا ضروری نہیں۔ مثلاً یہاں کلیدی مکرراتی اعداد کی اقسام =4 اور ان کی میزان =10 ہے۔

....

اسی طرح سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے 5 قسم کے کلیدی حروف تہجی کے (أ ل ح م د) کے علاوہ اس سورت کے باقی 17 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے: مذکورہ 10 مفتوح حروف تہجی کی' سورت فاتحہ میں گنتی کے مظہر کل 10 ہی اعداد و شمار میں =(ر ع ی ن ک و ت ط غ ض ہے تعداد 5+3+3+6+2+2+3+2+1+1) ---- جن میں واحد اعداد' یعنی صرف کسی ایک حرف کی تعداد کے مظہر اعداد کی تعداد اقسام =2 (5'6) --- اور مکرراتی اعداد' یعنی ایک سے زائد حروف کی تعداد کے مظہر اعداد' کی تعداد اقسام =3 (1'2'3) --- جن میں 1 کا فرق ہے۔

نیز مذکورہ 2 واحد اعداد' اور ان کی میزان (5+6)=11 میں شامل اعداد کا مجموعہ (1+1)=2 مساوی ہیں۔

اور مذکورہ 3 مکرراتی اعداد (3+2+1) اور ان کی میزان =6 میں 2:1 کا متوازن عددی ربط ہے۔

نیز مذکورہ 3 مکرراتی اعداد (3'2'1) اور ان کی میزان =6 میں 2:1 کی' نسبت ہے۔

....

اور ان 3 مکرراتی اعداد کے مزید 5 مکررات کی میزان =11 (3 کے مزید دو مکررات' 2 کے مزید دو مکررات' اور '1 کا مزید ایک مکرر) --- اس طرح ان کل 5 مکررات کی میزان 3+3+2+2+1=11 میں 2:1 سے 1 کے فرق کی نسبت ہے۔

....

مذکورہ 2 واحد اعداد (5 اور 6) کی میزان بھی =11 --- اور مذکورہ 3 مکرراتی اعداد کے 5 مکررات کی میزان بھی =11 مساوی ہے۔ (3+3+2+2+1=11)

....

بدون 5 حروف تہجی' لفظ اول الحمد' جن کی ہر حیثیت کی ہر امکانی جہت سی متوازن شماریاتی کیفیت کا مفصل بیان پہلے گذر چکا ہے' سورت فاتحہ کے باقی 17 کلیدی حروف تہجی میں کسی نہ کسی طور غیر مفتوح آنیوالے 15 اقسام کے کلیدی حروف تہجی کے اعداد و شمار میں (ہ ر ب ع ی ن و ک س ص ق ذ غ ض) (باتعداد 4+1+3+16+3+10+4+2+1+2+2+1+1+1+1)

انکی اکائیوں کی تعداد =14 اور ان کی میزان =32= (4 + 1 + 3 + 6 + 3 + 4 +

(1 + 1 + 1 + 1 + 2 + 2 + 1 + 2

اس طرح =14 میں شامل دونوں اعداد کی میزان =5 (1+4) اور 32 میں شامل دونوں اعداد کی میزان بھی =5 (2+3) مساوی ہے---- دہائیوں کی تعداد =2 اور ان کی میزان بھی =2=(1+1) بھی مساوی ہے۔

اسی طرح: 14 اکائیوں اور 2 دہائیوں میں 1:7 کا اور ان اکائیوں کی میزان =32 اور دہائیوں کی میزان =2 میں 1:16 کا متوازن ربط بھی ہے--- مزید براں 'بدون لفظ اول الحمد' سورت فاتحہ کے باقی 17 اقسام کے حروف تہجی میں سے 'کسی نہ کسی طور مفتوح آنیوالے 10 اقسام کے حروف تہجی کے اعداد و شمار میں: ر ع ی ن ک و ت ط غ ض (بالترتیب تعداد 5+3+3+6+2+2+3+2+1+ 1 'ان میں اکائیوں کی تعداد =10 'اور ان کی میزان =28 میں شامل اعداد (2+8) کی میزان بھی =10 مساوی ہے۔

قرآن کریم کے حروف و اعداد اور ان کے ہر تجزیاتی و تخصیصی حیثیت کے متوازی جزئیات کا اسی طرح مزید در مزید ممکنہ تجزیاتی خطوط کے تحت شماریاتی موازنہ کرکے ہر نہج اور ہر نوع کے اعداد و شمار میں عدیم المثال اور لا انتہا ربطِ پیہم کے اعجازی کمالات کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً:۔

واحد حروف' اور مکرراتی حروف کی تعداد اقسام' اور ان کی میزانوں کی گنتی کا موازنہ کرکے ان میں عددی ربط کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں حروف حلقی و حروف غیر حلقی کی تعداد اقسام' اور ان کی میزانوں کی گنتی کا حسنِ ربط و توازن' ان کے منقوط حروف' اور غیر منقوط حروف کی تعداد اقسام و میزانوں ان کے جفت حروف اور طاق حروف کی تعداد کے مظہر کلیدی اعداد کی اقسام' اور ان کی میزانوں 'ان کے کلیدی اعداد کے مکررات کی تعداد اقسام اور ان کی میزانوں (اور اگر معاملہ اکائیوں دہائیوں سے آگے سینکڑوں ہزاروں وغیرہ تک ہو تو اس کی سطح پر بھی) ان کے موازنہ کے ذریعے ان کی ہمہ جہت اور ہمہ پہلو حسنِ ربط کا اندازہ و مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

ان کے علاوہ دیگر ہر ممکنہ تخصیصی و تجزیاتی زاویے سے ہر سطح کے حروف و اعداد اور ان کی جزئیات و متضمنات تک کے متوازی و مقابل نوعیت کے اعداد و شمارات ایسے ہی اعجازی عجائبات و کمالات کے مظہرِ کامل ثابت ہوتے ہیں۔ یعنی ان تجزیاتی مدارج کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے اعداد و شمار کا پھر ایسے ہی تجزیاتی خطوط کے تحت مزید در مزید تجزیہ و موازنہ، لیکن اس طرح موضوعات کی طوالت کئی گنا زیادہ ضخامت کی متقاضی ہوگی۔

لفظِ اول کے حروف تہجی (أ ل ح م د) کے علاوہ سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی میں:۔

(i) ایسے حروف تہجی' جو اس سورت میں کہیں نہ کہیں غیر مفتوح بھی آتے ہیں' کی تعدادِ اقسام =15 (ہ ر ب ا ع ی ن و ک س ص ق ذ غ ض)

(ii) اور ایسے حروف تہجی جو اس سورت میں کہیں نہ کہیں' مفتوح بھی آتے ہیں' کی تعدادِ اقسام =10 (ر ع ی ن ک و ت ط غ ض) میں 2:3 کا تناسب ہے۔

اوپر ضمن (i) اور (ii) کے کلیدی حروف تہجی (بالترتیب 15 اور 10) میں:۔

باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =8

اور باہم مختلف (یعنی ان کے انفرادی) حروف تہجی کی تعداد اقسام =9 (بالترتیب ضمن (i) میں =7 'اور ضمن (ii) میں =2 جن کا مجموعہ =9 ہے' میں 1 کا فرق ہے۔

i۔ اس سورت میں صرف غیر مفتوح ہی آنیوالے مذکورہ 15 حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان =52

(ہ ر ب ا ع ی ن و ک س ص ق ذ غ ض)
1 1 1 1 2 2 1 2 4 10 3 16 3 1 5

ii اور اس سورت میں کہیں نہ کہیں مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 10 حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان =51 (ر ع ی ن ک و ت ط غ ض : 6+6+13+10+3+4+3+2+2+2) میں 1 کا فرق ہے۔

....

وقتاً" فوقتاً" کرائی جانے والی یاددہانی کے مطابق، بعض تجزیاتی زاویوں کے تحت طاق گنتی کا پس منظر رکھنے والے حروف کی دو یا زائد متوازن حصوں میں تقسیم و تخصیص کی صورت میں اجزائے منقسم میں عموماً" کسی نہ کسی نسبت سے 1 کا فرق ہی قرین توازن و تناسب تصور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ حروف کی گنتی میں بٹوں کا عمل دخل ممکن نہیں۔

....

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف أ ل ح م د کے علاوہ، اس سُورت کے باقی 17 کلیدی حروف تہجی کا بعض مزید تجزیاتی زاویوں سے جائزہ

سُورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے حروف أ ل ح م د کے علاوہ،

اس سورۃ کے باقی کلیدی حروف تہجی =17		ر	ب	ا	ع	ی	ن	ک	و	س	ت	ص	ط	ق	ذ	غ	ض
ان کی تمام سورۃ فاتحہ میں میزان	=80	4	6	3	16	6	13	10	3	4	2	3	2	2	1	1	2	2
اس میزان میں مفتوح حروف	=28	-	5	-	-	3	3	6	2	2	-	3	-	2	-	-	1	1
اور غیر مفتوح حروف	=52	4	1	3	16	3	10	4	1	2	2		2		1	1	1	1

مذکورہ 17 کلیدی حروف تہجی میں، ایسے 8 مشترک حروف تہجی ہیں، جو اس سورت میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آتے ہیں، جن کی سورت فاتحہ میں میزان =46 ہے جس کی : ر ع ی ن و ک غ ض

(i) بطور مفتوح میزان =23 5 3 3 6 2 2 1 1=23

(ii) اور بطور غیر مفتوح میزان بھی =23 1 3 10 4 2 1 1 1=23 برابر ہے۔

....

اور ان 8 کلیدی حروف تہجی کے 'اوپر جز (i) میں واحد حروف تہجی =2 اور مکرراتی حروف تہجی =6 میں 1:3 کا تناسب اور ان کی میزانوں میں 1:12 سے 1 کا فرق ہے 'اور اوپر جز (ii) میں واحد حروف تہجی =4 اور مکرراتی حروف تہجی بھی =4 'برابر ہیں 'اور ان کی میزانوں میں 1:6 سے 1 کا فرق ہے 'کیونکہ ان کی مجموعی میزان کا ہندسہ '23' طاق ہے۔۔ نیز ان 8 کلیدی حروف تہجی میں: منقوط حروف تہجی =4 (ی ن غ ض) اور غیر منقوط حروف تہجی بھی =4 (ر ع و ک) برابر ہیں۔

....

اسی طرح مذکورہ 8 حروف تہجی میں سے: حروف حلقی =2 (ع غ) اور باقی حروف غیر حلقی =6 میں 1:3 کا تناسب ہے --- اور مذکورہ 8 حروف تہجی کی، تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح اور بطور غیر مفتوح میزانوں =23 اور 23 میں 2 قسم کے حروف حلقی کی دونوں طرف میزان 3'3 (برابر) 'اور باقی حروفِ غیر حلقی کی دونوں طرف میزان 20'20 (بھی برابر ہے)

....

سورت فاتحہ کے مذکورہ بالا باقی 17 کلیدی حروف تہجی میں سے:۔

اس سورت میں کسی نہ کسی طور مفتوح آنیوالے مذکورہ سابقہ 10 قسم کے کلیدی حروف تہجی (ر ع ی ن ک و ت ط غ ض)

میں سے (i) اس سورت میں خالصتاً" مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =2 (ت ط) -- (ii) اور اس سورت میں مشترک حیثیت سے، یعنی مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =8 (ر ع ي ن ک و غ ض) میں 4:1 کی نسبت ہے۔

....

نیز جز (i) میں ایک حرف منقوط اور ایک ہی حرف غیر منقوط (برابر ہیں) اور جز (ii) میں 4 حروف منقوط اور 4 ہی غیر منقوط ہیں' یہ بھی برابر ہیں۔

....

(باقی اگلے صفحات پر مسلسل ....)

لازوال اعجازی عظمتوں کا امین

خدائے حیّ و قیوم کا کلام ہونے کے ناطے قرآنی آیات و کلمات کی بے پناہ معنوی، عملی و تاثیری صداقت و حقانیت اور ہمہ جہت اعجازی فوقیت و خصوصیت لاریب اور بے مثال ہے۔ اس کا ہر حرف ایک جاندار، متحرک اور باشعور قوت کی طرح ہر تجزیاتی معیار سے اپنے عددی اعجاز کی تکمیل کے تقاضے بدرجۂ اتم و کمال پورے کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

قرآن حکیم کی کسی سورۃ، کسی آیت، کسی کلمہ یا کسی جملہ کے کسی بھی پہلو سے کوئی مخصوص انفرادیت رکھنے والے حروف کے گروپ ----- اور دوسری طرف، اس (سورت، آیت، کلمہ یا جملہ) کے باقی حروف کے گروپ، کا کسی بھی اصولی تجزیہ کے ذریعے باہم دِگر عددی موازنہ کیا جائے تو ان کی تمام جزئیات تک میں ہر ممکنہ پہلو سے اکثر و بیشتر کسی خوبصورت، منفرد اور سپر نارمل حرفی توازن کا انکشاف ہوتا ہے، اور جیسا کہ سوجھ بوجھ اور جانچ پرکھ کی خداداد صلاحیت سے بہرہ ور ہر شخص زیرِ مطالعہ تفصیلات میں حروفِ قرآنی کی صاف و صریح گنتی سے حتمی اور یقینی طور پر اس نیتجہ پر پہنچ سکتا ہے، کہ قرآنی الفاظ و حروف میں دقیق ذہانت، عمیق حکمت اور عظیم بصیرت پر مبنی یہ عددی نظم و ربط اور یہ توازن و تناسب معجزانہ کمال ہے جو بالکل اصولی و منطقی انداز اور اعجازی شان کے ساتھ زیرِ تجزیہ حروف کے عین متقابل و متوازی نوعیت کے حروف کے جوڑوں میں آرہا ہے اور عجیب تسلسل و تواتر کے ساتھ آرہا ہے۔ جسے کسی انسانی کلام (نظم یا نثر) میں محض الل ٹپ انطباق کے ذریعے پیدا نے کا جتن کرنا، اور بشری تحریر کے دقیق جزئیات تک میں ایسے لامتناہی پس منظر پر حاوی ہمہ پہلو اور ہر تجزیاتی معیار پر پورے اترنے والے ایسے خوبصورت اور متوازن حروف کے اس انتخاب و استعمال کو ملحوظ رکھنا انسانی فہم و فراست اور اس کی تخلیقی استعداد سے قطعاً بعید ہے۔

تبارک اللہ احسن الخالقین

(i) منسلہ بالا غیر مفتوح حروف تہجی کی تعداد اقسام =15 (ہ ر ب ا ج ی ن د ک ی ص ت ذ غ ض)

(ii) اور ان 15 غیر مفتوح حروف تہجی کی' تمام سورت فاتحہ میں میزان =75 (تعداد منسلہ بالا حروف بالترتیب 4، 6، 3، 16، 6، 13، 10، 4، 3، 2، 2، 1، 1، 2، 2)' اس طرح ان متوازی اعداد 15 اور 75 میں 5:1 کی نسبت ہے۔

....

(i) اوپر مذکورہ' ایسے مشترک حروف تہجی' جو مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آتے ہیں' کی تعدادِ اقسام =8 (ر ع ي ن د ک غ ض)۔۔

(ii) اور اس سورت میں صرف غیر مفتوح ہی آنیوالے' حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =7 (ہ ب ا س ص ق ذ) میں 1 کا فرق ہے۔

....

نیز جز (i) میں 4'4 یعنی نصف نصف حروف تہجی' منقوط اور غیر منقوط ہیں جب کہ جز (ii) کے 7 حروف تہجی میں منقوط =3 اور غیر منقوط =4 میں 1 کا فرق ہے۔

....

سُورت فاتحہ کی آیت اول کے جُملۂ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور جُملۂ ثانی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے حروف کا شماریاتی موازنہ

آیت اول سورت فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝

(i) جُملۂ اول:
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
اَ لْ حَ مْ دُ لِ لّٰ هِ
(سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔)

اس جملہ میں:-

			أ	ل	ح	م	د	ه
کلیدی حروف تہجی	=	6	أ	ل	ح	م	د	ه
میزان کل حروف	=	8	1	3	1	1	1	1
ان میں مفتوح حروف	=	2	1	-	1	-	-	-
ان میں غیر مفتوح حروف	=	6	-	3	-	1	1	1

(ii) جُملۂ ثانی:
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
رَ بِّ ا لْ عٰ لَ مِ يْ نَ
(جو سارے جہاں کا پروردگار ہے۔)

اس جملہ میں:-

			ر	ب	ا	ل	ع	م	ي	ن
کلیدی حروف تہجی	=	8	ر	ب	ا	ل	ع	م	ي	ن
میزان کل حروف	=	9	1	1	1	2	1	1	1	1
ان میں مفتوح حروف	=	3	1	-	-	1	-	-	-	1
ان میں غیر مفتوح حروف	=	6	-	1	1	1	1	1	1	-

سُورت فاتحہ کی آیت اول کے جُملۂ اول (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اور جُملۂ ثانی (رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ) کے مذکورۂ صدر حروف و اعداد پر ایک سرسری نگاہ ڈالنے سے ان کی حسبِ ذیل صُورتحال نمایاں ہوتی ہے:-

جُملۂ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے حروف کی کل میزان =8 میں (i) مفتوح حروف کی میزان =2۔۔ اور غیر مفتوح حروف کی میزان =6 میں 3:1 کا تناسب ہے۔

....

جملۂ اول کے مفتوح کلیدی حروف تہجی=2(أ ح)۔۔اور غیر مفتوح کلیدی حروف تہجی=4(ل م د ہ) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

جُملۂ اول کے دونوں مفتوح حروف تہجی (أ ح) واحد آتے ہیں' (جو کہ برابر ہیں)۔۔۔اور جملۂ اول کے چاروں غیر مفتوح حروف تہجی (ل م د ہ) میں (i) تکراراتی حرفِ تہجی (ل) کی میزان=3۔۔(ii) اور 3 واحد حروف تہجی م د ہ کی میزان بھی=3 (1+1+1) برابر ہے۔

....

جُملۂ ثانی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے حروف کی میزان=9 میں: (i) مفتوح حروف کی میزان=3 (ر ل ن ، تعدادی حرف 1' 1' 1) (ii) اور غیر مفتوح حروف کی میزان=6 (ب ا ل ع م ي تعدادی حرف 1' 1' 1' 1' 1' 1) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

(حرف ل ایک بار مفتوح اور ایک ہی بار غیر مفتوح آتا ہے۔)

جُملۂ ثانی کے مفتوح کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام=3(ر ل ن)۔۔اور جملۂ ثانی کے غیر مفتوح کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام=6 (ب ا ل ع م ي) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

نیز تمام مفتوح حروف میں بھی' اور تمام غیر مفتوح حروف میں بھی واحد ہونے کی یکسانیت ہے۔

جُملۂ ثانی کے حروف کی میزان = 9 میں منقوط حروف کی میزان =3 (ب ي ن تعدادی حرف 1+1+1)۔۔۔اور باقی غیر منقوط حروف کی میزان=6 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

(i) جُملۂ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے حروف کی میزان=8 (ii) اور جُملۂ ثانی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے حروف کی میزان=9 میں 1 کا فرق ہے۔

....

(i) جُملۂ اول کے مفتوح حروف:2 اور (ii) جُملۂ ثانی کے مفتوح حروف=3 میں بھی 1 کا فرق ہے۔

....

(i) جملۂ اول کے غیر مفتوح حروف کی میزان=6 (ii) اور جملۂ ثانی کے غیر مفتوح حروف کی میزان بھی=6 برابر ہے۔

(i) جملۂ اول کے مفتوح حروف میں واحد حروف تہجی کی تعداد=3 (م د ہ تعداد 1'1'1) (ii) اور جملۂ ثانی کے غیر مفتوح حروف میں واحد حروف تہجی کی تعداد=6(ب ا ل ع م ي تعداد 1'1'1'1'1'1) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

i جُملۂ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے جُملۂ ثانی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے ساتھ باہم (i) مشترک حروف تہجی کی تعداد=2=(ل م) (ii) اور غیر مشترک حروف تہجی کی تعداد=4(أ ح د ہ) میں 1:2 کا تناسب ہے۔ جملہ اول کے مفتوح حروف بھی واحد اور جملہ ثانی کے مفتوح حروف بھی واحد

....

ii جملۂ ثانی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے جملۂ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے ساتھ (i) مشترک حروف تہجی کی تعداد=2 (وہی ل اور م)۔۔۔(ii) اور غیر مشترک حروف تہجی کی تعداد=6(ر ب ا ع ي ن) میں 1:3 کا تناسب ہے۔

....

(i) جملۂ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے، جملۂ ثانی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے ساتھ: (i) مذکورہ 2 مشترک حروف تہجی کی میزان = 4 (ل م بہ تعداد 3 + 1) ---(یعنی 2 کلیدی حروف تہجی سے دوچند)--- (ii) اور مذکورہ 4 غیر مشترک حروف تہجی کی میزان بھی = 4 (أ ح د ہ بہ تعداد 1+1+1+1) متوازی اعداد 4 اور 4 برابر ہیں۔

....

(ii) جملۂ ثانی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے، جملۂ اول اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کے ساتھ: (i) مذکورہ 2 مشترک حروف تہجی کی میزان = 3 (ل م تعداد 2+1) ---(ii) اور مذکورہ 6 غیر مشترک حروف تہجی کی میزان بھی = 6 (ر ب ا ع ی ن تعداد 1+1+1+1+1+1) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

(i) سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے 12 قسم کے حروف تہجی میں سے، تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں بطور مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 8 (أ ح ر ل ن ی م ع) ---(ii) اور آیت اول والے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی میں سے، تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں صرف بطور غیر مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 4 (د ہ ب ا) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

بموجب تفصیلات مذکورہ بالا:۔

(i) سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 12 ---(ii) اور ان 12 قسم کے حروف تہجی میں سے، تمام سورت کے تناظر میں مفتوح حروف تہجی کی تعداد اقسام = 8 ---(iii) اور صرف غیر مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 4، اس طرح 12، اور 8 ہندسہ 4 کے حاصل ضرب ہیں۔ جن کی ہندسہ 4 کے ساتھ بالترتیب 1:3 اور 1:2 کی نسبت ہے۔

....

سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی کے علاوہ:۔

اس سورت کے باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 10 (و ک ی ت ص ط ق ز غ ض) اور ان باقی 10 کلیدی حروف تہجی کی سورت فاتحہ میں میزان = 22 (تعداد بہ ترتیب حروف 4+3+2+3+2+2+1+1+2+2)

(i) ان میں سے 6 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان = 11 (و = 2، ک = 2، ت = 3، ط = 2، غ = 1، اور ض = 1)

(ii) اور ان میں سے 8 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی بطور غیر مفتوح میزان بھی = 11 (و = 2، ک = 1، س = 2، ص = 2، ق = 1، ز = 1، غ = 1، اور ض = 1) برابر ہے۔

....

نیز سورت فاتحہ کی آیت اول کے 12 قسم کے حروف تہجی کے علاوہ:۔

اس سورت کے باقی مذکورہ 10 قسم کے حروف تہجی میں سے (i) منقوط (نقطہ دار) حروف تہجی کی تعداد اقسام = 5 (ت ق ز غ ض) ---(ii) اور غیر منقوط حروف تہجی کی اقسام بھی = 5 (و ک س ص ط) بھی برابر ہے۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول کے 12 حروف تہجی کے علاوہ:۔

باقی 10 حروف تہجی میں سے' اس سورت میں خالصتاً" مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =2 (ت ط)' جن میں سے ایک حرف منقوط اور ایک غیر منقوط بھی برابر ہیں۔

....

(ii) خالصتاً غیر مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 (س ص ق ز) جن میں سے دو حروف منقوط اور دو ہی غیر منقوط' یعنی یہ بھی برابر ہیں۔

....

(iii) مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی یعنی دوہری حیثیت والے حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 (د ک غ ض) ان میں بھی دو حروف منقوط' اور دو ہی غیر منقوط' یعنی یہ بھی برابر ہیں ---- خالصتاً مفتوح حروف تہجی 2 خالصتاً غیر مفتوح حروف تہجی 4 اور مشترک (یعنی مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے) حروف تہجی 4 میں باہم دگر عددی تناسب و توازن (بالترتیب 2:2:1) ظاہر ہے۔

....

نیز مذکورہ 10 کلیدی حروف تہجی میں سے:۔

i اس سورت میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' یعنی دوہری حیثیت سے آنیوالے' مذکورہ 4 حروف تہجی کی' اس سورت میں کل میزان = 11 (د ک غ ض بہ تعداد 4، 3، 2، 2)

ii اور اس سورت میں خالصتاً" مفتوح آنیوالے مذکورہ 2 حروف تہجی (ت ط)' اور خالصتاً غیر مفتوح آنیوالے مذکورہ 4 حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان بھی) 11= مساوی ہے۔ یعنی :۔

2 مفتوح حروف تہجی کی میزان =5' (ت=3 اور 2=ط)

+ 4 غیر مفتوح حروف تہجی کی میزان =6 (س=2 ص=2 ق=1 اور ز=1) 11 برابر ہے۔

نیز 2 قسم کے خالصتاً" مفتوح حروف کی میزان =5 ---- اور 4 قسم کے خالصتاً" غیر مفتوح حروف کی میزان =6 میں 1 کا فرق ہے۔

....

نیز اول الذکر (i) 4 حروف تہجی (د ک غ ض) میں دو حروف غیر منقوط د ک اور دو ہی منقوط غ ض برابر ہیں' نیز ثانی الذکر (ii) 6 حروف تہجی (ت ط س ص ق ز) میں: 3 حروف غیر منقوط (ط س ص)' اور 3 ہی منقوط (یہ بھی برابر ہیں)' نیز ان کی بھی میزانوں (بالترتیب 6 اور 5) میں 1 کا فرق ہے۔

....

اس کی مزید وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے کہ:۔

سورت فاتحہ کی آیت اول کی 12 کلیدی حروف تہجی کے علاوہ' اس سورت مبارکہ کے باقی 10 قسم کے حروف تہجی میں سے' 8 قسم کے حروف تہجی ایسے ہیں' جو اس سورت میں غیر مفتوح آتے ہیں' (د ک س ص ق ز غ ض) جن میں سے 4 حروف تہجی منقوط (ق ز غ ض)' 4 ہی غیر منقوط ہیں (د ک س ص) جو کہ برابر ہیں۔

....

اور یہ بھی ہے کہ چاروں غیر منقوط حروف اس سورت میں پہلے' اور چاروں منقوط حروف اس سورت میں بعدہٗ آتے ہیں۔

....

اس سورت میں غیر مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 8 کلیدی حروف تہجی میں سے:۔

نصف، یعنی 4 قسم کے حروف تہجی ایسے ہیں، جو اس سورت میں غیر مفتوح کے علاوہ مفتوح بھی (یعنی ہر دو حیثیت سے) آتے ہیں۔ یعنی د ک غ ض جن میں سے دو حروف تہجی غیر منقوط (د ک) اور دو ہی منقوط (غ ض) ہیں، جو کہ برابر ہیں --- اور نصف، یعنی 4 قسم کے حروف تہجی ایسے ہیں، جو تمام سورت میں صرف غیر مفتوح ہی آتے ہیں، یعنی س ص ق ذ، جو کہ برابر ہیں۔

....

نیزان 4 حروف تہجی میں سے: دو حروف تہجی غیر منقوط = س ص، اور دو ہی حروف تہجی منقوط ہیں = ق ذ، اور یہ بھی برابر ہیں۔

....

نیز مذکورہ 2 قسم کے غیر منقوط حروف تہجی کی اس سورت میں میزان = 4 (س ص بہ تعداد 2 + 2) --- اور مذکورہ 2 قسم کے منقوط حروف تہجی کی اس سورت میں میزان = 2 (ق ذ بہ تعداد 1+1) میں 2:1 کا تناسب ہے --- سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی، یعنی ہر دو حیثیت سے آنیوالے مذکورہ 4 قسم کے حروف تہجی (د ک غ ض) کی، سورت فاتحہ میں: (i) بطور مفتوح میزان = 6 (بہ تعداد 2+2+1+1) --- (ii) اور بطور غیر مفتوح میزان = 5 (بہ تعداد 2+1+1+1) میں 1 کا فرق ہے۔

....

اسی طرح: سورت فاتحہ میں غیر مفتوح بھی (یعنی خالصتاً "غیر مفتوح" یا مفتوح کے علاوہ غیر مفتوح بھی) آنیوالے مذکورہ بالا 8 قسم کے حروف تہجی میں سے، (د ک س ص ق ذ غ ض) --- (i) سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح آنیوالے 4 قسم کے حروف تہجی کی میزان = 6 (س ص ق ذ بالترتیب 2+2+1+1) --- (ii) اور اس سورت فاتحہ میں بطور مفتوح آنیوالے 4 (برابر) قسم کے حروف تہجی کی میزان = 5 (د ک غ ض بالترتیب 2+1+1+1) میں بھی 1 کا فرق ہے۔

....

(i) سورت فاتحہ کی آیت اول کے 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی کے علاوہ، سورت فاتحہ کے باقی 10 قسم کے حروف تہجی میں، 2 قسم کے حروف تہجی ایسے ہیں، جو اس سورت میں خالصتاً "مفتوح ہی آتے ہیں، جن کی اس سورت میں میزان = 5 (ت ط بہ تعداد 3 + 2) ----

(ii) اور 4 قسم کے حروف تہجی ایسے ہیں، جو اس سورت میں خالصتاً "غیر مفتوح ہی آتے ہیں، جن کی اس سورت میں میزان = 6 (س ص ق ذ بہ تعداد 2+2+1+1) میں بھی 1 کا فرق ہے۔

(i) مذکورہ 2 قسم کے خالصتاً "مفتوح حروف تہجی اور (ii) مذکورہ 4 قسم کے خالصتاً "غیر مفتوح حروف تہجی میں 2:1 کا تناسب ہے۔

سورت فاتحہ کی آیت اول کے 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی کے علاوہ، اس سورت کے باقی 10 قسم کے حروف تہجی میں سے:

(i) مذکورہ بالا 4 قسم کے، 'مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی ہر دو حیثیت سے آنیوالے) حروف تہجی، کی بطور مفتوح میزان = 6 (د ک غ ض بالترتیب 2+2+1+1) --- (ii) اور خالصتاً "غیر مفتوح ہی آنیوالے مذکورہ بالا 4 قسم کے حروف تہجی کی میزان بھی = 6 (س ص ق ذ بالترتیب 2+2+1+1) مساوی ہے --- نیز اوپر کے دونوں اجزاء (i) اور (ii) میں، واحد حروف تہجی، دو دو یعنی مساوی ہیں، مکراتی حروف تہجی، بھی دو دو مساوی ہیں۔ (نیزان دونوں میں) واحد حروف کی میزانیں = (دو دو) بھی برابر --- اور مکراتی حروف کی میزانیں (چار چار) بھی برابر ہیں --- دونوں طرف دو دو منقوط حروف تہجی اور دو دو ہی غیر منقوط حروف تہجی ہیں --- اور دونوں طرف غیر منقوط حروف (دو دو) کی میزانیں چار چار (یعنی یہ بھی مساوی ہیں)

....

اس سورت کی آیت اول کے 12 قسم کے حروف تہجی کے علاوہ، اس سورت کے مذکورہ باقی 10 قسم کے حروف تہجی میں سے:۔

(i) ایسے 6 حروف تہجی، جو سورت فاتحہ میں، کہیں نہ کہیں مفتوح بھی آتے ہیں، کی اس سورت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان

=16 (و ک ت ل غ ض) بالترتیب 4+3+3+2+2+2 ـ ـ ـ (ii) اور ایسے 8 حروف تہجی' جو سورت فاتحہ میں' کہیں نہ کہیں غیر مفتوح بھی آتے ہیں' ان کی اس سورت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان =17 (و ک س ص ق ز غ ش) بالترتیب 4+3+2+2+1+1+2+2 میں 1 کا فرق ہے۔

....

نیز ضمن (i) کے 6 قسم کے مفتوح کلیدی حروف تہجی میں (i) منقوط حروف تہجی =3 (ت غ ض) ـ ـ ـ (ii) اور غیر منقوط حروف تہجی بھی =3 (و ک ط) برابر ہیں۔

اور ضمن (ii) کے 8 قسم کے غیر مفتوح حروف تہجی میں بھی (i) منقوط حروف تہجی =4 (ق ز غ ض) ـ ـ ـ (ii) اور غیر منقوط حروف تہجی بھی =4 (و ک س ص) بھی برابر ہیں (ان حروف کا تذکرہ غالباً گذشتہ صفحات میں بھی آچکا ہے)

....

سورت فاتحہ کی آیت اول والے 12 کلیدی حروف تہجی کے عددی ربط و تسلسل کی آیت اول ہی میں مزید تفصیل

(i) سورت فاتحہ کی آیت اول کے کلیدی حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =12 (أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ي ن)

(ii) جن میں سے 'خالصتاً' مفتوح حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 (أ ح ر ن) میں 1:3 کا تناسب ہے۔ (حرف ہمزہ (أ) اور الف (ا) کا فرق یاد رکھیں۔)

(یاد رہے کہ مفتوح حروف تہجی' اور غیر مفتوح حروف تہجی کی تخصیص و نشاندہی اس سورت کی حرکتِ اول فتحہ یعنی زبر کی مناسبت سے ہے۔ جو قرآن پاک کے عددی اعجاز کے ہمہ جہات پہلوؤں میں سے ایک ہے۔

(i) سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے مذکورہ خالصتاً' مفتوح حروف تہجی کی تعداد اقسام =4 (أ ح ر ن) ـ ـ ـ (ii) اور ان 4 خالصتاً' مفتوح حروف تہجی کی' آیت اول میں کل میزان بھی =4 (1+1+1+1) برابر ہے۔

....

(i) سورت فاتحہ کی آیت اول کے ایسے مشترک حروف تہجی' جو اس آیت میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی ہر دو حیثیت سے) آتے ہیں' کی تعداد اقسام =1 (ل) ـ ـ ـ (ii) اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے خالصتاً' مفتوح حروف تہجی کی تعداد اقسام = 4 (اء ح ر ن) میں 4:1 کا تناسب ہے۔

....

(i) سورت فاتحہ کی آیت اول کے خالصتاً' مفتوح حروف کی میزان =4 (أ ح ر ن) بالترتیب 1+1+1+1 نمبر 1 ـ ـ ـ (ii) اور اس آیت میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی مشترک) آنیوالے 1 حرف تہجی ل کی' بطور غیر مفتوح میزان بھی =4 برابر ہے۔

....

(i) آیت اول میں بطور مفتوح آنیوالے 4 حروف تہجی کی کل میزان بھی =4 (تذکرۃ الصدر) ـ ـ ـ (ii) اور اس آیت میں غیر مفتوح بھی آنیوالے 8 حروف تہجی کی بطور غیر مفتوح میزان =12 (ل م د ہ ب ا ع ي) بالترتیب 1+1+1+1+1+1+2+4 میں 3:1 کی نسبت ہے۔

....

ان میں 6 واحد حروف تہجی کی میزان بھی=6 (د ہ ب ا ع ی)
اور 2 مکرراتی حروف تہجی کی میزان بھی=6 (ل م بالترتیب 4+2) برابر ہے۔

....

نیز 6 قسم کے واحد کلیدی حروف تہجی اور 2 قسم کے مکرراتی حروف تہجی میں 1:3 کا تناسب ہے۔ اسی طرح: منقوط حروف تہجی=2 اور غیر منقوط=6 میں بھی 3:1 کا تناسب ہے۔

....

نیز مذکورہ 8 حروف تہجی میں سے حروفِ حلقی=2 (ہ ع) اور باقی حروف غیر حلقی=6 میں بھی 3:1 کی مماثلت ہے۔

....

(i) سورت فاتحہ کی آیت اول کے، تمام سورت کے تناظر میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے متذکرہ حروف تہجی=8۔۔۔(ii) اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں صرف غیر مفتوح آنیوالے حروف تہجی=4= (د ہ ب ا) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

(i) آیت اول میں کہیں نہ کہیں مفتوح بھی آنیوالے 5 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان=9 (أ ل ح ر ن بالترتیب 1+5+1+1+1) ۔۔۔(ii) اور آیت اول میں خالصتاً" غیر مفتوح ہی آنیوالے 7 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان = 8 (م د ہ ب ا ع ی) بالترتیب 2+1+1+1+1+1+1) میں 1 کا فرق ہے۔

....

(i) آیت اول میں مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 5 قسم کے حروف تہجی میں سے دوہری حیثیت سے آنیوالے ایک حرف ل کی بطور غیر مفتوح میزان=4۔۔۔(ii) اور خالصتاً" غیر مفتوح ہی آنیوالے مذکورہ 7 قسم کے حروف تہجی کی آیت اول میں میزان=8 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

(i) آیت اول میں خالصتاً" مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام=4 (أ ح ر ن) ۔۔۔(ii) اور آیت اول میں کہیں نہ کہیں غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام=8 (ل م د ہ ب ا ع ی) میں بھی 2:1 کا تناسب ہے۔

(ان میں سے صرف 1 حرف تہجی ل 4 بار غیر مفتوح کے علاوہ ایک بار مفتوح بھی آتا ہے، جب کہ باقی 7 حروف تہجی، آیت اول میں صرف غیر مفتوح ہی آتے ہیں۔)

....

(i) آیت اول میں مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 5 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان=9 (أ ح ر ل ن) (ii) اور آیت اول میں کہیں نہ کہیں غیر مفتوح بھی آنیوالے 8 قسم کے حروف تہجی کی اس آیت میں تمام اعراب و حرکات کے ساتھ میزان=12 (ل م د ہ ب ا ع ی) بالترتیب 4+2+1+1+1+1+1+1) میں 4:3 کا تناسب ہے۔

....

(i) آیت اول کے تمام مفتوح حروف کی میزان =5 (اُ ح ر ل ن باترتیب1+1+1+1+1) اور (ii)--- ایک حرف ل کی '(جو مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آتا ہے) کی میزان بھی =5 برابر ہے۔

....

(i) آیت اول میں مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =5 =(اُ ل ح ر ن) --- (ii) اور ان 5 حروف تہجی کی' آیت اول میں بطور مفتوح میزان بھی =5 (بالترتیب 1+1+1+1+1) برابر ہے۔

(جیسا کہ اوپر بھی یہ وضاحت ہے کہ آیت اول میں 4 قسم کے حروف تہجی (اُ ح ر ن) خالصتا" مفتوح' جب کہ ایک حرف ل مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' یعنی ہر دو حیثیت سے آتا ہے)

(a) آیت اول کے 12 قسم کے حروف تہجی میں سے تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں 'مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' یعنی مشترک آنیوالے 8 حروف تہجی کی' تمام سورت فاتحہ میں تفصیل

مذکورہ مشترک حیثیت والے حروف تہجی کی تعداد =8 (اُ ل ح م ر ع ی ن اور ان حروف کی تمام سورت فاتحہ میں میزان = 73 (بالترتیب 5+18+3+12+6+6+13+10)

اس میزان میں مفتوح حروف =27 (بالترتیب 2+5+1+2+5+3+3+6)

اور اس میزان میں غیر مفتوح حروف =46 (بالترتیب 3+13+2+10+1+3+10+4)

سورت فاتحہ کی آیت اول کے تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں' مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی مشترک حیثیت سے) آنیوالے مفصلہ بالا 8 حروف تہجی میں:

(i) اس سورت کے لفظِ کلمۂ اول الحمد والے حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی =4 (اُ ل ح م) --- (ii) اور (آیت اول والے) باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی =4 (ر ع ی ن) برابر ہے۔ (جبکہ الفاتحہ کے لفظ اول الحمد کا پانچواں حرف (د) مذکورہ 8 حروف تہجی کے زمرے میں نہیں آتا)

....

اوپر ضمن (i) کے چاروں حروف تہجی غیر منقوط' اور ضمن (ii) والے 4 حروف تہجی میں 2 منقوط اور 2 ہی غیر منقوط ہیں' جو کہ برابر ہیں۔

....

ان حروف کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔

(i- سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے 12 قسم کے حروف تہجی میں سے 'تمام سورت کے تناظر میں' مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' یعنی مشترک حیثیت سے' آنیوالے 8 حروف تہجی کی' صرف بطور مفتوح میزان =27 (اُ ل ح م ر ع ی ن باترتیب 2+5+1+2+5+3+3+6)

(ii- اور سورت فاتحہ کی آیت کے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی میں سے' تمام سورت کے تناظر میں صرف غیر مفتوح ہی آنیوالے 4 حروف تہجی کی میزان بھی =27 (د ہ ب ا : 16+3+4+4) برابر ہے۔

....

نیز ضمن (i) کے بطور مفتوح آنیوالے مذکورہ 8 حروف تہجی میں '2 منقوط حروف کی میزان =9 (ی ن باترتیب 3 + 6)

ii- اور 6 غیر منقوط حروف کی میزان =18 (اُ ل ح م ر ع باترتیب 2+5+1+2+5+3) میں 2:1 کا تناسب ہے اور 2

منقوط اور 6 غیر منقوط حروف تہجی میں 3:1 کا تناسب ہے۔

....

اور ضمن (iii) کے بطور غیر مفتوح آنیوالے مذکورہ 4 حروف تہجی میں (i)۔ 1 منقوط حرف کی میزان = 3 (ب = 3)

(ii) اور باقی 3 غیر منقوط حروف کی میزان = 24 (ا ہ ہ د بالترتیب 4+4+16) میں 1:8 کی نسبت' اور ان کے 1 منقوط اور 3 غیر منقوط حروف تہجی میں بھی 3:1 کی نسبت ہے۔

....

نیز ضمن (i) کے 2 منقوط حروف تہجی (ي ن) کی میزان = 9' اور ضمن (ii) کے 1 منقوط حرفِ تہجی (ب) کی میزان = 3 میں 3 : 1 کی نسبت ہے۔

مزید برآن ضمن i کے 6 غیر منقوط حروف تہجی (أ ل ح م ر ع) کی میزان = 18' اور ضمن (ii) کے 3 غیر منقوط حروف تہجی کی میزان = 24 میں ہندسہ 6 کے حوالے سے 4:3 کی نسبت ہے' اور ضمن (ii) کے ان 6 غیر منقوط حروف تہجی' اور ضمن ii کے مذکورہ 3 غیر منقوط حروف تہجی' میں بھی 1:2 کی نسبت ہے۔

....

(i) سُورت فاتحہ کی پہلی آیت والے 12 حروف تہجی میں سے' تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں:۔

مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی (مذکورہ بالا) کی تعدادِ اقسام = 8 (أ ل ح م ر ع ي ن)

(ii) اور (تمام سورت فاتحہ کے تناظر میں) کہیں غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی (مذکورہ بالا) کی تعدادِ اقسام بھی = 8 (ل م د ہ ب ا ع ي)

برابر ہے۔

....

اور ان دونوں اجزاء (i) اور (ii) میں دو دو حروف تہجی منقوط' اور باقی چھ چھ حروف تہجی غیر منقوط ہیں' اس طرح ہر جز کے منقوط اور غیر منقوط حروف تہجی میں باہم دگر 3:1 کی نسبت ہے۔ نیز گروپ (ii) کے 8 اقسام کے حروف تہجی میں' چار حروفِ تہجی' سورت فاتحہ میں غیر مفتوح کے ساتھ ساتھ مفتوح بھی آتے ہیں (ل م ع ي)

ii۔ جب کہ چار ہی حروفِ تہجی سورت فاتحہ میں صرف غیر مفتوح ہی آتے ہیں (د ہ ب ا) جو کہ مساوی نسبت ہے۔

ضروری نوٹ: زیرِ جائزہ حروف کی گنتی کے بارے میں جہاں کوئی شک و ابہام در پیش ہو' وہاں متعلقہ آیت' آیات' سورت' یا دیگر زیر موضوع قرآنی الفاظ یا کلمات کے اصل متن کو سامنے لا کر' ہر نوعیت کے حروف کی گنتی کی صحت و صداقت کا خاطر خواہ اطمینان کیا جاسکتا ہے۔

....

(A) سُورت فاتحہ کے لفظِ اوّل اَلْحَمْدُ کے حروف تہجی أ ل ح م د' اور آیت اول کے باقی تین الفاظ کے حروف تہجی کے اعداد و شمار کا (آیت اول میں) جائزہ

سورت فاتحہ کے لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے تمام 5 کلیدی حروف تہجی' واحد ہیں' جب کہ آیت اول کے باقی الفاظ (لِلّٰہِ۔ رَبِّ۔ الْعٰلَمِیْنَ) کے باقی 9 حروف ہیں' ان باقی الفاظ میں میزان = 12 جن میں 1 تکراراتی حرف تہجی (ل) کی میزان = 4۔ اور 8 واحد حروف تہجی کی

میزان =8 میں 2:1 کی نسبت ہے۔ لفظِ اول الحمد کے تمام واحد غیر منقوط حروف تہجی =5 (أ ل ح م د بالترتیب 1+1+1+1+1) اور آیت اول کے باقی 3 الفاظ کے واحد غیر منقوط حروف تہجی بھی =5 (ہ ر ا ع م بالترتیب 1+1+1+1+1)

الفاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے علاوہ آیت اول کے باقی 3 الفاظ کے 9 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں: منقوط حروف =3 (ب ی ن) --- اور غیر منقوط حروف =6 (ل ہ ر ا ع م) میں 2:1 کا عددی تناسب ہے۔

اور 3 منقوط حروف تہجی کی مذکورہ 3 الفاظ میں میزان =3 (ب ی ن بالترتیب 1+1+1)، اور 6 غیر منقوط حروف تہجی کی متعلقہ 3 الفاظ میں میزان =9 (ل ہ ر ا ع م بالترتیب 4+1+1+1+1+1) میں 3:1 کا تناسب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورت فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

(i) لفظِ اول الحمد کے 5 حروف تہجی میں سے حرفِ اول اُ کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =5 ہے (ii) جب کہ 'آیت اول کے آخری حرف ن کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =10' یعنی اس سے دوچند ہے۔

(i) سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف تہجی (أ ل ح م د) کی تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان =32

32 = 4 10 2 13 3

ii۔ اور سورت فاتحہ کے باقی 3 الفاظ کے حروف تہجی (ل ہ ر ب ا ع م ی ن) تماسورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان =64 میں 1:2 کی مماثلت ہے۔

64 = 4 10 10 3 16 3 1 4 13

i۔ لفظِ اول کے 5 میں سے 'مذکورہ 4 حروف تہجی (أ ل ح م) کی تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح میزان =10 --- ii اور لفظ اول کے پانچوں حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان '32 میں شامل اعداد کی میزان =5' یعنی 10 سے نصف ہے۔

i۔ لفظ اول کے 5 حروف تہجی میں سے '4 (أ ل ح م) حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح میزان =10 ہے --- ii جس میں ایک حرف ل کی میزان =5 (10 کا نصف) اور باقی 3 حروف تہجی کی میزان بھی =5 (أ ح م بالترتیب 2+1+2) اس طرح ان اعداد 10 '5 اور 5 کا توازن ظاہر ہے۔

2 1 2

....

i۔ سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے 5 میں سے 'تمام سورت میں مفتوح بھی آنیوالے 4 حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان بھی =10

ii۔ اور سورت فاتحہ کی آیت اول کے باقی 3 الفاظ کے 'تمام سورت میں مفتوح بھی آنیوالے 6 حروف تہجی میں سے 2 حروف تہجی کی میزان بھی =10 (ل =5 اور ر =5)' یعنی ضمن i۔ کے 10 سے اور مجموعتہً برابر ہے، اور فرداً فرداً نصف نصف ہے۔

جب کہ ضمن (i) والے یہی الفاظ سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح =28 اور ضمن (ii) والے یہی الفاظ سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح =41 آتے ہیں 'جن میں شامل ہندسوں کی میزانیں' بالترتیب (8 + 2 =) 10 اور (1 + 4 =) 5 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

i۔ سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف تہجی کی 'تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان =32 میں سے 'ایک حرف م کی (بطور غیر مفتوح) میزان '10 ہے۔

ii۔ جب کہ آیت اول کے باقی 3 الفاظ کے حروف تہجی کی 'تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان =64 میں سے 'دو حروف م اور ی کی (بطور غیر مفتوح) میزان دو عشرات (یعنی 10'10) ہے 'جن میں 2:1 کی نسبت ہے (دیکھئے کوائف بموجب نمبر 1 محولہ بالا) جب کہ 64 میں شامل اعداد (6+4) کی میزان بھی =10 ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں 'سورت فاتحہ کی آیتِ اول کے کثیر صفحات پر پھیلے ہوئے جائزوں' اور ان جائزوں کے ہر سطح کے تجرباتی معیار پر بطریقِ کمال پورا اُترنے والے عددی نتائج نیز اس سلسلہ کے دوسرے مفصّل و مدلّل مضامین و مقالات کے جائزوں کے نتائج سے بھی اعدادِ قرآن کی اعجازی حقانیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔

اُوپر ضمن (i) والے وہی 4 حروف تہجی (جو الفاظ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آتے ہیں) کی بطور غیر مفتوح میزان =28 اور اس ضمن (i) کا 'یعنی الفاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے تمام سورت میں غیر مفتوح ہی آنیوالے آخری حرف = د کی میزان =4 میں 1:7 کی نسبت --- اور ضمن (ii) کے 'یعنی سورت فاتحہ کی آیت اول کے کے باقی 9 حروف تہجی میں سے 'تمام سورت میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے 6 حروف تہجی کی 'تمام سورت میں بطور غیر مفتوح میزان =41' اور تمام سورت میں صرف غیر مفتوح ہی آنیوالے 3 (یعنی 6 سے نصف) حروف تہجی کی 'اس سورت میں بطور غیر مفتوح میزان =23 (ہ ب ا) اس طرح بھی 'دونوں متوازی اجزاء 41 اور 23 میں شامل ہندسوں کی میزانیں '5' '5' یعنی مساوی ہیں۔(1 + 4=5' اور 3 + 2=5)

کلامِ الٰہی کو کلامِ بشر کے علی الرغم 'ہرگاہ خوبصورت انفرادیت و فوقیت کا استثنائی شرف و امتیاز حاصل ہے۔

i۔ اور پھر یہ کہ لفظِ اول الحمد کے حروف تہجی کی 'تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان =32' جس میں شامل اعداد (2+3) کی میزان =5 ہے۔ نیز سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف میں سے' تمام سورت میں سے ایک حرف م کی میزان = 10 ہے۔ اس ایک عشرہ (م =10) کے علاوہ باقی 4 حروف تہجی کی' بطور غیر مفتوح میزان =22 (32-10=22) (ا ل ح د بالترتیب 4 2 13 3 22=(4+2+13+3

ii۔ جب کہ آیت اول کے 'باقی 3 الفاظ کے حروف تہجی' کی 'تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان =64 میں شامل اعداد 6+4 کی میزان = 10' یعنی 5 سے دوچند ہے' م ی یعنی دو عشرات (20) کے علاوہ باقی 7 حروف تہجی کی 'بطور غیر مفتوح میزان =44 (ل ہ ر ب ا ع ن بالترتیب 13+4+1+3+16+3+4 =44)--- اس طرح (22 اور 44 میں) 2:1 کا تناسب ہے' جبکہ عشرات بھی باہم عددی توازن و تعادل کے حامل ہیں۔

الفاتحہ کے لفظِ اول کے علاوہ۔ آیت اول کے باقی 3 الفاظ کے 9 حروف تہجی میں سے:--- i صرف 6 حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح میزان = 24 ' (ii) اور باقی 3 ' (6 کے نصف) حروف تہجی کی' تمام سورت میں صرف بطور غیر مفتوح میزان =23 (ہ ب ا بالترتیب 4+3+16) میں 1 کا فرق ہے۔

سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد ' اور پہلی آیت کے باقی 3 الفاظ ' کے باہم مشترک اور غیر مشترک (یعنی ان کے انفرادی) حروف تہجی کی تمام سورت میں باقی شماریاتی تفصیل

i سورت فاتحہ کے (نیز اس سُورت کی آیت اول کے) لفظِ اول اَلْحَمْدُ کے حروف =5 أ ل ح م د---ii۔ اور اس سورت کی آیت اول کے باقی 3 الفاظ 'لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ' کے حروف = لِ لّٰ هِ - رَبِّ - ا لْ عٰ لَ مِ يْ نَ = 12

اور آیتِ اول کے لفظِ اول کے علاوہ باقی تین الفاظ کے مذکورہ 12 حروف ' کلیدی طور پر ان 9 حروف تہجی پر مشتمل ہیں

ل ہ ر ب الف ع م ي ن   بالترتیب 4 1 1 1 1 1 1 1 1   (یعنی ل = 4 اور باقی آٹھوں حروف تہجی ایک ایک بار)

اس طرح لفظ اول الحمد کے 5 حروف تہجی (أ ل ح م د)' اور آیت اول کے 3 باقی الفاظ کے 9 حروف تہجی ہیں :-

i- باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی = 2 = ل م

ii- اور باہم غیر مشترک حروف تہجی = 10 =

لفظ اول الحمد کے = آیت اول کے باقی 3 الفاظ کے

أ ح د + ہ ر ب ا ع ي ن = 10

میں 1:5 کا تناسب ہے۔

....

نیز مذکورہ 2 مشترک حروف تہجی 'الفاتحہ کے لفظ اول الحمد میں 2' اور آیت اول کے باقی تین الفاظ میں = 5 ہیں ' اور یہ جزء (ثانی) بھی ہندسہ 5 و 10 کی قبیل سے ہے۔۔۔ اور مذکورہ 2 مشترک حروف تہجی کی سورت فاتحہ کی آیت اول میں میزان = 7' اور آیت اول کے باقی حروف کی میزان = 10 ہے۔

(i) باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 2 حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں تفصیل =

ل م = 2 کلیدی حروف تہجی
18 12 = 30 میزان کل حروف
5 2 = 7 مفتوح حروف
13 10 = 23 غیر مفتوح حروف

اعداد قرآن کے اکثر و بیشتر مشاہدہ میں آنیوالے معمول کے مطابق یہاں بھی ہر حیثیت کے اعداد و شمار میں عدد 5 یا 10 یا انکی قبیل کے اعداد کی تکرار و توارد واضح ہے۔ مثلاً" متذکرہ صدر 2 مشترک حروف تہجی (ل م) کی تمام سورت فاتحہ میں میزان = 30 (جو کہ ہندسہ 5' 10 کا خاندانی عدد ہے)' نیز ان حروف (ل م) کی اس سورت میں (اس سورت کی حرکت اول زبر کی مناسبت سے) مفتوح حیثیت کے اعداد میں ہندسہ 5' اور غیر مفتوح حیثیت میں 10 آتے ہیں' جنکی میزان = 15 بنتی ہے' جب کہ ان حروف (ل م) کے مفتوح اور غیر مفتوح حیثیت کے باقی اعداد (بالترتیب 2 اور 13 کا مجموعہ بھی = 15' یعنی انکے مساوی ہی بنتا ہے۔ اور دوسری طرف: سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف تہجی (أ ل ح م د)' اور اس سورت کی پہلی آیت کے باقی 3 الفاظ (لِلّٰهِ۔ رَبِّ۔ الْعٰلَمِيْنَ) کے مفصلہ بالا 9 قسم کے حروف تہجی میں:

باہم غیر مشترک (انفرادی) 10 حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں تفصیل :-

الفاتحہ کی آیت اول کے لفظ اول الحمد کے منفرد حروف تہجی کی تمام سورت میں تفصیل :-

اور آیت اول کے باقی الفاظ کے منفرد حروف تہجی کی تمام سورت میں تفصیل :-

		أ	ح	د		ہ	ر	ب	ا	ع	ي	ن
کلیدی حروف تہجی	=10	أ	ح	د	+	ہ	ر	ب	ا	ع	ي	ن
میزان کل حروف	=70	5	3	4	+	4	6	3	16	6	13	10
ان میں مفتوح حروف	=20	2	1	-	+	-	5	-	-	3	3	6
ان میں غیر مفتوح حروف	=50	3	2	4	+	4	1	3	16	3	10	4

فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے 5 حرف تہجی (أ ل ح م د) اور اولیٰ آیت کے باقی 3 الفاظ (للہ - رب - العلمین) کے مذکورہ 9 قسم کے حروف تہجی میں باہم مختلف (یعنی انفرادی) حروف تہجی = 10 اور ان 10 حروف تہجی کی تمام سورت میں میزان = 70 جن میں مفتوح حروف = 20 اور غیر مفتوح حروف = 50

نیز سورت فاتحہ کی آیت اول کے لفظ اول الحمد کے 5' اور آیت اول کے باقی کلمات کے 9 قسم کے کلیدی حروف تہجی' میں باہم غیر مشترک (یعنی ان کے انفرادی) 10 حروف تہجی میں سے' اس سورت کا حرفِ اول ہمزہ (یعنی الحمد کا پہلا حرف أ) = 5' اور آخری حرف ن = 10 ہے' جنکی

مجموعی میزان =15 ' جبکہ باقی 8 حروف تہجی کی میزان =55 ہے ' اسطرح اعداد 15 اور 55 بھی ہندسہ 5 کی قبیل سے ہیں۔

....

نیز مذکورہ 10 غیر مشترک حروف تہجی کی ' تمام سورت فاتحہ میں بطور مفتوح میزان میں ' پانچواں حرف ر =5 ہے ' جبکہ باقی 5 ہی حروف تہجی کی میزان =15 ہے ' جن میں 3:1 کا تناسب ہے۔ مزید بر آں = مذکورہ 10 غیر مشترک حروف تہجی کی ' تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان میں 9 واں حرف ي =10 ہے ' جبکہ باقی 9 حروف تہجی کی میزان =40 ہے ' اسطرح متوازی اعداد 10 اور 40 میں ' 4:1 ' تناسب ہے۔

....

2 مشترک حروف تہجی (ل م) کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =30 ' غیر مشترک یا مختلف (انفرادی) حروف تہجی =10 ' اور ان کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =70 ' جس میں مفتوح حروف تہجی کی میزان =20 ' اور باقی غیر مفتوح حروف کی میزان =50 ' ان میں عشرات کا حسن اہتمام موجود ہے۔

سورت فاتحہ کی آیت اول کے علاوہ۔ اس سورت کی باقی 6 آیات کے حروف کا جائزہ

سورت فاتحہ کی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے علاوہ ' جنکے حروف کا اوپر تذکرہ ہوا ہے۔ اس سورت کی باقی 6 آیات مبارکہ یہ ہیں :-

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۙ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۙ
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۧ

پہلے ان 6 آیات مبارکہ کی ترتیب و تعداد پر ایک نظر

پہلے ان آیاتِ مبارکہ کے حروف کو ترتیب وار ایک لائن میں لکھتے جائیں ' اور جو حرف ایک سے زائد بار آئے اسے اسی حرف کے نیچے عموداً لکھ لیں ' اس طرح ان آیات کے حروف کا جو تجزیاتی نقشہ ترتیب پاتا ہے ' اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات میں حروفِ تہجی کی تقدیم و تاخیر کے لحاظ سے کیا ترتیب ہے ' ان آیات مبارکہ کے کلیدی حروفِ تہجی ' اور ان کلیدی حروفِ تہجی کی مذکورہ متعلقہ آیات میں کل میزان کیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں مذکورہ آیاتِ مبارکہ کے حروف کو عموماً اسی طرز پر مرتب کر کے ان حروف کی شماریاتی تفصیلات معلوم کی گئی ہیں۔

سُورت فاتحہ قرآن حکیم کے بمنزلۂ دیباچہ کے ہے۔ اور پھر سُورت فاتحہ کی پہلی آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تمام سورت فاتحہ کے دیباچہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس سورت کی باقی 6 آیات ' اس کی پہلی آیت کی توضیح و تشریح ہے۔
ان آیاتِ مبارکہ کے حروف کے شماریاتی اعجاز کی نوعیت بہ انداز دیگر ہے۔

(i) الفاتحہ کی مذکورہ 6 آخری آیات مبارکہ کے کلیدی حروف تہجی = 22

(ii) اور ان 22 قسم کے حروف تہجی کی ان 6 آیات میں کل میزان = 106

(i)	=	ا	ل	ر	ح	م	ن	ي	ک	و	د	أ	ع	ب	س	ت	ہ	ص	ط	ق	ذ	غ	ض
(ii)	=	15	13	5	2	10	9	12	3	4	3	4	5	2	2	3	3	2	2	1	1	2	2

سورت فاتحہ کی آخری 6 آیات مبارکہ کے مفصلہ بالا کل 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے پہلے 7 حروف تہجی' جو کہ بظاہر نارمل ترتیب کے ہیں' کا ایک گروپ ہے' اور ان حروف تہجی سے دوچند' یعنی 14 حروف تہجی کے 7 ہم میزان جوڑے بنے ہوئے ہیں' یہ ان حروف کا دوسرا گروپ ہے' اور درمیانی' یعنی گیارواں حرف ع (بہ تعداد 5) علیحدہ گروپ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (واضح رہے کہ قرآنی سورتوں' آیات یا ان کے اجزاء کے حروف کو اگر بطرز مفصلہ بالا' تقدیم و تاخیر کے لحاظ سے ان کی اصل ترکیب کے مطابق لکھ کر ہر حرف تہجی کے نیچے' اس کے مکررات (اگر ہوں تو) لکھ لئے جائیں تو بعض اوقات ان کے دو دو یا زائد حروف تہجی کے جوڑے یا سیٹ بنے ہوئے نظر آتے ہیں' لیکن جو حرف یا حروف' ان جوڑوں کے علاوہ ہوتے ہیں' ان کی تعداد یا میزان کا ہندسہ عموماً" 5 یا 10 یا انکی قبیل کے دیگر اعداد دیکھنے میں آتے ہیں' اسی طرح یہاں جوڑوں کی نوعیت سے باہر ایک حرف تہجی ع بھی مذکورہ آیات مبارکہ میں 5 کی تعداد میں ہے)

ذرا مذکورہ 14 قسم کے حروف تہجی کے ان 7 ہم میزان جوڑوں کی نوعیت و کیفیت پر غور کریں۔ ایسے متوازن عددی جوڑے کسی عام تحریر میں محض اتفاقیہ توارد کے تحت' ایک' دو' تین یا چار وغیرہ تو ہوسکتے' مسلسل 14 ہم میزان حروف تہجی کے 7 جوڑے' اور وہ بھی بڑے نپے تلے اعداد و انداز کے اور متصل و مسلسل نوعیت کے' یہ اتفاقیہ طور پر ممکن نہیں۔

آخری 10 حروف تہجی کے ہم میزان جوڑے =5' (2+2' 3+3' 2+2' 1+1' 2+2)' اور ان 5 جوڑوں میں مستعمل 10 حروف تہجی کی مذکورہ آیات میں کل میزان =20' اس طرح =5' 10 اور 20 کا عددی توازن معلوم ہے۔ بجز قرآن الفاظ و حروف کا ایسا خوبصورت توازن و توافق' کہیں نظر نہیں آئے گا لیکن حروف قرآن کے شماریاتی کوائف میں ایسی خوبصورت لیکن کسی فرد بشر کی تخلیقی بساط کی رُو سے غایت درجہ دقیق اور ناممکن العمل ترتیب جابجا نظر آتی ہے' اور حروفِ قرآن ہر جلی و خفی اور ہر ادق و غامض تجزیاتی سطح پر عموماً" ایسے یا کسی اور انداز کی حسین عددی ترتیب و توازن سے آراستہ ہوتے ہیں۔

ایک اور قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ سُورتِ فاتحہ کے زیرِ حوالہ آخری 6 آیات مبارکہ کے کل 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی' ان آیات میں میزان 105 ہے' اس میں سے' مفصلہ بالا گیارہ حروف تہجی (جو کہ ان آیات کے 22 حروف تہجی کا نصف ہیں)' (ا ل ر ح م ن ي ك و د أ 4+3+4+3+12+9+10+2+5+13+15) کی میزان =80 ہے جو کہ بدستور 10' 5 کی قبیل سے ہے۔

جب کہ ان 6 آیاتِ مبارکہ میں 12 ویں نمبر پر (یعنی ان کے کل 22 حروف تہجی کے دوسرے نصف کے آغاز میں) ایک حرف تہجی ع ہے' جس کی میزان =5 ہے۔ اور پھر اس نوعیت کی گروپ بندی کے اعتبار سے' چوتھے اور آخری گروپ کے 10 حروف تہجی ہیں بالترتیب ب س =2+2' ت ھ =3+3' ص ط =2+2' ق ز =1+1' غ ض =2+2) جن کی بطور جوڑا جوڑا گنتی میں خوبصورت عددی مماثلت دیکھی جاسکتی ہے' اس گروپ کے 10 حروف تہجی کی' مذکورہ 6 آیات میں گنتی' 20 یعنی 10 سے دوچند ہے' اس طرح مذکورہ اعداد 80' 5' 10 اور 20 کا عددی توافق و توازن اظہر من الشمس ہے۔

سُورتِ فاتحہ کی آیت اول' اور اس سورت کی باقی 6 آیات کے حروف کا شماریاتی موازنہ

سورت فاتحہ کی آیت اول کے کلیدی حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =12 (أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ي ن)
اور سُورت کی باقی 6 آیات کے کلیدی حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =22 (بحوالہ مذکورہ بالا) میں 10 کا فرق ہے۔
(حروف قرآنی کا ایک منفرد شماریاتی انداز) سورت فاتحہ کی آیت اول میں (صرف مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی =4 (أ ح ر ن)
اور اس سورت کی باقی 6 آیات میں خالصتاً" مفتوح آنیوالے حروف تہجی =2 (ت ط) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

نیز ان کی میزانوں، بالترتیب آیت اول میں =4 (أ ح ر ن بالترتیب 1+1+1+1)
اور باقی آیات میں =5 (ت ط بالترتیب 3+2) یہاں بھی ایک (یہ) جزء 5، 10 کی قبیل سے ہے، اور ان میں 1 کا فرق ہے۔

نوٹ:۔ یاد رہے کہ مفتوح حروف کی تخصیص سورت فاتحہ کی حرکت اول زبر (فتحہ) کی مناسبت سے کی جارہی ہے لیکن ان کے ساتھ ہی اعداد قرآن کے ہمہ گیر اعجازی انداز کے مطابق مفتوح کے علاوہ باقی غیر مفتوح حروف میں بھی (یعنی جوڑوں کی شکل میں) عددی توازن آرہا ہے۔

آیت اول میں غیر مفتوح حروف کی کل میزان =12

= ل م د ه ب ا ع ي

1 1 1 1 1 1 2 4 =

اور اس سورۃ کی باقی آیات میں غیر مفتوح حروف کی کل میزان =72 میں 6:1 کا تناسب ہے۔

= ا ل ر ح م ن ي ک د أ ع ب س ه ص ق ز غ ض

1 1 1 1 2 3 2 2 2 3 3 2 1 9 4 8 2 1 9 15 =

12 ان میں باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =12

أ ل ح م د ه ر ب ا ع ي ن = 12

(آیت اول کے تمام مذکورہ 12 کلیدی حروف تہجی، اس سورۃ کی باقی آیات سے مشترک ہیں،
یعنی جو 12 حروف تہجی سورۃ فاتحہ کی آیت اول میں آتے ہیں، وہ اس سورۃ کی باقی آیات میں بھی آتے ہیں۔)

سورۃ فاتحہ کی آیت اول، اور اس سورۃ کی باقی آیات میں باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے مذکورہ 12 حروف تہجی کی،

أ ل ح م د ه ر ب ا ع ي ن = 12

آیت اول میں تفصیل:۔ 1 5 1 2 1 1 1 1 1 1 1 1 = 17

اور باقی آیات میں تفصیل:۔ 4 13 2 10 3 3 5 2 15 5 12 9 = 83

ان میں مفتوح حروف =22

غیر مفتوح حروف =61

اور سورت فاتحہ کی آیت اول، اور باقی آیات کے حروف تہجی میں:

باہم مختلف آنیوالے، (یعنی آیت اول اور باقی آیات میں جداگانہ انفرادیت سے آنیوالے) حروف تہجی کی اقسام =10 (ک د س ت ص ط ق ذ غ ض

اور ان مختلف یا انفرادی (بحروف دیگر غیر مشترک) حروف تہجی کی، سورت فاتحہ کی باقی (آخری) 6 آیات میں کل میزان =22

ک د س ت ص ط ق ذ غ ض

22= 2 2 1 1 2 2 3 2 4 3

اور اس مجموعی میزان (22) میں مفتوح حروف کی میزان =11 = 2 2 . - 3 - 2 - - 1 1 =11

اور غیر مفتوح حروف کی میزان بھی =11 برابر ہے۔ = 1 2 2 - 2 - 1 1 1 1 1 =11 برابر ہے۔

واضح رہے کہ سورت فاتحہ کی آیت اول، اور باقی 6 آیات میں باہم مختلف (یعنی غیر مشترک) آنیوالے مذکورہ 10 قسم کے حروف تہجی، اس سورت کی صرف باقی آخری 6 آیات کے انفرادی حروف ہیں۔

اس طرح مشترک حروف تہجی =12 اور غیر مشترک =10 ہیں (اعداد قرآن کا ایک معروف اعجازی انداز جس کے مطابق متوازی و مقابل نوعیت کے حروف و اعداد میں بعض اوقات کوئی ایک جز 10 یا 5 یا ان کی قبیل سے ہوتا ہے۔)

مزید یہ کہ: سورت فاتحہ کی پہلی آیت' اور اس سورت کی باقی 6 آیات کے کلیدی حروف تہجی میں:

i- باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی میں سے باقی 6 آیات والے مفتوح حروف تہجی کی میزان =22= (أ ل م ر ع ي ن بالترتیب 1+4+2+4+3+3+5=22)

ii- اور ان میں سے مختلف' یعنی باقی 6 آیات والے 10 حروف تہجی میں سے 6 کی بطور مفتوح میزان =11= (ک و ت ط غ ض 2+2+3+2+1+1=11 میں 2=1 کا تناسب ہے۔

....

i- نیز مذکورہ 12 مشترک حروف تہجی میں سے بحیثیت مفتوح بھی آنیوالے' باقی آیات کے حروف تہجی کی تعداد اقسام =7= (أ ل م ر غ ی ن)

ii- اور مذکورہ 10 مختلف حروف تہجی میں سے' بحیثیت مفتوح بھی آنیوالے باقی آیات کے حروف تہجی کی تعداد اقسام =6= (ک و ت ط غ ض) میں 1 کا فرق ہے۔

....

سورت فاتحہ کی آیت اول' اور اس سورت کی باقی 6 آیات کے باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 12 کلیدی حروف تہجی کی:

آیت اول میں بطور غیر مفتوح میزان =12= (أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ی ن)' اور باقی 6 آیات میں بطور غیر مفتوح میزان =61= 3 9 2 8 3 3 1 2 15 2 9 4=61 (أ ل ح م د ہ ر ب ا ع ي ن) میں 1=5 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔

....

i- نیز سورت فاتحہ کی پہلی آیت اور اس سورت کی باقی 6 آیات میں باہم مشترک آنیوالے مفصلہ بالا 12 کلیدی حروف تہجی میں:-

منقوط (نقطے والے) حروف تہجی =3 (ب ي ن)--- اور غیر منقوط حروف تہجی =9= (أ ل ح م د ہ ر ا ع)

.... میں 3:1 کا تناسب ہے۔

ii- اور سورت فاتحہ کی پہلی آیت' اور اس سورت کی باقی آیات میں باہم مختلف (یعنی باقی 6 آیات کے انفرادی) مفصلہ بالا 10 کلیدی حروف تہجی میں:

منقوط حروف تہجی بھی =5 (ت ق ز غ ض)--- اور غیر منقوط حروف تہجی بھی =5 (ک و س ص ط)

(مساوی ہیں) ....

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونے والی پانچ سورتوں کے حروف کا عددی ربط

(ان سورتوں کی صرف پہلی آیات کی مثال)

قرآن حکیم کا اعجاز صرف چند مخصوص آیتوں یا سورتوں تک ہی محدود نہیں ہے' بلکہ اس کی اعجازی وسعت و عظمت کی کوئی حد و نہایت نہیں' اس کا ہر حرف اعجازی عجائبات کا بے کراں و بے کنار سمندر ہے۔ گذشتہ صفحات میں ہم نے سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے ہر حرف کو ہر تجزیاتی عمل کی رو سے اپنے حسنِ توازن کا کوئی نہ کوئی منفرد انداز فزوں تر امکانات کے ساتھ برقرار رکھنے کی حیرت انگیز خصوصیت سے بدرجہ اتم بہرہ ور پایا۔

آیت مبارکہ تسمیہ اور سورت فاتحہ کی پہلی آیت کے حروف کے جائزوں سے ہمیں اندازہ ہو گیا ہے کہ اعدادِ قرآن کا موضوع کس قدر وسیع و بسیط اور کتنی زیادہ کتابی ضخامت کا متقاضی ہے۔ اس کے حروف و الفاظ اور اعداد و شمار کی ترتیب و تدوین' دانش و بصیرت اور فہم و فراست کی ایسی بلند و بسیط نہج پر استوار ہے کہ تجربات و تجزیات کی فلک پیما بلندیوں تک بھی' انتہا و اختتام کا کوئی مفہوم اس کی رفعت بیکراں پر لاگو نہیں ہوتا' لہٰذا یہاں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونے والی قرآن حکیم کی 5 سورتوں کی صرف پہلی آیات کے حروف کے اعداد پر سرسری نگاہ ڈالنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ان پانچ سورتوں میں سے پہلی سورت تو یہی سورت الفاتحہ ہے' اور باقی سورتیں 'الانعام (سورت نمبر6)' الکھف (سورت نمبر18)' سبا (سورت نمبر34)' اور فاطر (سورت نمبر35) ہیں۔ سب سے پہلے جملہ الحمد للہ سے آغاز پانے والی مذکورہ پانچوں سورتوں کی پہلی آیات مبارکہ کا متن' اور ان آیات کے حروف کی تفصیل درج کی جاتی ہے:۔

آیت اول سورت فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

آیت اول سورت الانعام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ۝۱

آیت اول سورت کہف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ؕ۱

آیت اول سورت سبا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ۝۱

آیت اول سورت فاطر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓىِٕكَةِ رُسُلًا اُولِیْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۱

اب مذکورہ پانچوں سورتوں کی آیات اول کے حروف کی اجتماعی میزان' اور اس کا عددی جائزہ و موازنہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونے والی پانچ سورتوں کی پہلی آیات کے اجتماعی کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام (27)' اور ان کلیدی حروف تہجی کی مذکورہ پانچوں آیات میں کل میزان (285)' اور اس میزان میں مفتوح حروف کی میزان (88) اور غیر مفتوح حروف کی میزان (197) کی باقاعدہ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(I) کلیدی حروف تہجی =27 (II) میزان =286 (III) مفتوح حروف =88 (iv) غیر مفتوح حروف =197

27=	ص	ط	ز	ذ	ف	ک	ش	ظ	ج	ض	ت	و	س	ق	خ	ن	ی	ع	ا	ب	ر	ہ	د	م	ح	ل	ء	(I)
286=	2	1	1	5	6	5	4	1	5	3	8	19	4	3	4	8	22	10	30	7	13	12	10	20	8	57	17	(II)
88=	2	-	1	-	2	2	1	-	3	1	-	12	3	1	3	4	4	6	-	1	4	1	-	6	8	13	10	(III)
197=	-	1	-	5	4	3	3	1	2	2	8	7	1	2	1	4	18	4	30	6	9	11	10	14	-	44	7	(iv)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونیوالی ' قرآن حکیم کی سورتوں کی تعداد =5 اور ان کی پہلی آیات کے حروف کے شماریاتی جائزے کے مطابق ' ان کے حروف کی میزان =285 ۔ مذکورہ پانچوں آیات میں ' ہندسہ 5‘10 یا ان کی قبیل کے اعداد والے حروف تہجی =7

(م ہ ا ع چ ک ذ تعداد 20‘10‘30‘10‘5‘5‘5)

اور باقی اعداد والے حروف تہجی =20 (مفصلہ بالا)

ہندسہ 5‘10 کی قبیل والے مذکورہ 7 قسم کے حروف تہجی کی میزان =85

اور باقی اعداد والے مذکورہ 20 حروف تہجی کی میزان =200 ' یہ دونوں متوازی اعداد ہندسہ 5‘10 کی قبیل سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے شروع ہونیوالی قرآن حکیم کی 5 سورتوں کی آیات اول کے مفصلہ بالا 27 قسم کے حروف تہجی کی تعداد کے مظہر اعداد کی تعداد بھی = 27 ' اور ان 27 اعداد کی تعداد اقسام =17 میں 10 کا فرق ہے۔

یعنی کلیدی طور پر ان اعداد کی تعداد =17 اور 10 ان کے مکررات ہیں۔

ان 17 قسم کے اعداد میں:-

واحد اعداد (یعنی صرف کسی ایک حرفِ تہجی سے متعلقہ اعداد) =11=(17-57-20-12-13-7-30-22-19-6-2)

اور مکراتی اعداد (یعنی ایک سے زائد حروفِ تہجی سے متعلقہ اعداد) =6=(8-10-4-3-5-1) میں 5 کا فرق ہے۔

نیز مذکورہ 11 واحد اعداد کی میزان =205

اور مذکورہ 6 مکراتی اعداد کی ' ان کے 10 مکررات سمیت میزان =80 ' (یہ اعداد بھی 5' 10 کی قبیل سے ہیں)

(8 -10 -4 -3)

8 کے مزید 2 مکررات ، 10 کا مزید 1 مکرر ' 4 کے مزید 2 مکررات ' 3 کا مزید 1 مکرر ' 5 کے مزید 2 مکررات ' 1 کے بھی مزید 2 مکررات ۔

یہاں بھی واحد اور بالمکرارت اعداد میں ہندسہ 5‘10 کی قبیل کے اعداد موجود ہیں ' نیز مذکورہ 10 مکررات میں ہندسہ 5‘10 والے 5 ہی مکررات ہیں جن کی کل میزان =35 ہے جو کہ 5 کی قبیل سے ہے۔

ان تمام اعداد و شمار میں بھی کسی نہ کسی طور ہندسہ 5‘10 یا ان کی قبیل کے اعداد (مثلاً اوپر 80‘205‘10‘200‘85‘5‘20 وغیرہ) کا مسلسل عمل دخل معلوم ہے

نیز قرآن کریم کی الحمد للہ سے شروع ہونے والی 5 سورتوں کی آیات اول کے مذکورہ 27 قسم کے حروف تہجی میں سے:-

منقوط (نقطہ دار) حروف تہجی =14 -- اور غیر منقوط حروف تہجی =13 میں 1 کا فرق ہے۔ جو کہ 27 حروف تہجی کی قریبی متوازن تقسیم ہے،

کیونکہ حروف کی گنتی کا اظہار ہندسوں میں نہیں کیا جاتا۔
نیز مذکورہ 14 منقوط حروف تہجی کی مذکورہ 5 آیات مبارکہ میں کل میزان =79
اور مذکورہ 13 غیر منقوط حروف تہجی کی مذکورہ 5 آیات مبارکہ میں کل میزان =206
اس طرح دونوں متوازی رقوم 79 اور 206 میں شامل اعداد کی میزانوں' بالترتیب 16 اور 8 میں 2 : 1 کا عددی تناسب ہے (یعنی 9+7= 16 اور 6+2=8)

....

نیز ان 5 آیات مبارکہ کے مذکورہ 27 حروف تہجی میں:۔
واحد حروف تہجی =3 (ظ ز ط)۔۔۔اور بالمکررات حروف تہجی =24 (باقی حروف تہجی) میں 8:1 کا تناسب ہے۔
نیز مذکورہ 3 واحد حروف تہجی کی میزان بھی =3 (مساوی)
اور مذکورہ 24 مکرراتی حروف تہجی کی میزان 282 میں 1: 94 کا تناسب ہے۔۔۔ نیز مکرراتی حروف تہجی =24 اور ان کی میزان 282 ۔۔۔۔ ان دونوں متوازی اجزاء (یعنی 24 اور 282) میں شامل اعداد کی میزانوں' بالترتیب 6 اور 12 میں 2:1 کا عددی تناسب ہے۔ (4+2 =6 اور 2+8+2=12)

اعداد قرآن کے اعجازی محاسن کے دلائل و شواہد ایسے قوی اور یقینی ہیں کہ کسی ہوش مند اور حقیقت پسند غیر مسلم کے لیے بھی ان سے انکار و فرار کا جواز ممکن نہیں' اور قرآن حکیم کی اعجازی شان کی رو سے بھی اس کا کلامِ الٰہی ہونا' جویانِ حق اور طالبانِ حقیقت کے لئے یقین و ایمان کی راہ وا کرتا ہے'۔قرآن حکیم کے کلامِ الٰہی ہونے کی حیثیت کے منکر (غیر مسلم) اپنے انکار و استکبار کی روش کا جواز (کلامِ الٰہی کے بالمقابل) کسی مشاہداتی دلیل سے ثابت نہیں کر سکتے۔

جملۂ اَلحَمدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونے والی قرآن حکیم کی پانچ سورتوں کی پہلی آیات کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام =27 (مفصل بالا) میں
i۔مذکورہ پانچ آیات میں خالصتاً مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =3 (ح ز ش)
ii۔اور خالصتاً غیر مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =6 (د ا ت ظ ز ط)
iii۔اور مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی' یعنی دوہری حیثیت سے آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =18 (أ ل م ہ ر ب ع ي ن خ ق س و ض ج ش ک ف)
اس طرح ان تمام متوازی اعداد 3'6 اور 18 کا باہم دگر متوازن ربط بخوبی واضح ہے۔
i۔نیز جملہ الحمد للہ سے شروع ہونے والی قرآن حکیم کی 5 سورتوں کی آیات اول میں مفتوح حروف کی کل میزان =88 (بحوالہ مندرجہ بالا)

(ii) مذکورہ پانچوں آیات میں خالصتاً مفتوح آنیوالے مذکور 3 قسم کے حروف تہجی کی میزان =11 =

=	ح	ز	ش
=11	8	1	2

(iii) خالصتاً غیر مفتوح آنیوالے مذکورہ 6 قسم کے حروف تہجی کی میزان =55

د	ا	ت	ظ	ز	ط
10	30	8	1	5	1

(iv) اور مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی مشترک) آنیوالے مذکورہ 18 حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان =77

=	أ	ل	م	ہ	ر	ب	ع	ي	ن	خ	ق	س	و	ض	ج	ش	ک	ف
=	10	13	6	1	4	1	6	4	4	3	1	3	12	1	3	1	2	2

(2+2+1+3+1+12+3+1+3+4+4+6+1+4+1+6+13+10)

ان اعداد 88' 11' 55 اور 77 کا عددی ربط و استحکام واضح ہے ان میں سے سب سے چھوٹا عدد 11 ہے' اور باقی اعداد اسی عدد کے حاصل ضرب ہیں' اور مذکورہ پانچوں آیات کے غیر مفتوح حروف کی میزان =197 کی ہندسہ 11 کے ساتھ 1 : 18 کی نسبت سے 1 کا فرق 'اور مذکورہ پانچوں آیات کے' ان آیات میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی دوہری حیثیت سے آنیوالے) مذکورہ 18 حروف تہجی کی' بطور غیر مفتوح میزان =142 کی ہندسہ 11 کے ساتھ 1 : 13 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔

نیز 285 اور 197 میں 88 کا فرق ہے' جو کہ 11 کا حاصل ضرب ہے (یعنی ان میں 1 : 8 کی نسبت ہے)

اسی طرح 197 اور 142 میں 55 کا فرق ہے' جو کہ 11 کا ہی حاصل ضرب ہے (یعنی ان میں 1 : 5 کی نسبت ہے)

مزید براں 285 اور 142 میں 143 کا فرق ہے' جو کہ ہندسہ 11 کا ہی حاصل ضرب ہے (یعنی ان میں 1 : 13 کی نسبت ہے)

....

ii- مذکورہ پانچوں آیات مبارکہ میں خالصتاً مفتوح آنے والے مذکورہ 3 قسم کے کلیدی حروف تہجی (ح ز ش) میں: منقوط حروف تہجی = 2 (ز ش) 'اور غیر منقوط حروف تہجی = ا (ح) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

نیز ان آیات مبارکہ میں خالصتاً غیر مفتوح آنیوالے منسلہ بالا 6 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں: منقوط حروف تہجی = 3 (ت ظ ذ) -- اور غیر منقوط حروف تہجی بھی = 3 (د ا ط) برابر ہیں۔

نیز مذکورہ 3 منقوط حروف تہجی کی ان آیات میں کل میزان =14 'اور غیر منقوط حروف کی میزان =41 میں شامل ہندسوں کی میزانیں بالترتیب 5 اور 5 بھی مساوی ہیں۔ مزید براں مذکورہ پانچوں آیات میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی یعنی دوہری حیثیت والے مذکورہ 18 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں: منقوط حروف تہجی کی تعداد اقسام = 9 ب ی ن خ ق ض ج ث ف -- اور غیر منقوط حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 9 أ ل م ہ ر ع س و ک مساوی ہے۔

....

ان تمام کوائف کے اعداد و شمار کی تصدیق' اس بیان کی ابتدا میں موجود متعلقہ 5 آیات مبارکہ کے متن سے بھی کی جاسکتی ہے۔

مذکورہ پانچوں سورتوں کی آیاتِ اول کے مذکورہ 27 قسم کے اجتماعی کلیدی حروف تہجی میں سے: باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے حروف تہجی کی تعدادِ اقسام = 9 (أ ل ح م د ہ ب ا ی بالترتیب 17+57+8+20+10+12+7+30+22 =183) -- اور غیر مشترک (یعنی ان کے انفرادی) حروف تہجی کی تعدادِ اقسام = 18 (ر ع ن خ ق س و ت ض ج ظ ث ک ف ز ذ ط ش میں 1 : 2 کا تناسب ہے۔

....

نیز مذکورہ 9 مشترک اور 18 غیر مشترک حروف تہجی کی ان 5 آیات میں میزانوں' بالترتیب =183 اور 102 میں شامل اعداد کی میزانوں =12 اور 3 میں 4:1 کا تناسب ہے -- (3+8+1=12 اور 2+0+1=3)

....

(غیر مشترک سے مراد ایسے حروف تہجی ہیں' جو مذکورہ پانچوں سورتوں کی آیات اول میں سے' کسی ایک آیت میں' یا دو آیات میں یا تین آیات میں یا چار آیات میں تو آتے ہیں' مگر تمام پانچوں آیات میں مشترک نہیں آتے)

اب الحمد للہ سے شروع ہونے والی 5 سورتوں کی پہلی آیات کے حروف تہجی میں' باہم مشترک مذکورہ 9 حروف تہجی اور غیر مشترک مذکورہ 18 حروف تہجی کے تفصیلی کوائف پر نظر ڈالئے:-

أ- 9 مشترک حروف تہجی کے کوائف:

مذکورہ 9 مشترک کلیدی حروف تہجی کی = 9	آ	ل	ح	م	د	ہ	ب	ا	ي
زیر حوالہ پانچوں آیات مبارکہ میں کل میزان = 183	17	67	8	20	10	12	7	30	22
(i) اس میزان میں مفتوح حروف کی میزان = 43	10	13	8	6	-	1	1	-	4
(ii) اور اس میزان میں غیر مفتوح حروف کی میزان = 140	7	44	-	14	10	11	6	30	18

یہاں بھی ایک جزو (ثانی) = 140 ہندسہ 5'10 کی قبیل سے ہے۔

(ii) اور 18 غیر مشترک حروف تہجی کے کوائف:

مذکورہ 18 باقی حروف تہجی کی = 18	ر	ع	ن	خ	ق	س	د	ت	ض	ج	ظ	ث	ک	ف	ذ	ز	ط	ش
زیر حوالہ 5 آیات میں میزان = 102	13	10	8	4	3	4	19	8	3	5	1	4	5	6	5	1	1	2
(i) اس میزان میں مفتوح حروف = 45	4	6	4	3	1	3	12	-	1	3	-	1	2	2	-	1	-	2
(ii) اور اس میزان میں غیر مفتوح حروف = 57	9	4	4	1	2	1	7	8	2	2	1	3	3	4	5	-	1	-

حروف تہجی = 18 اور ان کی میزان میں شامل اعداد کی میزانوں میں بالترتیب = 9 اور 3 میں 3 : 1 کا تناسب ہے۔
نیز یہاں بھی ایک جزو (جزو اول) = 45' ہندسہ 5 کی قبیل ہے
ان کوائف کی رو سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونیوالی قرآن حکیم کی پانچ سورتوں کی پہلی آیات کے 27 حروف تہجی میں سے :-

i- 9 مشترک حروف تہجی میں = منقوط حروف تہجی کی تعداد = 2 (ب ي) -- اور غیر منقوط حروف تہجی کی تعداد = 7 میں 5 کا فرق ہے۔
نیز ان کی میزانوں بالترتیب 29 اور 154 میں 125 کا فرق ہے جو کہ 5 ہی کی قبیل سے ہے۔

ii- اور 18 غیر مشترک حروف تہجی میں: منقوط حروف تہجی کی تعداد = 12 = ن(5) خ(4) ق(3) ت(8) ض(3) ج(5) ظ(1) ث(4) ف(6) ذ(5) ز(1) ش(2) --- اور غیر منقوط حروف تہجی کی تعداد = 6 = ر ع س د ک ط بالترتیب 13+10+4+19+5+1=52) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

نیز ان کی میزانوں' بالترتیب 102 اور 52 میں 50 کا فرق ہے جو کہ 5'10 کی قبیل سے ہے۔

i- مذکورہ 9 مشترک حروف تہجی' متعلقہ 5 آیات مبارکہ میں اپنی میزانوں کے اعتبار سے تمام مکرراتی ہیں۔

ii- جب کہ 18 غیر مشترک حروف تہجی میں سے مذکورہ پانچ آیات میں اپنی میزانوں کے اعتبار سے (بطور مکرراتی) حروف تہجی = 15 -- اور بطور واحد حروف تہجی = 3 میں 5:1 کی نسبت ہے۔

....

نیز 9 مشترک (تمام مکرراتی) حروف تہجی' اور 18 غیر مشترک حروف تہجی میں سے 15 مکرراتی حروف تہجی ہیں جن میں 5:3 کی نسبت ہے۔

....

i- مذکورہ 9 مشترک حروف تہجی میں' مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی ہر دو حیثیت سے آنیوالے) حروف تہجی = 6 (آ ل م ہ ب ي)

ii- اور مذکورہ 18 غیر مشترک حروف تہجی میں مفتوح بھی آنے والے اور غیر مفتوح بھی حروف تہجی = 12 (ر ع ن خ ق س د ض ج ث ک ذ) میں 2:1 کی نسبت ہے۔)

(ا) نیز 9 مشترک حروف تہجی میں سے مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی، یعنی دوہری حیثیت والے مذکورہ 6 قسم کے حروف تہجی کی، متعلقہ مذکورہ 5 آیات میں کل

میزان = 135 = أ ل م ہ ب ی = 6

= 17 57 20 12 7 22 = 135

جس میں مفتوح حروف کی میزان = 35 = 10 13 6 1 1 4

اور باقی غیر مفتوح حروف کی میزان = 100 = 7 44 14 11 6 18

135، 35 اور 100 تمام اعداد 5 اور 10 کے خاندانی اعداد ہیں۔

....

(ب) نیز 18 غیر مشترک حروف تہجی میں سے، مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی، یعنی دوہری حیثیت والے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی کی، متعلقہ 5 آیات میں کل

= ر ع ن خ ق س و ض ج ش ک ف

میزان = 84 — — — — — — = 13 10 8 4 3 4 19 3 5 4 5 6

جن میں مفتوح حروف کی میزان = 42 — = 4 6 4 3 1 .3 12 1 3 1 2 2

اور باقی غیر مفتوح حروف کی میزان بھی = 42 = 9 4 4 1 2 1 7 2 2 3 3 4

برابر ہے۔

مذکورہ 9 مشترک حروف تہجی میں، خالصتاً غیر مفتوح حروف تہجی = 2 (د ا) --- اور مذکورہ 18 غیر مشترک حروف تہجی میں خالصتاً غیر مفتوح آنے والے حروف تہجی = 4 (ت ظ ذ ط)، میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

i- نیز 9 مشترک حروف تہجی والے مذکورہ 2 خالصتاً غیر مفتوح حروف تہجی کی میزانوں (بالترتیب د = 10 اور الف = 30) میں 3:1 کی نسبت، اور ان کی مجموعی میزان = 40 --- ii اور 18 غیر مشترک حروف تہجی والے مذکورہ 4 خالصتاً غیر مفتوح حروف تہجی میں اول دو حروف تہجی (ت ط) کی میزان = بالترتیب 8+1 = 9 اور باقی 2 حروف تہجی (ذ ظ) کی میزان بالترتیب 5+1 = 6 میں 3 = 2 کی نسبت، نیز ان کی مجموعی میزان (5+9) = 15

اس طرح مذکورہ 9 مشترک حروف تہجی والے 2 خالصتاً غیر مفتوح حروف تہجی کی مجموعی میزان = 40

اور مذکورہ 18 غیر مشترک حروف تہجی والے 4 خالصتاً غیر مفتوح حروف تہجی کی مجموعی میزان = 15 میں 3:8 کی نسبت، اور یہ اعداد بھی ہندسہ 10، 5 کے خاندانی اعداد ہیں۔

....

جملہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونے والی قرآن مجید کی 5 سورتوں کی آیات اول میں:-

(ا) باہم مشترک آنے والے مفتوح کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 7

= أ ل ح م ہ ب ی

= 17 57 8 20 12 7 22 = 143

(ب) اور باقی (یعنی غیر مشترک) مفتوح کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 14 میں 2:1 کی نسبت ہے۔

= ر ع ن خ ق س و ض ج ش ک ف ز ش

= 13 10 8 4 3 4 19 3 5 4 5 6 1 2 = 87

i ۔ باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 7 قسم کے مفتوح کلیدی حروف تہجی میں سے =1 خالصتاً مفتوح 'اور 6 مفتوح کے علاوہ غیر مفتوح بھی آتے ہیں۔

ii اور باقی غیر مشترک 14 قسم کے حروف تہجی میں بھی =1 ہی خالصتاً مفتوح اور 13 مفتوح کے علاوہ غیر مفتوح بھی آتے ہیں۔

اس طرح: خالصتاً مفتوح حروف تہجی (دونوں طرف ایک ایک) برابر' اور مشترک حروف تہجی '6 اور 13 میں 1:2 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔

....

اوپر کی تفصیل میں مذکورہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونیوالی قرآن حکیم کی پانچ سورتوں کی آیات اول میں' باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے مذکورہ 9 قسم کے 'اور غیر مشترک 18 (یعنی ان سے دوچند) حروف تہجی میں سے مفتوح حیثیت سے بھی آنے والے مذکورہ 9 مشترک حروف تہجی میں 7' اور مذکورہ 18 غیر مشترک حروف تہجی میں 14 (یعنی دوچند) حروف تہجی کے اعداد و شمار پر غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ:

9 مشترک حروف تہجی میں سے بطور مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 7 حروف تہجی میں واحد (یعنی یک بارگی) آنیوالے حروف تہجی =2 (ہ ب بالترتیب 1+1)۔۔ ii اور مذکورہ غیر مشترک حروف تہجی میں سے بطور مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 14 حروف تہجی میں واحد آنیوالے حروف تہجی =4 (ق ض ث ز بالترتیب 1+1+1+1) میں 1=2 کا تناسب ہے۔

....

i ۔ اور اس کے ساتھ ہی مذکورہ 9 مشترک حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان =43 میں سے '5 مفتوح مکراتی (یعنی ایک سے زیادہ بار مفتوح آنیوالے) حروف تہجی کی میزان =41 (43-2=41)۔۔ ii اور مذکورہ 18 غیر مشترک حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان 45 میں سے 10 مفتوح مکراتی حروف تہجی کی میزان بھی =41 (45-4=41) برابر ہے۔

اسی طرح۔۔ i مذکورہ 9 مشترک حروف تہجی میں سے مکراتی مفتوح (یعنی ایک سے زائد بار مفتوح) آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =5 (أ ل ح م ي)۔۔ ii اور مذکورہ 18 غیر مشترک حروف تہجی میں سے مکراتی مفتوح حروف تہجی کی تعداد اقسام =10 (ر ع ن خ س و ج ک ف ش) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

(اور جیسا کہ اس سے اوپر کے کوائف میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ اول الذکر (i) والے 5 حروف تہجی کی ان 5 آیات میں میزان =41۔۔ اور مؤخر الذکر (ii) والے 10 حروف تہجی کی متعلقہ 5 آیات میں میزان بھی =41 برابر ہے۔

....

اوپر کی تفصیلات میں جملہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سے شروع ہونیوالی قرآن پاک کی پانچ سورتوں کی پہلی آیات میں' باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے 9 حروف تہجی 'اور 18 (ان سے دوچند) غیر مشترک تہجی کے اعداد و شمار سے اس خصوصیت کا بھی اظہار و انکشاف ہوتا ہے کہ:۔

i ۔ مذکورہ 9 قسم کے مشترک حروف تہجی میں: حروف حلقی کی تعداد =3 (أ ح ہ)

اور باقی حروف غیر حلقی کی تعداد =6 (ل م د ب ا ي) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

ii ۔ اور مذکورہ 18 قسم کے غیر مشترک حروف تہجی میں (حروف حلقی کی تعداد =2 (ع خ)۔۔ اور باقی حروف غیر حلقی کی تعداد =16 (ر ن س ق و ت ض ج ظ ث ک ف ذ ز ط ش) میں 1:8 کا تناسب ہے۔

....

i ۔ مذکورہ 9 قسم کے مشترک حروف تہجی میں سے 'مذکورہ متعلقہ پانچ آیات مبارکہ میں خالصتاً مفتوح ہی آنیوالا حرف تہجی =1 (ح)۔۔

iii. اور مذکورہ 18 قسم کے غیر مشترک حروف تہجی میں سے 'مذکورہ 5 آیات میں خالصتاً مفتوح ہی آنے والے حروف تہجی =2 (ز ش) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

i. اور مذکورہ 9 قسم کے مشترک حروف تہجی میں سے 'مذکورہ متعلقہ پانچ آیات مبارکہ میں باقی (یعنی خالصتاً مفتوح کے علاوہ) حروف تہجی =8 (أ ل م د ہ ب ا ي) ---ii. اور مذکورہ 18 قسم کے غیر مشترک حروف تہجی میں سے 'مذکورہ متعلقہ پانچ آیات مبارکہ میں باقی (یعنی دو خالصتاً مفتوح کے علاوہ باقی) حروف تہجی =16 (منفصلہ بالا) میں بھی 2:1 کی نسبت ہے' نیز ان کی میزانوں بالترتیب 175 اور 99 میں اول الذکر 5 کی قبیل سے ہے۔

....

i. نیز شق (i) والے مذکورہ 8 حروف تہجی (بموجب حوالہ نمبر 1) میں 'منقوط (نقطے والے) حروف تہجی کی تعداد اقسام =2 (ب ي) ---

ii. اور شق (ii) والے مذکورہ 16 حروف تہجی (بموجب حوالہ نمبر 2) میں منقوط حروف تہجی کی تعداد اقسام =10 (ن خ ق ت ض ج ظ ث ف ز) میں 1:5 کی نسبت ہے۔

i. اور حوالہ نمبر 1 والے مذکورہ 8 حروف تہجی میں غیر منقوط حروف تہجی کی تعداد اقسام =6 (أ ل م د ہ ا) --ii. اور حوالہ نمبر 2 والے مذکورہ 16 حروف تہجی میں غیر منقوط حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی =6 (ر ع س و ک ط) مساوی ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ یا ان کے کلامِ پاک سے کوئی غیر حقیقی چیز منسوب کرنا بڑا جرم ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں کلامِ الٰہی کی بعض آیات مبارکہ کے جو جو حروف و الفاظ اور ان کے اعداد و شمار دیئے گئے ہیں' ممکنہ احتیاط کی حد تک ان کی صحت و صداقت کا پورا خیال رکھا گیا ہے' تاہم اس سلسلہ میں بندۂ خطاکار کی کسی نادانستہ فروگذاشت کے امکان کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا' لیکن کتاب ہذا کے سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے اعدادِ قرآن کی اعجازیت کے سینکڑوں مسکت دلائل کی موجودگی میں کسی جگہ حرف یا ہندسہ کی غلطی (اور وہ بھی امکانِ محال کے تحت) اس موضوع کی صداقت و حقانیت کو متاثر نہیں کر سکتی' اور دیگر اعجازاتِ قرآن کی مانند' اس کے اعداد کی معجزانہ حیثیت بھی اصولی و اساسی اعتبار سے ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے' جس پر اس کتاب کی ہر سطر شاہدِ عادل ہے' اور بشمول عربی' کسی بھی زبان میں' جدید دور کے کمپیوٹری' حسابی' اور تخلیقی آلات و لوازمات کی پوری معاونت کو بروئے کار لا کر بھی بنی نوع انسان کی اجتماعی جہد آزمائی سے تخلیق پانے والے کسی شہ پارہ کے الفاظ و حروف کی ترتیب و تعداد میں' کلامِ الٰہی جیسی چہار سو اور ہمہ وجوہ خصوصیت کا عشرِ عشیر پیدا کرنا یا ثابت کرنا' ناممکنات میں سے ہے' چہ جائیکہ قرآن حکیم جدید علمی ارتقاء اور ذہنی پیش رفت سے 14 سو سے زائد سال پہلے صحرائے عرب کے نبی اُمی ﷺ کے قلبِ اطہر پر نازل ہوا تھا۔ اعدادِ قرآن کی اعجازی حیثیت کے شاہدِ عادل حروف اور ان کے اعداد کے بارے میں کسی شک و ابہام کی صورت میں' متعلقہ سُورت یا آیت کے متن کو سامنے رکھ کر' اور اس کے حروف کی چیکنگ کر کے' اصل حقائق کا بخوبی اطمینان کیا جا سکتا ہے۔ اس تصدیق و توثیق کی بدولت' حروف اور ان کی گنتی کے بارے میں ہر طرح کا اشکال و ابہام فی الفور رفع ہو جائے گا۔

اعدادِ قرآن کے بارے میں بڑے تسلسل و تواتر کے ساتھ مشاہدہ میں آنے والے ان منفرد اور بے مثال کوائف کا کسی سپاٹ کتاب کی مانند محض سرسری' سطحی اور رسمی مطالعہ ہی کافی نہیں' بلکہ اس کے بشری معیار سے ممتاز و ممیز کرنے والے' اور ذہنِ انسانی پر اپنی بے مثال فوقیت اور لازوال عظمت کے انمٹ نقوش ثبت کرنے والے واضح اور روشن دلائل و براہین کو پوری دلی آمادگی اور ذہنی کشادگی کے ساتھ زیرِ غور لانے اور اس حقیقت کو قوائے فکر و شعور میں بسانے کی ضرورت ہے کہ قرآن کا خالق باری تعالیٰ کس قدر عظیم و بسیط حکمت' قدرت' بصیرت اور فراست کا مالک ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

پیشتر ازیں الحمدللہ سے شروع ہونے والی 5 سورتوں کی آیات اول کے حروف کی ترتیب اور تعداد میں مضمر اعجازی خصوصیات کا اجتماعی و یکجائی تذکرہ تھا' آئیے اب یہ دیکھیں کہ کیا ان آیاتِ مبارکہ کے حروف اجتماعی سطح پر کثیر تجزیاتی امکانات کے تحت اپنے عددی حسنِ توازن کا اعجاز

برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ سورت فاتحہ کی آیت اول کی طرح 'انفرادی طور پر بھی اس اعجازی خوبی کا تسلسل و تواتر قائم رکھے ہوئے ہیں؛ جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ سورتِ اول فاتحہ کی پہلی آیت کے حروف و اعداد کا تذکرہ (جس میں اس آیت کا 'الحمد للّٰہ' سے شروع ہونے والی قرآن حکیم کی مزید چار سورتوں کی آیاتِ اول کے حروف کے ساتھ وسیع الاطراف 'الطیف اور گہرے عددی ربط و توافق کے حوالے بھی شامل ہیں) یہاں تک خاصی ضخامت کو پہنچ چکا ہے' نیز الحمد للّٰہ سے شروع ہونے والی باقی چار سورتوں کی آیاتِ اول کے الفاظ وحروف اور ان کے اعداد و شمار کا' سورت فاتحہ کی آیت اول کی طرح کے فرداً فرداً شماریاتی جائزہ میں بھی' ایسے ہی بے مثال اعجازی ربط و استحکام کا اہتمام پایا گیا' لیکن ان سب کا تذکرہ' غیر معمولی طوالت کے امکان کے پیش نظر یہاں شامل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ تمام سورت فاتحہ کے حروف کا اجمالی احوال ابھی باقی ہے' جو کہ آئندہ صفحہ سے شروع ہو رہا ہے۔

قرآن مجید معجزہ ہے

دُنیا کی تمام قوموں کے مسلمات میں سے ہے کہ نبی کی نبوت کی دلیل ایسا کام ہونا چاہئے جو غیر نبی پیش نہ کر سکے' چنانچہ اقوام ماضیہ کا اپنے دور کے انبیاءؑ سے نبوت کی علامت اور نشانی طلب کرنا اسی مسلمہ اصول کے پیش نظر تھا۔ اس قاعدہ کی اہمیت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام بھی باذن اللہ لوگوں کو معجزات دکھاتے' اور معجزات کو اپنی صداقت اور سچائی کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔

معجزہ دلیل نبوت ہے اور معجزہ خود نبی کا فعل نہیں' اور نہ ہی اس کے ہاتھ کی صفائی ہے' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے نبی کی نبوت کی دلیل کے طور پر دکھایا جاتا ہے۔ ہمارے آقائے نامدار ﷺ کو وہ تمام اقسام معجزات بھی عطا فرمائے گئے جو انبیاء سابقین علیہم السلام کو دیئے گئے تھے۔ غور تو فرمایئے کہ لاٹھی کا سانپ بن جانا بلاشبہ عجیب امر ہے مگر ستون' جو کہ کھجور کا تنا تھا' اس کا انسان کی طرح محبت کر نا رونا اور گفتگو کرنا اور بھی عجیب تر ہے۔ پتھر سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلنا فی الواقع عجیب چیز ہے لیکن پتھر کا کلمہ شہادت پڑھنا' نبی علیہ السلام کو سلام رسالت کہنا اور بھی زیادہ عظیم تر ہے۔

دریاؤں' پہاڑوں' درختوں' حیوانوں' مُردوں کی باتوں' آسمان کے دروازوں کا چرچرانا' زمین کی مسافتوں کا کم ہونا' چاند کا ٹکڑے ہونا' بادلوں کے برسنے' بارشوں کے تھم جانے' بعد مسافت کی خبریں' آئندہ کی خبریں وغیرہ واقعات بے شمار معجزات ہیں' جن کی کوئی حد نہیں۔ آپ ﷺ کے تمام اقسام کے معجزات عظیم سے عظیم تر ہیں اور آپؐ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا نمونہ بھی ہیں اور آپ کے معجزات کا جو نیا اور جدید تسلسل دنیا کے سامنے قائم ہوا ہے۔ اس نے سابقہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو بھی یقینی اور مسلم بنا دیا ہے۔ تاہم آپ ﷺ کے وہ معجزات بھی دیگر انبیاء کے انسانوں نے دیکھے جو اس وقت وہاں موجود تھے اور آج ان معجزات کے صرف واقعات اور قصص باقی ہیں جو کتابوں میں پڑھے تو جا سکتے ہیں دیکھے نہیں جا سکتے۔ البتہ دیگر معجزات کے علاوہ آنحضرت ﷺ کو ایک زندہ' قائم اور باقی رہنے والا معجزہ بھی دیا گیا جو زمان و مکان کی پابندی سے آزاد اور حیات جاوید ہے' اور وہ قرآن مجید ہے، قرآن مجید ایک ایسا معجزہ ہے جس کا اعجاز ہر زمانہ اور ہر دور کے انسان دیکھ سکتے ہیں اس کی تاثیر کے کرشمے آج بھی انسان کو اسی طرح مسحور کر دیتے ہیں جیسا کہ بوقتِ نزول اس کی تاثیر نے عربوں کو کھینچ کھینچ کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کر دیا تھا۔ قرآن پاک کئی اعتبار سے معجزہ ہے' اور اس کے اعجاز کے کئی پہلو ہیں۔ قرآن مجید کے مخالفین اس کے نزول کے وقت بھی بڑی تعداد میں تھے اور آج بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں اس کی تکذیب پر اس وقت بھی اپنی تمام توانائیاں صرف کر رہے تھے اور آج بھی کوشاں ہیں مگر اس وقت سے آج تک قرآن مجید کا یہ اعلان اپنی جگہ قائم ہے کہ: ''ہم نے جو کتاب اپنے بندے پر نازل کی ہے اگر اس میں شک ہے تو اس جیسی ایک سورت تالیف کر لاؤ'' (البقرہ) اس اعلان کے باوجود آج تک کوئی مقابلہ پر قادر نہ ہو سکا اور نہ آئندہ قادر ہو گا۔ یہ اعلان صدیوں سے مخالفین کے لئے سوہان جان بنا ہوا ہے۔ قرآن کا اعجاز الفاظ کے لحاظ سے بھی ہے اور مفہوم و مطالب کے لحاظ سے بھی ہے اس اعجاز کو غور و فکر کے ذریعے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔

سُورت فاتحہ کے حروف کا حیرت انگیز توازنِ اعداد

اس سُورۃ کے الفاظ و حروف کے عدیم المثال حسنِ توازن اور بیکراں اعجازی ربط کی چند جھلکیاں

سورت فاتحہ کی آیت اول کے حروف و اعداد کا نسبتاً تفصیلی تذکرہ گذشتہ باب میں آچکا ہے، اور زیرِ نظر باب میں تمام سورت فاتحہ کے حروف اور ان کے اعداد و شمار پر مختلف تقسیمی و تجزیاتی زاویوں سے محض بالاختصار نگاہ ڈالنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے، کیونکہ تمام سورت فاتحہ کے اعداد کے مفصل اعجازی تذکرہ کے لئے جس قدر کتابی ضخامت درکار ہوگی اس کا کچھ اندازہ اس سُورت کی پہلی آیت کے گذشتہ بیان کی تفصیل و تطویل سے لگایا جاسکتا ہے۔

سورت فاتحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

یہاں اعدادِ قرآن کے ان چند اہم نکات کا اعادہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ:

قرآن حکیم کی سورتوں، آیتوں یا ان کے حصوں کے، کسی بھی ظاہری یا معنوی نسبت و انفرادیت کی بنا پر باہم مطابقت و مماثلت رکھنے والے جملوں، کلمات، الفاظ اور ان کے حروف کا ان کے متوازی و متقابل نوعیت کے باقی جملوں، کلمات، الفاظ اور ان کے حروف کی گنتی کے ساتھ موازنہ کرنے سے، ہر نوع کے حروف اور ان حروف کی دقیق جزئیات تک کی گنتی میں، اکثر و بیشتر متوازن ربط و توافق کا کوئی نہ کوئی منفرد و معجز پہلو کارفرما نظر آتا ہے، جو لامحدود، ہمہ جہت اور فقید المثال ہوتا ہے۔

آیئے۔ سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ سورت فاتحہ میں جو 22 قسم کے حروف تہجی استعمال ہوئے ہیں، ان کی ترتیب و تعداد میں، کسی انسانی کاوش کے حروف سے ممتاز و ممیز کرنے والا، کس قسم کا عددی حسنِ توازن ہے، اور کس نوعیت کی اعجازی فوقیت و انفرادیت ہے جس کی موجودگی اور اہتمام کا کسی بشری تحریر و تخلیق میں تصور بھی محال ہے۔

سورۃ فاتحہ کے:-

کلیدی حروف تہجی=22	=	آ	ل	ح	م	د	ہ	ر	ب	ا	ع	ي	ن	ک	و	س	ت	ص	ط	ق	ذ	غ	ض
اور کل حروف=122	=	5	18	3	12	4	4	6	3	16	6	13	10	3	4	2	3	2	2	1	1	2	2

اس سلسلہ میں سورت فاتحہ میں استعمال ہونے والے 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں سے، ہر حرفِ تہجی اس سورت میں کل میزان کو ظاہر کرنے والے ہندسوں کے پہلے سے طے شدہ اور متعین انداز پر غور کیجئے۔ اس طرح کی پیش بینی دور اندیشی اور فراست و بصیرت، کسی بندہ بشر کے لئے اپنی کسی کاوش میں ملحوظ رکھنا ممکن نہیں، اس سلسلہ میں خواہ کیسے ہی موثر حسابی آلات اور کمپیوٹری تعاون آزما لیا جائے، قرآنی الفاظ و حروف اور سورت و آیات کی تقلید تخلیق ناممکن ہے۔

جیسا کہ اوپر کی تفصیل میں وضاحت ہے کہ:

سورت فاتحہ کے کل 122 حروف ہیں، جب کہ یہ 122 حروف کل 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہیں،

اور ان 22 قسم کے حروف تہجی کی، سورت فاتحہ میں جو تعداد ہے، وہ تعداد 11 (یعنی 22 سے نصف) اعداد پر مشتمل ہے=

(5-18-3-12-4-6-16-13-10-2-1=11

اور ان میں سے 5 اعداد کے مزید مکررات کی تعداد بھی = 11 بھی مساوی ہے۔

3 کے مزید 3 مکررات - 4 کے مزید 2 مکررات - 6 کا مزید 1 مکرر - 2 کے 4 مکررات - 1 کا 1 مکرر' اس طرح تعداد مکررات = 11

اور ان 11 قسم کے اعداد میں سے باقی 6 اعداد واحد یعنی سورت فاتحہ کے کلیدی حروف تہجی میں سے صرف ایک ایک حرف کی میزان کے طور پر آنے والے ہیں :-

5-18-12-16-13-10 = 6 اعداد

اور 6 حروف تہجی سے متعلقہ ان 6 اعداد کی' (جن کے متعلقہ حروف تہجی بھی 6 ہی ہیں) کی سورت فاتحہ میں کل میزان = 74 ہے' جس میں شامل دونوں ہندسوں' 4 اور 7 کی میزان بھی = 11 ہے۔

....

جیسا کہ اوپر کی تفصیل سے ظاہر ہے کہ :-

سورت فاتحہ کے 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی' سورت فاتحہ میں میزانوں کو ظاہر کرنے والے ہندسوں کو اکائیاں شمار کر کے ان کو جمع کیا جائے تو ان کی میزان 77 بنتی ہے۔ جو کہ 22 کی طرح 11 ہی کا حاصل ضرب ہے

مثلاً = 5 ' 18 ' 3 ' 12' 4 ' 4 ' 6 ' 3 ' 16 ' 6 ' 13 ' 10' 3 ' 4 ' 2 ' 3 '2 ' 2' 1 ' 1 '2' 2

= 77 (یہ میزان ہر عدد کی دہائی کو بھی ایک منفرد اکائی شمار کر کے بنتی ہے۔)

نیز سورت فاتحہ کے 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی' سورت فاتحہ میں میزانوں کو ظاہر کرنے والے 22 اعداد' جو کہ کلیدی طور پر دراصل ان کا نصف یعنی 11 ہیں (5'18'3'12'4'6'16'13'10'2'1=11)

اور ان کی میزان = 90 ہے' نیز سورت فاتحہ میں مستعمل 22 قسم کے حروف تہجی کی' اس سورۃ میں میزانوں کو ظاہر کرنے والے مذکورہ 11 (یعنی ان کے نصف) اعداد میں شامل ہندسوں کو جمع کیا جائے تو ان کی مجموعی میزان = 45 بنتی ہے' جو کہ ان کی مذکورہ براہ راست میزان = 90 کا نصف ہے۔

اس بیان کو درج ذیل توضیحات سے مزید سمجھا جا سکتا ہے۔

....

i۔ سورت فاتحہ کے 22 قسم کے حروف تہجی کی اس سورۃ میں میزانوں کے مظہر مذکورہ 11 قسم کے اعداد و شمار (5+18+3+12+4+6+16+13+10+2+1=90)' کی براہ راست میزان = 90 --- ii۔ اور سورت فاتحہ کے 22 حروف تہجی کی' اس سورت میں میزانوں کے مظہر مذکورہ 11 قسم کے اعداد و شمار میں شامل ہندسوں کی بطور اکائیاں میزان) = 45 (5+8+1+3+2+1+4+6+6+1+3+1+0+1+2+1=45)

اس طرح ان متوازی اعداد 90 اور 45 میں باہم 2:1 کا عددی ربط ہے' یعنی بڑا عدد 90 چھوٹے عدد 45 کا دو چند ہے۔

سورت فاتحہ میں مستعمل تمام 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی' اس سورت میں میزانوں کو ظاہر کرنے والے مذکورہ 11 قسم کے اعداد و شمار : 5'18'3'12'4'6'16'13'10'2'1 کی صرف اکائیوں کی میزان = 40 (5+8+3+2+4+6+6+3+2+1=40) --- اور ان کی صرف دہائیوں کی میزان = 5 (1+1+1+1+1=5) --- میں 1:8 کا عددی ربط ہے۔

....

جیسا کہ اوپر وضاحت ہے کہ' سورت فاتحہ کے 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی' اس سورت میں گنتی جو 11 ہندسوں پر مشتمل ہے' ان میں سے قرین تناسب تعداد۔ یعنی 5 ہندسے' بالمکررات' (ایک سے زیادہ) حروف تہجی کی گنتی کے طور پر آتے ہیں' جن کی میزان = 16 (3+4+6+2+1=16) --- اور ان کے مکررات کی میزان = 32 (3x3=9 جمع 2x4=8 جمع 1x6=6 جمع 2x4=8 جمع 1x1=1=32)

اس طرح 16 اور 32 میں 1:2 کی نسبت ہے ان کے تکرارات سمیت میزان 48 ہے۔

اور اب سورت فاتحہ کے اعداد کی بعض ضمنی پہلوؤں سے مزید وضاحت

سورت فاتحہ کے 22 کلیدی حروف تہجی کی، اس سورت میں گنتی کے مظہر مذکورہ 11 قسم کے: دو (22) اعداد ہیں،
ان کے 11 ہی تکرارات دراصل 5 قسم کے ہوتے ہیں یعنی 3-4-6-2-1
اور ان 5 قسم کے 11 تکرارات کی میزان =32
اس طرح ایک جز پانچ اور دوسرے اس کے متوازی جزء =32 میں شامل دونوں ہندسوں کی میزان بھی =5 مساوی ہے۔
اور سورت فاتحہ کے 22 حروف تہجی کی گنتی کے مظہر مذکورہ 11 قسم کے اعداد و شمار میں:
i- واحد یعنی بغیر تکرارت) اعداد =6 (5-18-12-16-13-10)
ii- اور بالتکرارت اعداد =5 (3-4-6-2-1)

1 2 6 4 3
1 4 1 2 3

میں 1 کا فرق ہے

نیز مذکورہ 5 تکراراتی اعداد کی میزان =16 (3+4+6+2+1)۔۔۔ اور ان کے مزید 11 تکرارات کی میزان =32 (مفصلہ بالا) میں 1:2 کا عددی توازن ہے۔ (یعنی مذکورہ پانچوں قسم اعداد اور انکے تکرارات کے حاصلِ ضرب کی میزان : 32 بنتی ہے۔ 9+8+6+8+1=32)

....

نیز سورت فاتحہ کے 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی گنتی کے مظہر 11 قسم کے اعداد و شمار میں (5-18-3-12-4-6-16-13-10-2-1 اکائیاں =10' اور ان کی میزان =40= 5+8+3+2+4+6+6+3+2+1 میں 1=4 کا تناسب اور دہائیاں = 5' اور ان کی میزان =5= 1+1+1+1+1 برابر ہے۔

....

نیز مذکورہ 11 قسم کے کلیدی اعداد و شمار میں:
جفت اعداد =7' اور ان کی میزان =68= 18+12+4+6+16+10+2' اور طاق اعداد =4' اور ان کی میزان =22= 5+3+13+1
اس طرح جفت اعداد =7' اور ان کی میزان =68 میں شامل اعداد کی میزان =14 میں 1:2 کا عددی تناسب ہے (6+8)
اور طاق اعداد =4 اور ان کی میزان =22 میں شامل اعداد کی میزان بھی =4 مساوی ہے (2+2)

....

اس سورت کے 22 قسم کے حروف تہجی کی، اس سورت میں میزانوں کو ظاہر کرنے والے مفصلہ بالا 11 قسم کے اعداد (ہندسوں) اور ان کے متضمنات و جزئیات کی متذکرہ صدر نوعیت اور متوازن کیفیت اس باب کے ابتدا میں سورت فاتحہ کے 22 کلیدی حروف تہجی' اور ان حروف تہجی کی اس سورت میں میزانوں کی تفصیل سے بخوبی سمجھی جاسکتی ہے۔
قرآنی سورتوں اور آیتوں کے کسی بھی نسبت اور حیثیت سے باہم مطابقت رکھنے والے کلیدی حروف تہجی اور باقی حروف تہجی کے اعداد و شمار کا موازنہ ہر سطح پر اپنے یکساں حسن تناسب کی گواہی دیتا ہے اور اس "کسی"

بھی" کی لامحدود وسعت میں ان سورتوں اور آیتوں کی حرکاتِ اول اور اعرابِ اول کی نسبت بھی شامل ہے چنانچہ ہم اس سلسلہ میں سورت فاتحہ کی حرکتِ اول زَبر (یعنی فتحہ) کی مناسبت سے 'اس سورت کے حروف کے شماریات کا جائزہ لے کر دیکھتے ہیں:

سورت فاتحہ میں کسی نہ کسی طور مفتوح آنیوالے (یعنی خواہ خالصتاً مفتوح 'اور خواہ غیر مفتوح کے ساتھ ساتھ مفتوح بھی آنیوالے) حروف تہجی کی تعداد اقسام=14 اَ ل ح م ر ع ي ن ک د ت ط غ ض

i. جن میں سے 'شروع ہی سے مفتوح (یعنی زبر کے ساتھ) آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام=7 اَ ح ر ن ت ط غ

ii. اور بعد میں (یعنی دیگر اعراب و حرکات کے ساتھ آنے کے بعد) مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی=7 ل م ع ي ک د ض برابر ہے۔

....

i- نیز اول الذکر شروع ہی سے مفتوح آنیوالے 7 قسم کے حروف تہجی میں سے '3 منقوط حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان=15 ن ت غ بالترتیب 10+3+2=15 -- ii- اور مؤخر الذکر بعد میں مفتوح آنیوالے 7 قسم کے حروف تہجی میں سے '2 منقوط حروف تہجی کی 'تمام سورت میں میزان بھی=15=ي ض بالترتیب 13+2 برابر ہے۔

....

نیز جزء i کے باقی غیر منقوط حروف تہجی=4 'اور جز ii کے باقی غیر منقوط حروف=5 میں '1 کا فرق ہے اور جز i کے حروف حلقی=2 '(اَ ح) 'اور جز ii کا حرف حلقی=1 (ع) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

مزید براں= i. سورت فاتحہ میں شروع ہی سے مفتوح آنیوالے 7 حروف تہجی کی 'تمام سورت میں بطور مفتوح میزان=20 (اَ ح ر ن ت ط غ بالترتیب 2+1+5+6+3+2+1) --- اور بعد میں مفتوح آنیوالے مذکورہ 7 قسم کے حروف تہجی کی 'تمام سورت میں بطور مفتوح میزان=40 (ل م ع ي ک د ض بالترتیب 13+10+3+10+1+2+1) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

نیز جز i- میں واحد مفتح (یعنی اس سورت میں بطور مفتوح یک بارگی آنیوالے) حروف تہجی کی تعداد اقسام=2 (ح غ) بالترتیب 1+1) -- اور جز ii- میں بھی واحد مفتح (یعنی اس سورت میں بطور مفتوح یک بارگی آنیوالے) حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی=2 (ک ض بالترتیب 1+1) برابر ہے۔

....

اور جز i. میں مکررات کے ساتھ آنیوالے مفتوح حروف تہجی=5 -- اور جز ii. میں بھی بالمکررات آنے والے حروف تہجی بھی=5 برابر ہیں۔

اور جزء i - کے مذکورہ 5 مکراتی حروف تہجی کی اس سورت میں بطور مفتوح میزان=18 -- اور ii. کے مذکورہ پانچ مکراتی حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان=38 میں 20 کا فرق ہے۔ (اعدادِ قرآن کا ایک اعجازی انداز)

....

جیسا کہ پہلے بھی ہم دیکھ چکے ہیں کہ:-

سورت فاتحہ کے 'شروع ہی سے مفتوح (یعنی اس سورت کی حرکتِ اول زَبر سے شروع ہونے والے) مذکورہ 7 کلیدی حروف تہجی کی 'اس سورت میں بطور مفتوح میزان=20 ہے (اَ ح ر ن ت ط غ بالترتیب 2+1+5+6+3+2+1)

i. جس میں سے 'اس سورت میں 2 خالصتاً مفتوح ہی آنیوالے حروف تہجی کی میزان=5= (ت ط بالترتیب 3 2) -- ii. اور مشترک حیثیت

سے 'یعنی مفتوح کے ساتھ غیر مفتوح بھی آنیوالے 5 حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان =15 (أ ح ر ن غ) بالترتیب 2+1+5+6+1) میں 1:3 کی عددی مناسبت ہے۔

اور سورت فاتحہ میں مشترک حیثیت سے یعنی مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 5 حروف تہجی کی 'اس سورت میں بطور غیر مفتوح میزان =11 (أ ح ر ن غ) بالترتیب 3+2+1+4+1 -- 11 - اور سورت فاتحہ میں خالصتاً غیر مفتوح ہی آنیوالے باقی 8 حروف کی میزان =33 (د ہ ب ا س ص ق ذ بالترتیب 4+4+3+16+2+2+1+1) میں 1:3 کا تناسب ہے۔

....

سورت فاتحہ میں خالصتاً مفتوح ہی آنیوالے 2 حروف تہجی کی 'اس سورت میں میزان =5 (ت ط بالترتیب 3+2) کے علاوہ :-

i. اس سورت کے باقی ایسے 12 حروف تہجی میں جو مفتوح اور غیر مفتوح 'یعنی ہر دو حیثیت سے ' آتے ہیں جن کی ' صرف بطور مفتوح میزان =33 (أ ل ح ر ع ی ن ک و خ ض)

(1 1 2 2 6 3 3 5 2 1 5 2)

ii- اور اس سورت کے خالصتاً غیر مفتوح ہی آنیوالے باقی 8 حروف تہجی کی اس سورت میں کل میزان بھی =33 (د ہ ب ا س ص ق ذ)
(1 1 2 2 16 3 4 4)

برابر ہیں۔

ان میں سے (جز i- کے 12 قسم کے حروف تہجی میں ' صرف 5 قسم کے اعداد استعمال ہوئے ہیں یعنی 2'5'1'3'6=5

اور جز ii- کے 8 قسم کے حروف تہجی میں بھی ' صرف 5 ہی قسم کے اعداد استعمال ہوتے ہیں 'یعنی =4'3'16'2'1=5

جو کہ برابر ہیں- نیز ان اعداد کی میزانیں ' بالترتیب i کی =96 اور جز ii کی =26 میں 10 کا فرق ہے۔

نیز جز i کے 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں حروف حلقی =4 (أ ح ع غ) اور باقی حروف غیر حلقی =8 میں 1:2 کا تناسب 'اور جز ii کے 8 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں حرف حلقی =1 (ہ) اور باقی حروف غیر حلقی =7 میں 1:7 کا تناسب ہے۔

....

الفاتحہ کے حروف کی مزید تفصیل اور ان کا متوازن شماریاتی پس منظر

سورت فاتحہ کے

		أ	ل	ح	م	د	ہ	ر	ب	ا	خ	ي	ن	ک	و	س	ت	ص	ط	ق	ذ	ع	ض
کلیدی حروفِ تہجی =22	=	أ	ل	ح	م	د	ہ	ر	ب	ا	خ	ي	ن	ک	و	س	ت	ص	ط	ق	ذ	ع	ض
کل حروف =122	=	5	18	3	12	4	4	6	3	16	6	13	10	3	4	2	3	2	2	1	1	2	2
مفتوح حروف =38	=	2	5	1	2	-	-	5	-	-	3	3	6	2	2	-	3	-	2	-	-	1	1
غیر مفتوح حروف =84	=	3	13	2	10	4	4	1	3	16	3	10	4	1	2	2	-	2	-	1	1	1	1

اعداد قرآن کا ہر انتہائی دقیق و عمیق پس منظر بھی بے مثال حسنِ توازن کے اوصاف پر استوار ہے ' مثلاً مفصلہ بالا کوائف کی رو سے : الفاتحہ کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد =22 'اور کل حروف کی میزان =122 -- میں 100 کا فرق ہے (اعداد قرآن کا ایک منفرد انداز)

نیز الفاتحہ کے مفتوح حروف =38 'اور غیر مفتوح حروف =84 کے حاصل جمع =122 کے اعداد کی میزان =5 (2+2+1)

اور الفاتحہ کے مفتوح حروف =38 اور غیر مفتوح حروف =84 کے حاصل تفریق =46 کے اعداد کی میزان =10 (6+4) میں 1:2 کا عددی ربط ہے۔

....

(اس سورت کی حرکتِ اول زَبر، یعنی فتحہ کی مناسبت سے)

i۔ سُورت فاتحہ کے خالصتاً مفتوح حروف تہجی کی تعدادِ اقسام =2 (تِ ط) بالترتیب 3+2 اور ان 2 خالصتاً مفتوح حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان =5 ـــ سورت فاتحہ کے خالصتاً مفتوح آنیوالے یہ دونوں حروف تہجی ت اور ط صوتی اعتبار سے ہم آہنگ ہونے کے علاوہ، سورت فاتحہ کے جن کلمات میں آئے ہیں وہ کلمات معنوی طور پر اللہ تبارک و تعالےٰ کی مدد، ہدایت اور انعام کے آئینہ دار ہیں۔ مثلاً حرف ت اس سورت کے 3 کلمات نَسْتَعِيْنُ (مدد چاہتے ہیں)، اَلْمُسْتَقِيْمَ (سیدھا)، اَنْعَمْتَ (تونے انعام کیا) میں آیا ہے، جن میں رَبّ کائنات سے مدد مانگنے، سیدھی راہ، انعام یافتہ لوگوں کی راہ، پر چلانے کی دعا و درخواست ہے، جب کہ دُوسرا خالصتاً مفتوح حرفِ تہجی ط اس سورت کے کلمات اَلصِّرَاطَ (راستہ) اور صِرَاطَ میں آتا ہے، جو کہ صراطِ مستقیم کی طرف اشارہ ہے۔

(iii) سورۃ فاتحہ کے مفتوح بھی، اور غیر مفتوح بھی، یعنی دوہری حیثیت سے آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =12

اور مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے الفاتحہ کے ان 12 حروف تہجی کی سورت فاتحہ میں میزان =84 میں 7:1 کی نسبت ہے۔

أ ل ح م ر ع ي ن ک د غ ض = 12

5 18 3 12 6 6 13 10 3 4 2 2 = 84 میں 7:1 کی نسبت ہے۔

ان دوہرے اعراب والے 12 حروف تہجی کی سورۃ فاتحہ میں بطور مفتوح حروف میزان =33 2 5 1 2 5 3 3 6 2 2 1 1

اور بطور غیر مفتوح حروف میزان =51 ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ 3 13 2 10 1 3 10 4 1 2 1 1

اس طرح =33 میں شامل ہر دو ہندسوں (3+3) کی میزان =6، اور 51 میں شامل ہر دو ہندسوں (1+5) کی میزان بھی =6 برابر ہے۔

....

(a) سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے ان 12 قسم کے حروف تہجی میں منقوط (نقطے والے) حروف تہجی =4 ي ن غ ض، اور غیر منقوط حروف تہجی =8 (باقی حروف تہجی) میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

(b) نیز ان 12 قسم کے حروف تہجی میں = حروف حلقی =4 (أ ح ع غ) اور باقی حروف غیر حلقی =8 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

(c) سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے، ان 12 قسم کے حروف تہجی کے :-

(b) سورت فاتحہ میں بطور مفتوح اعداد و شمار میں، واحد حروف تہجی =3 (ح غ ض) اور باقی مکراتی حروف تہجی =9 میں 3:1 کا تناسب ہے۔

....

(f) نیز ان 12 قسم کے حروف تہجی کے، تمام سورت فاتحہ میں بطور غیر مفتوح اعداد و شمار میں = واحد حروف تہجی =4 (ر ک غ ض) اور باقی مکراتی حروف تہجی = 8 میں 1:2 کا تناسب ہے ـــ نیز مذکورہ صدر تفصیل کے مطابق سورت فاتحہ میں : خالصتا مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =2 ـــ اور خالصتا غیر مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =8 ـــ اور مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی ہر دو حیثیت سے آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =12 یہ تمام اعداد باہم ہم نسبت ہیں۔

....

نیز سورت فاتحہ میں خالصتا مفتوح آنیوالے مذکورہ 8 قسم کے حرُوف تہجی کی، تمام سورت میں میزان =33 ـــ اور سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی کی، تمام سورت میں بطور مفتوح میزان بھی =33) برابر ہے۔ (بحوالہ کوائف مفصلہ بالا)

ایک نئے تجزیاتی زاویئے کی رو سے

او پر شق نمبر iii کے تحت مذکورہ 'سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی کی:

(a) تعداد اقسام =12 میں شامل دونوں ہندسوں 2 اور 1 کو فرداً فرداً 'یعنی انفرادی حیثیت سے شمار کرنے سے 'ان کی میزان (2+1)=3

(b) ان کی کل میزان =84 میں شامل دونوں ہندسوں 4 اور 8 کی میزان =12

(c) اس میزان میں مفتوح حروف =33 میں شامل دونوں ہندسوں کی میزان =6

(d) اس میزان میں غیر مفتوح حروف =51 میں شامل دونوں ہندسوں 1 اور 5 کی میزان =6

اس طرح 3' 12' 6 اور 6 کا باہم تناسب و توازن کسی وضاحت کا محتاج نہیں ۔

....

حالانکہ عام معمول کے مطابق' سورت فاتحہ میں مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی (یعنی ہر دو حیثیت سے) آنیوالے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی کی 'اس سورت میں کل میزان 84 کو Tally کرنے کے لئے ان میں سے ایک جز (یعنی ان 12 قسم کے حروف تہجی کی بطور مفتوح حروف میزان) 33 کی بجائے '35 (2 زائد) 'اور دوسرے جز (یعنی ان 12 حروف تہجی کی بطور غیر مفتوح میزان) '51 کی بجائے 49 (یعنی 2 کم)' یا ان کی کوئی اور کولیشن بھی بن سکتی تھی 'لیکن اس طرح جز اول 35 میں شامل دونوں ہندسوں 5+3 کی انفرادی میزان =8' اور جز ثانی 49 میں شامل دونوں ہندسوں 9+4 کی انفرادی میزان =13 بنتی 'جن میں کوئی عددی توازن نہ ہوتا۔ یا مثلاً ان 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان 84 کی بجائے 86 ہوتی تو بھی اس میں شامل دونوں ہندسوں 6 اور 8 کی میزان =14 بنتی۔ اور اس کے (بطور مفتوح حروف بطور غیر مفتوح حروف) دو اجزا میں سے ایک جز مثلاً 33 اور دوسرا جز 53 ہوتا' جن میں شامل ہندسوں کی میزان بالترتیب 3+3 =6 اور 3+5=8 ہوتی' اس طرح بھی 86 میں شامل دونوں ہندسوں 6+8 کی مجموعی میزان =14' اور اس طرح 6' 8 اور 14 میں کوئی شماریاتی توازن ممکن نہ تھا' لیکن اعداد قرآن کا انداز اس صورتحال سے مختلف و منفرد ہے ۔

الفاتحہ کی پہلی آیت کے لفظ اول والے حروف 'اور حرکت اول والے حروف کی' تمام سورت فاتحہ میں یک گونہ عددی مماثلت

سورت فاتحہ کے تمام 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی (ہمزہ الف)

(ا، ل ح م د ، ر ب ا ع ی ے

i ۔ اس سورت کے لفظ اول الحمد کے 5 حروف تہجی (أ ل ح م د) ' **اور** 'سورت فاتحہ کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی' ii۔ اور اس سورت کی آیت اول کے حرکت اول زبر والے 'یعنی مفتوح حروف تہجی (أ ح ر ل ن)' **اور** 'اس سورت کے باقی 17 ہی قسم کے حروف تہجی کے اعداد کی باہم تجزیاتی مماثلت پر مشتمل حسب تحت تفصیلات پر غور کریں:۔

(i) سورۃ فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے 5 حروف (أ ل ح م د) کی تمام سورۃ فاتحہ میں میزان =42

= أ ل ح م د

= 4 12 3 18 5

(ii) اور (سورت فاتحہ کی حرکتِ اول زبر یعنی فتحہ کی مناسبت سے) آیت اول میں موجود 5 مفتوح حروف تہجی کی تمام سورۃ میں میزان بھی =42 برابر ہے

= أ ح ر ل ن

= 10 18 6 3 5

جیساکہ پہلے بھی متعدد بار یہ وضاحت کی جاچکی ہے کہ مفتوح حروف تہجی سے وہ تمام حروف مراد ہیں' جو یا تو سورت فاتحہ کی حرکتِ اول صرف فتحہ یعنی زَبر کے ساتھ ہی آتے ہیں' یا دیگر حرکات و اعراب کے ساتھ ساتھ (یعنی غیر مفتوح کے علاوہ) زَبر کے ساتھ بھی (یعنی مفتوح بھی) آتے ہیں' تاہم ایسے تجزیاتی عمل میں' جہاں مفتوح حروف' اور غیر مفتوح حروف کی جدا جدا تخصیص ضروری ہو' وہاں ایسے کثیر الاعراب حروف کے زَبر کے ساتھ' یعنی مفتوح آنے' یا دیگر اعراب کے ساتھ' یعنی غیر مفتوح آنے کو' علیحدہ علیحدہ حیثیت سے شمار کیا گیا ہے۔

(i) لفظ اول الحمد کے 5 کلیدی حروف تہجی (اَ ل ح م د) کے علاوہ' سورۃ فاتحہ کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی کی تمام سورۃ میں میزان = 80

=	ہ	ر	ب	ا	ع	ي	ن	و	ک	س	ت	ص	ط	ق	ز	غ	ض
=	4	6	3	16	6	13	10	4	3	2	3	2	2	1	1	2	2 = 80

(ii) اور آیت اول کے 5 مفتوح حروف تہجی (اَ ح ر ل ن) کے علاوہ' سورۃ فاتحہ کے باقی 17 قسم کے حروف تہجی کی تمام سورۃ میں میزان بھی = 80

=	م	د	ہ	ب	ا	ع	ي	و	ک	س	ت	ص	ط	ق	ز	غ	ض
=	12	4	4	3	16	6	13	4	3	2	3	2	2	1	1	2	2 = 80 برابر ہے۔

جز i۔ میں 8 منقوط حروف کی میزان = 35' اور باقی 9 غیر منقوط حروف کی میزان = 45

اور جز ii۔ میں 7 منقوط حروف کی میزان' 25 اور باقی 10 غیر منقوط حروف کی میزان = 55

اس طرح: اعداد 35' 45' 25 اور 55 یہ تمام ہندسہ 5 قبیل سے ہیں۔

(i) آیت اول کے 5 قسم کے مفتوح حروف تہجی (اَ ح ر ل ن) کی تمام سورۃ فاتحہ میں بطور مفتوح میزان = 19

=	ا	ح	ر	ل	ن
=	2	1	5	5	6 = 19

(ii) اور آیت اول کے ان 5 قسم کے مفتوح حروف تہجی کے علاوہ' سورۃ فاتحہ کے باقی 9 قسم کے حروف تہجی کی بطور مفتوح میزان بھی = 19 برابر ہے۔

=	ت	ض	ط	ع	غ	ک	م	د	ي
=	3	1	2	3	1	2	2	2	3 = 19

الفاتحہ کے لفظ اول الحمد کے 5 حروف تہجی (اَ ل ح م د) اور آیت اول کے مذکورہ 5 قسم کے مفتوح حروف تہجی (اَ ح ر ل ن) میں:

نیا باہم مشترک آنیوالے 3 حروف تہجی (اَ ح ل) کی تمام سورۃ فاتحہ میں بطور غیر مفتوح میزان = 18 (اُ ح ل) بالترتیب 3+2+13=18)

اور ان میں باہم مختلف یعنی غیر مشترک یا انکے انفرادی 4 حروف تہجی (م د + ر ن) کی تمام سورۃ میں بطور غیر مفتوح میزان = 19 (م د + ر ن) بالترتیب 10+4+1+4=19

میں برابر کی نسبت سے 1 کا فرق اور ان کے کلیدی حروف تہجی (بالترتیب 3 اور 4) میں بھی برابر کی نسبت سے کا فرق ہے۔

سورت فاتحہ کے لفظ اول الحمد کے حروف تہجی (اَ ل ح م د) اور اس سورت کی آیت اول میں حرکتِ اول والے یعنی مفتوح حروف تہجی (اَ ح ر ل ن) میں:-

باہم مختلف (یعنی ان کے انفرادی) 4 حروف تہجی کی تمام سورت فاتحہ میں میزان = 32 — (م د + ر ن) 32=10+6+4+12

جس میں لفظ اول الحمد والے 2 انفرادی حروف تہجی کی میزان = 16 — (م د) 16=4+12

اور آیت اول کے مفتوح حروف والے 2 ہی انفرادی حروف تہجی کی میزان بھی = 16 برابر ہے۔ — (ر ن) 16=10+6 برابر ہے۔

....

نیز لفظ اول الحمد والے مذکورہ انفرادی حروف تہجی = 2 (م د)' اور آیت اول کے مفتوح حروف والے مذکورہ انفرادی حروف تہجی بھی = 2 (ر ن) بھی

برابر ہیں۔

....

i۔ (سورت فاتحہ کے لفظِ اول الحمد کے 5 حروف تہجی' اور آیت اول کے مذکورہ بالا 5 مفتوح حروف تہجی' میں باہم مشترک آنیوالے 3 حروف کی' پہلی آیت میں 'بطور مفتوح میزان (اَ ح ل بالترتیب =3(1+1+1)

ii۔ اور لفظِ اول کے 5 حروف تہجی' اور آیت اول کے 5 مفتوح حروف تہجی میں' باہم مختلف' یعنی ان کے انفرادی (2+2=)4 حروف تہجی کی' آیت اول میں 'بطور مفتوح میزان بھی =3 برابر ہے۔

....

سورت فاتحہ کے 22 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں:۔

i۔ اس سورت کی حرکتِ اول فتحہ یعنی زَبر کی مناسبت سے' مفتوح کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام)=14۔۔ii اور اس سورت کے شروع میں آنیوالی تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہ کی حرکت اول کسرہ یعنی زیر کی مناسبت سے' مکسور حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی)=14 برابر ہے۔

....

جب کہ سورت فاتحہ کے باقی 'غیر مفتوح حروف تہجی =8' اور غیر مکسور حروف تہجی بھی =8' یہ بھی برابر ہیں۔

سورت فاتحہ کے 14 قسم کے غیر مکسور حروف تہجی کی کل میزان =78 ہے۔

i۔ جس میں مکسور حروف کی میزان =26

ii۔ اور غیر مکسور حروف کی میزان =52 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

ہم مضمون آیات کے گروپوں کا متوازن حرفی ربط

سُورت فاتحہ کی کل 7 آیات کو مضامین کے اعتبار سے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے' پہلی تین آیاتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے' آخری تین آیتوں میں انسان کی طرف سے دعا و درخواست کا مضمون ہے' جو رب العزت نے اپنی رحمت سے خود میں انسان کو سکھایا ہے' اور درمیانی آیت میں دونوں چیزیں میں مشترک ہیں' کچھ حمد و ثناء کا پہلو ہے اور کچھ دعا و درخواست کا چنانچہ سُورت فاتحہ کی آیاتِ مبارکہ کی ان تین مضامین میں تقسیم و تخصیص اور اس کے نتیجہ میں ہر مضمون کی متعلقہ آیات یا آیت کے حروف کے عددی حسنِ توازن کی تفصیل دیکھئے :۔

سورت فاتحہ کی آیاتِ مبارکہ کے مذکورہ 3 قسم کے مضامین کی متعلقہ آیات کے حروف کے اس جائزاتی نکتہ نگاہ کی رو سے منصۂ شہود پر آنے والے اعداد و شمار میں بھی حسبِ معمول اعدادِ قرآن کی مخصوص و ممتاز انفرادیت کار فرما نظر آتی ہے' بحیثیت مجموعی بھی' اور انفرادی سطح پر بھی مثلاً :۔

مذکورہ 3 مضامین میں منقسم اس سُورت کی آیاتِ مبارکہ میں' باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے 8 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی' ہر مضمون کی متعلقہ آیات میں جو تعداد ہے' اس تعداد کو ظاہر کرنے والے 24 اعداد' دراصل 6 قسم کے کلیدی اعداد پر مبنی ہیں' یعنی 1'2'4'3'10'6 (بالترتیب)' اور باقی 18 (یعنی 6 سے سہ چند) انہی 6 کلیدی اعداد کے تکرارات ہیں۔

اسی طرح: مفصل بالا تینوں مضامین سے متعلقہ آیات میں جو 14 قسم کے غیر مشترک حروف تہجی' (یعنی ہر مضمون کی متعلقہ آیات یا آیت کے انفرادی حروف تہجی) ہیں' ان کی متعلقہ آیات میں تعداد کو ظاہر کرنے والے' 21 اعداد' کلیدی طور پر 5 قسم کے اعداد پر مبنی ہیں' جو یہ ہیں' 9'3'6'1'2 (بالترتیب) اور باقی 16 اعداد' انہی 5 کلیدی اعداد کے تکرارات ہیں' (16 اور 5 میں 3=1 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔)

نیز 8 مشترک حروف تہجی' اور 14 غیر مشترک (انفرادی) حروف تہجی کی' متعلقہ آیات میں تعداد کے مظہر مذکورہ صدر 6 اور 5 (بالترتیب) حروف تہجی

میں 1 کا فرق ہے' نیز مؤخر عدد 5 ہے' جو کہ اعداد قرآن کا ایک مسلسل و منفرد انداز ہے۔

(i) سورت فاتحہ کی 3 مضامین میں منقسم آیات میں باہم مشترک' مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی کی متعلقہ آیات میں گنتی کے مظہر' مذکورہ 6 قسم کے اعداد میں سے' 4 مکرراتی اعداد (یعنی ایک سے زائد بار آنیوالے اعداد) ہیں' جن کے مزید مکررات کی تعداد=8

یعنی عدد 1 کے مزید 2 مکررات ۔ عدد 2 کے مزید 2 مکررات ۔ عدد 4 کے مزید 2 مکررات اور عدد 3 کے بھی مزید 2 مکررات' سبھی مکررات برابر'

(ii) اور مذکورہ 14 غیر مشترک (یعنی ہر مضمون کی متعلقہ آیات کے گروپوں میں انفرادی سطح پر آنیوالے) حروف تہجی کی گنتی کے مظہر' مذکورہ 5 قسم کے اعداد (جو کہ تمام تر مکرراتی ہیں) کے مزید مکررات کی تعداد=16

یعنی عدد 9 کا مزید 1 مکرر ۔ عدد 3 کے مزید 3 مکررات ۔ عدد 6 کا مزید ایک مکرر ۔ عدد 1 کے مزید 6 مکررات ۔ اور عدد 2 کے مزید 5 مکر

اس طرح متوازی اعداد' 8 اور 16 میں 2:1 کا عددی ربط ہے۔

....

نیز اُوپر جُز (i) یعنی 8 مشترک حروف تہجی کے مظہر مذکورہ 6 قسم کے اعداد میں سے 4 مکرراتی اعداد کے مذکورہ 8 مکررات (یعنی اصل سے دوچند) کی میزان =20 (1+2+4+3=10 اور 1 2 4 3 بھی =10 جنکی مجموعی میزان (10+10)=20)

(ii) اور جُز (ii) یعنی 14 غیر مشترک حروف تہجی کے مظہر مذکورہ 5 قسم کے مکرراتی اعداد کے مذکورہ 16 مکررات کی میزان =40 میں 2:1 کا توازن اعداد ہے۔

عدد 9 کا مزید ایک مکرر =9
عدد 3 کے مزید 3 مکررات =9
عدد 6 کا مزید 1 مکرر =6
عدد 1 کے مزید 6 مکررات =6
عدد 2 کے مزید 5 مکررات =10

جن کی محولہ بالا جز (ii) میں مذکورہ میزان (9+9+6+6+10=40)

نوٹ: یاد رہے کہ غیر مشترک حروف تہجی سے وہ تمام حروف مراد ہیں جو سورت فاتحہ کے مذکورہ تمام 3 مضامین میں منقسم آیات میں مشترک نہیں آتے۔

....

واضح رہے کہ یہ تجزیاتی پہلو بھی کوئی آسان نہیں ہے' بلکہ بڑا دقیق' گہرا اور کئی تہہ در تہہ تجزیاتی پرتوں کے پس منظر پر مبنی ہے' اور کسی ابنِ آدم کے لئے اپنی تخلیقی کاوش کے حروف میں ایسے عمیق اور کٹھن شماریاتی لوازمات کو عملاً ملحوظ رکھنا تو درکنار' کوئی شخص ایسی عظیم دانش' بصیرت اور فراست کا تصور بھی نہیں کرسکتا جو ایسی ہمہ صفت موصوف تخلیق کے لئے درکار ہیں' ایسی تخلیقی قدرتِ کاملہ صِرف خالقِ قرآن خدائے بزرگ و برتر سے خاص ہے۔

پہلے سورت فاتحہ میں شامل تین مضامین کی متعلقہ آیات کی علیحدہ علیحدہ تخصیص' ازاں بعد ہر مضمون کی متعلقہ آیات میں باہم مشترک اور باہم غیر مشترک (یعنی ان کے انفرادی) حروف تہجی کی جداگانہ تخصیص و تعین' اور اس کے بعد ہر مضمون کی متعلقہ آیات میں باہم مشترک اور باہم غیر مشترک (یعنی ان کے انفرادی) حروف تہجی کی گنتی' اور پھر اس گنتی کو ظاہر کرنے والے اعداد میں متوازن ربط کا جائزہ و موازنہ یہ تجزیاتی عمل کئی تجزیاتی مراحل کے پس منظر پر حاوی ہے۔

مزید بر آں: سورت فاتحہ کی 3 مضامین کی مظہر آیات مبارکہ میں سے' ہر مضمون کی آیات یا آیت کے گروپوں کے انفرادی (یعنی غیر مشترک) مذکورہ 14 حروف تہجی کی' تینوں مضامین کی متعلقہ آیاتِ مبارکہ میں انفرادی میزانوں کے مظہر مذکورہ 5 قسم کے اعداد' جو کہ تمام کے تمام بالمکررات ہیں (یعنی ایک

سے زائد حروف تہجی کی متعلقہ آیات میں میزانوں کو ظاہر کرتے ہیں)
ان 5 قسم کے تکراراتی اعداد کی بطور کلیدی اعداد میزان = 21 (2+1+6+3+9) -- اور ان 5 قسم کے تکراراتی اعداد کی ان کے 16 تکرارات سمیت میزان = 61 میں (40) کا فرق ہے۔ (اعداد قرآن کی اعجازی انفرادیت کا ایک انداز)
(عدد 9 کا مزید 1 تکرار = 9+9=18' عدد 3 کے مزید 3 تکرارات = 3+3+3+3=12' عدد 6 کا مزید 1 تکرار 6+6=12' عدد 1 کے مزید 6 تکرارات 1+1+1+1+1+1+1=7 اور عدد 2 کے مزید 5 تکرارات = 2+2+2+2+2+2=12) جن کی مجموعی میزان بحوالہ مندرجہ بالا 61 بنتی ہے۔

....

سورت فاتحہ کی ہر مضمون کی متعلقہ آیات کے مشترک اور غیر مشترک حروف کے مظہر اعداد کے اس مختصر اجتماعی جائزہ کے علاوہ ہر مضمون کی متعلقہ آیات کے گروپوں میں انفرادی و جداگانہ سطح کے جائزہ میں بھی ایسے متوازن عددی ربط کے کثیر شواہد ملتے ہیں' جنہیں طوالت کے امکان کے پیش نظر یہاں درج نہیں کیا گیا۔

توازن و تعادل کے بعض مزید مضمرات

i. سورت فاتحہ کی پہلی تین ہم مضمون آیات کے انفرادی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 6'
ii. اور اس سورت کی منفرد مضمون کی حامل درمیانی (چوتھی) آیت کے انفرادی حروف تہجی = 3'
iii. اور اس سورت کی آخری تین ہم مضمون آیات کے انفرادی حروف تہجی = 12'

اس طرح بالترتیب 6' 3 اور 12 کا عددی توازن بھی ظاہر ہے' ان میں بالترتیب 2:1، 1:2 اور 1:4 کی مناسبت بھی معلوم ہے اور یہ کہ یہ اعداد چھوٹے عدد 3 کے حاصل ضرب ہیں۔

....

(b) سورت فاتحہ کی مفصل بالا تین مضامین پر مشتمل آیات کے انفرادی حروف تہجی (6' 3 اور 12) دراصل کلیدی طور پر 14 قسم کے حروف تہجی پر مبنی ہیں یعنی = ل ح م ء ر ک س ت ص ط ق ذ غ ض = 14
مزید یہ کہ سورت فاتحہ کی تین مضامین پر مشتمل آیات مبارکہ کے انفرادی حروف تہجی' بالترتیب 6' 3 اور 12 کی میزان = 21 بنتی ہے' جو کہ مذکورہ 14 قسم کے کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہے اور باقی 7 (یعنی 21 نفی 14 = 7) ان 14 کلیدی حروف تہجی کے مکررات ہیں۔ اس طرح کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 14 اور ان کے مکررات کی تعداد = 7 سے دوچند اور ان میں 1:2 کا مل نسبت ہے۔

....

سورت فاتحہ کی تین مضامین و موضوعات پر مشتمل آیاتِ مبارکہ کے تین ہم مضمون حصوں میں منقسم آیات' اور ہر مضمون کی آیات کے انفرادی حروف تہجی (6' 3 اور 12) جو کہ دراصل 14 قسم کے حروف تہجی پر مبنی ہیں' جز i کی ہم مضمون آیات' (یعنی سورت کی اول 3 حمدیہ آیات کی 6 قسم کے (ل ح م ء ر ک)' جز (ii) کی منفرد مضمون کی حامل (چوتھی) آیت کے = 2 قسم کے (س ت) اور جز (iii) کی 3 ہم مضمون آیات (یعنی اس سورت کی آخری تین دعائیہ آیات) کے 6 قسم کے (ص ط ق ذ غ ض)' یعنی اس جز کے مجموعی 12 انفرادی حروف تہجی کے نصف انفرادی حروف تہجی ہیں۔
اس طرح 6' 2 اور 6 کا باہم عددی توازن و تعادل بھی معلوم ہے' یعنی 6 اور 2 میں 3=1 کی' پھر 2 اور 6 میں 1=3 کی اور پھر 6 اور 6 میں برابر کی نسبت ہے' 6 اور 6 چھوٹے عدد 2 کے حاصل ضرب بھی ہیں۔

(c) جس کی وضاحت یہ ہے کہ = سورت فاتحہ کی' مندرجہ بالا تینوں مضامین و موضوعات پر مشتمل آیاتِ مبارکہ کے انفرادی حروف تہجی (بالترتیب 6' 3'

در 12 (جو کہ مذکورہ دراصل 14 قسم کے حروف تہجی پر مبنی ہیں) سے وہ حروف تہجی مراد ہیں' جو یا تو صرف ایک ہی مضمون کی حامل آیات یا آیت میں' یا دو مضمون کی حامل آیات یا آیت میں آتے ہیں' لیکن مذکورہ تینوں مضامین کی حامل آیات میں مشترک نہیں آتے' (جیسا کہ تینوں مضامین کی حامل آیات میں مذکورہ سابقہ 8 قسم کے حروف تہجی مشترک آتے ہیں)

....

مزید یہ کہ مذکورہ 14 قسم کے انفرادی حروف تہجی میں سے :-

(a) سورت فاتحہ کی' مذکورہ تینوں مضامین میں منقسم آیات میں سے'

i- کسی ایک ہی مضمون والی آیات/یا آیت میں آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام=7=ح ص ط ق ذ غ ض

ii- اور کسی ایک مضمون کی متعلقہ آیات/یا آیت میں آنے کے علاوہ' کسی اور مضمون کی آیات/یا آیت میں بھی (یعنی بالمکررات) آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی=7=ک ھ ل ر م س ت برابر ہے۔

(b) i- صرف کسی ایک ہی مضمون والی آیات/یا آیت میں آنیوالے مذکورہ 7 حروف تہجی کی متعلقہ مضمون کی آیات/یا آیت میں کل میزان=13

ح ص ط ق ذ غ ض
13= 2 + 2 + 1+1 + 2+2+3

ii- اور کسی ایک مضمون کی متعلقہ آیات/یا آیت میں آنے کے بعد' کسی اور مضمون کی متعلقہ آیات/یا آیت میں بھی' (یعنی بالمکررات) آنیوالے مذکورہ 7 حروف تہجی کے صرف مکررات کی' دیگر کسی ایک مضمون والی آیات/یا آیت میں کل میزان =26= ک ھ ل ر م س ت

ک ھ ل ر م س ت
26=2+1+6+3+9+3+2

بالترتیب (2+3+9+3+6+1+2=26) جن میں 2:1 کی مماثلت ہے۔

---

i- سورت فاتحہ کی' مذکورہ تین مضامین میں منقسم آیات/یا آیت میں سے' ہر مضمون والی آیات/یا آیت میں یک بارگی' یعنی صرف ایک ہی بار' آنیوالے' حروف تہجی کی تعداد اقسام=7

ہ ک (i) + س ت (ii) + س ق ذ (iii) = 7

7 = جزء (i) کی آیات میں' ہ ک + جزء (ii) کی آیت میں' س ت + جزء (iii) کی آیات میں س ق ذ

(حرف س دو اجزا میں آتا ہے مگر صرف ایک ایک بار ہی آتا ہے)

اور اس لفظ س کی جز (ii) کی درمیانی آیت میں میزان=1

اور اس نفظ کی جز (iii) کی تینوں آیات میں میزان بھی=1 برابر ہے۔

ii- اور سورت فاتحہ کی' مذکورہ تین مضامین میں منقسم آیات/یا آیت میں سے ہر مضمون والی آیات/یا آیت میں ایک سے زائد بار' یعنی بالمکررات آنیوالے' حروف تہجی کی تعداد اقسام= 14 اس طرح یہاں 7 اور 14 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

جز (i) کی آیات میں' جز (ii) کی آیات میں' جز (iii) کی آیات میں:-

ل ح م ر + ک + ھ ل ص ر ط م ت غ ض = 14

حروف ل م ر ایک زائد مضامین کی آیات میں آتے ہیں' مگر ہر جگہ بالمکررات آتے ہیں' اور لطف کہ یہ الفاظ جن اجزا کی آیات میں بالمکررات آتے ہیں'

ان اجزا میں مساوی تعداد میں آتے ہیں۔

یعنی حرف ل' جز (i) کے مضمون والی آیات میں بھی = 9 ہے۔

اور جز (iii) کے مضمون والی آیات میں بھی = 9 یعنی برابر ہے۔

حرف م جزو (i) کے مضمون والی آیات میں بھی = 6

اور جزو (iii) کے مضمون والی آیات میں بھی = 6 برابر ہے۔

اور حرف ر' جز (i) کے مضمون والی آیات میں بھی = 3

اور جز (iii) کے مضمون والی آیات میں بھی = 3 بھی برابر ہے

---

i- نیز سورت فاتحہ کی' مذکورہ تین مضامین میں منقسم آیات / یا آیت میں سے' کسی دو مضامین کی متعلقہ آیات میں ایک سے زائد بار یعنی بالمکررات آنیوالے مذکورہ 3 حروف تہجی کی (ان دونوں مضامین کی متعلقہ آیات / یا آیت میں) کل میزان = 18 + 18 = 36

جز (i) کی آیات میں' جز (iii) کی آیات میں

ل م ر   ل ر م

36 = 18 = 6 3 9 + 18 = 3 6 9

ii- اور سورت فاتحہ کی' مذکورہ تین مضامین میں منقسم آیات / یا آیت میں سے صرف کسی ایک مضمون کی متعلقہ آیات / یا آیت میں' ایک سے زائد بار یعنی بالمکررات آنیوالے باقی 8 حروف تہجی کی' متعلقہ ہم مضمون آیات / یا آیت میں کل میزان بھی = 18

جز (i) کی آیات میں	جز (ii) والی آیت میں	جز (iii) کی متعلقہ آیات میں
ح	+ک	ھ ص ط ت غ ض
3	2	18 = 2 2 2 2 2 3

اس طرح اعداد 18' 18 اور 18 کی مساوی حیثیت اظہر من الشمس ہے۔

نیز ان 8 حروف تہجی کی متعلقہ مضمون والی آیات / یا آیت میں میزانیں صرف دو ہندسوں 3 اور 2 پر مشتمل ہیں' اور باقی انہی ہندسوں کے تکررات ہیں' مزید براں میزان = 3 کے حامل دو حروف ح اور ھ (بالترتیب 3 + 3) کی میزان = 6' اور باقی 6 (یعنی 2 سے 3 گنا) اعداد ک ص ط ت غ

ص (بالترتیب 2+2+2+2+2+2) کی میزان = 12 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

اعدادِ قرآن کے کیسے ہی پیچیدہ اور اتھاہ گہرے تجزیاتی پس منظر کی ٹوہ لگا کر دیکھ لیجئے۔ ہر گاہ اور بہر طور عظیم و بسیط حکمت' فراست اور ذہانت کا قادم بیکراں موجزن نظر آئے گا۔

تبارک اللہ احسن الخالقین ۔ کسی بشری کاوش کے حروف' الفاظ اور کلمات کی ترتیب و تعداد کی تعیّن و تحسین میں ایسی وسیع الاطراف اور ہمہ جہات باریک بینی اور دور اندیشی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

زیرِ نظر بیان کے زیرِ جائزہ حروف و اعداد کی نوعیت و کیفیت سمجھنے میں جہاں کہیں دقت یا ابہام پیش آئے' اس حوالہ کے شروع میں سورت فاتحہ کی تین مضامین میں منقسم آیات' یا ان کے حروف اور ان کی تعداد و تفصیل سے رجوع کر کے اطمینان کرسکتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر بھی اس کی تفصیل آچکی ہے کہ سورت فاتحہ کی تمام 7 آیات مبارکہ میں سے پہلی تین آیات میں اللہ جل شانہ کی صفت و ثناء ہے۔ اور اس کی آخری تین آیات میں دعائیہ کلمات ہیں' جب کہ اس سورت کی درمیانی (یعنی چوتھی) آیت مبارکہ (اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ) میں حمدیہ و دعائیہ دونوں مفاہیم آگئے ہیں۔

سورت فاتحہ کی مفصلہ بالا تین مضامین و موضوعات میں منقسم آیات میں باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے 8 قسم کے حروف تہجی میں:

أ د ب ا ع ي ن و)

ہر حصہ مضمون کی متعلقہ آیات / یا آیت میں یکبارگی یعنی واحد' یا ایک ہی بار آنیوالے 5 کلیدی حروف تہجی کی تعداد و تفصیل = 5

أ ب ع و د = 5
2 2 1 3 1

یہ 5 قسم کے مشترک حروف تہجی ہر مضمون کی متعلقہ آیات / یا آیت میں انفرادی طور پر واحد' مگر مجموعی طور مندرجہ بالا تعداد میں آتے ہیں۔

اور جز (ii) میں مذکور سورت فاتحہ کی مفصلہ بالا تین مضامین میں منقسم آیات مبارکہ میں باہم مشترک آنیوالے 8 حروف تہجی میں سے' ہر حصہ مضمون کی متعلقہ آیات / یا آیت میں بالمکررات (یعنی ایک سے زائد بار) آنے والے 7 کلیدی حروف تہجی کی تعداد و تفصیل = 7 = د ا ی ن أ ع و
1 3 3 3 2 2 1

ان 5 واحد اور 7 مکراراتی حروف تہجی میں:-

(i) باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 4 = أ ع و د

(ii) اور باہم مختلف (یعنی ان کے انفرادی یا غیر مشترک) حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 4 (ب ا ي ن) برابر ہے۔

نیزان واحد اور بالمکررات حروف میں باہم مشترک آنیوالے مذکورہ 4 حروف تہجی کی:-

أ ع د ز

واحد حروف تہجی میں کل میزان = 6   6=2+2+1+1

اور بالمکررات حروف تہجی میں کل میزان بھی = 6   6=2+2+1+1 برابر ہے۔

جن میں سے دو واحد حروف تہجی (د و) کی تعداد' تمام مضامین کی متعلقہ آیات کے تناظر میں یعنی مجموعی طور پر بالمکررات' یعنی دو دو کی تعداد میں بن جاتی ہے۔

اور جز (i) اور جز (ii) کے تمام حروف کی تعداد میں بھی حیرت انگیز اور کامل یکسانیت و مطابقت ہے۔

نیز اوپر کے اجزا (i) اور (ii) میں 'باہم مختلف (یعنی ان میں غیر مشترک یا ان کے انفرادی) مذکورہ 4 حروف تہجی کی:-

بطور واحد حروف کل میزان = 3 (ب)

اور بطور تکراراتی حروف کل میزان = 9 = (ا ی ن) بالترتیب (3+3+3)

میں 3:1 کا تناسب ہے۔ نیز ہر حرف میں عددی مماثلت ہے۔ ہر حرف تین تین کی تعداد میں آتا ہے۔

ا۔ مزید برآں اوپر مذکور واحد اور بالمکررات حروف تہجی میں باہم مشترک آنیوالے 4 قسم کے حروف تہجی کی (ان واحد اور بالمکررات حروف تہجی میں) میزان = 12 =

واحد حروف تہجی میں = 6 (اُ ع د د) بالترتیب (6=2+2+1+1)

بالمکررات حروف تہجی میں = 6 (اُ ع د د) بالترتیب (6=2+2+1+1)

اُ ع د د
6=2+2+1+1
6=2+2+1+1 (مساوی)

ii۔ اور واحد اور بالمکررات حروف تہجی میں باہم مختلف آنیوالے 4 حروف تہجی کی 'دونوں میں میزان بھی = 12 بھی مساوی ہے۔

جز (i) میں = 3 ' جز (ii) میں = 9 (ا ی ن) (3+3+3) اور مجموعی میزان (3+9) = 12

اس کے علاوہ:

جز (ii) کے 5 قسم کے واحد کلیدی حروف تہجی میں سے 3 کے مکررات کے میزان = 4 = (ب 2 د 1 د 1) بالترتیب (2+1+1=4)

(یہ صرف مکررات ہیں ان کی مجموعی تعداد یہ ہے = (ب 3 د 2 د 2) بالترتیب (3+2+2 = 7)

اور جز (ii) کے 7 قسم کے تکراراتی کلیدی حروف تہجی میں سے 5 کے مکررات کی میزان = 8 (ا 2 ی 2 ن 2 اُ 1 ع 1) بالترتیب (2+2+2+1+1 = 8)

(یہ صرف مکررات ہیں 'ان کی مجموعی تعداد یہ ہے = (ا 3 ی 3 ن 3 اُ 2 ع 2) بالترتیب (3+3+3+2+2 = 8)

اس طرح متوازی اعداد 4 اور 8 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

ایک اور تجزیاتی رخ

اب اس موضوع کے عمود کی طرف ایک بار پھر لوٹ آئیے!

اوپر کی سطور میں 'سورت فاتحہ کی تین مضامین میں منقسم آیات مبارکہ میں باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے مذکورہ 8 قسم کے حروف تہجی میں سے 'ہر حصہ مضمون کی متعلقہ آیات / یا آیت میں واحد (یعنی صرف ایک ہی بار) آنیوالے 5 قسم کے کلیدی حروف تہجی 'اور بالمکررات (یعنی ایک سے زائد بار) آنیوالے 7 قسم کے کلیدی حروف تہجی کو 'مذکورہ تینوں مضامین کی متعلقہ آیات میں علیحدہ علیحدہ بطور کلیدی حروف تہجی شمار کر کے' جائزہ لیا گیا جس کے نتیجہ میں بہرطور ربط اعداد اور حسن توازن کا لامتناہی نظام کار فرما پایا گیا۔

(A) جیسا کہ اوپر کی تفصیل سے بھی ظاہر ہے کہ 'سورت فاتحہ کی تین مضامین و مفاہیم میں منقسم آیات میں باہم مشترک آنے والے 8 قسم کے حروف تہجی میں سے تینوں مضامین کی متعلقہ آیات میں انفرادی سطح پر واحد یا بالمکررات آنیوالے حروف تہجی میں:-

1- باہم مشترک آنیوالے 4 حروف تہجی کی بطور واحد آنیوالے حروف تہجی میں میزان=6=(اُ ب ي د) بالترتیب (6 = 2+2+1+1)

اور بطور مکررات حروف تہجی میں میزان بھی=6 (اُ ب ي د) بالترتیب (6 = 2+2+1+1)

برابر ہے=ان میں سے 2 حروف تہجی ی د کی تعداد مجموعی سطح پر بالمکررات بن گئی ہے۔

(B) اب اسی تجزیاتی سطح پر ان مضامین کی متعلقہ آیات میں باہم غیر مشترک آنیوالے مذکورہ 12 قسم کے حروف تہجی کو دیکھئے:-

سورت فاتحہ کی تین مضامین میں منقسم آیات میں باہم غیر مشترک (یعنی ہر مضمون کی متعلقہ آیات / یا آیت میں انفرادی سطح کے) 12 قسم کے حروف تہجی میں سے 'تینوں مضامین کی متعلقہ آیات میں انفرادی طور پر واحد یا بالمکررات آنے والے حروف تہجی میں:-

باہم مشترک آنیوالے 3 قسم کے حروف تہجی کی' واحد حروف تہجی میں میزان=3 (ہ ک ت) بالترتیب (3 = 1+1+1)

اور بالمکررات حروف تہجی میں میزان بھی=3 (ہ ک ت) بالترتیب (3 = 1+1+1)

برابر ہے جن کی مجموعی میزان=6 (اوپر اپنے مساوی 12 حروف سے نصف ہے)

سورت فاتحہ کے 'معنوی اعتبار سے منقسم بالا تینوں گروہوں کی آیات مبارکہ میں:-

(i) باہم مشترک آنیوالے '(8 قسم کے) حروف تہجی کی' اس سورت میں کل میزان=61

= أ د ب ا ع ي ن و

61 = 4 10 13 6 16 3 4 5 =

(ii) اور باقی '(14 قسم کے) حروف تہجی کی' اس سورت میں کل میزان بھی=61 مساوی ہے۔

= ل ح م ہ ر ک س ت ص ط ق ذ غ ض

61 = 2 2 1 1 2 2 3 2 3 6 4 12 3 18 =

B-(i) کسی ایک ہی مضمون والی آیات یا آیت میں آنیوالے مذکورہ 7 حروف تہجی کی متعلقہ مضمون کی آیات یا آیت میں کل میزان=13

= ح ص ط ق ذ غ ض

13 = 2 2 1 1 2 2 3 =

(ii) اور کسی ایک مضمون کی متعلقہ آیات / یا آیت میں آنے کے بعد کسی ایک اور مضمون کی متعلقہ آیات / یا آیت میں بھی '(یعنی بالمکررات) آنیوالے مذکورہ 7 حروف تہجی کے صرف مکررات کی' دیگر کسی ایک مضمون والی آیات / یا آیت میں کل میزان=26 میں 2:1 کی مماثلت ہے۔

ک ہ ل ر م س ت

26= 2 1 6 3 9 3 2

جیسا کہ پہلے بھی وضاحت ہے کہ جزو(i) سے مراد سورت فاتحہ کی حمدیہ مفہوم کی ابتدائی 3 آیات مبارکہ -- جزو(ii) سے مراد کچھ حمدیہ اور کچھ دعائیہ مفہوم پر مشتمل اس سورت کی درمیانی (چوتھی) آیت -- اور جزو(iii) سے اس سورت کی آخری 3 دعائیہ آیات مبارکہ مراد ہیں، جن کی تخصیص و وضاحت اگلے صفحہ پر ہے۔

سورت فاتحہ کی آیات کی 3 مضامین میں بذریعہ انڈرلائن تخصیص

(i)اول 3 حمدیہ آیات(ii)درمیانی(چوتھی)حمدیہ و دعائیہ آیت(iii)آخری3دعائیہ آیات

سورت فاتحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝۶

کلامِ الٰہی کے اعجازی محاسن کا ہر پہلو غایت درجہ عظیم و بسیط ہے' مثلاً جب سورت فاتحہ کی 3 مضامین و موضوعات میں منقسم آیات مبارکہ میں باہم مشترک آنیوالے 8 حروف کا' ہر مضمون کی آیات /یا آیت میں انفرادی سطح پر جائزہ لیا گیا تو اس مرحلہ پر بھی بہ وجود اعداد قرآن کی اعجازی فوقیت کا اعزاز برقرار نظر آیا۔

مزید بر آں: (i) حمد و ثنائے باری تعالیٰ پر مشتمل' سورت فاتحہ کی ابتدائی تین آیات' (ii) حمد و دعا پر مشتمل چوتھی (درمیانی) آیت' (iii) اور دعا پر مشتمل آخری تینوں آیات کے حروف کی علیحدہ علیحدہ تفصیلات مرتب کی گئیں۔ تو نتیجۃً ان کے عمیق و دقیق مضمرات تک میں ہر امکانی تجزیاتی سطح کے متوازی و مقابل نوعیت کے حروف کی گنتی میں ایسے ہی عدیم المثال اور محیر العقول ربط و استحکام کے لامتناہی آثار فزوں تر اعجازی شان کے ساتھ ضوفشاں نظر آئے۔ یہ سورت فاتحہ کے حروف و اعداد کا محض سرسری جائزہ و مطالعہ ہے۔ ورنہ اس کی اعجازی وسعت و عظمت کی تفصیلات کا اندازہ گذشتہ باب میں اس سورت کی پہلی آیت کے حروف و اعداد' اور ان کے متعلقہ بعض دیگر حوالوں کے 60 صفحات کو محیط اعجازی تذکرہ' نیز آیت تسمیہ کے قریباً 42 صفحات پر مشتمل تفصیلی تذکرہ سے لگایا جا سکتا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

قرآنی سورتوں کے حروفِ اوّل

کلام الٰہی کی لامحدود اعجازی وسعت و عظمت کے دائرہ اطلاق میں اس کے الفاظ و حروف کی ہر ممکنہ خصوصیت و انفرادیت کی بنا پر شماریاتی تنظیمیں شامل ہے جس میں قرآنی اعراب کا پہلو بھی ہے۔ قرآنی سورتوں کی حرکتِ اول' (مثلاً افتتاحی و ابتدائی سورت الفاتحہ کے حرفِ اول 'آ' کی حرکتِ اول) زبر یا فتحہ ہے۔ چنانچہ اس نسبت کی بنا پر قرآنی سورتوں کے حروف اول میں 'زبر والے' یعنی مفتوح حروف اور باقی غیر مفتوح حروف کا شماریاتی موازنہ حسبِ ذیل ہے:-

قرآن کریم کی 114 سورتوں کے ابتدائی

		ا	ا	ی	ب	س	ک	ط	ق	ت	د	ص	ح	ع	ن	ل	ہ
حروف تہجی کی تعداد اقسام=16	=	ا	ا	ی	ب	س	ک	ط	ق	ت	د	ص	ح	ع	ن	ل	ہ
اور ان ابتدائی حروف کی کل میزان=114	=	28	13	14	1	7	1	4	8	4	17	1	7	2	1	4	2
اس میزان میں مفتوح حروف=51	=	14	-	1	1	5	-	-	2	4	17	-	-	2	-	3	2
اور غیر مفتوح حروف=63	=	14	13	13	-	2	1	4	6	-	-	1	7	-	1	1	-

قرآنی سورتوں کے آغاز میں صرف غیر مفتوح یا مفتوح و غیر مفتوح دونوں حیثیت والے 'باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 11 =
أ ا ی س ک ط ق ص ح ن ل
اور ان کی قرآنی سورتوں کے آغاز میں کل میزان = 88 (28 13 14 7 1 4 8 1 7 1 4 میں 8:1 کی نسبت ہے (یعنی 88=8x11)

قرآنی سورتوں کے آغاز میں صرف غیر مفتوح' یا غیر مفتوح اور مفتوح دونوں حیثیت والے' حروف تہجی کی تعداد اقسام =11 (أ ا ی س ک ط ق ص ح ن ل) ان کی قرآنی سورتوں کے آغاز میں کل میزان =88 (28 13 14 7 1 4 8 1 7 1 4)
جن میں 8:1 کا عددی تناسب ہے' اب ان کی بعض جزئیات و مضمرات کا کچھ مزید شماریاتی تذکرہ۔

....

قرآنی سورتوں کے مذکورہ 16 قسم کے حروف آغاز میں: شروع ہی سے' (یعنی مقدم طور پر) مفتوح آنیوالے حروف تہجی =8 (اُ ب ق ت د ع ل ھ)
اور باقی حروف تہجی بھی =8 (ا ی س ک ط ص ح ن) مساوی ہیں۔

....

(i) قرآنی سورتوں کے آغاز میں مقدم طور پر مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام =8= (مفصلہ بالا)
(ii) اور قرآنی سورتوں کے آغاز میں مؤخر طور پر مفتوح آنیوالے حروف تہجی کی اقسام =2 (ی س بہ تعداد 14+7) میں 4:1 کی نسبت ہے۔
7 14

....

یعنی قرآنی سورتوں کے اوائل میں اول الذکر 8 قسم کے حروف تہجی' آغاز میں ہی زبر سے شروع ہوتے ہیں' (یعنی مفتوح آتے ہیں) جب کہ مؤخر 2 حروف تہجی' اول بعض دیگر اعراب و حرکات کے ساتھ غیر مفتوح آنے کے بعد' پھر مفتوح بھی آتے ہیں۔

(iii) نیز قرآنی سورتوں کے آغاز میں صرف غیر مفتوح ہی آنیوالے 6 حروف تہجی' اور ان کی میزان = 27 (ا ک ط ص ح ن بالترتیب 13+1+4+1+7+1)
13 1 4 1 7 1

اور قرآنی سورتوں کے آغاز میں صرف مفتوح ہی آنیوالے 5 حروف تہجی کی میزان = 26 (ب ت د ع ھ بالترتیب 1+4+17+2+2) یعنی 1 کا فرق ہے۔ اور جز ثانی 5 ہے۔

2 2 17 4 1

....

i قرآنی سورتوں کے آغاز میں کسی نہ کسی طور مفتوح بھی آنیوالے حروف = 10 (أ ي ب س ق ت د ع ل ھ) (یعنی وہ حروف تہجی جو یا صرف مفتوح ہی یا غیر مفتوح کے علاوہ مفتوح بھی آتے ہیں)

ii اور قرآنی سورتوں کے آغاز میں کسی نہ کسی طور غیر مفتوح بھی آنیوالے حروف تہجی بھی = 10 (أ ا ي س ک ط ق ص ح ن) ہیں۔

....

i قرآنی سورتوں کے آغاز میں کسی نہ کسی طور مفتوح آنیوالے مذکورہ 10 حروف تہجی،

ii اور قرآنی سورتوں کے آغاز میں کسی نہ کسی طور غیر مفتوح آنیوالے مذکورہ 10 حروف تہجی میں:۔

i باہم مشترک حروف تہجی کی تعداد = 4 (أ ي س ق)

ii اور باہم غیر مشترک (یعنی انکے انفرادی) حروف تہجی کی تعداد = 12 میں 1:3 کا تناسب ہے۔ نیز مذکورہ 12 منفرد حروف تہجی میں:۔

(مفتوح حروف میں منفرد حروف = 6 ب ت د ع ل ھ اور غیر مفتوح حروف میں بھی منفرد حروف = 6 (ا ک ط ص ح ن (مساوی)

= أ ي س ق

(i) نیز مذکورہ 4 مشترک (یعنی مفتوح بھی اور غیر مفتوح بھی) حروف تہجی کی، قرآنی سورتوں کے آغاز میں کل میزان = 57 = 28 14 7 8

(ii) اور مذکورہ 12 غیر مشترک حروف تہجی کی کل میزان بھی = 57 برابر ہے۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

بطور مفتوح حروف میں:۔ ب ت د ع ل ھ

اور بطور غیر مفتوح حروف میں:۔ ا ک ط ص ح ن

1 4 17 2 4 2 = 30 + 13 1 4 1 7 1 = 27، اور ان کی مجموعی تعداد (30+27) = 57

....

قرآن کریم کی سورتوں کے آغاز میں آنیوالے مفصل بالا 16 قسم کے حروف تہجی میں سے ؛

i 14 قسم کے مقطعاتی مفردات سے شروع ہونے والی 29 سورتوں کے پہلے حروف تہجی = 8 ہیں (ا ي ک ط ق ص ح ن) (1) جو کہ زیر حوالہ 16 حروف تہجی کا نصف ہیں۔

ii اس طرح، باقی 47 قسم کے ذی مفہوم (غیر مقطعاتی) الفاظ سے شروع ہونے والی باقی 85 سورتوں کے پہلے حروف تہجی = 10 (أ ي ب س ق ت د ع ل ھ) (نمبر2)

اس طرح اول جز = 8 اور اسکا متوازی دوسرا جز = 10 ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک منفرد و مسلسل انداز اعجاز)

i قرآنی سورتوں کے مقطعاتی مفردات کے ابتدائی 8 حروف تہجی

ii اور قرآنی سورتوں کے ذی مفہوم الفاظ اول کے ابتدائی 10 حروف تہجی میں:

i باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی = 2 (ي ق) ii اور باہم غیر مشترک (یعنی دونوں گروپوں کے انفرادی) حروف تہجی = 14 (2 کے علاوہ

باقی حروف تہجی) میں 1:7 کا تناسب ہے۔

....

نیز قرآنی سورتوں کے ابتدائی 8 قسم کے مقطعاتی' اور 10 قسم کے ذی مفہوم الفاظ اول میں' باہم غیر مشترک مذکورہ 14 حروف تہجی میں' 8 ذی مفہوم (غیر مشترک) حروف تہجی کی' قرآن سورتوں کے آغاز میں میزان = 65 ہندسہ 5 کی قبیل سے ہے۔

....

(i) نیز مقطعاتی سیٹوں والے مذکورہ 2 مشترک حروف تہجی کی متعلقہ سیٹوں کے حروف اول کے طور پر میزان = 2 (ی اور ق' ایک ایک بار)

(ii) اور غیر مقطعاتی (ذی مفہوم) والے مذکورہ 2 مشترک حروف اول کی میزان = 20 میں 1:10 تناسب ہے' نیز ان اعداد میں بھی 5' 65' 20' اور 10' ہندسہ 5 اور 10 کی قبیل سے ہیں۔

....

قرآن کریم کی تمام 114 سورتوں کے ابتدائی الفاظ کی تعداد اقسام = 61

اور قرآن کریم کی تمام 114 سورتوں کے ابتدائی حروف کی تعداد اقسام = 16 دونوں میں شامل اعداد کی میزانیں = 7' 7 یعنی مساوی ہیں' نیز 61 اور 16 کا انفرادی طور پر حاصل تفریق 5' 5' اور اجتماعی طور پر 45 ہے' جن کا 5 یا 5 کی قبیل سے تعلق و تسلسل ہے۔

....

یا مظہر العجائب

☆ قرآن مجید میں دو آیات ایسی ہیں جن میں سب حروف تہجی (ا سے ی تک) جمع ہیں، پہلی سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۵۴ اور دوسری سورۃ فتح کی آیت نمبر ۲۹۔

☆ قرآن مجید میں صرف ایک جملہ ایسا ہے جس میں "بسم الله الرحمن الرحیم" کے انیس حروف میں سے کوئی ایک بھی حروف نہیں آتا اور وہ ہے۔"قد صغت" (سورۃ تحریم آیت نمبر ۴)

☆ قرآن مجید کی ایک سورۃ کی ایک آیت میں ایک ہی جگہ چار میم (تشدید سمیت چھ) اکٹھی آئی ہیں جو کسی دوسری جگہ نہیں آئیں۔(سورۃ ہود آیت نمبر ۴۸)۔"امم ممن"۔

☆ قرآن مجید کی سورۃ ہود کی آیت نمبر ۴۸ میں میم کا حرف ۱۶ مرتبہ آیا ہے جو قرآن مجید کی دوسری آیت میں اتنی مرتبہ نہیں آیا۔

☆ قرآن کی سورۃ طور میں" ام " کا لفظ ۱۲ بار آیا ہے جو کسی سورۃ میں اتنی بار نہیں آیا قرآن مجید میں دو جملے ایسے ہیں جنہیں سیدھا پڑھا جائے یا الٹا پڑھا جائے تو ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔" **ربک فکبر** "(سورۃ مدثر آیت نمبر ۳) اور" **کل فی فلک** "(سورۃ یٰسین آیت نمبر ۴۰)

☆ قرآن مجید میں" یائی معروف" بہت جگہ ہے" **یائی مجھول** "صرف ایک جگہ سورۃ ہود کی آیت نمبر ۴۱ میں ہے۔

☆ قرآن مجید میں حضرت مریمؑ کے علاوہ کسی عورت کا نام نہیں آیا۔حضرت مریم کا نام چونتیس مرتبہ آیا ہے۔صحابہ کرامؓ میں صرف حضرت زیدؓ کا نام نامی قرآن مجید میں آیا ہے۔

(1) قُرآنی سورتوں کے الفاظِ اول

گذشتہ باب میں قرآنی سورتوں کے حروف اول کے حسن ترتیب و تعادل کا مختصر تذکرہ تھا' اور آئندہ بیان میں ان سورتوں کے الفاظ اول کا جائزہ ہے۔ کلام الٰہی بمہ وجوہ معجزہ ہے۔ اسکے ہمہ جہات حسن و کمال اور امتیاز و اختصاص کی کوئی حد و نہایت نہیں۔ اس کے ہر حرف کا' دوسرے حرف سے' ہر لفظ کا دوسرے لفظ سے' ہر جملہ کا دوسرے جملہ' ہر آیت کا دوسری آیت سے' اور ہر سورت کا دوسری سورت سے' جس بلند و بسیط سطح پر جلی و خفی اور مبسوط و مستحکم ربط و تعلق ہے' اسکی وسعت و عظمت کا اندازہ لگانا' انسانی عقل و فکر کی حدود اور اسکے متعین کردہ خطوط سے کہیں ماورا ہے۔

کلامِ مجید کی تمام 114 سورتوں کے الفاظ اول (انکی ظاہری ترتیب کے اعتبار سے) 61 قسم کے ہیں جن میں سے حروف مقطعات سے شروع ہونے والی 29 سورتوں کے 14 قسم کے ابتدائی مقطعاتی مفردات (الٓمٓ و دیگر) کو بھی قرآنی سورتوں کے الفاظ اول کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔ قرآن حکیم کی 114 سورتوں کے اوائل میں' مذکورہ 61 قسم کے الفاظ اول اپنے مزید 53 مکررات سمیت' تمام 114 سورتوں کی ابتدا میں آتے ہیں۔

علاوہ ازیں= قرآن حکیم کی 114 سورتوں کے ذی مفہوم الفاظ اول 59 قسم کے ہیں' ان میں 29 سورتوں کے ابتدا میں آنیوالے 14 قسم کے مقطعاتی الفاظ یا مفردات (الم و دیگر) کو الفاظ اول میں شمار نہیں کیا گیا ہے بلکہ قرآنی سورتوں کے ان ابتدائی مقطعاتی مفردات کے بعد شروع ہونیوالے ذی مفہوم الفاظ اول کو شمار کیا گیا ہے جیسا کہ مقطعاتی مفردات کے بغیر 85 سورتوں کے اول ذی مفہوم الفاظ ہیں قرآنی سورتوں کے یہ 59 قسم کے ذی مفہوم الفاظ اول' اپنے مزید 55 مکررات سمیت تمام 114 سورتوں کے آغاز میں آتے ہیں جنکے حروف اول 15 قسم کے ہیں۔

قرآنی سورتوں کے ظاہری ترتیب کے اعتبار سے 61 قسم کے الفاظ اول (جن میں ان سورتوں کے 14 قسم کے مقطعاتی مفردات کو بھی بطور الفاظ اول شمار کیا گیا ہے) اور ان کے 16 قسم کے حروف اول' نیز قرآنی سورتوں کے 59 قسم کے ذی مفہوم الفاظ اول' اور ان کے 15 قسم کے حروف اول کی بھی شماریاتی تفصیلات مرتب کی گئیں تو ان کے ہر سطح اور ہر حیثیت کے تجزیاتی عمل میں بھی کوئی ایک جز 5 یا 10 یا انکے قبیل کے اعداد (مثلاً 15 ' 20 ' 25 ' 30 وغیرہ ذٰلک) کی صورت میں خصوصاً اور دیگر اعداد کے متوازن ربط کے ذریعے عموماً ان میں عددی توازن کا اہتمام بصد حسن و جمال اور بدرجۂ اتم و کمال نظر آیا۔ جنکے مسودات کی شمولیت' کتاب ھذا کے دامنِ ضخامت سے متجاوز ہے۔

i. قرآنی سُورتوں کے (ظاہری ترتیب کے لحاظ سے) الفاظ اول کی اقسام: 61' میں شامل اعداد کی میزان (1+6)=7

ii. اور قرآنی سورتوں کے ذی مفہوم الفاظ اول کی اقسام=59' میں شامل اعداد کی میزان (9 + 5)=14 میں 2:1 کا عددی تناسب ہے۔

(جب کہ بلحاظِ ترتیبِ ظاہر' قرآنی سورتوں کے مذکورہ 61 قسم کے الفاظ اول اور انکے 16 قسم کے حروف اول میں شامل اعداد کی میزانیں 7 ' 7 یعنی مساوی ہیں۔)

حروفِ مقطعات

کی ترتیبِ عمیق کے نادر الوجود عجائبات

قرآن مجید کی سورتوں کے الفاظِ اول دو قسم کے ہیں' جنکی تفصیل حسب ذیل ہے:

(i) مقطعاتی مفردات= یہ الٓمٓ و دیگر' کُل 14 ہیں' جو اپنے مزید 15 مکررات سمیت قرآن کریم کی 29 سورتوں کے آغاز میں آتے ہیں۔

(ii) اور باقی غیر مقطعاتی یا ذی مفہوم الفاظِ اول = جیسے سورت فاتحہ کا لفظِ اول اَلْحَمْدُ ' اور قرآنی سورتوں کے باقی ذی مفہوم الفاظ اول ' جو 47 ہیں ' اور اپنے مزید 38 تکررات سمیت کل 85 سورتوں کے الفاظ اول کے طور پر آتے ہیں۔

اس باب میں اول الذکر 14 قسم کے مقطعاتی مفردات کی ترتیب و تعداد کا بیان ہے ' جن کے شماریات میں بھی ' دیگر اعدادِ قرآن کی مانند ' ایسی عظیم ذہانت و ذطانت ' اور ایسی بے مثال بصیرت و فراست کار فرما ہے ' جو صرف خالقِ کائنات عزوجل کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے خاص ہے۔

اولاً حروفِ مقطعات کی متعلقہ 29 قرآنی سورتوں کے اوائل میں ترتیب کی تفصیل ' اور بعدہٗ ' اس ترتیبِ عمیق میں مضمر کثیر تفسیمی و تجزیاتی پہلو سے حسنی توازن و توافق کے عظیم رشتوں کی نشاندہی ہے۔

قرآن حکیم کی حروف مقطعات سے شروع ہونے والی ۲۹ سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات کی تفصیل

نمبر شمار	نام سورت	سورت کے ابتدائی حروف مقطعات	سورت نمبر شمار
۱	البقرہ	الٓمّٓ ۵	۲
۲	آل عمران	الٓمّٓ	۳
۳	الاعراف	الٓمّٓصٓ ۵	۷
۴	یونس	الٓرٰ ۵	۱۰
۵	ھود	الٓرٰ	۱۱
۶	یوسف	الٓرٰ	۱۲
۷	الرعد	الٓمّٓرٰ ۵	۱۳
۸	ابراھیم	الٓرٰ	۱۴
۹	الحجر	الٓرٰ	۱۵
۱۰	مریم	کٓھٰیٰعٓصٓ ۵	۱۹
۱۱	طٰہٰ	طٰہٰ ۵	۲۰
۱۲	الشعراء	طٰسٓمّٓ ۵	۲۶
۱۳	النمل	طٰسٓ ۵	۲۷
۱۴	القصص	طٰسٓمّٓ	۲۸
۱۵	العنکبوت	الٓمّٓ	۲۹
۱۶	الروم	الٓمّٓ	۳۰
۱۷	لقمٰن	الٓمّٓ	۳۱
۱۸	السجدہ	الٓمّٓ	۳۲
۱۹	یٰسٓ	یٰسٓ ۵	۳۶
۲۰	صٓ	صٓ ۵	۳۸
۲۱	المؤمن	حٰمٓ ۵	۴۰
۲۲	حٰمٓ السجدہ	حٰمٓ	۴۱
۲۳	الشوریٰ	حٰمٓ عٓسٓقٓ ۵	۴۲
۲۴	الزخرف	حٰمٓ	۴۳
۲۵	الدخان	حٰمٓ	۴۴
۲۶	الجاثیہ	حٰمٓ	۴۵
۲۷	الاحقاف	حٰمٓ	۴۶
۲۸	قٓ	قٓ ۵	۵۰
۲۹	القلم	نٓ ۵	۶۸

جیسا کہ اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ حروفِ مقطعات سے شروع ہونے والی قرآن کریم کی سورتوں کی تعداد 29 ہے ' جن کے شروع میں جو 29 مقطعاتی مفردات (الٓمّٓ و دیگر) ' آتے ہیں ' وہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے 14 قسم کے ہیں ' یعنی:-

(1) الٓمّٓ 6 سورتیں
(2) الٓمّٓصٓ 1 سورت
(3) الٓرٰ 5 سورتیں
(4) الٓمّٓرٰ 1 سورت
(5) کٓھٰیٰعٓصٓ 1 سورت
(6) طٰہٰ 1 سورت
(7) طٰسٓمّٓ 2 سورتیں
(8) طٰسٓ 1 سورت
(9) یٰسٓ 1 سورت
(10) صٓ 1 سورت
(11) حٰمٓ 6 سورتیں
(12) حٰمٓ عٓسٓقٓ 1 سورت
(13) قٓ 1 سورت
(14) نٓ 1 سورت

اور 29 سورتوں کے ان 14 قسم کے ابتدائی مقطعاتی مفردات یا سیٹوں میں شامل حروف تہجی بھی 14 ہی قسم کے ہیں = یعنی

ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن = 14

اور حروف مقطعات سے شروع ہونیوالے 29 سورتوں کے مذکورہ 14 قسم کے ابتدائی حروف مقطعات کی کل میزان = 78 ہے۔

ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن = 14

78 = 1 2 7 5 4 2 2 2 1 6 3 17 13 13

جس میں اول مقطعاتی حرف ا (الف) کی میزان = 13 ' اور باقی حروف کی میزان = 65 میں 1:5 کا تناسب ہے۔

....

نیز قرآنی سورتوں کے آغاز میں آنیوالے مقطعاتی مفردات = 14 (مفصلہ بالا)

اور ان 14 مقطعاتی مفردات میں شامل حروف تہجی کی اقسام بھی = 14 (مفصلہ بالا)

جن میں اولین مقطعاتی سیٹ الٓمّٓ کے کسی حرف یا حروف کو شامل مقطعاتی سیٹوں کی تعداد = 7 =

الٓمّٓ - الٓمّٓصٓ - الٓرٰ - الٓمّٓرٰ - طٰسٓمّٓ - حٰمٓ - حٰمٓ عٓسٓقٓ

اور ان کے علاوہ باقی مقطعاتی سیٹوں کی تعداد بھی = 7، کٓھٰیٰعٓصٓ - طٰهٰ - طٰسٓ - یٰسٓ - صٓ - قٓ - نٓ

اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حروف والے ' اول الذکر 7 سیٹوں میں الم کے حروف کی میزان بھی = 14 (ا ل م بہ تعداد 4+4+6)

اور الم کے حروف کے علاوہ باقی حروف والے 7 مقطعاتی سیٹوں کے 9 حروف تہجی کی میزان بھی = 14 (حسب ذیل) جو کہ مساوی ہے۔

ک ہ ی ع ص ط س ق ن = 9

تعداد بہ ترتیب حروف: = 14 ؛ 1 + 2 + 1 + 2 + 2 + 2 + 1 + 1 = 14

(نیز اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 3 ' اور باقی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 9 (مفصلہ بالا) میں 1:3 کا تناسب ہے)

....

الم کے حروف والے مذکورہ 7 مقطعاتی سیٹوں میں سے مکررات والے ' یعنی ایک سے زائد سورتوں کے آغاز میں آنیوالے ' 4 مقطعاتی سیٹوں (الم - الر - طسم - حم) میں مستعمل حروف تہجی کی تعداد اقسام = 7 = ا ل م ر ط س ح

اور اولین مقطعاتی سیٹ الم کے اولین حرف ا (الف) والے 4 مقطعاتی سیٹوں (الم - المر - المص - الر) کے حروف کی میزان = 14 (ا ل م ر ص بالترتیب 4+4+3+2+1)

اولین مقطعاتی سیٹ الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل مذکورہ 7 مقطعاتی سیٹوں کے ' 10 قسم کے حروف تہجی میں سے ' 6 بالمکررات حروف تہجی کے صرف مکررات کی میزان = 14 = (3+3+5+1+1+1) ا ل م ر س ح

حروف مقطعات کے مذکورہ 4 مکرراتی سیٹوں میں ' اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حروف (ا ل م) کی میزان = 7 (ا ل م بالترتیب 2+2+3)

اور حروف مقطعات کے مذکورہ 10 واحد سیٹوں میں ' اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حروف (ا ل م) کی میزان بھی = 7 = 2+2+3

حروف مقطعات والے مذکورہ 14 سیٹوں میں متعلقہ قرآنی سورتوں کے ابتدا میں سب سے زیادہ مکررات والے سیٹ حم کی تعداد) = 7 (یعنی یہ مقطعاتی سیٹ حم 7 سورتوں کے آغاز میں آتا ہے۔ ---- 6 بار تنہا اور ایک بار حم ، عسق کے ساتھ۔

اور اس کثیر المکررات مقطعاتی سیٹ (حمٓ) کے تمام 7 مکررات حروف کی میزان = 14 (حمٓ = 7 بار ح)' (ح م = تعداد 7 + 7 = 14) یہ تمام کوائف عموماً 7 یا اسکے دوچند 14 کے حسنِ توازن پر استوار ہیں۔ نوٹ: حروف اور انکی گنتی کی تصدیق متعلقہ بیان میں درج قرآنی سورتوں کے ابتدائی الفاظ و حروف کی فہرست سے کی جاسکتی ہے۔ نیز براہ راست قرآن حکیم سے بھی۔

مقطعاتی مفردات (یا سیٹوں) کے حروف کے متوازن مقامات

ا	ل	م	ص	ر	ك	ه	ي	ع	ط	س	ح	ق	ن	=14
4	4	6	3	2	1	2	2	2	3	4	2	2	1	=38

ان 14 قسم کے مقطعاتی الفاظ (جو 14 ہی قسم کے کلیدی حروف تہجی پر مبنی ہیں) کے کل حروف کی میزان = 38 ہے۔ (مفصلہ بالا) ان میں:۔

(i) اول حروف یعنی مذکورہ 14 مقطعاتی الفاظ کے شروع میں آنیوالے حروف = 6 — ا ک ط ی ح ع = 6
اور ان 6 مقطعاتی حروف اول کی کلیدی مقطعاتی سیٹوں کے آغاز میں کل میزان = 12 (دوگنا) 121314 = 12

(ii) آخر حروف یعنی مذکورہ 14 مقطعاتی سیٹوں کے آخر میں آنیوالے حروف بھی) = 6 — م ص ر ہ س ق = 6
اور ان 6 مقطعاتی حروف آخر کی متعلقہ مقطعاتی سیٹوں کے آخر میں کل میزان = 12 (بھی دوگنا) 121224 = 12

(iii) متوسط حروف (یعنی مذکورہ 14 قسم کے مقطعاتی الفاظ کے درمیان میں آنیوالے حروف بھی = 6 (ل م ھ ی ع س = 6
اور ان 6 مقطعاتی حروف وسطی کی متعلقہ مقطعاتی سیٹوں کے وسط میں کل میزان = 11 — 211124 = 11 جو کہ 6 سے دوگنا میں 1 کا ناقص ہے۔ جس کی حسب حال توجیہ آگے آئیگی۔

(iv) منفرد یا سنگل حروف یعنی مذکورہ 14 مقطعاتی الفاظ میں سے صرف ایک ایک حرف پر مشتمل مقطعاتی سیٹوں کی تعداد = 3 — ص ق ن = 3
اور ان 3 یک حرفی مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی میزان بھی = 3 — 111 — مساوی ہے۔

قرآن حکیم کی 29 سورتوں کے شروع میں آنیوالے 14 قسم کے مقطعاتی الفاظ یا مفردات کے اول میں آنیوالے حروف' آخر میں آنیوالے حروف' متوسط یعنی مقطعاتی سیٹوں کے اندرون میں آنیوالے حروف اور سنگل یعنی یک حرفی مقطعاتی سیٹوں' کی مذکورہ بالا جز بندی کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے اعداد و شمار بھی قرآنی الفاظ و حروف کی اعجازی صداقت کا بین ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ یعنی مقطعاتی سیٹوں کے اول حروف بھی 6' اسکے آخر حروف بھی 6' اسکے متوسط حروف بھی 6 یعنی تمام باہم دگر برابر د مساوی ہیں' جب کہ یک حرفی مقطعاتی سیٹ (ص ق ن) = کل 3 حروف پر مشتمل ہیں جو کہ اوپر کے ہر گروپ کے کلیدی حروف تہجی (6 ' 6 ' 6) کے نصف ہیں۔

مزید براں 6 قسم کے متوسط حروف تہجی کے سوا (جنکی معقول توجیہہ کی نشاندہی بعد میں کی جائے گی)' مذکورہ تینوں گروپوں میں شامل کلیدی حروف تہجی کی میزانیں بھی متوازن و خوبصورت اعداد رکھتی ہیں۔ یعنی حروف اول میں آنیوالے 6 قسم کے حروف تہجی کی متعلقہ مقطعاتی سیٹوں کے ابتداء میں میزان = 12' یعنی اپنے اصل '6 کلیدی حروف تہجی سے دوچند ہیں' اسی طرح' مقطعاتی سیٹوں یا مفردات کے آخر میں آنیوالے 6 قسم کے حروف تہجی کی میزان بھی = 12' اپنے اصل 6 حروف تہجی سے دوچند ہے نیز حروف مقطعات کے وسط یعنی اندرون میں آنیوالے حروف تہجی بھی 6 ہی قسم کے ہیں' جنکی متعلقہ مقطعاتی سیٹوں کے اندرون میں میزان = 11 ہے' جو کہ اول و آخر حروف کی میزانوں (12 اور 12) سے بقدر 1 کے کم ہے۔ جس کی معقول و ناگزیر توجیہہ یہ ہے کہ اول میں آنے والے مذکورہ 6 قسم کے حروف تہجی کی میزان بھی = 12' آخر میں آنیوالے 6 ہی قسم کے حروف تہجی کی میزان بھی

=12' جبکہ ان 6 متوسط حروف کی میزان =11' اور سنگل یعنی یک حرفی مقطعاتی سیٹوں (ص ق ن) کی میزان =3' اور ان سب کی مجموعی میزان (12 + 12 + 11 + 3 =) 38 ہے جو کہ جملہ 14 قسم کے مقطعاتی الفاظ یا سیٹوں میں شامل حروف کی میزان (38) کو نتائج کی گئی ہے۔ لہٰذا 6 متوسط حروف اور انکی میزان =11 میں 1:2 کی نسبت سے 1 کا فرق ہی بہرحال حروف مقطعات والے مذکورہ 14 قسم کے الفاظ کے حروف کی کل میزان =38 سے مطابقت کی ناگزیر ضرورت ہے۔ اس قسم کی سوچ کہ فلاں جگہ فلاں لفظ کی تعداد فلاں کیوں ہے۔ فلاں کیوں نہیں ہے۔ محض کم فہمی ہے۔ کیونکہ اعدادِ قرآنی محض کسی ایک پہلو کے اعجازی معیار تک محدود نہیں بلکہ' جیساکہ آئندہ تفصیلات سے واضح ہوگا کہ انکے اعجازی پہلو ان گنت ہیں جن سے ہر سمت کے اعجازی لوازمات وابستہ ہیں۔

حروف مقطعات کی یہ درجہ بندی اور اس کے اعداد و شمار کی تعیین بھی خالقِ باری کی لازوال حکمت و بصیرت کی مظہر ہے۔ اور خالقِ قرآن کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ واسعہ کی بدولت دیگر ہمہ جہت اور ہمہ پہلو اعجازات کی طرح قرآنی الفاظ و حروف (نیز اسکے جملوں' آیات سورتوں اور انکے تمام مضامین و موضوعات اور انکی جزئیات و ضمنیات تک) کے اعداد و شمار میں بھی اعجازی نظام کے لامحدود امکانات کا معیار ملحوظ رکھا گیا ہے۔ یعنی قرآنی الفاظ و حروف کا انتخاب' اور ان کی ترتیب' اور انکی تعداد کا پس منظر و پیش منظر' حرفی اعجاز کی بیکراں وسعتوں اور لامحدود امکانی جہتوں کے ادراک اور ہمہ نوع اعجازی معیار کی تکمیل کے اہتمام کو بدرجۂ اتم و کمال محیط ہے' اور حروف و الفاظ قرآن کی ترتیب و تعداد کا ہر رخ ہر زاویہ ہر تجزیہ اور ہر موازنہ اعجازی حکمت و فراست کا مظہرِ اتم ہے۔

الٓمٓ	الٓمٓصٓ	الٓرٰ	الٓمٓرٰ	كٓهٰيٰعٓصٓ	طٰهٰ	طٰسٓمٓ	طٰسٓ	يٰسٓ	صٓ	حٰمٓ	حٰمٓ عٓسٓقٓ	قٓ	نٓ
6 سورتیں	1 سورت	5 سورتیں	1 سورت	1 سورت	1 سورت	2 سورتیں	1 سورت	1 سورت	1 سورت	6 سورتیں	1 سورت	1 سورت	1 سورت

ا ل م ص ر ک ہ ي ع ط س ح ق ن =14 کلیدی حروف تہجی

4 4 6 3 2 1 2 2 2 3 4 2 2 1 =38 ان 14 حروف تہجی کی مذکورہ 14 مقطعاتی سیٹوں میں تعداد

جیساکہ قرآن حکیم کے 14 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کی تفصیل سے ظاہر ہے کہ' ان سیٹوں میں سے:۔

i 4 مقطعاتی سیٹ مکراراتی' یعنی' ایک سے زائد سورت کے آغاز میں آنیوالے' ہیں الٓمٓ (6 سورتیں) - الٓرٰ (5 سورتیں) ۔ طٰسٓمٓ (2 سورتیں) - حٰمٓ (6 سورتیں)

ii جب کہ باقی 10 قسم کے سیٹ واحد' یعنی صرف ایک ایک سورت کے آغاز میں آنیوالے' ہیں= الٓمٓصٓ - الٓمٓرٰ - كٓهٰيٰعٓصٓ - طٰهٰ - طٰسٓ - يٰسٓ - صٓ - حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ - قٓ - نٓ =10

حروف مقطعات کے مکرراتی سیٹ =4 اور واحد سیٹ =10 میں موخر ہندسہ 10 ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک اعجازی انداز)

i۔ مذکورہ سیٹوں میں شامل کلیدی حروف تہجی کی تعداد =7 (یعنی 14 سے نصف) ہے۔

ا ل م ر ط س ح =7 حروف

2 2 3 1 1 1 1

ii۔ اور مذکورہ 10 مکرراتی سیٹوں میں شامل کلیدی حروف تہجی کی تعداد =14

ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن =14 حروف تہجی

اس طرح متوازی اعداد 7 اور 14 میں 1:2 کا تناسب ہے۔ ا ل م ص ر ک ہ ی ع ط س ح ق ن

27= 2 2 3 3 1 1 2 2 2 2 3 3 2 1

---

i۔ حروف مقطعات کے مذکورہ 4 مکرراتی سیٹوں میں' اولین سیٹ الم کے حروف (ا ل م) کی میزان بھی
=7(ا ل م بالترتیب 2+2+3)

ii۔ اور حروف مقطعات کے مذکورہ 10 واحد سیٹوں میں' اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حروف (ا ل م)
کی میزان بھی =7(ا ل م بالترتیب 2+2+3) برابر ہے۔

---

i۔ اسی طرح حروف مقطعات کے مذکورہ 4 مکرراتی سیٹوں میں' اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حروف کے علاوہ باقی حروف کی میزان
=4(ر ط س ح بالترتیب 1+1+1+1)

ii۔ اور حروفِ مقطعات کے مذکورہ 10 واحد سیٹوں میں' اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حروف کے علاوہ' باقی حروف کی میزان
=20(27-7=20) میں 1:5 کا تناسب ہے۔

حروف مقطعات کے 4 مکرراتی سیٹوں کے 7 قسم کے حروف تہجی میں سے 'واحد حروف تہجی کی تعداد =4(ر ط س ح بہ تعداد 1+1+1+1)
اور حروف مقطعات کے 10 واحد سیٹوں کے 14 حروف تہجی میں سے 'واحد حروف تہجی کی تعداد بھی =4(ر ک ح ن بالترتیب 1+1+1+1)
برابر ہے (اور ظاہر ہے ان واحد حروف تہجی کی میزانیں بھی 4 ' 4 برابر ہیں)

---

i اور مذکورہ 4 مکرراتی سیٹوں کے (7 قسم کے حروف تہجی میں سے) مکرراتی حروف تہجی کی تعداد =3(ا ل م بہ تعداد 2 2 3)

ii اور مذکورہ 10 واحد سیٹوں کے (14 قسم کے حروف تہجی میں سے) مکرراتی حروف تہجی کی تعداد =10(ا ل م ص ہ ی ع ط س ق بہ تعداد 2 2 3 3 2 2 2 2 3 2) اس طرح یہاں بھی مؤخر جز 10 ہے۔ (اعدادِ قرآن کا ایک منفرد و معجزانہ لمز) 'نیز ان دونوں گروپوں (i اور ii) کے حروف تہجی کی اعداد قرآن کے اسی منفرد انداز کے مطابق 'مقطعاتی سیٹوں میں کل میزان' (بالترتیب 7+23)=30 (10، 5 کی قبیل سے) ہے۔

نیز واحد آنیوالے مذکورہ 10 سیٹوں کے 14 حروف تہجی میں سے' بالمکررات آنیوالے مذکورہ 4 سیٹوں کے 7 حروف تہجی کے ساتھ مشترک آنیوالے حروف تہجی کی اقسام =7= ا ل م ر ط س ح

اور ان 7 قسم کے مشترک حروف تہجی کی ان 10 مقطعاتی سیٹوں میں کل میزان =14= (ا ل م ر ط س ح: 2 2 3 1 2 3 1)

میں 1:2 کا تناسب ہے۔

مذکورہ 14 مقطعاتی سیٹوں میں واحد (یعنی صرف ایک ایک بار آنے والے) کلیدی حروف تہجی = 2 (ک ن) (1+1)
اور ظاہر ہے انکی میزان بھی = 2
اور مذکورہ 14 مقطعاتی سیٹوں میں بالتکرارت (یعنی ایک سے زائد بار آنے والے) کلیدی حروف تہجی = 12 = ا ل م ص ر ھ ي ع ط س ح ق میں 1:6 کا عددی تناسب ہے.

نیز مذکورہ 12 بالتکرارت حروف تہجی اور ان کی 14 مقطعاتی سیٹوں میں کل میزان = 36 (ا ل م ص ر ھ ی ع ط س ح ق) (بالترتیب 4+4+6+3+2+2+2+2+3+4+2+2) ان (12 اور 36) میں 3:1 کا تناسب ہے۔

نیز مذکورہ 14 کلیدی حروف تہجی میں سے:-
3 منقوط (نقطے والے) حروف تہجی کی میزان = 5 (ي ق ن بالترتیب 2+2+1)
اور باقی 11 غیر منقوط حروف تہجی کی میزان = 33 (38-5=33) میں اول جز 5 ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک معجزانداز)
نیز 11 غیر منقوط حروف تہجی اور ان کی میزان = 33 میں 3:1 کی تناسب ہے۔

نیز مذکورہ 14 کلیدی حروف تہجی میں سے:-
(i) حروف حلقی (یا حروف اظہار) = 3 = ھ ع ح جو کہ تمام حروف حلقی (حروف اظہار) = 6 (أ ھ ع ح غ خ) کا نصف ہیں۔
اور ان 3 حروف حلقی (یا حروف اظہار) کی مقطعاتی سیٹوں میں کل میزان = 6 (ہر حروف بہ تعداد = 2) یہ میزان = 6 اپنے مذکورہ حروف حلقی = 3 سے دوچند ہے۔

(ii) اور 14 مقطعات والے باقی غیر حلقی (یا اخفے) حروف تہجی = 11 ان کی مقطعاتی سیٹوں میں میزان = 32 میں 3:1 کی نسبت سے 1 کا تفاوت ہے۔ (جو کہ مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی کل میزان = 38 کے تناظر میں ممکنہ جز بندی ہے)

قرآن حکیم کے 14 قسم کے حروف مقطعات کے سیٹوں میں مستعمل 14 ہی قسم کے کلیدی حروف تہجی کی ان 14 مقطعاتی سیٹوں میں تعداد کو ظاہر کرنے والے 14 اعداد کو بہ غائر نظر دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ 14 اعداد دراصل 5 قسم کے ہیں اور باقی 9 اعداد ان کے مکررات ہیں۔ مذکورہ 5 قسم کے اعداد یہ ہیں:- 4'6'3'2'1 جنکی حروف مقطعات میں گنتی کی تفصیل یہ ہے ہندسہ 4 بطور تعداد حروف تین بار ہندسہ 6 ایک بار ہندسہ 3 دو بار ہندسہ 2 چھ بار ہندسہ 1 دو بار آتا ہے۔
جیسا کہ نظر آتا ہے کہ ان 5 قسم کے اعداد میں سے 4 تکراراتی اعداد یعنی ایک سے زائد حروف تہجی کی تعداد کے مظہر اعداد ہیں
ان 4 تکراراتی اعداد کے مکررات کی میزان = (4+3+2+1=10) یعنی 5 سے دوچند ہے۔

اور ان 4 قسم کے تکراراتی اعداد میں سے ایک عدد (یعنی 2) مکررات در مکررات ہے۔ جس کے صرف مکررات کی تعداد 5 ہے یعنی عدد 2 کے مزید مکررات 5 ہیں
اور عدد 2 کے ان 5 مکررات کی میزان = 10 (2x5) یعنی 5 سے دوچند ہے۔

14=	ن	ق	ح	س	ط	ع	ي	ه	ك	ر	ص	م	ل	ا
38=	1	2	2	4	3	2	2	2	1	2	3	6	4	4

----

14 قسم کے مقطعاتی مفردات میں شامل 14 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی ان مقطعاتی سیٹوں میں تعداد کے مظہر مذکورہ 5 قسم کے اعداد میں سے:- 1 واحد عدد (6) ہے اور حرف م کی تعداد کے مظہر اس عدد کی مقطعاتی سیٹوں میں میزان بھی = 6

اور 4 مکرراتی اعداد (4 ، 3 ، 2 ، 1) کے مکررات کی کل میزان=18 ہے۔

جن میں 1:3 کا تناسب ہے۔

(4 + 3 + 2 + 2 + 2 + 2 + 2 + 1=18) جن کی تفصیل یہ ہے۔

4 کا 1 مکرر - 3 کا 1 مکرر - 2 کے 5 مکررات - نیز 1 کا ایک مقرر)

4 = 1×4 ، 3 = 1×3 ، 10 = 5×2 ، 1 = 1×1 ، میزان = 18

....

14 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے 14 ہی کلیدی حروف تہجی کی، ان مقطعاتی سیٹوں میں تعداد کے مظہر مذکورہ 5 قسم کے اعداد میں سے=
4 ، 3 ، 2 ، 1 (بالترتیب)

4 کا: 3 کا: 2 کے: 1 کا:

4 مکرراتی اعداد کے صرف مکررات کی تعداد=8=1 مکرر - 1 مکرر - 5 مکررات - 1 مکرر

اور ان 8 مکرراتی اعداد کی میزان=18(4 + 3 + 2 + 2 + 2 + 2 + 2 + 1)

اس طرح 4 اور 8 میں 1:2 کی نسبت، اور 8 اور 18 میں 10 کا فرق ہے۔ جو کہ مشاہدہ کے مطابق اعداد قرآن کا ایک مخصوص انداز ہے۔

....

اوپر کی سطور میں حروف مقطعات کے 14 قسم کے سیٹوں (یا مفردات) میں، اُنکے مشمولہ 14 ہی قسم کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد کے مظہر، 5 قسم کے اعداد کا جائزہ تھا۔ اور اب یہ 14 قسم کے مقطعاتی سیٹ اپنے 15 مکررات سمیت قرآن حکیم کی جن 29 سورتوں کے آغاز میں آتے ہیں، ان مقطعاتی سیٹوں کے مشمولہ 14 قسم کے حروف تہجی کی، ان 29 سورتوں کے آغاز میں تعداد کے، مظہر 9 قسم کے اعداد کا جائزہ ہے۔

حروف مقطعات کے 14 سیٹ: حروف مقطعات میں شامل کلیدی حروف تہجی=14

ا	ل	م	ص	ر	ک	ہ	ی	ع	ط	س	ح	ق	ن
13	13	17	3	6	1	2	2	2	4	5	7	2	1

اور ان 14 حروف تہجی کی 29 مقطعاتی سورتوں کے آغاز میں تعداد=78

14 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی، 29 مقطعاتی سورتوں کے ابتدا میں میزانوں کے مظہر اعداد کی اقسام =9 ہے یعنی

13	17	3	6	1	2	4	5	7
2 بار	1 بار	1 بار	1 بار	2 بار	4 بار	1 بار	1 بار	1 بار

(بالترتیب)

نیز ان 5 اعداد کے مکررات کی تعداد بھی=5 ہے=(یعنی=13 ، 1 ، 2 ، 2 ، 2)

اور ان 5 مکررات کی کل میزان=20 ہے=(13 + 1 + 2 + 2 + 2)، جن میں 1:4 کا تناسب ہے۔

....

14 قسم کے مقطعاتی حروف تہجی، حروف مقطعات سے آغاز پانیوالی جن سورتوں کے آغاز میں آتے ہیں، ان سورتوں کی تعداد=29

اور ان سورتوں کے ابتدا میں آنیوالے 14 قسم کے حروف تہجی کی میزانوں کے مظہر مذکورہ 9 قسم کے اعداد کی کل میزان=58

میں 1:2 کا عددی تناسب ہے (یعنی 29 ، 58 کا نصف ہے)

....

14 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی، 29 مقطعاتی سورتوں کے ابتدا میں، میزانوں کے مظہر اعداد کی اقسام=9 (مفصلہ بالا) میں سے۔

جن میں مکرراتی اعداد (یعنی ایک سے زیادہ حروف تہجی کے مظہر اعداد)=3(13، 1، 2)

اور ان میں واحد اعداد (یعنی صرف ایک ہی حرف تہجی سے متعلقہ اعداد)=6(17 ، 3 ، 6 ، 4 ، 5 ، 7)

(اس طرح 3 اور 6 میں) 1:2 کا عددی ربط ہے۔

....

واحد اعداد کی تعداد اقسام =6= 17 ' 3 ' 6 ' 4 ' 5 ' 7

اور ان 6 واحد اعداد کی میزان =42 (17 + 3 + 6 + 4 + 5 + 7)۔۔ میں 1:7 کا تناسب ہے۔

....

مذکورہ 3 مکراراتی اعداد کی میزان =16 (13 + 1 + 2=16)

اور ان میں سے 'مکررات در مکررات والے عدد (2) کے 2 مزید مکررات کی میزان) =4 میں 1:4 کا تناسب ہے۔

....

اس طرح =14 قسم کے مقطعاتی مفردات کے 14 ہی کلیدی حروف تہجی کی =14 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں تعداد کے مظہر اعداد =5' اور تمام 29 مقطعاتی سورتوں کے ابتدا میں ان 14 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد کے مظہر اعداد =9 کی مجموعی میزان (5 + 9) بھی =14 ہی بنتی ہے۔

الٓمٓ کے کسی حرف یا حروف والے مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کی قرآن حکیم کی متعلقہ 22 سورتوں کے ابتدا میں کل میزان =64

الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ طٰسٓمٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ

تعداد متعلقہ سورت =6+1+5+1+2+6+1=22 سورتیں) 6 سورتیں 1 سورت 5 سورتیں 1 سورت 2 سورتیں 6 سورتیں 1 سورت

الم المص الر المر طسم حم حم عسق

(میزان حروف =18 + 4 + 15 + 4 + 6 + 12 + 5=64 حروف)

(ii) اور مذکورہ باقی 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کی قرآن حکیم کی متعلقہ سورتوں کے ابتدا میں کل میزان =14 (محولہ بالا) اس طرح متوازی اعداد 64 اور 14 میں 50 کا فرق ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک انداز اعجاز)

....

(i) الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں 3 واحد سیٹوں یعنی کسی ایک سورت کے ابتدا میں آنے والے سیٹوں' (المص - المر - حم ○ عسق) میں مستعمل حروف تہجی کی اقسام =9 (ا ل م ص ر ح ع س ق)

(ii) اور باقی مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں سے تمام 7 واحد سیٹوں میں مستعمل حروف تہجی کی اقسام بھی) =9 (ک ھ ی ع ص ط س ق ن =9) برابر ہیں۔

....

اور الم کے کسی حرف یا حروف والے مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں سے 3 واحد مقطعاتی سیٹوں کے بنیادی حروف تہجی' کی میزان = 9

(المص - المر - حم عسق = ا ل م ص ر ح ع س ق = 9 حروف تہجی' بالترتیب 2+2+3+1+1+1+1+1+1= :9

(المص = ا ل م ص ' المر = ا ل م ر ' حم عسق = ح م ع س ق)' یہ 13 حروف' کلیدی طور پر مندرجہ بالا 9 ہیں' جن میں: اولین مقطعاتی سیٹ الم کے متعلقہ حروف تہجی کی تعداد =3 (ا ل م)

اور ان میں باقی حروف تہجی کی تعداد =6 (ص ر ح ع س ق)

میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

(i) الم کے کسی حروف یا حروف والے مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں سے 3 واحد سیٹوں (المص - المر - حم عسق) میں الم کے متعلقہ حروف کی میزان =7 (ا ل م)

2 2 3

(7=3+2+2)

(ii) اور الم کے کسی حرف کے بغیر مذکورہ باقی 7 قسم کے تمام واحد سیٹوں کے حروف کی میزان =14 (ک ہ ی ع ص ط س ق ن)
(1+2+2+1+2+2+2+1+1=14) میں 1:2 کی نسبت ہے۔

(i) الم کے کسی حرف یا حروف والے مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں سے 3 واحد سیٹوں میں 'الم کے متعلقہ حروف کی میزان =7 (ا ل م بالترتیب 2+2+3=7)

(اور ان میں باقی حروف کی میزان =6 ص ر ح ع س ق' ہر حرف ایک ایک بار جن میں 1 کا فرق ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک منفرد انداز' جسکی توجیہہ اس کتاب کے ابتدا میں "اعدادِ قرآن کے اعجازی انداز" کے تحت دیکھی جاسکتی ہے۔)

....

(i) الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں سے 3 واحد سیٹوں (یعنی متعلقہ سورتوں کے ابتدا میں صرف ایک ایک بار آنیوالے سیٹوں) کے حروف کی' ان تین بنیادی مقطعاتی سیٹوں میں میزان) =13

(ii) اور الم کے کسی حرف کے بغیر حروف مقطعات کے باقی مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی میزان =14 میں بھی 1 کا فرق ہے۔

....

(i) الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں سے 3 واحد سیٹوں (المص - المر - حم عسق) میں الم کے متعلقہ حروف کی میزان) =7 (ا ل م بالترتیب 2+2+3=7)

(i) اور الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں مکررات والے (یعنی ایک سے زیادہ سورتوں کے آغاز میں آنیوالے 4 مقطعاتی سیٹوں (الم - الر - طسم - حم) میں) الم کے متعلقہ حروف کی میزان بھی =7 =ا ل م بالترتیب 2 2 3 =7' برابر ہے۔ (یعنی ہر طرف برابر کی گنتی ہے۔)

===

اعداد قرآن

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی "قرآن فہمی کے سلسلہ میں اس کے اعداد کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے" شب قدر کے تعین کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ شب قدر 27 رمضان کو ہوتی ہے. پھر انہوں نے 27 تاریخ میں شب قدر ہونے کے دو قرینے بیان کئے ہیں. اول یہ کہ لیلۃ القدر کے 9 حروف ہیں. اور یہ کلمہ سورہ قدر میں تین دفعہ آیا ہے. تو تین کو نو سے ضرب دینے (یعنی کلمہ لیلۃ القدر کے حروف کو تین بار جمع کرنے سے) 27 حاصل ہوتا ہے. دوسرا یہ کہ اس سورہ میں تیس کلمے ہیں. اور ستائیسواں کلمہ ھِیَ ہے اور ھِیَ کا مرجع لیلۃ القدر ہے. تو یہ اشارہ ہے کہ شب قدر 27 تاریخ کو ہے. (تفسیر عزیزی 259)

(2) حروفِ مقطعات ---- ہمہ جہات تخلیقی ذہانت کا انتہائی باکمال اور بیمثال معیار

الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل مقطعاتی مرکبات کا بیان

قرآن کریم کی تمام 114 میں سے '29 سورتوں کے آغاز میں آنیوالے حروف مقطعات کے 14 قسم کے مرکبات یا سیٹ ہیں (جو 14 ہی قسم کے حروف تہجی پر مبنی ہیں) 'ان مقطعاتی مرکبات میں اولین و افتتاحی سیٹ الم کے حروف ا ل م میں سے کسی ایک یا زاید حروف کو شامل مقطعاتی سیٹ 7 قسم کے '(یعنی کل 14 سیٹوں کا نصف) ہیں = الم - المص - الر - المر - طسم - حم - حم○عسق = 7 ان 7 مقطعاتی سیٹوں (یعنی مرکبات) میں مستعمل حروف تہجی '10 ہیں۔ یعنی ا ل م ص ر ط س ح ع ق = 10

(ii) اور مقطعات کے باقی (یعنی نصف) سیٹ یہ ہیں = کھیعص - طه - طس - یٰس - ص - ق - ن = 7 'یہ سیٹ 9 قسم کے حروف تہجی پر مشتمل ہیں = ک ھ ی ع ص ط س ق ن = 9 'جو کہ متذکرہ بالا باقی 7 مقطعاتی سیٹوں کے 10 حروف تہجی سے 1 کے فرق پر ہیں۔ (یہ باہم ایک کا فرق 'یعنی تجاوز یا تناقص ہی بہر طور طاق حروف کے دو قریبی متوازن اجزاء کی واحد اور حتمی عددی صورت ہے۔)

مذکورہ دونوں گروپوں کے '7' 7 مقطعاتی مرکبات کے حروف تہجی '(بالترتیب 10 اور 9) میں سے --- (i) اول 10 حروف تہجی میں حروف شمسی = 5 '(ل ص ر ط س) 'اور حروف قمری بھی = 5 '(ا م ح ع ق) مساوی ہیں۔

(ii) اور مؤخر 9 حروف تہجی میں حروف شمسی = 4 '(ص ط س ن) 'اور حروف قمری = 5 '(ک ھ ی ع ق) بھی اپنے طاق گنتی کے اصل (کل) = 9 حروف کی ممکنہ دو قریبی اجزا میں متناسب تقسیم و تخصیص ہے '(کیونکہ حروف کی گنتی کا اظہار بٹوں میں ممکن نہیں) نیز دونوں گروپوں کے ان حروف تہجی میں 'حروفِ اظہار (یا حروف حلقی) بھی دو دو (بالترتیب 'ح ع اور ھ ع) یعنی مساوی ہیں۔

....

نیز الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل متذکرہ صدر '7 مقطعاتی سیٹوں 'اور الم کے کسی حرف کے بغیر باقی 7 مقطعاتی سیٹوں کے مذکورہ بالا (بالترتیب) 10 اور 9 حروف تہجی میں :-

(i) باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 5 = ص ط س ع ق

(ii) اور باہم غیر مشترک (یعنی انکے انفرادی) حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 5 = ا ل م ر ح مساوی ہے۔

نیز ان 5 مشترک اور 5 ہی مختلف حروف تہجی کی میزانوں (بالترتیب جز (i) میں = 6 اور جز (ii) میں 18) میں 1:3 کی نسبت ہے۔

...... نوٹ = اس سے آگے سلسلہ تحریر کی چند سطریں 'جو سہوا یہاں اندراج سے رہ گئی ہیں 'صفحہ 193 پر دیکھئے

افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے مذکورہ کلیدی حروف تہجی۔ اور الم کے کسی حرف کے بغیر باقی 7 مقطعاتی سیٹوں کے مذکورہ 9 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں :-

(i) اول الذکر الم کے حروف کے متعلقہ 7 مقطعاتی سیٹوں کے حروف تہجی سے باہم مختلف حیثیت سے آنے والے مذکورہ 5 قسم کے حروف تہجی کی انکے متعلقہ کلیدی مقطعاتی سیٹوں میں میزان = 18 (ا ل م ر ح بالترتیب 4+4+6+2+2 = 18)

(ii) اور موخر الذکر 7 مقطعاتی سیٹوں کے --- اول الذکر الم کے حروف سے متعلقہ 7 مقطعاتی سٹوں کے حروف تہجی سے باہم مختلف آنیوالے مذکورہ 4 قسم کے حروف تہجی کی ان کے متعلقہ کلیدی مقطعاتی سیٹوں میں میزان = 6 (ک ھ ی ن بالترتیب 1+2+2+1 = 6) میں 3:1 کا تناسب ہے۔

....

اولین مقطعاتی سیٹ الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل حروف مقطعات کے 7 قسم کے سیٹوں میں سے :-

(ii) اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حرفِ اول ا والے 4 مقطعاتی سیٹوں (الم - المص - الر - المر) کے علاوہ (جن میں الم کا حرف ثانی ل بھی التزاماً آگیا ہے) الم کے باقی حرف م کو شامل 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں (طسم - حم - حم○عسق) کے حروف کی انکی متعلقہ 9 سورتوں کے ابتدا میں میزان =23 ہے۔

(طسم - حم - حم عسق)
2 بار 6 بار 1 بار

طسم حم حم عسق

6 حروف + 12 حروف + 5 حروف = کل = 23 حروف

ان میں الم کے متعلقہ حرف م کی میزان =9 کے علاوہ باقی حروف کی میزان =14 (ط س ح ع ق بالترتیب 2+3+7+1+1=14)
(اوپر کے حصہ (i) میں = الم کے متعلقہ حروف کے سوا باقی حروف کی میزان =7

اور نیچے حصہ (ii) میں الم کے متعلقہ حروف کے سوا باقی حروف کی میزان =14 میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

اولین مقطعاتی سیٹ الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل حروف مقطعات کے 7 قسم کے سیٹوں میں سے :-

الم کے جزوی حروف والے (جن میں الم کے تینوں حروف کی بجائے کوئی ایک یا دو حروف شامل ہیں) باقی 4 قسم کے مقطعاتی سیٹوں (الر - طسم - حم - حم○عسق) کے حروف کی متعلقہ 14 قرآنی سورتوں کے ابتدا میں میزان =38 ہے۔

(الر - طسم - حم - حم عسق)
(5 بار 2 بار 6 بار 1 بار)

15 حروف + 6 حروف + 12 حروف + 5 حروف، میزان =38 حروف

(متعلقہ حروف تہجی = ا ل ر ط س م ح ع ق =9)
ان حروف تہجی کی میزان =(5 5 5 2 3 9 7 1 1=38)
(ii) جس میں الم کے متعلقہ حروف (ا ل م) کی میزان =19 (ا ل م)
(5 5 9=19)

اور اس میں باقی حروف کی میزان بھی =19 (ر ط س ح ع ق)
(5 2 3 7 1 1=9 ق)

برابر ہے۔ نیز دونوں قسم کے حروف تہجی (بالترتیب ا ل م =3، اور ر ط س ح ع ق =6) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

(A) حروف مقطعات کے ابتدائی (افتتاحی) سیٹ الم کے حروف (ا ل م) کے کسی ایک یا زائد حروف کو شامل 7 مقطعاتی سیٹوں کے متذکرہ بالا 10 قسم کے حروف تہجی میں = ا ل م ص ر ط س ح ع ق = بالترتیب 4+4+6+1+2+1+2+2+1+1)
(i) 4 قسم کے واحد حروف تہجی کی میزان =4 (ص ط ع ق)
(ii) اور 6 قسم کے مکررات والے (یعنی ایک سے زائد بار آنیوالے حروف تہجی کی میزان = 20 (ا ل م ر س ح بالترتیب
2 2 2 6 4 4
4+4+6+2+2+2=20) میں 5:1 کی نسبت ہے۔

......

(i) اولین مقطعاتی سیٹ الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل مذکورہ 7 مقطعاتی سیٹوں کے 10 بنیادی حروف تہجی میں واحد حروف تہجی کی اقسام (اور وہی اسکی میزان بھی) = 4 (ص ہا ع ق بالترتیب 1+1+1+1)

(ii) اور افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے کسی حرف کے بغیر مذکورہ باقی 7 ہی قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے 9 قسم کے بنیادی حروف تہجی میں واحد حروف تہجی کی اقسام بھی (اور وہی اسکی میزان بھی) = 4 (ک ع ق ن بالترتیب 1 1 1 1) برابر ہیں۔

(نوٹ = مؤخر الذکر (ii) 7 مقطعاتی سیٹوں کے 9 قسم کے حروف تہجی یہ ہیں = ک ھ ي ع ص ط س ق ن = 9)
1 1 2 2 2 1 2 2 1
(1+1+2+2+2+1+2+2+1)

(i) الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل 7 مقطعاتی سیٹوں کے 10 قسم کے حروف تہجی میں سے 6 قسم کے مکررات والے (یعنی کثیر الحروف) حروف تہجی کی میزان 20 (ا ل م ر س ح)
(20=2 2 2 6 4 4)

(ii) اور الم کے کسی حرف کے بغیر باقی 7 مقطعاتی سیٹوں کے 9 قسم کے حروف تہجی میں سے 5 قسم کے مکررات والے (یعنی کثیر الحروف) حروف تہجی کی

میزان = 10 ھ ی ص ط س
10 = 2 2 2 22 نصف ہے یعنی ان میں 1:2 کی نسبت ہے۔

......

(i) الم کے کسی حرف کے بغیر۔ 7 مقطعاتی سیٹوں کے 9 قسم کے حروف تہجی میں سے مکررات والے حروف تہجی کی اقسام = 5 ہے
(ھ ي ص ط س بالترتیب 2+2+2+2+2)

(ii) ان 5 قسم کے مکررات والے حروف تہجی کی میزان = 10 = دوچند ہے یعنی ان میں 2:1 کا تناسب ہے۔

......

(i) الم کے کسی حرف کے بغیر۔ 7 مقطعاتی سیٹوں کے حروف تہجی میں سے مکررات والے حروف تہجی کی اقسام = 5 (ھ ي ص ط س)

(ii) اور الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل 7 مقطعاتی سیٹوں کے حروف تہجی میں سے مکررات والے حروف تہجی کی اقسام = 6 (ا ل م ر س ح) میں 1 کا فرق ہے۔

......

(i) الم کے کسی حرف کے بغیر۔ 7 مقطعاتی سیٹوں کے حروف تہجی میں سے واحد حروف تہجی کی اقسام = 4 (مفصلہ بالا) (ii) اور ان 7 مقطعاتی سیٹوں کے مکررات والے حروف تہجی کی اقسام = 5 (مفصلہ بالا) میں بھی 1 کا فرق ہے۔

کتنی باریکی اور گہرائی میں بھی چلے جایئے ...... کلام الہیٰ کے حروف و الفاظ کے اعجازی ربط و تسلسل کا انتہائی سرا کہیں نہیں ملے گا۔

حروف مقطعات کے افتتاحی سیٹ الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل مذکورہ 7 مقطعاتی سیٹوں میں 3 واحد سیٹوں (یعنی قرآن حکیم کی صرف ایک ایک سورت کے آغاز میں آنیوالے سیٹوں۔ (المص - المر - حم ○ عسق) کے 9 قسم کے بنیادی حروف تہجی (ا ل م ص ر ح ع س ق = 9) جن میں:-

(i) واحد آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام = 6 ہے (ص ر ح ع س ق)

(ii) اور کثیر الحروف یعنی تکررات والے حروف تہجی کی تعداد اقسام=3(ا ل م) نصف ہے۔ یعنی ان میں 1:2 کی نسبت ہے۔

نیز الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں میں سے متذکرہ الصدر 3 واحد سیٹوں کے 9 قسم کے حروف تہجی۔ اور 4 تکررات والے سیٹوں کے 7 قسم کے حروف تہجی میں سے:۔

(i) 3 واحد سیٹوں (المص - المر - حم ○ عسق) کے مذکورہ 9 قسم کے حروف تہجی میں تکررات والے حروف تہجی = 3 = (ا ل م بالترتیب 2+2+3=7)

(ii) اور 4 تکررات والے سیٹوں (الم - الر - طسم - حم) کے مذکورہ 7 قسم کے حروف تہجی میں تکررات والے حروف تہجی بھی = 3 = (ا ل م بالترتیب 2+2+3=7) برابر ہیں۔
نیز انکے متعلقہ حروف تہجی کی میزانیں' (بالترتیب =7 ' 7) بھی برابر ہیں (حالانکہ انکے متعلقہ مقطعاتی سیٹ مختلف ہیں)

افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حروف۔۔ اور دوسری طرف حروف مقطعات میں شامل باقی حروف کا باہم دگر شماریاتی تجزیہ و موازنہ کرنے سے' نیز دیگر ممکنہ تجزیاتی زاویوں سے متوازی نوعیت کے حروف کے اعداد و شمار میں ہندسہ 5 یا 10 یا انکے "خاندانی اعداد" (از قسم 15 ' 20 ' 25 ' 30 ' 40 وغیرہ) یا انکا فرق و فاصلہ بالتواتر منظر عام پر آتا ہے۔ علاوہ ازیں انتہائی بسیط و بعید پس منظر کے تحت اور دیگر ہندسوں کے ذریعے بھی حروف کی ترتیب و تعداد کا یہ اعجازی تعلق و تسلسل بدستور قائم رہتا ہے۔ مثلاً:۔

(i) قرآن حکیم کے کل 14 قسم کے کلیدی حروف مقطعات میں مستعمل حروف کی میزان = 38 ہے جس میں افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول ا(الف) کی میزان = 4

اور باقی حروف کی میزان = (38 - 4 = 34) میں 30 کا فرق ہے۔

ا	ل	م	ص	ر	ک	ہ	ی	ع	ط	س	ح	ق	ن	=14
4	4	6	3	2	1	2	2	2	3	4	2	2	1	=38

---

(2) قرآن حکیم کے مذکورہ کل 14 قسم کے کلیدی حروف مقطعات میں مستعمل حروف کی اسی میزان = 38 میں:۔
افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول ا(الف) کی میزان = 14 (ا ل م بالترتیب 4+4+6=14)
اور باقی حروف کی میزان (38-14) = 24 میں 10 کا فرق ہے۔
قرآن کی حروف مقطعات سے شروع ہونیوالی 29 سورتوں کے آغاز میں ان حروف کی کل میزان = 78 ہے۔ جن میں:۔
اولین مقطعاتی سیٹ الم کے تینوں حروف (ا ل م) کی میزان = 43 (ا ل م بالترتیب 13+13+17=43) کے علاوہ باقی حروف کی میزان = 35 ہے (78 - 43) تفصیل اس باب کے آغاز میں دیکھیے۔ جو کہ ہندسہ 5 کی قبیل سے ہے۔

ا	ل	م	ص	ر	ک	ہ	ی	ع	ط	س	ح	ق	ن	=14
13	13	17	3	6	1	2	2	2	4	5	7	2	1	=78

قرآن حکیم کے کل 14 قسم کے کلیدی حروف مقطعات میں مستعمل حروف کی میزان = 38 میں:۔
(اولین مقطعاتی سیٹ الم کے تینوں حروف کی میزان = 14 (ا ل م بالترتیب 4+4+6=14) اور اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول (الف) کی میزان = 4 میں 10 کا فرق ہے۔

(قرآن حکیم کی حروف مقطعات سے شروع ہونیوالی 29 سورتوں کے ابتدائی مقطعاتی حروف میں اولین مقطعاتی سیٹ الم والے حروف (ا ل م) کی میزان = 43 اور ان 43 حروف میں الم کے حرف اول ا کی میزان = 13' جن میں 30 کا فرق ہے۔

....

قرآن حکیم کے کل 14 قسم کے کلیدی حروف مقطعات میں مستعمل حروف کی مذکورہ میزان = 38 اور قرآن حکیم کی حروف مقطعات سے شروع ہونیوالی 29 سورتوں کے ابتدا میں ان حروف کی میزان = 78 جن میں 40 کا فرق ہے۔

....

(i) قرآن حکیم کے 14 قسم کے کلیدی مقطعاتی سیٹوں کے حروف میں' الم کے تینوں حروف (ا ل م بالترتیب 4+ 4+6) کی میزان = 14 (ا ل م)

اور حروف مقطعات سے شروع ہونیوالی 29 سورتوں کے مقطعاتی حروف میں الم کے تینوں حروف (ا ل م) کی میزان=43 میں 29 کا فرق'

(ii) نیز قرآن حکیم کے 14 قسم کے کلیدی مقطعاتی سیٹوں کے حروف میں الم کے حرفِ اول ا کی میزان=13 میں 9 کا فرق ہے۔

جب کہ 29 اور 9 میں بالا آخر 20 کا فرق ہے۔

....

مختلف تجزیاتی زاویوں کے تحت حاصل ہونے والے مفصلہ بالا اعداد و شمار' بالکل متوازی نوعیت کے' اور عموماً ہندسہ 5 یا اس کے دوچند ہندسہ 10 کے حاملِ تعداد ہیں۔

حروف مقطعات میں افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے کسی حرف یا حروف کو شامل مذکورہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد =10 (ا ل م ص ر ط س ح ع ق) اور حروف مقطعات کے ان 7 قسم کے سیٹوں میں افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے تینوں حروف (کو شامل 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں (الم - المص - المر) کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد=5 (ا ل م ص ر) میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

(i) اور ان 5 کلیدی حروف تہجی کی ان تین سیٹوں میں کل میزان =11 (ا ل م ص ر) بالترتیب 1+1+3+3+3)' جس میں =اولین مقطعاتی سیٹ الم کے حرفِ اول ا (الف) کی میزان =3' اور باقی حروف کی میزان =8 میں 5 کا فرق ہے۔ اسی طرح: ان 5 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی متعلقہ 8 قرآنی سورتوں کے ابتدا میں میزان =26 (ا ل م ص ر بالترتیب 1+1+8+8+8)

جس میں =الم کے حرفِ اول کی میزان =8' اور باقی حروف کی میزان =18 میں 10 کا فرق ہے۔ اور 5 اور 10 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

(i) الم کے تینوں حروف ا ل م کو شامل مذکورہ 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ -- حروف مقطعات کے ایسے 4 قسم کے مقطعاتی سیٹ ہیں' جن میں الم کے جزوی (یعنی کوئی ایک یا دو) حروف شامل ہیں' ان کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد = 9'

اور ان 9 قسم کے کلیدی حروف تہجی کی مذکورہ چاروں متعلقہ مقطعاتی سیٹوں میں میزان =13 (ا ل ر ط س م ح ع ق بالترتیب 1+1+1+1+2+3+2+1+1) ان میں الم کے تینوں حروف ا ل م کی میزان =5 (ا ل م بالترتیب (1+1+3)

(ii) اور الم کے جزوی حروف (کوئی ایک یا دو حروف) والے مذکورہ چاروں مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی ان میں بعض کے مکررات سمیت متعلقہ 14 قرآنی سورتوں کے ابتدا میں میزان =38 جن میں' الم کے حرفِ اول ا کی میزان بھی =5 برابر ہے۔

(ا ل ر ط س م ح ع ق بالترتیب 5+5+5+2+3+9+7+1+1 = 38)' جس میں الم کے حرفِ اول (الف) کی میزان بھی =5' برابر ہے۔

....

(i) الم کے تینوں حروف (ا ل م) کو شامل 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں (الم - المص - المر) کے علاوہ۔ حروف مقطعات کے باقی تمام 11

قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی میزان = 27 ہے‘ جس میں:۔
الم کے حرفِ اول ا کی میزان 1 (ایک) اور باقی حروف کی میزان (26) میں =25 کا فرق ہے‘ نیز الم کے تینوں حروف ا ل م کی میزان =5
(ii) اور الم کے تینوں حروف کو شامل مذکورہ بالا 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ -- حروف مقطعات کے باقی 11 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے
حروف کی ان میں بعض کے مکررات سمیت‘ متعلقہ 21 قرآنی سورتوں کے ابتدا میں میزان =52 ہے‘ جس میں:۔
الم کے حرفِ اول ا کی میزان بھی =5‘ مساوی ہے۔

....

قرآن حکیم کی سورتوں میں بالمکررات آنے والے مذکورہ 4 کلیدی مقطعاتی سیٹوں (الم - الر - طسم - حم) کے 7 قسم کے حروف تہجی
کی ان 4 سیٹوں میزان =11 (ا ل م ر ط س ح بالترتیب 11=1 1 1 1 3 2 2)
جن میں اولین مقطعاتی سیٹ الم کے تینوں حروف (ا ل م) کی میزان =7
اور دوسری طرف:
قرآنی سورتوں کے باقی 10 قسم کے واحد کلیدی مقطعاتی سیٹوں کے 14 قسم کے حروف تہجی کی‘ ان 10 سیٹوں میں میزان =27 (ا ل م ص ر
ک ھ ی ع ط س ح ی ق ن بالترتیب 27=1 2 1 3 2 2 2 2 1 1 3 2 2 جن میں اولین مقطعاتی
سیٹ الم کے تینوں حروف (ا ل م) کی میزان بھی =7 برابر ہے۔

....

نیز مکررات والے مذکورہ 4 کلیدی مقطعاتی سیٹوں کے مذکورہ سابقہ 11 حروف میں:۔
افتتاحی سیٹ الم کے حروف کی میزان 7 کے علاوہ‘ باقی حروف کی میزان =4
اور دوسری طرف: مذکورہ 10 قسم کے واحد مقطعاتی سیٹوں کے مذکورہ بالا 27 حروف میں:۔
(الم کے حروف کی میزان 7 کے علاوہ‘ باقی حروف کی میزان =20 میں 5:1 کی نسبت ہے۔

....

الم کے تینوں حروف والے مقطعاتی سیٹ

(i) قرآن حکیم کے تمام 14 قسم کے حروف مقطعات میں سے 3 کلیدی مقطعاتی سیٹ ایسے ہیں جن میں افتتاحی سیٹ الم کے تینوں حروف (ا ل م)
آتے ہیں۔ وہ یہ ہیں الم - المص - المر‘

(اور الم کے تینوں حروف والے ان تینوں قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی‘ ان میں بعض کے مکررات سمیت 8 متعلقہ قرآنی سورتوں کے ابتدا میں
میزان =26

الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓمٓرٰ
6 سورتیں 1 سورت 1 سورت
26= 4 + 4 + 18
ا ل م ص ر
26=1 1 8 8 8

(26=1+1+8+8+8)

(ii)اور الم کے تینوں حروف کو شامل حروف مقطعات کے مذکورہ 3 قسم کے سیٹوں کے علاوہ۔۔ حروف مقطعات کے باقی 11 قسم کے سیٹوں کی ان میں بعض کے مکررات سمیت '21 متعلقہ سورتوں کے آغاز میں میزان=52

الر کھیعص طہ طسم طس یس ص حم حم عسق | ق ن =11 مقطعاتی سیٹ

(5سورتیں 1سورت 1سورت 2سورتیں 1سورت 1سورت 6سورتیں 1سورت 1سورت 1سورت =21 سورتیں

15 + 5 + 2 + 6 + 2 + 2 + 1 + 12 + 5 + 1 + 1 =52 حروف

ا ل م ص ر ک ھ ی ع ط س ح ق ن

52=1 2 7 5 4 2 2 2 1 5 2 9 5 5

اس طرح متوازی اعداد 26 اور 52 میں 2:1 کی نسبت ہے

نیز اوپر جزو (i) میں الم کے تینوں حروف والے مذکورہ 3 مقطعاتی سیٹوں کی میزان =26 میں الم کے تینوں حروف (ا ل م) بالترتیب 8 '8 '8) ہم تعداد یعنی برابر ہیں۔

(جب کہ باقی دو حروف (ص ر بالترتیب 1 '1) بھی ہم تعداد اور برابر برابر ہیں (ص ر)

(نیز الم کے حرفِ اول ا (الف) کی میزان =8 اور باقی حروف کی میزان =18 میں 10 کا فرق ہے۔

اور اوپر جزو (ii) میں الم کے تینوں حروف ا ل م والے 3 مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ۔ باقی 11 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کی میزان =52 میں (الم کے حرفِ اول ا (الف) کی میزان =5 اوپر جز ایک کے متوازی عدد 10 کا نصف ہے۔

(i) نیز الم کے تینوں حروف (ا ل م) والے مذکورہ 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ، الم کے جزوی حروف (یعنی صرف ایک یا دو حروف والے) 4 قسم کے مقطعاتی سیٹوں (الر. طسم. حم. حم O عسق) کے حروف کی، ان میں سے بعض کے مکررات سمیت، متعلقہ 14 قرآنی سورتوں کے آغاز میں میزان =38 ہے۔

الرٰ کے حروف کی متعلقہ 5 سورتوں کے آغاز میں میزان =15

طسم کے حروف کی متعلقہ 2 سورتوں کے آغاز میں میزان =6

حم کے حروف کی متعلقہ 6 سورتوں کے آغاز میں میزان =12

اور حم O عسق کے حروف کی متعلقہ 1 سورت کے آغاز میں میزان =5 (مجموعی میزان 38 جس کی تفصیل یہ ہے)

(ا ل ر ط س م ح ع ق بالترتیب 5+5+5+2+3+9+7+1+1=38)

(i) جس میں الم کے حرف اول (الف) کی میزان =5 کے علاوہ باقی حروف کی میزان =33 (38-5=33)

(ii) اور مطابق تفصیل مذکورہ بالا الم کے تینوں حروف ال م والے 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ۔ قرآن حکیم کے باقی 11 قسم کے مقطعاتی سیٹوں:۔

(الر - کھیعص - طہٰ - طسم - طس - یٰس - ص - حم - حم عسق - ق - ن کے حروف کی
ان میں بعض کے تکرارات سمیت، متعلقہ 21 قرآنی سورتوں کے آغاز میں میزان = 52 ہے۔

(B) جس میں الم کے تینوں حروف ا ل م کی میزان = 19 کے علاوہ باقی حروف کی میزان بھی = 33 (52 - 19 = 33)
اس طرح بموجب تفصیل محولہ بالا: دونوں متوازی اجزا (i اور ii) کے اعداد 33، 33 یعنی مساوی ہیں۔

....

الم کے تینوں حروف (ا ل م) والے، مذکورہ تین قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ۔ الم کے جزوی حروف (یعنی صرف ایک یا دو حروف) والے 4 قسم کے مقطعاتی سیٹوں (الر - طسم - حم - حم عسق) کے حروف کی، ان میں بعض کے تکرارات سمیت، متعلقہ 14 سورتوں کے ابتدا میں میزان = 38، جس میں:

الم کے تینوں حروف (ا ل م) کی میزان = 19 (ا ل م بالترتیب 5+5+9=19)

ر ط س ح ع ق

اور باقی حروف کی میزان بھی = 19 (ر ط س ح ع ق بالترتیب 5+2+3+7+1+1=19) برابر ہے۔ 19=1 1 7 3 2 5

نیز انکے متعلقہ کلیدی حروف تہجی، (بالترتیب ا ل م کے 3، اور باقی 6) میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

الم کے حرف اول ا (الف) والے مقطعاتی سیٹ

(i) حروف مقطعات کے 4 قسم کے سیٹ ایسے ہیں، جو افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول ا (الف) سے شروع ہوتے ہیں، (جن میں الم کا حرف ثانی ل بھی التزاماً آگیا ہے)

وہ 4 سیٹ یہ ہیں۔ الم - المص - الر - المر، ان چاروں مقطعاتی سیٹوں میں مستعمل کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام) = 5 ہے۔
ا ل م ص ر

(ii) اور دوسری طرف --- ایسے مرکباتِ مقطعات کی تعداد 3 ہے، جن میں الم کا حرفِ ثالث (یعنی تیسرا حرف) م آتا ہے، وہ یہ ہیں =
طسم - حم - حم عسق)
جن میں مستعمل کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 6، ہے (ط س م ح ع ق)

(i) الم کے حرف اول ا سے شروع ہونیوالے حروف مقطعات کے مذکورہ 4 قسم کے کلیدی سیٹوں (الم - المص - الر - المر) سے حروف کی میزان = 14 ہے۔ (ا ل م ص ر بالترتیب 4+4+3+1+2) جن میں الم کے حرف اول ا کی میزان = 4 کے علاوہ -- باقی حروف کی میزان = 10
2 1 3 4 4

(ii) اور الم کے حرف ثالث م والے مذکورہ تینوں کلیدی مقطعاتی سیٹوں (طسم - حم - حم عسق) کے حروف (جو کہ تمام الم کے حرف اول ا کے بغیر میں ہیں) کی میزان بھی = 10 (ط س م ح ع ق بالترتیب 1+2+3+2+1+1=10) جو کہ مساوی تعداد ہے۔
1 1 2 3 2 1

....

نیز افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرفِ ثالث م کی میزان: جزو (i) کے 4 کلیدی مقطعاتی سیٹوں میں = 3
اور جزو (ii) کے 3 مقطعاتی سیٹوں میں بھی الم کے حرفِ ثالث م کی میزان بھی = 3 یعنی برابر ہے۔

....

(i) افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرفِ اول ا سے شروع ہونیوالے مذکورہ 4 قسم کے کلیدی مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی ان میں سے بعض کے

مکررات سمیت 'متعلقہ 13 قرآنی سورتوں کے شروع میں میزان = 41 ہے 'جس میں (بموجب کوائف مذکورہ بالا)

(A) الم کے تینوں حروف (ا ل م) کی میزان 34 کے علاوہ باقی حروف کی میزان = 7

(ii) اور افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول الف سے شروع ہونے والے مذکورہ 4 کلیدی مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ 'الم کے جزوی حرف (م) والے مذکورہ 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی بعض کے مکررات سمیت متعلقہ 9 قرآنی سورتوں کے شروع میں میزان = 23 ہے 'جس میں (بموجب کوائف مذکورہ بالا)

(B) الم کے ایک حرف (م) کی میزان = 9 کے علاوہ -- باقی حروف کی میزان = 14 اسطرح 7 اور 14 میں 1:2 کی نسبت ہے۔

....

(i) نیز افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول ا سے شروع ہونیوالے مذکورہ 4 مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی ان میں بعض کے مکررات سمیت' متعلقہ 13 قرآنی سورتوں کے شروع میں میزان = 41 ہے جس میں (بحوالہ کوائف مفصلہ بالا)

الم کے حرف اول ا کی میزان 13 کے علاوہ --- باقی حروف کی میزان ------ 28

(ii) اور مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول الف سے شروع ہونیوالے مذکورہ 4 سیٹوں کے علاوہ -- الم کے جزدی حرف (م) والے مذکورہ 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی متعلقہ 9 قرآنی سورتوں کے شروع میں میزان = 23 'جس میں (بحوالہ کوائف نمبر 2 مفصلہ بالا)

الم کے حرف ثالث م کی میزان = 9 کے علاوہ --- باقی حروف کی میزان = 14 اسطرح 28 اور 14 میں بھی 2:1 کی نسبت ہے۔

....

نیز جزو (i) کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی متعلقہ 13 قرآنی سورتوں کے ابتدا میں میزان = 41 میں حرف م کی میزان = 8

اور جزو (ii) کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی متعلقہ 9 سورتوں کے ابتداء میں میزان = 9 میں 1 کا فرق ہے۔

....

(i) افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول ا سے شروع ہونیوالے مذکورہ 4 قسم کے مقطعاتی سیٹوں (الم - المص - الر - المر) کے علاوہ:

حروف مقطعات کے باقی 10 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی ان میں سے بعض کے مکراتی سمیت 'متعلقہ 16 قرآنی سورتوں کے ابتدا میں میزان = 37 میں الم کے حرف ثالث م کی میزان = 9 (ک ھ ی ع ص ط س م ح ق ن بالترتیب 1 + 2 + 2 + 2 + 2 + 4 + 5 + 9 + 7 + 2 + 1 = 37)

(ii) اور افتتاحی مقطعاتی سیٹ الم کے حرف اول ا سے شروع ہونیوالے مذکورہ 4 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ:-

الم کے حرف ثالث م والے مذکورہ تینوں سیٹوں (طسم - حم - حم عسق) کے حروف کی 'متعلقہ 9 قرآنی سورتوں کے ابتدا میں میزان = 23 میں = الم کے حرف ثالث م کی میزان بھی = 9 برابر ہے۔

....

اسی طرح:

مندرجہ بالا ضمن (i) کے حروف کی میزان = 37 میں 'الم کے حرف م کے علاوہ باقی حروف کی میزان = 28 (37 - 9 = 28)

اور مندرجہ بالا ضمن (ii) کے حروف کی میزان = 23 میں 'الم کے حرف م کے علاوہ باقی حروف کی میزان = 14 (23 - 9 = 14) میں 2:1 کی نسبت ہے۔

....

(i) الم کے حرف اول ا (الف) والے مذکورہ 4 مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ -- حروف مقطعات کے باقی 10 قسم کے کلیدی مقطعاتی سیٹوں (کھیعص - طہ - طسم - طس - یس - ص - حم - حم عسق - ق - ن) کے حروف کی میزان =24 ہے۔ جس میں:
الم کے حروف ثالث م کی میزان =3

(ii) اور الم کے حرف اول ا (الف) کے بغیر۔ لیکن الم کے حرف ثالث م والے مذکورہ 3 مقطعاتی سیٹوں (طسم - حم - حم عسق) کے حروف کی میزان =10 میں بھی:-
الم کے حرف ثالث م کی میزان =3 برابر ہے۔

....

(i) اسی طرح (الم کے حرف اول ا (الف) والے مذکورہ 4 مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ .... حروف مقطعات کے باقی 10 قسم کے کلیدی مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی مندرجہ بالا میزان = 24 میں:-
الم کے حرف ثالث م کے علاوہ.... باقی حروف کی میزان =21 (24 - 3 =21)

(ii) اور الم کے حرف اول ا کے بغیر۔ اور الم کے حرف ثالث م والے مذکورہ 3 مقطعاتی سیٹوں (طسم - حم - حم عسق) کے حروف کی میزان =10 میں:-
الم کے حرف ثالث کے علاوہ... باقی حروف کی میزان =7 (10 - 3 =7) میں 3:1 کی نسبت ہے۔

....

(i) تفصیل بالا کے مطابق، حروف مقطعات کے اولین سیٹ الم کے حرف اول ا (الف) سے شروع ہونے والے مذکورہ 4 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ.... حروف مقطعات کے باقی 10 قسم کے سیٹوں کے حروف کی، متعلقہ 16 سورتوں کے آغاز میں میزان = 37 ہے۔ جس میں
الم کے حرف ثالث م کی میزان =9

(ii) اور الم کے حرف اول ا (الف) سے شروع ہونیوالے مذکورہ 4 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے علاوہ (جن میں الم کا حرف ثانی ل بھی التزاما موجود ہے)۔ الم کے حرف ثالث م والے مذکورہ 3 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف کی، ان میں سے 2 کے مکررات سمیت، ان کی متعلقہ 9 قرآنی سورتوں کے آغاز میں میزان =23 ہے۔ جس میں الم کے حرف ثالث م کی میزان بھی =9، یعنی برابر ہے۔

....

اسی طرح:-
اوپر ضمن (i) کے محولہ بالا حروف کی میزان =37 میں الم کے حرف ثالث م کی میزان =9 کے علاوہ.... باقی حروف کی میزان =28 (37 - 9 =28)

اور اوپر ضمن (ii) کے محولہ بالا حروف کی میزان =23 میں الم کے حرف ثالث م کی میزان =9 کے علاوہ.... باقی حروف کی میزان =14 (23 - 9 =14) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

الغرض کتنے ہی دقیق و عمیق پس منظر والے تجزیاتی پہلوؤں کو آزمایا جائے، قرآنی الفاظ و حروف کے اعداد و شمار غایت درجہ حکمت، ذہانت، فراست، اور بصیرت کے عظیم و بسیط اعجازی نظام و اہتمام پر استوار نظر آئیں گے۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ۔

قرآنی سورتوں کے اول الفاظ و حروف

ہر تجزیاتی زاویئے' اور ہر تجرباتی معیار سے حسنِ توازن کے شاہکار

قرآن حکیم کی حروف مقطعات سے شروع ہونیوالے 29 سورتوں کے پہلے الفاظ و حروف کی فہرست کو مزید زیرِ غور لائیے'
قرآن حکیم کی 'حروفِ مقطعات سے شروع ہونیوالی 29 سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات اور انکے بعد کے ذی مفہوم الفاظ اول کی فہرست :-

نمبر شمار	نام سورت	سورت کے ابتدائی حروف مقطعات	ابتدائی ذی مفہوم الفاظ	سورت نمبر شمار
۱	البقرہ	الم ٥	ذٰلِكَ	۲
۲	آل عمران	الم	اَللّٰهُ	۳
۳	الاعراف	المص ٥	كِتٰبٌ	۷
۴	یونس	الر ٥	تِلْكَ	۱۰
۵	ھود	الر	كِتٰبٌ	۱۱
۶	یوسف	الر	تِلْكَ	۱۲
۷	الرعد	المر ٥	تِلْكَ	۱۳
۸	ابراھیم	الر	كِتٰبٌ	۱۴
۹	الحجر	الر	تِلْكَ	۱۵
۱۰	مریم	كهيعص ٥	ذِكْرُ	۱۹
۱۱	طٰه	طٰه ٥	مَآ	۲۰
۱۲	الشعراء	طسم ٥	تِلْكَ	۲۶
۱۳	النمل	طس ٥	تِلْكَ	۲۷
۱۴	القصص	طسم	تِلْكَ	۲۸
۱۵	العنکبوت	الم	اَحَسِبَ	۲۹
۱۶	الروم	الم	غُلِبَتِ	۳۰
۱۷	لقمٰن	الم	تِلْكَ	۳۱
۱۸	السجدہ	الم	تَنْزِيْلُ	۳۲
۱۹	یٰس	یٰس ٥	وَ	۳۶
۲۰	صٓ	صٓ ٥	وَ	۳۸
۲۱	المؤمن	حم ٥	تَنْزِيْلُ	۴۰
۲۲	حم السجدہ	حم	تَنْزِيْلُ	۴۱
۲۳	الشوریٰ	حم عسق ٥	كَذٰلِكَ	۴۲
۲۴	الزخرف	حم	وَ	۴۳
۲۵	الدخان	حم	وَ	۴۴
۲۶	الجاثیہ	حم	تَنْزِيْلُ	۴۵
۲۷	الاحقاف	حم	تَنْزِيْلُ	۴۶
۲۸	قٓ	قٓ ٥	وَ	۵۰
۲۹	القلم	نٓ ٥	وَ	۶۸

اور دیکھئے کہ قرآنی حروف و الفاظ انتہائی گہرے اور دقیق جائزاتی زاویہ نگاہ سے بھی کس عظیم حکمت و فراست کے ساتھ اپنی اعجازیت کا اعزاز برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

قرآن حکیم کی حروف مقطعات سے شروع ہونے والی 29 سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات کے بعد ان سورتوں کا آغاز ان 13 قسم کے ذو معنی الفاظ سے ہوتا ہے:۔

ذٰلِکَ	اللّٰہ	کِتٰبٌ	تِلْکَ	ذِکْرُ	مَا	اَحَسِبَ	غُلِبَتِ	تَنْزِیْلُ	وَالْقُرْاٰنِ	کَذٰلِکَ	وَالْکِتٰبِ	وَالْقَلَمِ
1	1	3	8	1	1	1	1	5	3	1	2	1

[ہر لفظ کی حروفِ مقطعات کے بعد متعلقہ سورت / سورتوں کے شروع میں آنے کی تفصیل]

اور 29 مقطعاتی سورتوں کے یہ 13 قسم کے ابتدائی ذو معنی الفاظ' 18 قسم کے حروف تہجی پر مبنی ہیں۔ جنکی ان الفاظ میں کل میزان=54 ہے۔

(i) کلیدی حروف تہجی=18 --- --------- ذ ل ک ا ہ ت ب ر م أ ح س غ ن ز ي د ق

(ii) ان حروف تہجی کی 'مذکورہ 13 الفاظ میں کل میزان=54

ذ	ل	ک	ا	ہ	ت	ب	ر	م	أ	ح	س	غ	ن	ز	ي	د	ق
3	11	7	4	1	5	4	2	2	3	1	1	1	2	1	1	3	2

استخراج:۔ مذکورہ 13 الفاظ کے کلیدی حروف تہجی=18 اور انکی ان الفاظ میں میزان=54 میں 1:3 کا عددی تناسب ہے۔

....

(حرف الف (ا) اور ہمزہ (أ) کا فرق ذہن میں رکھیں۔) مفصلہ بالا 18 قسم کے حروف تہجی میں:۔

(i) حروف واحد (یعنی مفصلہ بالا 13 الفاظ میں حرف ایک ایک بار آنیوالے) حروف تہجی=6 سے

(ii) اور حروف بالمکررات (یعنی مفصلہ بالا 13 الفاظ میں ایک سے زائد بار آنیوالے) حروف تہجی=12 دوچند ہیں۔

(i): ح س غ ز ي = 6

1 1 1 1 1 1 = 6

(ii): ل ک ا ت ب ر م أ ن د ق ذ = 12 سے

3 11 7 4 5 4 2 2 3 2 3 2 = 48 چار گنا ہے۔

....

(i) نیز مذکورہ 6 واحد حروف تہجی کی 'مذکورہ 13 قسم کے الفاظ میں کل میزان=6 سے

(ii) اور مذکورہ 12 تکراراتی حروف تہجی کی 'مذکورہ 13 الفاظ میں کل میزان=48 تین گنا ہے، یعنی ان میں 1:8 کی نسبت ہے۔

....

نیز مذکورہ 18 حروف تہجی میں:۔

منقوط (نقطے والے) حروف تہجی=8 اور انکی میزان=19 میں شامل دونوں اعداد (9 + 1) کی میزان=10=ایک جز 8 اور دوسرا 10

اور غیر منقوط حروف=10 اور انکی میزان=35 میں شامل دونوں اعداد (5 + 3) کی میزان=8= یہاں بھی ایک جز 8 اور دوسرا 10 یعنی متوازن صورتحال ہے۔ اور ان 18 حروف تہجی میں 'حروف شمسی' اور حروف قمری کی بھی بعینہ یہی عددی صورتحال ہے۔

ضروری نوٹ:۔ زیر جائزہ حروف کی گنتی کے بارے میں جہاں کوئی شک و ابہام در پیش ہو' وہاں متعلقہ قرآنی الفاظ یا کلمات کے اصل متن کو سامنے لاکر' ہر نوعیت کے حروف کی گنتی کی صحت و صداقت کا خاطر خواہ اطمینان کیا جاسکتا ہے۔

(اوپر واحد حروف تہجی اور بالمکررات حروف تہجی کا جائزہ تھا' اور آگے ان حروف تہجی کے متعلقہ 13 قسم کے الفاظ میں واحد الفاظ اور بالمکررات الفاظ کا تذکرہ ہے)

قرآن حکیم کی حروفِ مقطعات سے شروع ہونے والے 29 سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات کے بعد ان سورتوں کا آغاز جن 13 قسم کے ذو معنی الفاظ سے ہوتا ہے۔

(a) ان میں سے واحد الفاظ (یعنی حروف مقطعات سے شروع ہونے والی صرف ایک ایک سورت کے آغاز میں آنیوالے الفاظ) کی تعداد اقسام = 8 ہے۔
(ذٰلِکَ - اللّٰہُ - ذِکر - مَا - اَحَسِبَ - تِلۡکَ - کَذٰلِکَ - وَالقَلَم)۔

(b) اور تکراراتی الفاظ یعنی ایک سے زائد سورتوں کے آغاز میں آنے والے ذو معنی الفاظ کی تعداد اقسام = 5 ہے۔

کِتٰب . تِلۡک . تنزِیۡل . وَالقُرۡاٰن . وَالۡکِتٰب

3بار 8بار 5بار 3بار 2بار

اسطرح:۔ 8' اور 5 میں سے موخر جز (5) اعداد' قرآن کی مخصوص و معجز کیفیت کا غماز ہے۔

(2) مزید برآں:۔

(A) i۔ مذکورہ 8 واحد الفاظ (یعنی صرف ایک ایک مقطعاتی سورت کے آغاز میں آنیوالے الفاظ کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 15
ذ ل ک أ ہ ر م ا ح س ب غ ت و ق = 15 ذ ل ک أ ہ ر م ا ح س ب غ ت و ق
اور ان 15 کلیدی حروف تہجی کی مذکورہ 8 واحد الفاظ میں کل میزان = 30' 3 7 4 2 1 1 2 2 1 1 2 1 1 1 1
میں 1:2 کی نسبت ہے۔

نیز ان 15 قسم کے حروف تہجی میں' حروف شمسی = 5 (ذ ل ت ر س) اور حروف قمری = 10 (ک أ ھ ب م (الف) ح غ و ق) میں بھی 1:2 کی نسبت ہے۔

نیز مذکورہ 15 قسم کے حروف تہجی میں:۔

(4) منقوط (نقطے والے) حروف تہجی = 5 (ذ ب غ ت ق)

(5) اور غیر منقوط حروف تہجی = 10 الف (ل ک أ ہ ر م ا ح س میں بھی 1:2 کی نسبت ہے۔

اسی طرح:۔ مذکورہ 15 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں = 4 حروف حلقی کی میزان = 5 (أ ہ ح غ بالترتیب 2+1+1+1

(ii) اور'' حروف غیر حلقی کی میزان = 25 میں 1:5 کا تناسب ہے۔

(i) نیز مذکورہ 5 منقوط حروف تہجی کی متعلقہ 8 واحد الفاظ میں کل میزان = 8 (ذ ب غ ت ق بہ تعداد 3+2+1+1+1)

(ii) اور مذکورہ 10 غیر منقوط حروف کی ان 8 واحد الفاظ میں کل میزان = 22 (ل ک ا ہ ر م ا ح س و بہ تعداد 7+4+2+1+1+2+2+1+1+1 = 22)

جز (i) 8 اور جز (ii) میں شامل ہر دو ہندسوں 2 اور 2 کی مجموعی میزان = 4 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

اسی طرح: 8 واحد الفاظ کے مندرجہ بالا 15 قسم کے حروف تہجی میں 'واحد حروف تہجی = 8' اور تکراراتی حروف تہجی = 7 میں 1 کا فرق ہے۔ (طاق بمعنی منفرد والے کل کی دو قرین تناسب اجزاء میں تقسیم کا منطقی انداز)

....

اور انکی میزانوں بالترتیب 8 واحد حروف تہجی کی میزان = 8 ہے۔
جب کہ 7 تکراراتی حروف تہجی کی میزان 22 میں شامل دونوں ہندسوں (2 + 2) کی میزان = 4 ہے' ان میں بھی وہی 2:1 کا تناسب ہے۔

....

(B) اسی طرح' قرآن حکیم کی' حروف مقطعات سے شروع ہونے والی 29 سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات کے بعد ان سورتوں کے مذکورہ 13 قسم کے پہلے ذو معنی الفاظ میں سے جو 5 قسم کے تکراراتی الفاظ (یعنی ایک سے زائد سورتوں کے آغاز میں آنیوالے الفاظ) آتے ہیں۔

وَالْكِتٰب	وَالْقُرْاٰن	تَنْزِيْل	تِلْكَ	كِتٰب
2بار	3 بار	5بار	8بار	3بار

ان 5 تکراراتی الفاظ کے کلیدی حروف تہجی کی تعداد اقسام = 12

12 =	أ	ر	ق	ا	و	ي	ز	ن	ل	ب	ت	ك
24 =	1	1	1	2	2	1	1	2	4	2	4	3

اور ان 12 قسم کے حروف کی مذکورہ 5 تکراراتی الفاظ میں میزان = 24 میں بھی 2:1 کا شماریاتی تناسب ہے۔

نیز ان 12 قسم کے حروف تہجی میں = 5 حروف شمسی کی میزان = 12 (ت ل ن ز ر بالترتیب' 4+4+2+1+1=12)' اور 6 حروف قمری کی میزان بھی = 12 = (ک ب ی و ا أ ق بالترتیب 3+2+1+2+3+1=12) مساوی ہے۔
جبکہ حروف شمسی = 5 اور حروف قمری = 6 میں بھی 1 کا فرق ہے۔ (حروف قمری میں الف اور ہمزہ ایک ہی شمار ہوتے ہیں ، لہٰذا انہیں ایک ہی جگہ انڈر لائن دکھایا گیا ہے)

....

نیز ان 12 قسم کے حروف تہجی میں: حروف واحد کی تعداد = 5 (ز ی ق ر أ بہ تعداد 1+1+1+1+1=5)
اور بالمکررات حروف کی تعداد = 7 (ک ت ب ل ن و ا بہ تعداد 3+4+2+4+2+2+2=19)
میں ایک جز (اول) 5 ہے (اعداد قرآن کا ایک منفرد انداز)
نیز جز (i) والے 5 واحد حروف تہجی کی' مذکورہ 5 قسم کے الفاظ میں میزان کل بھی = 5' اور جز ثانی (ii) والے 7 تکراراتی حروف تہجی کی مذکورہ 5 الفاظ میں کل میزان = 19' میں 4:1 کی نسبت سے 1 کا فرق ہے۔ نیز جز اول والے 5 حروف کی میزان بھی = 5' اور جز ثانی والے حروف کی میزان = 19 میں شامل دونوں اعداد (9 + 1) کی میزان = 10 میں 2:1 کا تناسب ہے۔

....

نیز مذکورہ 5 قسم کے مکرراتی الفاظ کے 12 قسم کے کلیدی حروف تہجی میں: منقوط حروف تہجی=6 (ت ب ن ز ي ق) اور غیر منقوط حروف تہجی بھی=6 (ک ل و ا ر أ) برابر ہیں۔

نیز ان حروف تہجی کے متعلقہ 5 الفاظ میں انکی میزانوں (بالترتیب 11 اور 13) میں شامل اعداد (بالترتیب 1 + 1=2 اور 3 + 1=4) میں 1:2 کا تناسب ہے۔

....

حروف مقطعات سے شروع ہونے والی 29 سورتوں کے ابتدا میں، حروف مقطعات کے بعد جو ذی معنی الفاظ آتے ہیں انکی مندرجہ بالا تعداد اقسام=13 میں:۔

(i) واحد (یعنی یک بارگی آنیوالے) 8 الفاظ کے 15 حروف تہجی = 15

حروف تہجی: ق و ت ط ب س ح ا م ر ہ آ ک ل ز =15

ان کی میزان: 3 7 4 2 1 1 2 2 1 1 2 1 1 1 1 =30

(ii) اور مکرراتی (یعنی ایک سے زائد بار آنیوالے) 5 الفاظ کے حروف تہجی= 12

ان میں: عدد 3 کے حوالے سے 5:4 کی نسبت ہے۔

حروف تہجی= ک ت ب ل ن د ی و ا ق ر أ =12

ان کی میزان= 3 4 2 4 2 1 1 2 2 1 1 1 =24

....

نیز ان حروف تہجی (15 اور 12) میں شامل اعداد کی میزانوں بالترتب 5 + 1 کی=6 اور 2 + 1 کی=3 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

مزید بر آں ان دونوں گروپوں کے بالترتیب 15 اور 12 کلیدی حروف تہجی میں:۔

(i) باہم مشترک آنیوالے حروف تہجی کی تعداد اقسام=9 ل ک أ ر ا ب ت و ق

(ii) اور انکے غیر مشترک (یعنی دونوں گروپوں کے انفرادی) حروف تہجی کی تعداد اقسام بھی = 9 مساوی ہے۔

(ز ہ م ح س غ + ن ز ي)

8 واحد الفاظ میں — 5 بالمکررات الفاظ میں

یعنی 8 واحد الفاظ کے 15 حروف تہجی میں=6+ اور 5 مکرراتی الفاظ کے 12 حروف تہجی میں=3، جن میں بجائے خود 2:1 کا تناسب ہے۔

....

(i) باہم مشترک 9 قسم کے حروف تہجی کی= ل ک أ ر ا ب ت و ق

8 واحد الفاظ میں میزان=21= 7 4 2 1 2 2 1 1 1

اور 5 مکرراتی الفاظ میں میزان=20= 4 3 1 1 2 2 4 2 1

میں 1 کا فرق ہے۔ (اعداد قرآن کا ایک اعجازی انداز)

....

نیز 8 واحد الفاظ کے واحد حروف تہجی=4 اور 5 مکرراتی الفاظ کے واحد حروف تہجی=3 میں 1 کا فرق۔

8 واحد الفاظ کے مکرراتی حروف تہجی=5، اور 5 مکرراتی الفاظ کے مکرراتی حروف تہجی=6 میں بھی 1 کا فرق ہے۔

5 تکراراتی الفاظ' کے واحد حروف تہجی = 3 اور تکراراتی حروف تہجی = 6 میں 1:2 کا تناسب ہے۔

8 واحد الفاظ کے 5 تکراراتی حروف تہجی کی میزان = 17 = (ل ک آ ا ب بہ تعداد 7+4+2+2+2=17)

اور 5 تکراراتی الفاظ کے 6 تکراراتی حروف تہجی کی میزان بھی = 17 (ل ک ا ب ت و بہ تعداد 4+3+2+2+4+2=17) برابر ہے۔

نوٹ = درج ذیل سطور سہواً اپنے مقام پر اندراج سے رہ گئی ہیں، انہیں صفحہ 178 — 20 ویں سطر کے بعد پڑھا جائے۔

(i) اول الذکر الم کے حروف (ا ل م) میں سے ایک یا زائد حروف سے متعلقہ 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے موخر الذکر باقی 7 قسم کے مقطعاتی سیٹوں کے حروف تہجی سے باہم مشترک حیثیت سے آنیوالے 5 قسم حروف تہجی کی میزان = 6 (ص ط س ع ق بالترتیب 1+1+2+1+1=6)

(ii) اور مذکورہ 5 مختلف (غیر مشترک) آنیوالے حروف تہجی کی میزان = 18 (ا ل م ر ح بالترتیب 4+4+6+2+2 = 18) میں 1:3 نسبت ہے۔

حروف مقطعات

ایک ممتاز عالم جناب مولانا سید بدرالدین علوی صاحب نے اسلامک کلچر حیدر آباد دکن (بھارت) کی فرمائش پر "اعجاز القرآن اور اسکے وجوہ" کے عنوان سے ایک دقیع مقالہ لکھا ہے. جس میں محققین کے حوالہ سے اعجاز قرآن کے 44 اسباب کی نشاندہی کی گئی ہے اس میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے. کہ قرآن کی حروف مقطعات سے شروع ہونیوالی 29 سورتوں کے شروع میں لائے گئے کلیدی حروف تہجی 14 ہیں جو کل حروف تہجی 28 کے نصف ہیں. شاید ایسا اس لئے ہے کہ قرآن ان کی زبان کے الفاظ سے مرکب ہے. یہ حروف بعد کے نحویوں کی رائے کے مطابق دو قسم کے ہیں. مہموسہ اور مجہورہ. 10 مہموسہ اور باقی 19 مجہورہ ہیں. دونوں قسموں میں سے نصف نصف سورتوں کے شروع میں لائے گئے ہیں. حروف کی ایک اور تقسیم بھی ہے. حلقی و غیر حلقی. پہلے حروف تعداد میں 6 ہیں. اس قسم کے اعتبار سے بھی دونوں قسموں کے نصف نصف حروف سورتوں کے شروع میں موجود ہیں. یہ تقسیمیں نزول قرآن کے بہت بعد دریافت ہوئی ہیں. اس لئے اس متاخر انکشاف کے مطابق سورتوں کا افتتاح اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ قرآن انسان سے بالاتر ہستی کا کارنامہ ہے.

حصہ دوم

قرآن حکیم کی عدیم المثال عظمت وفضیلت کا بیان

گزشتہ صفحات میں مذکور حروفِ قرآن کے مخصوص ومنفرد، متوازن و متعین اور ہمہ جہتی سطح پر مربوط ومحکم کمالات ومحاسن، اور اسکی اعجازی ہمہ گیریت ایسی نا قابل تردید حقیقت ہے جو بلا ابہام اُور مسلسل مشاہداتی طور پر واضح اُور روشن ہے، اُور جس کی صداقت وواقعیت سے کسی بھی مذہب وملت کے ہوشمند وحقیقت پسند فرد بشر کیلئے انکار کا کوئی جواز اُور کوئی توجیہہ ممکن نہیں۔ قرآنی الفاظ وحروف کی بنی نوعِ انسان کی تخلیقی استعداد اور فکری پرواز سے مافوق وماورا ترتیب وتدوین کے ان معجزانہ اوصاف کے مطالعہ ومشاہدہ سے نقطۂ خیال بِلا ساختہ اس جانب مرتکز ہو جاتا ہے کہ جب کلامِ الٰہی کے الفاظ وحروف اُور انکی حرکات واعراب تک کے نظام میں ایسا بیکراں حسنِ توازن وتناسب اور بے مثال ربط وہم آہنگی ہے---- تو اس کے حقیقی معجزہ یعنی اسکے معانی وبیان اُور اس پر مبنی نظامِ عمل میں کیا کچھ نہ ہوگا---- ؟ جو کہ قرآن کریم کا مقصد نزول ہے، ---- چنانچہ آئندہ صفحات میں اس کا تذکرہ، نیز کلام الٰہی کی اعجازی ہمہ جہتی وہمہ گیری کے حوالے سے اس کے احکام وہدایات، اس کی معلومات وواقعات، اس کے علوم ومعارف، اسکی خبروں اُور وعیدوں نیز دیگر امور کے بارے میں اسکے ارشادات وفرمودات کی تابندہ ودرخشندہ صداقت وحقانیت، عظمت وفضیلت اُور اسکے عظیم الشان اثرات وبرکات کی نشاندہی ہوگی جو کسی شک وریب سے بالاتر، اُور یقین وایمان کا محور ہیں، اس ضمن کے آئندہ مضامین ومندرجات از صفحہ 201 تا 210 کی نگارشات بھارت کے مؤقر جریدہ "الرسالہ" (دہلی) کے شکریہ کے ساتھ مستعار ہیں۔ (مؤلف)

قرآنی نظامِ عمل کیا ہے!

پیغمبرِ اسلام، ہادیٔ برحق، ختمُ الرسل، سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی علیہ و آلہ وسلم کا منفرد، یکتا اور عظیم ترین کارنامہ توحید و آخرت کے عقیدہ پر مبنی ایسا مختصر، آسان اور جامع لائحہ حیات (شریعت محمدیؐ) پیش کرنا ہے جو افراد اور اقوام دونوں کی روحانی، عقلی اور معاشی ترقی کا ضامن ہے۔ اور پھر اس پروگرام کے ذریعہ ایک ایسا مثالی معاشرہ اور مثالی مملکت قائم فرمانا ہے، جس کے ہر شعبہ میں اعلیٰ اخلاقی اقدار منعکس تھیں۔

جناب رسالتِ مابؐ اپنی تربیتِ نگاہ اور جوشِ عمل سے 23 برس کے مختصر دور میں اتنی عظیم شخصیتیں وجود میں لائے کہ تاریخ کیلئے ان کے صحیح مقام کا تعین کرنا مشکل ہو گیا۔ کسی اَور دَور میں بیک وقت اتنے عظیم اولیاء اللہ، اتنے عظیم جرنیل، اتنے عظیم سیاست دان، اتنے عظیم حکمران اور اتنے عظیم دانایانِ راز نظر نہیں آتے۔ آفتابِ رسالت نے صحرا کے ذروں کو چمکا کر مہ و نجوم بنا دیا۔

آنجنابؐ کی نگاہِ فیض اثر سے نئے انسان تخلیق ہوئے۔ نئے زمانے وجود میں آئے۔ نئے امکانات کے دروازے کھلے۔ بظاہر انسان وہی تھے مگر ان کے عقائد، عزائم، افکار، محسوسات، مقاصد، اطوار سب بدل گئے۔ آپؐ نے ایک لاکھ چوبیس یا چوالیس ہزار قدسی انسان پیدا کیے، جن میں سے ہر ایک مزدور سے گورنر اور سپاہی سے سپہ سالار تک ___ ولی اللہ تھا۔ حضورؐ سے قبل تشریف لانے والے خاص پیغمبروں کی زندگیوں پر نظر ڈالیے۔ انہوں نے اپنے کتنے ساتھی بنائے اور ان کے ساتھیوں نے کہاں تک ان کا ساتھ دیا۔ پھر حضورؐ کے صحابہ کرامؓ پر نظر ڈالیے۔ ان کی تعداد دیکھیے۔ ان کی جان فروشی دیکھیے۔ ان کا ایثار دیکھیے۔ ان کا نامساعد حالات کے پہاڑوں سے ٹکرا جانا دیکھیے۔ ان کا سمندروں میں گھوڑے دوڑا دینا دیکھیے۔

آپؐ کی تربیت کی ایک اور شان یہ ہے کہ اپنے ہر صحابی کو اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگ دیا، مگر ساتھ اس کی انفرادی خوبیاں بھی برقرار رکھیں۔ اس کی انفرادیت ختم نہ کی۔

سیزر بڑا فاتح گِنا جاتا ہے، کیونکہ اس نے مصر فتح کیا۔ سکندر "اعظم" ہے، کیونکہ وہ فاتح ایران ہوا۔ آپؐ کے ادنیٰ غلاموں نے ایران و روم و مصر کو پاؤں تلے روند ڈالا۔

پہلے بھی تو یہی عرب تھے۔ اس وقت وہ کیوں نہ فاتح بن گئے۔ کس شخصیتؐ نے توانائی کے اس بے پناہ سمندر کا دروازہ کھولا۔ فتوحات کا ایک سیلِ رواں اٹھا، جس نے جدھر رخ کیا، اسے کوئی روک نہ سکا۔ فتوحات سے زیادہ حیران کن چیز فتوحات کے دوران ان کا طرزِ عمل تھا۔ نہ غرور، نہ تکبر، نہ ظلم، نہ زیادتی، نہ ہوسِ اقتدار، نہ عورتوں پر ہاتھ اٹھایا، نہ بچوں پر، عین فتح کے وقت مفتوحین کی عزت و عصمت اور جان و مال کی حفاظت کی۔ چشمِ فلک نے آج تک ایسی مخلوق نہیں دیکھی جو اس قدر قوی، بہادر اور بااقتدار ہونے کے ساتھ ساتھ اتنے نیک، حق پرست اور غریب پرور ہوں۔

کلام الٰہی کی لازوال حقانیت وفوقیت کا آفاقی چیلنج

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت وعظمت کی نشانیاں کائنات کے ذرے ذرے سے عیاں ہیں اور اس ذاتِ کبریا کی طرف سے بنی نوع انسان کی رہنمائی کیلئے نبی آخرالزماں سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والے کامل واکمل ضابطہ حیات... قرآن حکیم کے آفاقی وسرمدی علوم ومعارف کی تابانی وضوفشانی عالم انسانیت کیلئے تا قیامت مشعل راہ اور نوید فلاح ہے۔ قرآن کی ہر جہت معجزہ، اور اسکا ہر معجزہ اسکے کلام الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔ قرآن مجید کے فرمودات ہدایت وبرہان کا مدار اور صداقت وحقانیت کا معیار ہیں۔

چند سال پیشتر سعودی حکومت نے اسلامی معارف اور جدید سائنسی تحقیقات واکتشافات کے حوالے سے ایک اعلیٰ سطحی عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں دنیا کے ممتاز ومعروف سکالرز، سائنسدانوں اور شعبہ طب کے عالمی شہرت یافتہ ماہرین کو مدعو کیا گیا، اس سیمینار میں کنگ عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ کے میڈیکل کالج کے شعبہ اناٹومی (قسم تشریح) کے پاکستانی نژاد انچارج پروفیسر ڈاکٹر نواب محمد خان نے انسانی تخلیق یعنی ایمبریالوجی (Embryology) پر اپنا ریسرچ پیپر (تحقیقاتی مقالہ) پیش کیا اور قرآن مجید کی سورۃ مؤمنوں کی آیات 12 تا 14 کا ترجمہ اور تشریح بیان کی (ترجمہ: ''ہم نے بنایا انسان کو چنی ہوئی مٹی سے، پھر ہم نے رکھا اس پانی کو بوند کر کے ایک ٹھکانے میں، پھر بنایا اس بوند سے جما ہوا خون، پھر بنائی اس جمے ہوئے خون سے گوشت کی بوٹی، پھر بنائیں اس بوٹی سے ہڈیاں، پھر پہنایا ان ہڈیوں کو گوشت، پھر اٹھا کھڑا کیا اس کو ایک نئی صورت میں'') پروفیسر صاحب موصوف نے ان آیات مبارکہ کی تشریح کرتے ہوئے وضاحت کی کہ انسانی تخلیق کے بارے میں سب سے پہلے جس کتاب نے آگاہی دی وہ قرآن مجید فرقان حمید ہے۔ اس وقت تک میڈیکل سائنس ان رازوں سے ناآشنا تھی جو چودہ سو سال پہلے رسول اللہ ﷺ کی لسان صدق سے ادا ہوئے۔ یہ سات انقلابات جس سے انسان اپنی تخلیق کے دوران گذرا، اس کا ایمبریالوجی (علم تخلیق) کے طالب علم کو اب علم ہوا ہے۔

اس کانفرنس میں تھائی لینڈ کی چنگ ہائی یونیورسٹی کے شہرت یافتہ پروفیسر تاجا تاج، جن کا بدھ مذہب سے تعلق تھا ان معلومات پر بڑی حیرت کا اظہار کیا، انہوں نے ازراہ تحقیق قرآن حکیم کی مذکورہ آیات کا انگریزی ترجمہ بھی بغور پڑھا تو وہ اس قدر متاثر ہوئے کہ دوران کانفرنس کھڑے ہو کر قرآن پاک کے برحق ہونے کا اعلان کیا اور مسلمان ہو گئے۔ دیگر شرکائے کانفرنس بھی اس پر بڑے متاثر ومتحیر ہوئے۔ اس کانفرنس میں موجود کینیڈا کی ایک ممتاز شخصیت پروفیسر کیتھ مور کی ایمبریالوجی کے موضوع پر لکھی ہوئی کتاب کا علمی حلقوں میں خاصا چرچا وشہرہ ہے۔ جب جینون مادر کے تخلیقی مراحل کے بارے میں قرآن حکیم کے فرمودات سے اسکے مضمون کے متعلق جدید معلومات کا علم ہوا جو انسان کی پیدائش کے ابتدائی مراحل کے متعلق ہیں تو وہ بڑا حیران ہوا کیونکہ یہ مراحل ہماری آنکھ تو نہیں دیکھ سکتی ان کو دیکھنے کے لئے خوردبین چاہیے جو صرف دوسو سال پہلے کی ایجاد ہے۔ تو پیدائش کے مراحل کا کیسے پتہ چلا۔ آج سے چودہ سو سال پہلے تو خوردبین کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ ڈاکٹر کیتھ مور لفظ علقہ پر بہت متجسس ہوئے، اسے سمجھنے کے لئے ڈکشنریاں دیکھیں پھر میوزیم میں جا کر اس کی شکل دیکھی تو عین اسی طرح یعنی جس طرح قرآن کریم نے بتائی ان سب مشاہدات نے پروفیسر کیتھ مور کو مجبور کیا کہ وہ اپنی کتاب کو قرآن کریم کے بتائے ہوئے خاکہ کے مطابق تبدیل کرے۔ چنانچہ اس نے اپنی کتاب کے نئے ایڈیشن کا نام The Developing Human With Islam رکھا۔

پروفیسر کیتھ مور نے یہاں سے فارغ ہو کر کینیڈا پہنچنے پر پریس کانفرس کی، اور 14 سو سال قبل قرآن حکیم کے بیان فرمودہ ارشادات ومعلومات سے لوگوں کو آگاہ کیا۔ نیز اس ضمن میں ان کا ایک اعترافی بیان بعنوان ''قرآن ایک الہامی کتاب ہے'' متعدد اخبارات وجرائد میں شائع ہوا۔

حودیہ میں منعقدہ مذکورہ صدر کانفرنس میں صداقتِ قرآن کے ضمن میں ''بائبل، قرآن، اور سائنس'' کے عنوان سے عالمی شہرت و پذیرائی پانے والی کتاب کے مصنف اور فرانس کے صف اول کے سرجن اور سائنسدان ڈاکٹر موریس بوکائے نے بھی خطاب کیا۔ جو متعدد عالمی سیمینارز میں اس موضوع پر لیکچرز دے چکے ہیں، نیز ان کے مضامین و مقالات بین الاقوامی پرنٹ میڈیا کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ سعودی عرب میں منعقدہ مذکورہ سیمینار میں جدہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر نواب محمد خان نے اپنے دوسرے مقالہ میں سورۃ زمر کی آیت 6 (''اس نے تمہاری ماؤں کے رحم میں ایک حالت سے دوسری حالت میں تخلیق کیا، اور اس تمام عرصہ میں تاریکی کے تین پردے تمہیں گھیرے رہے۔۔۔'') کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ ابتدائی زمانوں میں مفسرین کو اس بات کو سمجھانے میں دقت پیش آئی ہوگی، کیونکہ اس وقت اطباء و حکماء بچے کے ان تخلیقی مراحل سے کما حقہ واقف نہ تھے، مگر آج ''علم تخلیق'' یعنی ایمبریالوجی نے اُن تاریک پردوں کو پوری طرح سے واضح کر دیا ہے، جو کہ قدرتِ الٰہی سے رحم مادر میں نشو ونما پانے والے بچے کے بیرونی ماحول کی نقصان دہ چیزوں سے تحفظ کا ذریعہ ہیں۔ سب سے پہلا پردہ پیٹ کی دیوار ہے جو کئی تہوں پر مشتمل ہوتی ہے اور بچے کو باہر کی نقصان دہ شعاعوں سے بچانے کے کام آتی ہے۔ دوسرا پردہ رحم مادر کی دیوار اور تیسرا پردہ مشیما اور اسکی جھلیاں ہیں۔ بچہ ماں کے پیٹ میں نیند کی حالت میں ہوتا ہے، یہ تینوں پردے بچے کو اندھیرے میں رکھتے ہیں اور یہ قدرتی امر ہے کہ انسان سونے کیلئے اندھیرا پسند کرتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کے تیسرے مقالہ کا موضوع سورۃ عبس کی آیت نمبر 20 تھی **ثُمَّ السَّبِيلَ يَسَّرَهُ** (ترجمہ: ''پھر ہم نے تمہارے پیدائش کے راستہ کو آسان بنایا) چھ یا سات پونڈ کے بچے کی ولادت کا عمل سوئی کے ناکے سے ہاتھی گزارنے کا مصداق......اور قدرتِ الٰہی کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس عمل کو ممکن اور آسان بنانے کیلئے جسم میں خامرہ (Hormone) جسکا نام ری لکسن (Relaxin) ہے اور دوسرا خامرہ (Oxitogin) پیدا فرمایا، جس سے ولادت کا عمل باآسانی ممکن ہوجاتا ہے۔

غلبہ روم: جب نبی کریم ﷺ نے مکہ میں اعلانِ نبوت و دعوت اسلام کا آغاز فرمایا تو اسلام قبول کرنے والے خوش نصیبوں کی تعداد اتنی کم تھی کہ انہیں انگلیوں پہ گنا جاسکتا تھا، اور جنکا عموماً غریب یا درمیانے طبقہ سے تعلق تھا، یہی وجہ ہے کہ مشرکین مکہ ان پر بڑی دیدہ دلیری سے طرح طرح کے مظالم ڈھا رہے تھے، جبکہ مسلمان مشرکین کے ساتھ مقابلہ کرنے کی پوزیشن میں بھی نہ تھے اور کجا یہ امکان کہ مسلمان عنقریب اس دور کی عالمی سپر طاقت......روم پر غالب آجائیں گے؟ یہ امکان کسی کے خیال وخواب میں بھی نہ آسکتا تھا لیکن انہی حالات میں قرآن حکیم کی سورت الروم نازل ہوتی ہے، جس کے ذریعے دنیا کی وسیع وعریض مملکت روم پر مسلمانوں کے غلبہ کی عظیم (مگر بظاہر خلاف توقع) خوشخبری سنائی جاتی ہے۔

کہاں خون کے پیاسے دشمنوں میں گھری ہوئی مسلمانوں کی مختصر سی جماعت اور کہاں لاکھوں سپاہ کے لشکر جرار سے لیس روم جیسی وسیع وعریض سلطنت، لیکن بظاہر ایسے ناممکن اور ناقابل قیاس تناظر میں قرآن پاک نے مسلمانوں کے روم پر غلبہ کی عظیم پیشگوئی وخوشخبری اس کامل وثوق واعتماد کے ساتھ فرمائی کہ سورۃ الروم کا '**الم** کے بعد' آغاز ہی ''غلبت الروم'' کے بلند آہنگ الفاظ اور واضح اعلان کے ساتھ فرمایا گیا۔

نزول سورۃ الروم کے وقت بظاہر ناسازگار اور بعید الامکان زمینی حالات وحقائق کے باوجود دنیا نے دیکھ لیا کہ کچھ ہی عرصہ بعد ہزاروں مسلمانوں کے لشکر نے لاکھوں رومیوں کے لشکر جرار کو شکست دے کر روم پر غلبہ حاصل کر لیا۔ اور اس طرح بموجب فرمان الٰہی کتاب لاریب کی یہ پیشین گوئی بھی پوری ہو کر رہی۔

فرعون کی ''آسمانی سیڑھی'': مولانا عبدالماجد دریابادی علیہ الرحمتہ کے شہرہ آفاق جریدے ''صدق جدید'' (لکھنوء) میں ''اہرام مصر کے کتبات

سے قرآن کی شاہدی'' کے زیر عنوان ایک مضمون شائع ہوا، جس میں ممتاز ماہرین مصری آثار قدیمہ سی آئی اے ایڈورڈس کی کتاب The Pyrimid of Egypt (احرام مصر) اور سر پاٹیو کی کتاب Religious Life in Ancient Egypt (مذہبی زندگی قدیم مصر میں) کے مستند حوالوں سے دور حاضر میں دریافت ہونے والے فراعنہ مصر کے ادوار کے تاریخی کتبوں سے یہ ثبوت پیش کیا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون نے اپنے عقیدہ کے مطابق اپنے میر تعمیر کے زیر اہتمام آسمان کے ''دیوتاؤں'' تک پہنچنے کیلئے آسمانی زینہ تیار کروا رکھا تھا۔ (فرعون خود کو دیوتاؤں کا اوتار بمعنی ''خدا'' ہونے کا دعویٰ کرتا تھا)۔

ماہرین فن کی اس تحقیق کو ذہن میں رکھئے اور اسکے بعد الکتاب (قرآن حکیم) کو کھول کر پڑھئے:۔

وقال فرعون......الكاذ بين۔ (سورۃ القصص پ ۲۰ آیت ۳۸)

''اور فرعون نے کہا کہ اے درباریو! مجھے تو اپنے سوا کوئی معبود تمہارا معلوم نہیں۔ تو اے ہامان میرے لئے مٹی کو آگ میں پکا، پھر میرے لئے ایک بلند عمارت بنا۔ تا کہ میں موسیٰ کے خدا کو جھانک دیکھوں، اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں''۔

فرعون جب موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ ودعوت توحید سے بہت جز بز ہوا، تو آخر میں اپنے درباریوں کے سامنے اپنے میر تعمیر سے یہ فرمائش کی ذرا میرے لئے پکی اینٹوں کا ایک ایسا بلند منارہ بناؤ۔ جس پر چڑھ کر ہم موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھیں، اور دوسری جگہ یوں ارشاد ہوا ہے:

وقال فرعون.....كاذ با (سورۃ المومن پ ۲۴ آیت ۲۸)

(''اور فرعون نے کہا کہ اے ہامان میرے لئے ایک بلند عمارت بنا، تا کہ میں آسمانوں کی راہوں تک پہنچ کر موسیٰ کے خدا کو جھانک دیکھوں اور میں تو موسیٰ کو جھوٹا ہی سمجھتا ہوں''۔)

عرب کا ایک امی اپنے ملک کی نہیں دوسرے ملک کی اور وہ بھی اپنے زمانے کی نہیں، سینکڑوں ہزاروں سال قبل کے متعلق اتنی باریک وجزئی تاریخی معلومات بھلا از خود رکھ سکتا تھا؟ اعجاز قرآنی پر استدلال اسکی فصاحت، بلاغت اور پیش خبریوں وغیرہ کے لحاظ سے برابر کیا ہی جاتا رہا ہے۔ اس خاص پہلو سے علمی استدلال اسکے اعجاز کا کیا کسی دوسرے سے کچھ کم ہوگا؟ اس نے غیر قوموں کے متعلق جو کچھ بھی کہہ دیا ہے۔ کتنی باریک جزئیات کی حد تک صحیح ومحکم ہی کہا ہے! ایسا کلام تو بس اسی کا ہوسکتا ہے۔ جس کے سامنے کوئی غیب سرے سے غیب ہی نہ ہو۔ ہر غیب اس کے لئے حضور ہی کے حکم میں ہو۔

ایک لفظ پر ذرا ابھی اور غور کرتے جائیے۔ سورۃ قصص والی آیت میں **اوقدلی من الطين** کا بھی اضافہ ہے۔ آگ سے پکی ہوئی اینٹ کہنے کی ضرورت کیا تھی؟ کچھ نہ کہا جاتا یا پتھر ہی کہا جاسکتا تھا۔ اور شاہی عمارتیں دنیا میں عموماً پتھر کی ہوتی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ دکھانا تھا کہ اس کلام عزیز میں کوئی بات اٹکل پچو نہیں۔ مصری تمدن کی شہرت پتھر کے کام کی نہیں اینٹ ہی کے کام کی ہے۔ جیسا کہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا اور انسائیکلو پیڈیا سلیکا وغیرہ میں صراحت موجود ہے۔

<u>فرعون کی لاش:</u> قرآن حکیم میں اعلان کیا گیا (ترجمہ ''سو آج بچائے دیتے ہیں ہم تیرے بدن کو، تا کہ تو اپنے پچھلوں کے واسطے نشانی ہو اور بے شک بہت سے لوگ ہماری قدرتوں پر توجہ نہیں دیتے'') سورۃ یونس۔92

قرآن کا یہ اعلان وفرمان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کی لاش کو بچا کر رکھنے کے بارے میں ہے جو حضرت موسیٰ کا تعاقب کرتے

ہوئے اپنے لاؤ لشکر سمیت دریائے نیل میں ڈوب کر ہلاک ہوا تھا۔جس وقت قرآن نے یہ اعلان کیا اس وقت فرعون کے جسم کے بارے میں دنیا کو کچھ بھی معلوم نہ تھا۔لہذا یہ تاریخی حقیقت کے متعلق بظاہر ایک نہایت پُر خطر بیان تھا۔لیکن تقریباً چار ہزار برس بعد 1898 میں اس فرعون کا مومیائی (حنوط) شدہ جسم حیرت انگیز طور پر مصر کے ایک احرام سے برآمد ہو گیا آج وہ قاہرہ کے قومی میوزیم میں مشاہدہ عام کیلئے موجود ہے۔

اٹھارویں صدی عیسوی کے اواخر میں حکومت مصر نے فرعونوں کے مردہ اجسام کے مطالعہ کیلئے دنیا کے ممتاز ماہرین اور سائنسدانوں کو مصر آنے کی دعوت دی، وہ فرعونوں کی حنوط شدہ لاشوں (ممیوں) کے مطالعہ اور کیمیکل پروسیس کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ ان میں سے ایک فرعون ایسا ہے جو پانی میں ڈوب کر ہلاک ہوا تھا، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا فرعون میمی پاتھ (Memepath) تھا۔

یعنی چودہ سو برس قبل قرآن پاک فرعون کے ڈوبنے کا ذکر کرتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ ہم ضائع کرتے ہیں یا غرق کرتے ہیں تیرے بدن کو، بلکہ یہ کہتا ہے کہ نجات دیتے ہیں یا بچائے دیتے ہیں۔انجیل میں بھی فرعون کے ڈوبنے کا واقعہ درج ہے،لیکن اس کے جسم کی حفاظت کا کوئی حوالہ نہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں بھی فرعون کے جسم کے بارے میں کچھ علم نہ تھا، تقریباً چودہ صدیوں تک مسلمانوں نے فرعون کے جسم کو جانے بغیر سورۃ یونس کی اس آیت پر ایمان رکھا، یہاں تک کہ ہمارے دور میں یہ بات چشم دید حقیقت بن گئی۔

قرآن کی پیش خبریوں کا تذکرہ ہو یا اس کے دیگر علوم معارف کے اعجازی اوصاف و محاسن کا حوالہ، اس کا ہر شعبہ اس کے کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل، اور قرآن کو کلامِ بشر سے ممتاز و ممیز کرنے والا ہے۔

اسی طرح اسلامی احکام و شعائر کی حکمت و مصلحت اور افادیت و جامعیت بھی برحق اور عالم برزخ و آخرت کی خبریں اور وعیدیں بھی شک و شبہ سے بالاتر ہیں۔

<u>عقیدہ توحید:</u> قرآن میں اعلان کیا گیا کہ کائنات کا خالق صرف ایک ہے۔ایک ہی عظیم ہستی ہے جس نے پوری کائنات کو تخلیق کیا ہے اور وہی تنہا اس کو چلا رہا ہے۔مگر مشرکین نے اس کی تردید کی۔جدید سائنسی تحقیقات نے بتایا کہ بظاہر تنوع کے باوجود پوری کائنات ایک ہی قسم کے اجزاء سے ترکیب پا کر بنی ہے، اور وہ ایٹم ہے۔اسی طرح مزید تحقیق نے بتایا کہ پوری کائنات ایک ہی محکم قانون کے تحت چل رہی ہے۔اس میں کئی الگ الگ قوانین کی کارفرمائی نہیں۔اس طرح شرک کا مفروضہ بے بنیاد ثابت ہو گیا اور توحید کا عقیدہ ایک علمی حقیقت کے طور پر ثابت شدہ بن گیا۔

<u>تخلیق کائنات:</u> قرآن میں کہا گیا ہے کہ کائنات ابتدأ حالتِ رتق میں تھی، پھر اس کا فتق کیا گیا (الانبیاء ۳۰) نزول قرآن کے وقت یہ انوکھی بات تھی۔مزید یہ کہ وہ پر خطر پیشین گوئی کی حیثیت رکھتی تھی۔کیونکہ اگر وہ علمی مشاہدہ میں صحیح ثابت نہ ہوتو اس کے بعد پورا قرآن مشتبہ ہو جاتا۔مگر بیسویں صدی کے نصف ثانی میں پہنچ کر خالص سائنسی طور پر ثابت ہو گیا یہ عین مطابق واقعہ بیان تھا۔آج قرآن کی یہ پیشین گوئی بگ بینگ نظریہ کی حیثیت سے سائنس کا ایک مسلمہ نظریہ بن چکی ہے۔

ج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے کسی کے تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ کائنات ابتدأ میں دھواں ہی دھواں تھی اور اس میں سے اجرامِ فلکی پیدا کئے ئے۔جدید سائنس یہ کہتی ہے کہ کائنات کی تشکیل ایسے گیسی مادے سے ہوئی تھی جو ہائیڈروجن اور ہیلیم جیسے عناصر سے مرکب تھا۔اور آہستہ آہستہ ردش کررہا تھا۔یہ انجام کار متعدد ٹکڑوں میں بٹ گیا۔اس دور کے سائنس دانوں نے اس دھوئیں کو اب بھی دیکھا ہے اور مشاہدہ کر رہے ہیں کہ س طرح آج تک ستارے بن رہے ہیں۔دیکھئے ڈیڑھ ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو کیا علم عطا فرمایا۔ارشاد باری ہے: پھر وہ

آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت محض دھواں تھا۔اس نے آسمان اور زمین سے کہا: وجود میں آ جاؤ، خواہ تم چاہو یا نہ چاہو، دونوں نے کہا ہم آ گئے فرمانبرداروں کی طرح (حم السجدہ:۱۱)

موریس بکائے ''بائبل قرآن اور سائنس'' میں لکھتے ہیں:۔

کائنات کے ابتدائی مرحلے میں دخان (دھوئیں) کی موجودگی جس کا حوالہ قرآن مجید میں موجود ہے اور جس سے مراد مادے کی گیسی حالت ہے صریحاً اس ابتدائی تخلیق کے تصور سے مطابقت رکھتی جو جدید سائنس نے پیش کیا ہے''۔

زندگی کی ابتدا پانی سے: دور جدید کے سائنس دان اس بات پر متفق ہیں کہ زندگی کی ابتدا پانی سے ہوئی۔ پانی تمام جاندار خلیات کا جزو اعظم ہے اور اس کے بغیر زندگی ممکن ہی نہیں۔ جب کسی دوسرے سیارے پر زندگی کے امکان پر بحث کی جاتی ہے تو پہلا سوال ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ کیا وہاں حیات کو قائم رکھنے کے لیے کافی مقدار میں پانی موجود ہے۔ جرمنی کا ایک ماہر ارضیات ابراہام ورنر (1750ء۔1817ء) تمام تبدیلیوں کو ایک ہی سبب یعنی پانی کی طرف منسوب کرتا ہے اور کہتا ہے: پہاڑوں کی تعمیر پانی کی وجہ سے ہوئی تھی۔ پانی میں سے وہ گیس بنی جو بطن زمین کے مواد کو باہر لاتی تھی اور پہاڑوں کی آتش فشانی میں بھی پانی کا دخل تھا''۔

جس زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا کسی شخص کے علم میں یہ بات نہیں تھی کہ زندگی کی ابتدا پانی سے ہوئی لیکن قرآن مجید میں یہ بات وضاحت کے ساتھ بیان کر دی (سورت النساء۲۱ آیت ۳۰) موریس بکائے لکھتے ہیں کہ قرآن میں شامل حیات کے ابتدا کے تمام بیانات جدید سائنسی علوم سے پوری طرح مطابقت رکھتے ہیں، زندگی کی ابتدا سے متعلق جو تصورات نزول قرآن کے وقت عام طور پر رائج تھے، ان میں سے کوئی بھی قرآن کے متن میں مذکور نہیں۔

تمام اشیاء جوڑا جوڑا: اس دور میں سائنسدانوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ تمام نباتات میں بھی ہر چیز جوڑا جوڑا ہے۔۔۔ایک نر ہے اور ایک مادہ ....یہ بات اس زمانے میں جب کہ قرآن مجید نازل ہو رہا تھا کسی شخص کو بھی معلوم نہ تھی لیکن اس کتاب مقدس میں یہ بات وضاحت کے ساتھ بیان کر دی گئی۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

''پس ہم نے پودوں اور نباتات کے اچھے جوڑے بنائے'' (لقمان:۱۰)

''اسی نے ہر طرح کے پھلوں کے جوڑے پیدا کئے'' (الرعد:۳)

''پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کئے، خواہ وہ زمین کی نباتات میں ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (نوع انسانی میں سے) یا ان اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں''۔ (یسین:۳۱)

بلندی پر سانس کی تنگی: جس زمانے میں قرآن مجید نازل ہوا، لوگوں کا خیال تھا کہ جو شخص بلندی کی طرف جائے گا اسے زیادہ تازہ ہوا، زیادہ فرحت اور زیادہ خوشی حاصل ہوگی لیکن جدید دور میں جب انسان نے ہوائی جہاز ایجاد کیا اور وہ تیس چالیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرنے لگا تو اسے پتہ چلا کہ بلندی پر جاتے ہوئے اسے نسبتاً کم آکسیجن مہیا ہوتی ہے اور سانس لینے میں بہت دشواری پیش آتی ہے۔اس شدید گھٹن سے بچنے کے لئے ہوائی جہازوں میں مصنوعی طور پر آکسیجن پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں اس قدر بلندی پر جانے کا تصور تھا نہ ہی آکسیجن اور کاربن ڈائی آکسائیڈ، کا لیکن قرآن مجید میں یہ آیت ہمیں حیرت میں ڈال دیتی ہے۔''پس (یہ حقیقت ہے کہ) (بقیہ صفحہ 211 پر)

قرآن خدا کی کتاب

اَللّٰہ تعالٰی نے قرآن میں اس کی بابت یہ اعلان کیا تھا کہ --- جن لوگوں نے نصیحت کی اس کتاب کا انکار کیا جب کہ وہ ان کے پاس آگئی' اور بے شک یہ ایک زبردست کتاب ہے۔ اس میں باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے اور نہ اس کے پیچھے سے۔ یہ حکیم و حمید کی طرف سے اتاری گئی ہے (حم السجدہ ۴۱ - ۴۲)

تقریباً" ڈیڑھ ہزار سال پہلے جب قرآن اترا اس وقت ان الفاظ کی حیثیت ایک پیشین گوئی کی تھی۔ آج یہ پیشین گوئی ایک تاریخی واقعہ بن چکی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب ایک استثنائی نوعیت کی کتاب ہے۔ وہ ایک ایسے خدا کیطرف سے بھیجی گئی ہے جو تمام طاقتوں سے زیادہ بڑی طاقت کی حیثیت رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر قسم کے مخالفانہ حالات کے باوجود یہ ممکن نہ ہو سکا اس میں کوئی دخل اندازی یا بگاڑ واقع ہو' نہ براہ راست اور نہ بالواسطہ۔

یہ کوئی سادہ سی بات نہیں۔ یہ ایک انتہائی غیر معمولی بات ہے۔ اس قسم کے ایک واقع کو اسباب کی دنیا میں ظہور میں لانے کے لیے کائنات کی طاقتیں درکار ہیں۔ اس کو صرف خداوندِ عالم ہی ظہور میں لاسکتا ہے۔ اور یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ قرآن خداوندِ عالم کی کتاب ہے۔

اس پیشین گوئی کو عالمِ اسباب میں واقعہ بننے کے لیے ضروری تھا کہ ایک طاقت ور انسانی گروہ مستقل طور پر اس کی پشت پر موجود رہے۔ پچھلے نبیوں کی تعلیمات اور اس کی تعلیمات میں غیر مطابقت پیدا نہ ہو۔ کوئی ادیب یا مفکر قرآن کا جواب لکھنے پر قادر نہ ہو۔ کوئی نئی نبوت نبوتِ محمدیؐ کی حریف بن کر نہ ابھر سکے۔ علومِ انسانی کا ارتقاء اس کی کسی بات کو کبھی غلط ثابت نہ کرے۔ تاریخ کا اتار چڑھاؤ کبھی اس پر اثر انداز نہ ہونے پائے۔ قرآن کی زبان (عربی) ہمیشہ ایک زندہ زبان کی حیثیت سے باقی رہے۔ وغیرہ

قرآن کے نزول کے بعد سے اب تک کی لمبی تاریخ بتاتی ہے کہ یہ تمام اسباب حیرت انگیز طور پر اس کے حق میں جمع رہے ہیں۔ قرآن کے سوا کوئی بھی دوسری کتاب ایسی نہیں جس کے حق میں یہ غیر معمولی واقع پیش آیا ہو۔

قرآن کا یہ استثنائی معاملہ اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ قرآن خدا کی کتاب ہے وہ کسی جِن یا کسی انسان کی تصنیف نہیں۔

دورِ اول میں مکہ میں قرآن اور حاملینِ قرآن انتہائی کمزور تھے مکہ کے طاقت ور مخالفین اگر اپنے منصوبے میں کامیاب ہوجاتے تو قرآن کی کہانی مکہ سے شروع ہو کر مکہ میں ہی ختم ہوجاتی۔ مگر اس کے بعد معجزاتی طور پر اہل مدینہ (انصار) اس کی حمایت پر کھڑے ہوگئے اور قرآن کی تاریخ آگے بڑھ گئی۔

پیغمبرِ اسلام ﷺ کی وفات کے بعد دوبارہ قرآن کی حالت' حضرت عائشہؓ کے الفاظ میں' ایسی ہوگئی جیسے سردیوں کی بارش میں بھیگی ہوئی بکری۔ مگر اس کے بعد اعاجم (بیرونِ عرب کی قومیں) بہت بڑی تعداد میں قرآن کے دین پر ایمان لائیں اور اس کی تاریخ کا سفر دوبارہ مزید تیزی کے ساتھ جاری ہوگیا۔

اس کے بعد مختلف سلطنتیں قائم ہوئیں۔ ان کے درمیان باہمی طور پر سخت اختلافات رہے۔ حتٰی کہ بعض اوقات ایک مسلم گروہ دوسرے مسلم گروہ کا جانی دشمن ہوگیا۔ مگر جہاں تک قرآن کا تعلق ہے' اس کی حفاظت اور اس کے احترام میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ہر جماعت اور ہر حکمران اس کو اپنے لیے فخر سمجھتا رہا کہ وہ قرآن کا خادم اور محافظ بنا رہے۔

عباسی سلطنت کے بعد وحشی منگول عالم اسلام پر چھاگئے۔ بظاہر ایسا معلوم ہونے لگا کہ وہ تاریخ کو الٹی سمت میں چلانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ مگر پچاس سال کے اندر یہ معجزہ پیش آیا کہ خود قرآن نے ان فاتحین کو مسخر کرلیا۔ ان کی اکثریت قرآن کے دین میں داخل ہو کر قرآن کی خادم بن گئی۔

اس کے جلد ہی بعد ترک ابھرے۔ انھوں نے عظیم عثمانی خلافت قائم کی جو یورپ سے ایشیا تک پھیلی ہوئی تھی۔ ان میں بہت سی کمزوریاں تھیں۔ علم کے اعتبار سے بھی وہ بہت پیچھے تھے۔ مگر جہاں تک قرآن کا تعلق ہے، وہ آخری حد تک قرآن کے وفادار بنے رہے، قرآن کی خدمت اور حفاظت میں وہ ہمیشہ پوری طاقت کے ساتھ سرگرم عمل رہے۔

بیسویں صدی میں جدید صنعتی انقلاب نے حاملینِ قرآن کو اتنے پیچھے دھکیل دیا کہ وہ کسی بھی موثر کارروائی کے قابل نہ رہے۔ مگر عین اس وقت "پٹرول" کی طاقت ظاہر ہوئی۔ صنعتی نظام کا ایندھن پٹرول تھا اور اس پٹرول کا ۸۵ فیصد حصہ حاملینِ قرآن کے قدموں کے نیچے جمع ہوگیا۔ اس طرح موجودہ زمانہ میں پٹرول کی قدرتی نعمت قرآن کی حامی بن کر کھڑی ہوگئی۔ قرآن دوبارہ اس قابل ہوگیا کہ وہ تاریخ میں اپنی پیش قدمی کو بدستور جاری رکھ سکے۔

سچائی کو پانے والا

معانی کی دنیا خدا کے جلووں کی دنیا ہے۔ کون ہے۔ جو خدا کے جلووں کو انسانی زبان میں بیان کرسکے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں الفاظ ختم ہوجاتے ہیں وہاں سے معانی کا آغاز ہوتا ہے۔ ہم جب کسی معنی کو بیان کرتے ہیں تو ہم اس کو بیان نہیں کرتے بلکہ اس کو کچھ گھٹادیتے ہیں۔ اس کے اوپر ایک لفظی پردہ ڈال دیتے ہیں۔

کسی بامعنی حقیقت کو کوئی شخص محض اس کے الفاظ سے سمجھ نہیں سکتا ایک اندھا شخص کسی کے بتانے سے یہ نہیں جان سکتا کہ پھول کیا ہے اسی طرح ایک شخص جس نے معنوی حقائق کو دیکھنے کی صلاحیت اپنے اندر نہ جگائی ہو وہ معنوی حقائق سے باخبر نہیں ہوسکتا خواہ ڈکشنری کے تمام الفاظ اس کے سامنے دہرادیئے جائیں خواہ قاموس المعانی کی تمام جلدوں کو اسے پڑھادیا جائے۔

قران میں ارشاد ہوا ہے کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں مگر اس کتاب سے ہدایت اسی کو ملتی ہے جو اپنے اندر تقویٰ کی صفت رکھتا ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ سچائی اسی کو ملتی ہے جس کے دل میں سچائی کی کھٹک موجود ہو جو شخص سچائی کی تلاش میں ہو سچائی جس کی ضرورت بن گئی ہو جو سچائی کو پانے کیلئے اتنا بیقرار ہو کہ وہ اسی کی یاد لیکر سوتا ہو اور اسی کی یاد لیکر جاگتا ہو جو آدمی اس طرح سچائی کا طالب ہو قران اس کیلئے ہدایت بنتا ہے۔

ایسا شخص گویا ہدایت کا نصف راستہ طے کرچکا ہے وہ اپنے اندر چھپے ہوئے عہدِ الست کی خدائی آوازوں کو سن رہا ہے، وہ اپنے اندر اس صلاحیت کو بیدار کرچکا ہے جو معانی کی زبان کو سمجھتی ہے. ایسا شخص مادی دنیا سے بے رغبتی کیوجہ سے عالمِ حقائق سے اتنا قریب ہوجاتا ہے کہ وہ فرشتوں کی سرگوشیوں کو سننے لگتا ہے۔

قدیم عرب میں بہت سے لوگ تھے جن کو حنفاء کہا جاتا تھا۔ آج کل کی زبان میں وہ سچائی کے متلاشی تھے۔ ان کے اندرونی طلب ایک چیز کو چاہتی تھی۔ مگر ان کو معلوم نہیں تھا کہ وہ چیز کیا ہے۔ مگر جب قرآن اترا اور انھوں نے اس کو پڑھا تو قرآن کی باتیں ان کو اپنے دل کی آواز معلوم ہوئیں۔ انھوں نے بڑھ کر اس کو قبول کرلیا۔ قرآن ان کے ذہن کے لیے اطمینان اور ان کے دل کے

لیے تسکین کا ذریعہ بن گیا۔

نبوت کا علم ملنے سے پہلے یہ تمام تجربات آدمی کے اندر مبہم اور مجہول انداز میں ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جب قرآن کی آواز اس کے اندر داخل ہوتی ہے تو وہ اس کی کتاب فطرت کی تفسیر بن جاتی ہے' وہ اپنے اندر چھپے ہوئے غیر ملفوظ اشارات کو ملفوظ زبان میں پالیتا ہے۔ اب قرآن اور قرآن کو پڑھنے والا دونوں ایک دوسرے کا مثنی بن جاتے ہیں۔ قرآن وہ بن جاتا ہے اور وہ قرآن۔

قرآن کی اہم ترین صفت یہ ہے کہ وہ ہدایت کی کتاب ہے۔ قرآن سچائی کا دروازہ ہے۔ قرآن کے ذریعہ آدمی سچائی کی دنیا میں داخل ہوتا ہے۔ ہمارے پاس آنکھ ہے۔ مگر جب تک کوئی روشنی اندھیرے کو نہ ہٹائے ہم باہر کی چیزوں کو دیکھ نہیں سکتے۔ قرآن ایسی ہی روشنی ہے۔ وہ ہماری بصارت کو بصیرت کی نعمت عطا کرتا ہے۔

ٹھیک اسی طرح آج بھی بے شمار لوگ ہیں جو حق کے متلاشی ہیں۔ مگر ان کو نہیں معلوم کہ وہ حق کیا ہے اور کہاں ہے۔ ان میں سے کسی شخص کو جب قرآن پڑھنے کو ملتا ہے تو پکار اٹھتا ہے کہ قرآن ہی وہ ہدایت نامہ ہے جس کی تلاش اس کی روح کررہی تھی۔ وہ آگے بڑھ کر قرآن کے دین کو اختیار کرلیتا ہے۔ وہ قرآن کے سمندر میں غوطہ زن ہوجاتا ہے۔

آدمی ایک ایسی دنیا میں آنکھ کھولتا ہے جہاں سورج روشنی بکھیر رہا ہے مگر وہ نہیں بتاتا کہ وہ کیوں ایسا کررہا ہے۔ ہوائیں اس کو آکسیجن سپلائی کرتی ہیں مگر وہ نہیں بتاتیں کہ وہ کس منصوبہ کے تحت ایسا کررہی ہیں۔ یہاں ہر طرف صحت بخش پانی موجود ہے مگر وہ بھی اس کی خبر نہیں دیتا کہ وہ کس سرچشمہ رحمت کے فیض سے ایسا کررہا ہے۔ زمین کی سطح پر جگہ جگہ اونچے پہاڑ کھڑے ہوئے ہیں مگر کسی پہاڑ پر ایسا کوئی بورڈ نہیں لگا ہوا ہے جس پر ان کائناتی سوالات کا جواب لکھا ہوا ہو۔

قرآن اس کمی کو پورا کرتا ہے۔ قرآن حقائق فطرت کا اعلان ہے۔ قرآن ہم کو زندگی اور کائنات کے رازوں سے آگاہ کرتا ہے۔ وہ انسان کے آغاز اور اس کے انجام کی اطلاع دیتا ہے۔ قرآن ہر آدمی کے لیے گائڈ بک ہے جس کی رہ نمائی میں وہ اپنے سفرِ حیات کو طے کرسکے۔

علمی تصدیق

ستمبر 1992 میں ایک عالمی سفر کے تحت میں انگلینڈ میں تھا۔ برطانیہ کے وقت اور انڈیا کے وقت میں ساڑھے چار گھنٹہ کا فرق ہے۔ یعنی ہر روز برطانیہ کی گھڑی چار گھنٹے آگے ہوتی ہے اور اس کے مقابلہ میں انڈیا کی گھڑی ساڑھے چار گھنٹہ پیچھے۔

ایک روز میں نے برمنگھم میں عشاء کی نماز پڑھی۔ اچانک خیال آیا کہ عین اس وقت اگر میں انڈیا پہنچ جاؤں تو وہاں منظر بالکل دوسرا ہوگا۔ جس وقت میں نے برمنگھم میں عشاء کی نماز پڑھی ہے' اس وقت انڈیا کی مسجدوں میں عصر کی نماز کی تیاری ہورہی ہوگی۔ یعنی جس وقت برمنگھم میں رات ہے' اس وقت دہلی میں دن ہے۔ اور جس وقت دہلی میں دن نظر آرہا ہے اس وقت برمنگھم میں رات ہوچکی ہے۔

اس فرق پر میں غور کررہا تھا تو مجھے قرآن کی وہ آیت یاد آگئی جس میں کہا گیا ہے کہ اللہ مشرقوں اور مغربوں کا مالک ہے (فلا اقسم برب المشارق والمغارب انا لقادرون) المعارج ۴۰

قرآن کے نزول کے وقت انسان کی زبان میں مشرق اور مغرب کے الفاظ صرف واحد کے صیغہ کے ساتھ استعمال ہوتے تھے' وہ جمع کے صیغہ کے طور پر استعمال نہیں کیے جاتے تھے۔ یعنی اس وقت کا انسان ایک مشرق یا ایک مغرب کو جانتا تھا' وہ کئی مشرق اور کئی مغرب کے تصور سے ناواقف تھا۔ مگر قرآن نے عمومی رواج کے خلاف ان الفاظ کو جمع کے طور پر استعمال کیا۔ اس طرح گویا اعلان کیا کہ یہاں مشرق بھی کئی ہیں اور مغرب بھی کئی ہیں۔ آج قرآن میں بتائی ہوئی یہ بات ایک آفاقی واقعہ بن کر ساری دنیا میں ثابت شدہ بن چکی ہے۔

قدیم زمانہ کا انسان صرف مقامی دائرہ میں سوچتا تھا۔ اس کو اس بات کی خبر نہ تھی کہ جس وقت وہ اپنے مقامی افق پر سورج کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھتا ہے اس وقت دوسرے مقامات پر دوسری آفتابی حالت ہوگی۔ یا یہ کہ جس وقت وہ اپنے افق پر سورج کو غروب ہوتے ہوئے دیکھ رہا ہے اس وقت دوسرے مقامات پر اس کے علاوہ دوسرا آفتابی منظر ہوگا۔ مگر آج یہ بات عمومی طور پر معلوم بات بن چکی ہے۔

اس اعتبار سے دیکھا جائے تو قرآن کے کتابِ الٰہی ہونے کا ایک علمی ثبوت ہے۔ کیوں کہ چودہ سو سال پہلے جب کہ انسان تعدد مشارق اور تعدد مغارب کی حقیقت سے بے خبر تھا' یہ صرف ایک برتر ہستی ہی کے لیے ممکن تھا کہ وہ اس کائناتی حقیقت کو جانے اور اس کے بارہ میں نہایت صحیح بیان دے۔

قرآن کا ایک بڑا حصہ وہ ہے جس میں کائناتی مظاہر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ستاروں کی گردش' زمین پر صبح و شام کا ہونا' ماں کے پیٹ میں بچے کی پرورش' نباتات اور حیوانات کے معاملات' ہواؤں کے تصرفات' وغیرہ۔

قرآن میں یہ حوالے چودہ سو سال پہلے دیے گئے تھے اس وقت انسانی تاریخ ابھی روایتی دور میں تھی' کائناتی مظاہر کے بارے میں اس وقت جو خیالات دنیا میں پھیلے ہوئے تھے وہ سب توہمات اور مفروضات پر مبنی تھے۔ مگر قرآن کے ان حصوں کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان قرآنی بیانات پر مروجہ اوہام کا کوئی عکس نہیں۔ زمانی خیالات کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے ہوئے قرآن میں ایسے اشارے کیے گئے جو بعد کی علمی دریافتوں کے عین مطابق تھے۔

مثلاً قرآن میں اعلان کیا گیا کہ تمام زندہ چیزیں پانی سے بنائی گئی ہیں (الانبیاء ۳۰) اس آیت کے نزول کے وقت کوئی بھی متعین طور پر نہیں جانتا تھا کہ پانی اور زندہ چیزوں کے درمیان کس قسم کا ربط ہے۔ یہ بہت بعد کی تحقیقات ہیں جن کے بعد سائنس کی کتابوں میں لکھا گیا کہ نباتات' حیوانات اور انسان سب کے لیے پانی بالکل لازمی ضرورت ہے۔ نباتات اور حیوانات کے جسم میں جتنے بھی عمل ہوتے ہیں ان سب میں پانی کا حصہ ہوتا ہے:

Water is essential to terrestrial life, participating in virtually every process that occurs in plant and animal organism.

پانی کی یہ اہمیت قدیم زمانہ میں متعین طور پر معلوم نہ تھی۔ اس وقت قرآن میں مذکورہ واقعہ کا اعلان کیا گیا' اور وہ اعلان بعد کی علمی دریافتوں کے عین مطابق ثابت ہوا۔ قرآن کا یہ پہلو اس بات کا یقینی ثبوت ہے کہ قرآن ایک لامحدود ذہن سے نکلا ہوا کلام ہے۔ کوئی محدود ذہن ایسا ابدی کلام پیش کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔

قرآنی انقلاب

جسٹس امیر علی (۱۹۲۸ - ۱۸۴۹) کی کتابوں میں اسپرٹ آف اسلام (The Spirit of Islam) بہت مشہور ہے۔ وہ پہلی بار ۱۸۹۱ء میں لندن سے شائع ہوئی۔ مصنف نے اس کتاب میں صفحہ ۳۹۵ پر پروفیسر جانسن (Johnson) کا ایک اقتباس نقل کیا ہے۔ یہ اقتباس قرآن کے بارہ میں ہے، پروفیسر جانسن لکھتے ہیں:

قرآن اگر شاعری نہیں ہے، اور یہ کہنا مشکل ہے کہ وہ شاعری ہے یا نہیں ہے، تب بھی وہ شاعری سے زیادہ ہے۔ وہ تاریخ نہیں ہے اور نہ وہ سوانح عمری ہے۔ وہ انجیل کے پہاڑی کے وعظ کی طرح مجموعۂ امثال نہیں ہے، وہ مابعدالطبیعاتی مکالمہ نہیں ہے جیسا کہ بدھا کے سوتر میں پایا جاتا ہے۔ وہ موعظمت بھی نہیں ہے۔ جیسا کہ افلاطون کے یہاں عاقل اور نادان کی مجلسوں میں پایا جاتا ہے۔

وہ ایک پیغمبر کی پکار ہے۔ وہ آخری حد تک سامی اور عربی ہے، اس کے باوجود اس میں ایسی معنویت ہے جو انتہائی آفاقی ہے اور وہ اتنا مطابق وقت ہے کہ ہر زمانہ کی آوازیں اس کو ماننے پر مجبور ہیں، خواہ وہ اس کو چاہیں یا نہ چاہیں۔ اس کی آواز کی بازگشت محلوں اور صحراؤں میں، شہروں اور بادشاہتوں میں سنائی دیتی ہے۔ پہلے وہ اپنے منتخب دلوں میں عالمی فتح کی آگ سلگاتا ہے۔ اس کے بعد وہ ایک ایسی تعمیری طاقت بن جاتا ہے جیسے کہ یونان اور ایشیاء کی تمام تخلیقی روشنی مسیحی یورپ کی گہری تاریکیوں میں داخل ہوجائے، اس وقت جب کہ مسیحیت صرف رات کی ملکہ کی حیثیت رکھتی تھی۔

قرون وسطی میں یورپ کا طریقہ، اساتذہ کی کتابوں کو پڑھنا اور انھیں کی رایوں کو دہرانا تھا۔ اس کے مقابلہ میں عربوں نے تجربہ و مشاہدہ پر مبنی طریق تحقیق کو رواج دیا۔ تحقیقات علمی کے لیے تجرباتی طریقہ کو کچھ لوگ غلط طور پر راجر بیکن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طریقہ کے موجد عرب تھے۔ گستاولیبان نے اعتراف کیا ہے کہ یہ دراصل عرب تھے جنھوں نے علمی تحقیقات میں تجربہ کو داخل کیا (تمدن عرب)

ڈریپر نے لکھا ہے کہ "عربوں کی عقلِ سلیم نے یہ بات انھیں سمجھادی تھی کہ سائنس کی ترقی محض تخیل سے نہیں ہوسکتی۔ اس کا صحیح اور یقینی ذریعہ صحیفۂ فطرت کا عینی مطالعہ ہے۔ وہ حکمتِ نظری پر حکمتِ عملی کو ترجیح دیتے تھے۔ ان کے علم کی بنیاد تجربہ اور مشاہدہ پر تھی۔ فنِ ہندسہ اور ریاضیات کو وہ استدلال و استنباط کے آلات تصور کرتے تھے۔ علمِ ہیئت میں انھوں نے غیر معمولی ترقیاں کیں۔

موسیو تاتاں نے "جنرل ہسٹری آف سائنس" میں لکھا ہے کہ عربوں نے دنیا میں علمی ذوق کو نئے سرے سے بیدار کیا۔ وہ رصدگاہ، جر ثقیل اور علمِ کیمیا کے حیرت انگیز آلات کے موجد تھے۔ انھوں نے تاریخ میں پہلی بار اسپتال قائم کیا جہاں نہ صرف مریضوں کا علاج ہوتا تھا، بلکہ طبیبوں کی ٹریننگ اور طبی تحقیقات کا کام بھی انجام دیا جاتا تھا۔

عربوں میں یہ علمی ذوق کیسے پیدا ہوا۔ جواب یہ ہے کہ قرآن کے ذریعہ۔ قرآن میں بار بار نہایت طاقت ور انداز میں کائنات کے مطالعہ پر زور دیا گیا ہے۔ کائناتی مطالعہ پر یہ زور اگرچہ اثبات توحید اور اضافہ ایمان کے مقصد کے تحت دیا گیا تھا۔ مگر جب کائنات کے مطالعہ کا ذہن پیدا ہوگیا تو قانونِ فطرت کے مطابق وہ ایک حد پر نہیں رکا۔ وہ مزید آگے بڑھا۔ اس ذہن کے دوسرے فائدے بھی نکلے۔ ان میں سے ایک فائدہ مذکورہ سائنسی ذوق کا پیدا ہونا تھا۔

اندھیرے میں اجالا

سید امیر علی نے اپنی مشہور کتاب The Spirit of Islam کے نویں باب میں ایک جرمن مستشرق کا اقتباس ان الفاظ میں نقل کیا ہے:-

"قرآن ہی وہ کتاب ہے جس کی مدد سے عربوں نے ایک ایسی دنیا کو فتح کیا جو سکندر اعظم سے بھی زیادہ بڑی تھی، جو روم کی سلطنت سے بھی زیادہ وسیع تھی۔ اور وہ بھی چند دہے میں، جس کو پورا کرنے میں موخر الذکر کو کئی سو سال لگ گئے۔ قرآن ہی کی مدد سے ایسا ہوا کہ تمام سامی اقوام میں وہ تنہا لوگ تھے جو یورپ میں حکمراں کی حیثیت سے داخل ہوئے۔ جہاں فینیقی تاجر کی حیثیت سے آئے تھے، اور یہودی پناہ گیر یا قیدی کی حیثیت سے۔ وہ یورپ آئے تاکہ ان پناہ گیروں کے ساتھ انسانیت کو روشنی دکھائیں۔ جب کہ چاروں طرف تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ انھوں نے یونان کے علم و حکمت کو دوبارہ زندہ کیا۔ انھوں نے مغرب کو فلسفہ، طب، فلکیات اور موسیقی کا زریں فن سکھایا جیسا کہ انھوں نے مشرق کو سکھایا تھا، وہ جدید سائنس کا گہوارہ بن کر کھڑے ہوئے، اور انھوں نے ہم بعد میں آنے والوں کو اس کا ماتم کرایا جب کہ غرناطہ ان کے قبضہ سے نکل گیا۔" (ترجمہ)

پچھلے زمانہ کے مسلمانوں کے لیے قرآن ایک تسخیری طاقت ثابت ہوا تھا۔ آج کے مسلمانوں کے لیے قرآن کوئی تسخیری طاقت نہیں۔ اس کی سادہ سی وجہ یہ ہے کہ آج کے مسلمانوں نے قرآن کی طاقت کو استعمال ہی نہیں کیا۔

دورِ اول میں قرآن نے اس طرح لوگوں کو متحرک کیا کہ وہ دنیا سے اندھیروں کو ختم کرنے والے اور ہر طرف اجالا پھیلانے والے بن گئے۔ ان سے لوگوں کو رہنمائی ملی، جب کہ اس سے پہلے لوگ گمراہی میں بھٹک رہے تھے۔

ایسا کیوں کر ہوا۔ وہ اس طرح ہوا کہ انھوں نے قرآن کو پڑھ کر اس میں عظیم ترین سچائی کو پایا۔ قرآن ان کے لیے حقیقت اعلیٰ کی دریافت کا ذریعہ بن گیا۔ قرآن نے ان کے ذہن کے بند دروازوں کو کھول دیا۔ قرآن نے ان کے سینہ میں حوصلے کے چشمے جاری کر دیے۔ ان کی سوچ کی سطح کو بلند کیا اور اسی کے ساتھ ان کے کردار و عمل کے معیار کو بھی اونچا کر دیا انسان کو سب سے زیادہ جو چیز متحرک کرتی ہے وہ یہ کہ وہ اپنی زندگی کے لیے کوئی اعلیٰ مقصد پالے۔ قرآن نے دورِ اول کے اہلِ ایمان کو یہی اعلیٰ مقصدِ حیات دیا۔ یہ مقصد اتنا بلند تھا کہ اس کی حد کہیں ختم نہیں ہوتی۔ اس لیے ان کی ذات سے ایسے اعمال ظاہر ہوئے جو کسی حد پر رکنا نہیں جانتے تھے۔ قرآن نے ان کے شک کو یقین میں بدلا۔ قرآن نے ان کو ذاتی مفاد کے دائرہ سے اٹھا کر آفاقی مفاد کے دائرہ میں پہنچا دیا۔ قرآن نے ان کے ذہن کو جگا کر اس کے اندر سوچ کی بے پناہ طاقت بھر دی۔ قرآن نے انھیں ہر عسر میں یسر کو دیکھنے والی نگاہ عطا کر دی۔

جو لوگ اس طرح کی خصوصیات کے حامل بن جائیں وہ پہاڑ سے زیادہ طاقت ور اور سمندر سے زیادہ گہرے ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ 'ایک مستشرق کے الفاظ میں' ان میں سے ہر ایک شخص ہیرو بن گیا۔ حتیٰ کہ نزولِ قرآن کی سرزمین پر یہ حال ہوا گویا کہ وہ ہیروؤں کی نرسری بن گئی۔

انسان کے اندر فطری طور پر غیر معمولی صلاحیتیں رکھی گئی ہیں۔ یہ صلاحیتیں ابتدائی طور پر سوئی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کو جگانے کے لیے کسی طاقت ور فکری بھونچال کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن آدمی کے اندر یہی فکری بھونچال پیدا کرتا ہے۔ قرآن آدمی کی فطری طاقتوں کو جگا کر اسے بے پناہ بنا دیتا ہے۔ قرآن آدمی کے اندر انقلاب پیدا کر کے اس کو ایک نیا انسان بنا دیتا ہے وہ انسان سے اوپر اٹھ کر سپر انسان بن جاتا ہے۔

قرآن نے فتح کیا

سر آرتھر کیتھ (Arthur Keith) ایک انگریز محقق 1866 میں پیدا ہوا، اور 1955 میں اس کی وفات ہوئی۔ اس نے انسانی ارتقاء کے موضوع پر خصوصی ریسرچ کی ہے۔ 1948 میں اس کی کتاب شائع ہوئی۔ اس کا نام تھا۔۔۔۔۔ انسانی ارتقاء کے بارے میں ایک نظریہ :- (A new theory of human Evolution.)

آرتھر کیتھ نے اپنی کتاب میں مصر کی قدیم تاریخ کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے لکھا ہے کہ اسلامی دور میں مصریوں کو مسلمانوں کی تلوار نے فتح نہیں کیا بلکہ اس کو مسلمانوں کے قرآن نے فتح کیا:

The Egyptians were conquered not by the sword, but by Quran. (p.303, ed.1950)

مصر کی تاریخ دنیا کی قدیم ترین تاریخوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہاں لمبی لمبی مدت تک یونانیوں' ایرانیوں اور رومیوں کا غلبہ رہا ہے۔ اسلام سے پہلے یہاں مسلسل چار سو سال تک مسیحی شہنشاہ کی حکومت قائم تھی۔ مگر ان حکومتوں کے لمبے غلبہ کے باوجود مصر کے مذہب اور تہذیب میں کوئی بنیادی تبدیلی نہ آسکی۔ ان میں سے ہر ایک کا غلبہ زیادہ تر سیاسی غلبہ تھا جو سیاسی اقتدار کے خاتمہ کے ساتھ ختم ہو گیا۔

لیکن ساتویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کا مصر میں داخلہ سراسر دوسری نوعیت کا تھا' اس نے مصریوں کی ہر چیز کو بدل دیا۔ اس سے پہلے مصریوں کی زبان قبطی تھی' اب ان کی زبان عربی ہو گئی۔ اس سے پہلے ان میں مشرکانہ تہذیب کا رواج تھا' اب دین اسلام ان کا مذہب بن گیا۔ اسلام نے مصریوں کے پورے فکری' اعتقادی' دینی اور تہذیبی ڈھانچہ کو بدل کر کچھ سے کچھ کر دیا۔

اتنی گہری اور اتنی دور رس تبدیلی کبھی تلوار کے ذریعہ نہیں ہو سکتی' اور نہ کبھی ایسی تبدیلی تلوار کے ذریعہ ہوئی۔ یہ تبدیلی دراصل قرآن کے نتیجہ میں تھی۔ مصریوں نے جب عربی سیکھنے کے بعد قرآن کو پڑھا تو اس نے ان کو شدت کیساتھ متاثر کیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے تمام رواجوں کو چھوڑ کر قرآنی مذہب کے پیرو بن گئے۔

قرآن سے پہلے مصر کے لوگ انسانوں کو غریب اور امیر' چھوٹے اور بڑے' رعایا اور بادشاہ کے خانوں میں بانٹے ہوئے تھے۔ عام آدمی خاص لوگوں کے مقابلہ میں اپنے کو حقیر سمجھتا تھا۔ خاص لوگ عام لوگوں کے مقابلہ میں اپنے کو اونچا فرض کیے ہوئے تھے۔ اس طرح ایک انسان اور دوسرے انسان میں طرح طرح کے فرق و امتیاز قائم ہو گئے تھے۔

قرآن نے انسانی برابری کا اعلان کیا تو مصریوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ ان کو معلوم ہوا کہ وہ مفروضوں میں اور مصنوعی خیالات میں جی رہے تھے۔ انھیں محسوس ہوا کہ وہ اب تک اندھیرے میں پڑے ہوئے تھے اور اب خُدا کی کتاب انہیں روشنی کا تعارف کرا رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے آبائی مذہب چھوڑ کر جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے۔

قرآن سے پہلے مصر کے لوگ خُدا کے بارہ میں توہم پرستانہ عقیدوں میں مبتلا تھے۔ مثلاً وہ دریائے نیل کو ایک خدائی مظہر سمجھتے تھے اور ہر سال اپنی ایک لڑکی کو عمدہ کپڑے پہنا کر اس کی موجوں میں بھینٹ کرتے تھے ان کا خیال تھا کہ نیل دیوی اس طرح ان سے خوش رہے گی اور ان کے کھیتوں اور باغوں کو سیراب کرنے کے لئے اپنا پانی بھیجتی رہے گی۔

قرآن کا کرشمہ

رومن امپائر کے زمانہ میں امپائر کی عام زبان لاطینی تھی۔ تاہم مختلف علاقوں میں لہجوں کا فرق تھا۔ زبان ایک تھی مگر لہجہ کے اعتبار سے وہ الگ الگ انداز میں بولی جاتی تھی۔ چوں کہ لہجہ کے اس فرق کو کسی ایک وحدت میں باندھے رکھنے کا ان کے پاس کوئی طاقتور ادبی معیار موجود نہ تھا' یہ فرق بڑھتا رہا' یہاں تک کہ لہجوں کا فرق زبانوں کا فرق بن گیا اور وہ مختلف زبانیں وجود میں آئیں جن کو اب روی زبانیں (Romance Languages) کہا جاتا ہے۔

یہی مختلف زبانیں ہیں جن کو موجود زمانہ میں فرانسیسی' اسپینی' اطالوی' پرتگالی رومانی زبانین کہا جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ یورپ کی بہت سی چھوٹی چھوٹی زبانیں مثلاً" سارڈی نین وغیرہ (Occitan Catalan' Sardinian Rhaetain Creoles) بھی اسی قدیم اصل کی بدلی ہوئی صورتیں ہیں۔ اس طرح ایک زبان کچھ صدیوں کے بعد ایک درجن زبان بن گئی۔

ایک زبان سے کئی زبان بننے کا یہی واقعہ عربی زبان کے ساتھ بھی پیش آسکتا تھا۔ قدیم زمانہ میں مختلف عرب قبائل کے لہجوں میں زبردست فرق پایا جاتا تھا۔ آج بھی لہجوں کا یہ فرق مختلف عرب علاقوں میں بدستور موجود ہے۔ ایک لہجہ کا آدمی دوسرے لہجے کے آدمی کی بات بمشکل سمجھ سکتا ہے۔

اس واضح فرق کے باوجود تمام عرب علاقوں کے تحریری زبان ایک رہی۔ وہ کئی زبان نہ بن سکی۔ عربی زبان کی وحدت براہ راست قرآن کا کرشمہ ہے۔ یہ تمام تر قرآن کا تاثیری کارنامہ ہے کہ اس نے عربی زبان کو ایک تحریری صورت پر باقی رکھا' اس نے عربی کو باعتبار تحریر' کئی زبان بننے نہیں دیا۔ بولنے کے وقت آدمی اپنے قبیلے کے لہجہ کی پیروی کرتا تھا' مگر لکھنے کے وقت وہ قرآن کی پیروی کرنے پر مجبور تھا۔ اس طرح قرآن کا طاقتور ادبی معیار ان کے لہجاتی فرق پر اس طرح چھایا رہا کہ اس نے ان کو الگ الگ ہونے سے روک دیا۔

قرآن سے پہلے عرب میں زیادہ تر صرف شاعری کا رواج تھا۔ لوگ اشعار کی صورت میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے۔ اہل عرب کے نزدیک' قرآن سب سے پہلا کلام ہے جو نثر کی صورت میں سامنے آیا (ان القرآن اول ظاهرة نثرية فنية عند العرب (جوزيف الهاشم' المفيد فى الادب العربى)

پروفیسر ہٹی نے قرآن کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قرآن کی ادبی تاثیر کا اندازہ اس وقت ہوجاتا ہے جب یہ دیکھا جائے کہ یہ صرف قرآن ہی تھا جس کی وجہ سے ایسا ہوا کہ عربوں کی مختلف بولیاں الگ الگ زبان کی صورت اختیار نہ کرسکیں' جیسا کہ روی زبانوں کے ساتھ پیش آیا۔ آج ایک عراقی اگرچہ ایک مراکشی کی گفتگو کو سمجھنے میں دشواری محسوس کرتا ہے' مگر وہ اس کی تحریری زبان کو سمجھنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتا۔ کیوں کہ عراق اور مراکش' اور اسی طرح شام' عرب' مصر' ہر جگہ کلاسیکی زبان کی حیثیت سے وہی عربی زبان رائج ہے' جس کا ماڈل قرآن نے تیار کردیا تھا۔ محمد (ﷺ) کے وقت عربی نثر کی کوئی باقاعدہ کتاب موجود نہ تھی۔ اس بناء پر قرآن سب سے قدیم نثری کتاب ہے اور یہی کتاب اول روز سے عربی نثر کا ماڈل بنی ہوئی ہے۔ اس کی زبان میں نغمہ ہے مگر وہ شعر نہیں۔ اس کی پر نغمہ نثر نے ایک ایسا معیار قائم کردیا ہے کہ تقریباً ہر قدامت پسند عرب ادیب آج تک اہتمام کے ساتھ اس کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

معجزاتی کلام

محمد مارماڈیوک پکتھال (۱۹۳۶ - ۱۸۷۵) ایک انگریز نو مسلم تھے۔ انھوں نے قرآن کا انگریزی ترجمہ کیا ہے جو کافی مشہور ہے۔ انھوں نے اپنے ترجمہ قرآن کے ساتھ ایک دیباچہ لکھا ہے۔ اس دیباچہ میں وہ قرآن کے ترجمہ کے مسائل کا ذکر کرتے ہیں۔

اس سلسلہ میں انھوں نے لکھا ہے کہ اس ترجمہ میں متن کے مطابق موزوں زبان اختیار کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ مگر اس کا نتیجہ یہ نہیں ہے کہ عربی قرآن کی جگہ انگریزی قرآن تیار ہو گیا ہو۔ عربی قرآن ایک ناقابل تقلید نغمگی کا مجموعہ ہے۔ اس کی مجرد آواز ہی آدمی کے اندر ارتعاش پیدا کر کے اس کو رلا دیتی ہے۔ اور اس پر وجد کی کیفیت طاری کر دیتی ہے۔

وہ چیز جس کو فنی اصطلاح میں ساونڈ آرٹ کہا جاتا ہے' وہ قرآن کی زبان میں بدرجہ کمال پایا جاتا ہے۔ ایک قاری جب قرآن کو پڑھتا ہے تو اس کا صوتی آہنگ اتنا شاندار ہوتا ہے کہ نہ سمجھنے والے لوگ بھی اس سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوتے ہیں۔

ساؤنڈ آرٹ یا صوتی آہنگ اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ذوقی چیز ہے۔ اس کے بعض ظاہری پہلوؤں کو اشاراتی طور پر بیان کیا جاسکتا ہے مگر اس کی مکمل لفظی تشریح ممکن نہیں۔

قرآن ایک معجزہ ہے اپنے معنی کے لحاظ سے بھی اور اپنے الفاظ کے لحاظ سے بھی۔ ایک شخص عربی زبان جانتا ہو اور قرآن میں غور و فکر کرے تو وہ اس کے اندر معانی کے اعتبار سے خدائی عظمت کا ادراک کرے گا۔ لیکن اگر ایک شخص اس کے معانی پر دھیان نہ دے' وہ صرف اس کی آواز سنے تب بھی وہ اس سے غیر معمولی نوعیت کا گہرا تاثر لیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تاریخ میں دونوں قسم کی مثالیں کثرت سے موجود ہیں۔ پہلی نوعیت کی بھی اور دوسری نوعیت کی بھی۔ فرانس کے پروفیسر مارلیس بکائی (Maurice Bucaille) قرآن کی معنوی عظمت سے متاثر ہوئے اور انھوں نے قرآن کے گہرے مطالعہ کے بعد وہ کتاب لکھی جو حسب ذیل نام سے عمومی شہرت حاصل کر چکی ہے۔

The Bible' The Qur'an and Science

انگلستان کے پروفیسر آربری (Arthur J Arerry) ایک بار تیونس میں مقیم ہوئے۔ ان کے پڑوس میں ایک مسلمان کا مکان تھا۔ ایک روز مسلمان ریڈیو پر قرآن کی قرأت سن رہا تھا۔ یہ آواز پروفیسر آربری کے کان میں پہنچی۔ وہ اس سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوئے۔ اس کے بعد انھوں نے قرآن کا مطالعہ شروع کیا' ان کی دلچسپی یہاں تک بڑھی کہ انھوں نے قرآن کا مکمل ترجمہ انگریزی زبان میں کر ڈالا۔ یہ ترجمہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے حسب ذیل نام کے تحت شائع ہوا ہے:

The koran interpreted

قرآن کی یہ معجزاتی تاثیر ہر دور میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔ دور اول میں مکہ اور مدینہ اور باہر کے قبائل میں جو لوگ اسلام کے دائرہ میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد پوری تاریخ میں قرآن اسلام کا سب سے زیادہ طاقت ور ہتھیار ثابت ہوا ہے۔ ہر زمانہ میں قرآن کا غیر معمولی اسلوب اور اس کا آسمانی خطاب افراد اور قوموں کو مفتوح کرتا رہا ہے۔

قرآن ایک ایسا کلام ہے جو اپنے اندر بے پناہ تسخیری قوت رکھتا ہے۔ اپنی خاموش معنویت کے اعتبار سے بھی' اور اپنی غیر معمولی ربانی آواز کے اعتبار سے بھی۔

حق کی یافت

بیکی ہاپکنس ایک امریکی خاتون ہیں، وہ عیسائی خاندان میں پیدا ہوئیں۔ اس کے بعد انھوں نے قرآن کا مطالعہ کیا اور اتنا متاثر ہوئیں کہ انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ان کا ایک مفصل خط ایک امریکی میگزین میں چھپا ہے۔ اس کا کچھ حصہ ہم یہاں نقل کررہے ہیں۔ وہ لکھتی ہیں:

" جن سوالوں کا جواب میں اپنی پوری زندگی میں تلاش کرتی رہی ہوں، ان کا جواب پانا میرے لیے کتنا زیادہ تسکین کا باعث ہے اس کو لفظوں میں بیان کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی اندھا ہو اور پھر اچانک وہ سچائی کو دیکھنے لگے اور ایسی روشنی کو پالے جس کو اس نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو۔ میں اس خوشی کو کیوں کر بیان کرسکتی ہوں جو صرف سچائی کو پانے سے حاصل ہوتی ہے۔

میں چاہتی ہوں کہ میں نے جو چیز پائی ہے اس کو میں ساری دنیا کے سامنے گاؤں۔ میں چاہتی ہوں کہ ہر شخص جس کو میں نے کبھی جانا ہو وہ اس میں میرا حصہ دار بنے۔ اور جو دروازہ میرے لیے کھلا ہے اس پر جشن منانے میں وہ میرا شریک ہو۔

اور سب سے بڑی اور سب سے زیادہ عجیب چیز جو مجھے دکھائی گئی وہ قرآن تھا۔

کتنی ہی بار ایسا لمحہ آیا ہے جب کہ میں نے خدا کی کتاب کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور اس کے بارہ میں سوچ کر میں روئی ہوں۔ اس کے بغیر میری ساری زندگی کتنی احمقانہ زندگی ہوتی۔ اسلام کے بغیر میری زندگی کیسی ہوتی، اس کا سوچ کر میں کانپ اٹھتی ہوں۔

اگر میں سب سے زیادہ اونچے پہاڑ پر چڑھ سکتی اور میری آواز ہر اس آدمی تک پہنچ سکتی جو اسلام سے باخبر ہے تو میں چلا کر ان کو بتاتی کہ مجھے میرے سوالات کا جواب مل گیا۔ اب میں جانتی ہوں کہ سچائی کیا ہے۔ ہر آدمی جو دنیا میں ہے وہ مجھ کو سچائی ملنے پر اگر اللہ کا شکر ادا کرے، اور وہ ایک سو سال تک ہر روز ایک سو بار ایسا ہی کرتا رہے تب بھی اس احسان پر شکر کا حق ادا نہیں ہوگا۔ (بیکی ہاپکنس)

مذکورہ امریکی خاتون کے لیے قرآن اتنی حیرت انگیز دریافت کیوں بن گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے قرآن انسان کی تلاش کا جواب ہے۔ اس خاتون نے، بہت سے دوسرے مردوں اور عورتوں کی طرح، اس میں اپنی تلاشِ فطرت کا جواب پالیا۔ اور اپنی تلاش کا جواب پانے سے زیادہ بڑی خوشی انسان کے لیے اور کوئی نہیں۔

قرآن روحِ انسانی کا مثنی ہے۔ انسان عین اپنی پیدائش کے اعتبار سے سچائی کا طالب ہے۔ اسی فطری اور عالم گیر سچائی کو بتانے کے لیے تمام پیغمبر آئے، تمام پیغمبروں نے ایک ہی سچائی کا اعلان کیا۔ مگر پچھلے پیغمبروں کی بتائی ہوئی تعلیمات اپنی اصل حالت میں محفوظ نہ رہ سکیں۔

مگر آخری رسول ﷺ کی دی ہوئی کتاب (قرآن) آج بھی اپنی اصل اور ابتدائی حالت میں کامل طور پر محفوظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن انسانی فطرت کے عین مطابق ہے دوسری مقدس کتابوں میں تبدیلیوں کے نتیجہ میں انسانی فطرت کے ساتھ اپنی مطابقت کھودی ہے، جب کہ قرآن اپنی اس مطابقت کو پوری طرح باقی رکھے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن آج تمام انسانوں کے لیے سچائی کا واحد ماخذ بن گیا ہے۔

(بقیہ: کلامِ الٰہی کی حقانیت وفوقیت......)

جسے اللہ ہدایت بخشنے کا ارادہ رکھتا ہے، اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہی میں ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کا سینہ تنگ اور گھٹا ہوا کر دیتا ہے، گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے (بلندی کو جا رہا ہے)"۔ (الانعام ۱۲۵)

پہاڑ زمین کی میخیں: دورِ جدید میں یہ بات دریافت ہوئی کہ زمین کے بیرونی سخت حصے (قشرِ ارض) کے نیچے ایک نرم طبقے کے اندر پہاڑ داخل ہو کر جڑوں کا کام کرتے ہیں اور زمین کو ہلنے اور کھسکنے سے بچاتے ہیں اور یوں وہ ایک خاص قسم کے توازن پر قائم رہتی ہے۔ یہ بات قرآن مجید میں ڈیڑھ ہزار سال قبل بیان کر دی گئی۔

"ہم نے زمین پر پہاڑ بنا دیئے تا کہ زمین انہی سمیت کہیں ڈھلک نہ جائے" (الانبیاء۔۳۱)

"ہم نے پہاڑوں کو میخیں بنا دیا" (انہیں زمین میں گاڑ دیا) (النبا۔۷)

پہاڑوں کا بڑھنا: "تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو اور سمجھتے ہو کہ یہ جامد ہیں لیکن یہ بھی بادلوں کی طرح بڑھتے ہیں" (سورہ النمل۔۳۷)

جدید سائنسی تحقیق: بادلوں کے بڑھنے کی رفتار تقریباً اتنی ہی ہے جتنی زمین کے اپنے چکر لگانے کی ہوتی ہے اور پہاڑ زمین کے ساتھ ہیں اس سے اوپر کی آیت ثابت ہوتی ہے دوسرے یہ کہ ہمالیہ پہاڑ ہر سال تقریباً دو انچ اونچا ہو جاتا ہے۔

"وہی ہے جس نے تمہارے لئے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کی اور تم اس سے آگ روشن کرتے ہو" (سورہ یٰسین۔۳٦)

جدید سائنسی تحقیق: ہرے بھرے درختوں میں آکسیجن ہوتی ہے جو آگ پیدا کرنے میں مدد کرتی ہے اور ہم اس کی وجہ سے آگ روشن کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔

قرآنی ارشادات ومعارف کی ہر جہت، ہر عنوان اور ہر حوالہ معجزانہ خصوصیات کا وسیع الاطراف قلزم ہے، اور مذکورہ بالا چند حوالے "مشتے نمونہ از خروارے" ہیں جو کلامِ ربانی کی لازوال صداقت وحقانیت کو واضح کرتے ہیں۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم: کتنا رحیم وکریم ہے ہمارا رب جس نے ہمیں اپنی سچی کتاب قرآن پاک کی روشنی ورہنمائی عطا فرمائی، اور نبی آخر الزماں ﷺ کا امتی بنایا، کیوں نہ ہم اسکی بارگاہ عالی میں سجدہ شکر بجالائیں اور کیوں نہ اسکی رحمتوں اور نعمتوں کے گن گائیں، جس کے حضور ہمیں اپنی اس حیات چند روزہ کی کارگزاریوں کا ریکارڈ لے کر عنقریب پیش ہونا ہے۔

سزا دینے والا جزا دینے والا — وہ سارے دکھوں کی دوا دینے والا
وہ چاہے تو گلشن کو ویران کر دے — وہ صحرا کو گلشن بنا دینے والا

کاروانِ علم وسائنس تلاشِ حقیقت کی راہ پر

عصری اکتشافات قرآنی معارف کی روشنی کو واشگاف کررہے ہیں

دنیا میں عملاً دو ہی نظام ہائے حیات بروئے فکروعمل ہیں۔ایک وحیٔ الٰہی اور ہدایتِ ربانی پرمبنی دینِ اسلام کا آفاقی وسرمدی نظام ہے جو خالقِ کائنات عزوجل کی طرف سے بنی نوع انسان کے لیے حقیقی و صادق ضابطۂ حیات ہے، جبکہ اس کے برعکس دوسرا حزب الشیطان کا طاغوتی، الحادی ولادینی اندازِ فکروعمل ہے۔آسمانی مذاہب کے پیروکار ہونے کے دعوے دار دُنیا کے دیگر مذاہب یہودیت ومسیحیت کے علمبردار اپنے مذاہب کی آسمانی کتابوں کے اصل متن، حقیقی تعلیمات، اوراُنکی روح سے محروم، اوراُنکی خلاف اصل تعبیرات وتاویلات کے اسیر ہوکرآزاد خیال اورلادین نظام کا حصہ بن چکے ہیں۔ان کے ضمیروخمیر، خصلت وطینت اورافکارواعمال میں مغربی تہذیب کے منفی رجحانات ومیلانات پوری طرح رچ بس چکے ہیں۔کسی زعمِ باطل کی خودفریبی سے قطع نظر، جوشخص عملاً ورغبتاً جس اندازِ فکروعمل کواختیار کرتا ہے، اس کا انجام واختتام اورحشرونشر بھی اسی گروہ کے ساتھ مقدّر ہے۔

ہرشئے کی حقیقت ماحول ومعاشرہ پراپنے نیک وبداثرات سے پہچانی جاتی ہے، اورکسی نظریہ ونصب العین کے زشت یاخُوب ہونے کی پہچان اسکے عملی نتائج ہوتے ہیں، اسلام کے فلاحی نظام اورلادین طرزِفکروعمل کے انسانی تاریخ میں کرداروا ثرات کی حقیقت جاننے کے لئے ہم مغربی تہذیب کے ہی پروردہ وپرداختہ ممتاز سکالروں، محققوں اورمورخوں کی اس موضوع پرلکھی ہوئی مستندومعتبرعلمی وتحقیقی کتابوں کے لبِ لباب کی طرف رجوع کرتے ہیں تو حسب ذیل صورتحال سامنے آتی ہے:۔

برطانیہ کے عالمی شہرت یافتہ فلسفی، سکالراورریاضی دان برٹرینڈرسل یورپ کی تاریخ میں چھٹی سے لے کردسویں صدی عیسوی تک کے زمانہ کویورپ کی ذہنی تاریکی، وحشت، اورتہذیب وتمدن کا ''تاریک دور'' (Dark Age) قراردیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ٹھیک اسی زمانہ میں ہندوستان سے اسپین تک اسلام کی عالیشان تہذیب ظہور میں آچکی تھی ''عربوں (مسلمانوں) کے دور میں سائنس دوخصوصی پہلورکھتی تھی۔(۱) ہم کواس قابل بنایا کہ ہم چیزوں کوجانیں (2) ہم کواس قابل بنایا کہ ہم چیزوں کوکریں''۔(دی امپیکٹ آف سائنس آن سوسائٹی)، وہ اپنی ایک اورکتاب ''وائی آئی ایم ناٹ اے کرسچئین'' میں صلیبی پیشواؤں کواسلام کے خلاف تعصب وتنگ نظری کی بجائے، صدق بیانی وحقیقت شعاری کامشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں: ''تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ حضرت محمد ﷺ ایک عظیم الشان اورفقید المثال مذہبی رہنما تھے، وہ ایک ایسے دین کے رہنما تھے جوبردباری، مساوات اورانصاف کی بنیادوں پرکھڑا ہے''۔

ایک اورممتاز مغربی سکالراورمستشرق ٹی ڈبلیو آرنلڈ اپنی کتاب ''پریچنگ آف اسلام'' میں یہ اعتراف کرتے ہیں کہ: ''مسلمانوں نے کم ازکم 200 سال تک اپنی عیسائی رعایا کے ساتھ مذہبی معاملات میں جس رواداری کا ثبوت دیا اُس کی مثال یورپ کے دیگرممالک پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ممتاز مورخ ڈاکٹر فلپ ہٹی'' ''ہسٹری آف دی اربس'' میں لکھتے ہیں کہ ''قرونِ وسطیٰ میں کسی بھی قوم نے انسانی ترقی میں اتنا حصہ ادانہیں کیا جتنا کہ عربوں اورعربی زبان بولنے والوں نے''۔ بریفالٹ اپنی کتاب ''میکنگ آف ہیومینٹی'' میں لکھتے ہیں کہ ہماری سائنس پر عربوں کاصرف یہی احسان نہیں ہے کہ انہوں نے ہمیں انقلابی نظریات کی بابت حیرت انگیز دریافتیں عطا کیں، بلکہ سائنس اس سے بھی زیادہ عرب تہذیب کی احسان مند ہے جس کے بغیر جدید سائنس کا وجود ہی نہ ہوتا۔''انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا'' بابت 1984 میں مذکور ہے۔ کہ ''ایک لاکھ کتابوں پرمشتمل وہ بنیادی لٹریچر جس نے یورپ کی نشاۃ ثانیہ پیدا کی اس کا بڑاحصہ مسلم لائبریریوں کی عربی کتابوں کے تراجم سے حاصل کیا گیا''۔مورخ آرنلڈ ٹوائن بی ''سویلائزیشن آف ٹرائل'' میں رقم طراز ہیں کہ ''مغربی سماج کے لئے دوکھلے خطرات ہیں، ایک نفسیاتی اورایک مادی، جوبالترتیب نسلی امتیازاور اورشراب نوشی ہیں جن کوختم کرنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ یہاں اسلام کا نظام اختیار کرلیا جائے۔جواسلام کاعظیم اخلاقی و سماجی کارنامہ ہے''۔

اسلام سراپا خیراورسلامتی کادین ہے، اورخیرمیں برکت اورتیزی سے بڑھنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔زمانہ ماضی وحال میں اسلام کے فروغ وپذیرائی کا یہی سبب ہے۔مغرب کے مسلم وغیرمسلم باخبرذرائع کے مطابق دنیا میں اسلام تسلسل وتواتر کے ساتھ مقبول اورفروغ پذیر

ہورہا ہے، جواس کی آفاقی حقانیت کی واضح دلیل ہے۔ جس طرح پیاسے پرندے شدید گرمی کے ماحول میں تھیاؤں کا رخ کرتے ہیں۔ اسی طرح مغرب میں مادی ابراز فکر اور غیر فطری نظام عمل کی چیرہ دستیوں اور منتم روایتوں کے گھائل لوگ روح اور دل کے زخموں کے اندمال کے لئے دین فطرت کے سایۂ عاطفت اور آغوشِ رحمت میں تسکین پانے کیلئے والہانہ لپک رہے ہیں، اور اسلام کی پاکیزہ، سادہ اور فطری تعلیمات و معمولات سے متاثر ہوکر اسلام کی طرف راغب اور راجع ہورہے ہیں۔

امریکہ کے ایک آزاد تحقیقاتی ادارے کے مطابق 2020ء تک روئے زمین پر ایک تہائی مسلمان ہوں گے، اس وقت صرف امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے، وہاں گذشتہ پانچ برس میں مساجد میں 25 فیصد اضافہ ہوا ہے، اور امریکہ میں اسلام دوسرے بڑے مذہب کی حیثیت اختیار کررہا ہے، جبکہ مغرب کی گوری قوم کی کل آبادی پوری دنیا کا 5 فیصد رہ گئی ہے۔ جو یہودی اور پارسی اقوام کی طرح مٹ رہے ہیں، جس کی وجہ مذہب، تہذیب، اخلاقیات، خالقِ کائنات اور وحیٔ الٰہی سے ان نسلوں کی بغاوت ہے۔

عالمی بینک نے بھی اپنے اعداد وشمار میں دنیا میں مسلمانوں کی آبادی میں نہایت تیز رفتار اضافہ کی تصدیق کی ہے کہ صرف مغرب میں اس وقت مسلمان کل مغربی آبادی کا 18 اور 20 فیصد ہوگئے ہیں۔ دنیا میں جینیاتی تنوع کے اعتبار سے مسلمان قوم سب سے آگے ہے، کیونکہ اسلام نسل پرستی کے فلسفے کی نفی کرتا ہے، اور کسی نسل، رنگ، زبان، خطے اور ملک کی بناپر عصبیت کا شکار نہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں میں ہر قوم کے لوگ موجود ہیں۔ تمام ملکوں میں صرف مسلمان قوم کی 50 فیصد سے زائد آبادی جوان لوگوں پر مشتمل ہے، اس آبادی میں نہایت تیزی سے جوان خون شامل ہورہا ہے۔ یہ صورتِ حال اسلامی تہذیب کی صداقت، حقانیت اور فروغ ومقبولیت کی مظہر ہے۔ دنیا میں اسلام کی اشاعت ومقبولیت کے فروغ پذیر اور روز افزوں رجحان ومیلان سے یہ امکانات روشن ہورہے ہیں کہ عالمِ انسانیت پر دینِ فطرت اور اسلامی تہذیب کی بہاریں بار دگر جلوہ فگن اور ضوفشاں ہونگی، اور یہ صورتِ حال بعض احادیث مبارکہ کے روایات کے عین مطابق ہے۔

''ورلڈ کرسچین انسائیکلوپیڈیا'' کے تازہ شمارے میں مذکور ہے کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جو آغاز سے آج تک اپنی اصل تعلیمات کے ساتھ موجود ہے، اور ہر گزرنے والے وقت کے ساتھ اسکے پیروکاروں کی تعداد میں اضافہ ہورہا ہے، تازہ شمارہ میں یہ بھی انکشاف ہے کہ جدید اعداد وشمار کے مطابق دنیا بھر میں دہریوں میں ڈپریشن اور خودکشی کا تناسب زیادہ ہے اور جدید ٹیکنالوجی کے اس دور میں مذہب کی اہمیت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے۔

امریکی ادارے رینڈ کارپوریشن کے سینئر پولیٹیکل سائنٹسٹ گراہم فلر دنیا میں سیکولر مغرب کے تفوق کے تناظر میں اسلام کی اثر پذیر قوت کا ادراک کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''اسلام ریاست اور معاشرہ سے دیگر مذاہب کی نسبت زیادہ پیوست ہے، یہ صفت اسے بحیثیت ایک تہذیبی قوت کے مغرب سے ممیز کرتی ہے اور اس طرح اسے جارحانہ مغربیت کے اثر ورسوخ سے محفوظ کرتی ہے'' اسلام کی ریاستی امور میں اس طرح کی پیوستگی اور ارتباط گراہم فلر کے کہنے کے بموجب اس کے تمدنی اصولوں، قواعد اور ضابطوں کیوجہ سے ہے۔

زمانہ ماضی کے بعد دورِ حاضر میں اسلامی نظام کے نفاذ کے تذکرہ پر عنان خیال فوراً طالبان کے افغانستان، اور سعودی عرب کی طرف مڑ جاتی ہے، جہاں اگرچہ نفاذِ اسلام کے عمل کو مکمل اور جامع قرار نہیں دیا جاسکتا، اور اسلامی احکام کی تعبیر اور طریقہ تنفیذ سے بھی اختلاف کی گنجائش موجود ہے، لیکن ان ممالک کے جن شعبوں میں جس حد تک، جتنے خلوص کے ساتھ، اور اسلامی نظام کی جن شقوں سے استفادہ کیا گیا ہے، انکا ملک ومعاشرہ اسی درجہ اس نظام کی برکات وثمرات سے مستفید ومستفیض بھی ہوا ہے۔ پچھلے دنوں مغربی میڈیا کے نمائندوں نے طالبان کے افغانستان کا مطالعاتی دورہ کرنے کے بعد اپنے متعلقہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے بڑے واشگاف انداز میں یہ اعتراف کیا ہے کہ طالبان کے زیر کنٹرول افغانستان کا تقریباً 95 فیصد علاقہ عدل وامن کا مثالی نمونہ ہے، جہاں جرائم کی شرح صفر ہے وہاں ہر شعبہ زندگی میں آقا وغلام، گورے و کالے اور امیر وغریب سب کیلئے اسلامی مساوات اور سادگی کا دور دورہ ہے۔ ہر فیصلہ اسلامی احکام کے مطابق بروقت اور منصفانہ ہوتا ہے اور کسی عدالت میں کوئی مقدمہ زیر التوا نہیں، اسلامی حکومت عوام کے مکمل تحفظ کی ضامن ہے لہذا وہاں کسی کے پاس کوئی اسلحہ نہیں، ظاہر ہے کہ اس قسم کا مثالی تمدن دنیا بھر کے انسانی معاشروں کیلئے قابل رشک ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اسلامی معاشرہ میں نظامِ معیشت وکفالت کی ترویج سے عوام کے لئے علاج معالجہ، تعلیم اور انصاف کی فراہمی، بے روزگاروں کیلئے بے روزگاری الاؤنس اور یتیموں اور بیواؤں کے لئے وظیفے مقرر کئے جاتے ہیں

جس کی مثال سعودی عرب ہے لیکن امریکہ، روس اور بعض دیگر ملکوں کی دسیسہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں نے خانہ جنگی کی آگ بھڑکا کر اور ناروا پابندیاں لگوا کر افغان معیشت کو موخر الذکر رفاہی اقدامات کے قابل ہی نہیں چھوڑا۔

آوارہ فکر کلچر کی چیرہ دستیاں: دوسری طرف مغربی طاقتوں نے دنیا کو اپنی مادر پدر آزاد اور بے لگام تہذیب کا صید زبوں بنانے کے لئے پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کا جو وسیع دام ہمرنگ زمین بچھا رکھا ہے اس میں خود مغربی معاشرے بھی بری طرح الجھ چکے ہیں جس کی سنگینی پر خود مغربی ذرائع ابلاغ شاہد ناطق اور ان ملکوں کے مفکرین، مدبرین اور مصلحین اشک فشاں، نوحہ خواں اور سر بگریباں ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے تہذیب مغرب کی اپنے ہاتھوں خودکشی کرنے کی بات غلط نہیں کہی تھی۔ آج وہاں ناموس نسواں کا دامن تار تار، خون کے رشتوں کا اتقدس زار زار، عائلی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار، ہر خورد و کلاں روحانی تشنگی سے بیقرار اور اندیشہ ہائے دور و دراز سے دوچار ہے۔ مغربی واشتراکی معاشروں میں ''بن بیاہی ماؤں'' اور ''بے باپ بچوں'' کے سیلاب نے وہاں کی حکومتوں کو تشویشناک صورتحال سے دوچار کر دیا ہے، اور امریکی حکومت کو بعض پیچیدگیوں کے تدارک کے لئے غالباً ووٹرز لسٹوں میں ''باپ'' کا خانہ ہی ختم کرنا پڑا ہے۔ ان ملکوں کے 50% فیصد لوگوں کو اپنے ''باپ'' کا ہی علم نہیں۔ پچھلے دنوں بی بی سی کے ایک جائزے میں بتایا جا رہا تھا کہ خصوصاً مغربی الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے پھیلائی جانے والی عریانی، فحاشی اور جنسی بے راہ روی کی یلغار کے اثرات و مضمرات کو امریکی ایٹمی جنگ کی سی تشویشناک صورتحال سے تعبیر کر رہے ہیں۔ گورے اپنے بچوں کو اس گھمبیر صورتحال سے نکالنے کے لئے اچھائی اور برائی کی پہچان کے اخلاقی درس دے رہے ہیں، جرائم کی یہ صورتحال ہے کہ صرف نیویارک میں ہر 5 منٹ بعد ایک عورت سے گینگ ریپ کی واردات کی رپورٹ درج ہوتی ہے۔ دنیا کو تیزی سے اپنے ہلاکت خیز پنجوں میں جکڑنے والا عفریت ایڈز بھی جنسی بے راہ روی اور فحاشی سے پھیلتا ہے، لوگوں کو فکری، نفسانی، ہوسانی اور جنسی آزادی کی علمبردار ''تہذیب'' کے دہکتے الاؤ میں جھونکنے والے مغربی ملکوں کے اساطین اب ایڈز کے مہلک روگ کے عذاب سے لرزاں و ترساں اپنے لوگوں کو فحاشی اور مادر پدر آزادی کے چلن سے تائب ہو کر پرہیز گاری اختیار کرنے کے مشورے دے رہے ہیں، جس پر ایک مشہور فارسی شعر کا یہ مفہوم صادق آتا ہے کہ ''وہ میری کو کشتی بیچ منجدھار کے باندھ کر اب مجھے ہوشیار رہنے کے ''مشفقانہ'' مشورے دے رہے ہیں''۔

مغربی معاشروں میں میٹرنٹی ہسپتالوں کے باہر اسقاط حمل کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچوں کی باہر کوڑے کرکٹ کے ڈھیروں پر پھینکی ہوئی ڈبہ بند لاشیں زبان حال سے ''انسانی حقوق'' کے نام نہاد علمبرداروں کی شرف انسانیت سے عاری ''تہذیب'' کی حقیقی ترجمانی کرتی ہیں۔

مغرب میں فرائیڈ، ڈارون، اور مارکس جیسے ملحد مفکروں نے جبر و جدل، دھکا دھاندلی اور زور زبردستی کی منفی اقدار کی جو جوت جگائی تھی، اور مادر پدر آزاد فکر کی جو چنگاری سلگائی تھی۔ وہ اب شعلۂ جوالہ بن کر خرمن ہستی کو خاکستر کرنے کے درپے ہے، اور مادی مفکروں نے آزاد خیالی و آزاد روی کے جو سہانے خواب دکھائے تھے، اہل مغرب کو اب ان کی بھیانک تعبیروں کا سامنا ہے۔

حیات و کائنات کے بارے میں الحادی نقطہ نظر کی ترجیہات، تعبیرات اور تاویلات کی گنگا ہمیشہ الٹے رخ بہتی ہے، اور الحادی افکار پر استوار کمیونزم کی اولین آماجگاہ روس کے اس نظام کے ہاتھوں انجام پر غور کیجئے۔ جسکی رو سے اس نظریہ و نظام نے روسی سلطنت کے ہر شعبہ کو اپنی باطل ہیئت اور منفی طینت کے مطابق روسی معاشرہ کو الٹی تعبیرات اور گھمبیر مشکلات کے گرداب میں غرق کر دیا۔

عصری اکتشافات کی گواہی: دوسری طرف سائنسی و علمی اکتشافات وانکشافات میں آفاقی و حقانی اقدار و افکار کی روشنی راہ پا رہی ہے، اور عالمی علوم و معارف کا کارواں بتدریج خالق حیات و کائنات عزوجل کی عظمت و معرفت، کی منزل مراد کی جانب رواں دواں ہے۔ ''مذہب اور سائنس'' کے حوالے سے ممتاز امریکی میگزین ''نیوز ویک'' نے جولائی 1998ء میں ایک رپوٹ شائع کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ماضی میں'' خدا کی نفی کرنے والی سائنس اب اس پر یقین کا سبب بن رہی ہے اور اس سے دنیا کو حادثاتی تخلیق قرار دینے والے سائنسدان اب یہ کہتے ہیں کہ اسکی پیدائش میں ضرور کوئی مقصد کارفرما ہے۔ مذکورہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ماڈرن سائنس کی ترقی سے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ سائنس مذہب کی نفی کرتی ہے، لیکن اب سائنسدانوں کی ایک بڑی تعداد کے نزدیک انسانی ایجادات روحانیت کو سپورٹ کرتی ہیں، اور خدا کی قدرت کی نشاندہی کرتی ہیں۔

''نیوز ویک'' کے مطابق ماضی میں بعض ''بڑے دماغوں'' نے خدا کا انکار کیا، اور انہوں نے اس امر کی وضاحت کی ضرورت نہ سمجھی کہ کہکشاں کیسے چمکتی ہے اور قدرت کا نظام اس قدر کیسے حیرت انگیز اور پیچیدہ ہے۔ ماہر علم نجوم کارسیگن نے کہا تھا کہ کسی نے کسی کو پیدا نہیں کیا۔ لیکن اب سائنس اور مذہب کے درمیان ایک نیا تعلق بن رہا ہے۔ دنیا کی تخلیق کو ایک بہت بڑے دھماکے کی مرہون منت قرار دینے والے اب یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ دنیا کی تخلیق میں کوئی مقصد ضرور کارفرما ہے۔ ماضی میں ذات باری کے منکر سائنسدان اب یقین بحال کر رہے ہیں اقدار کی مضبوطی کا باعث بن رہے ہیں۔ 1964ء میں طبیعات کے نوبل انعام یافتہ چارلس ٹاؤنز کے بقول اب سائنسدانوں کو یہ احساس ہوتا جا رہا ہے کہ کائنات کے قانون کے پیچھے کوئی ذہانت کارفرما ہے، یہاں تک کہ کچھ سائنسدان معجزوں پر بھی یقین کرتے ہیں، کہ خدا طبیعات کے قوانین کو پامال کئے بغیر بھی کچھ کر سکتا ہے۔ سنٹر فار تھیولوجی اینڈ نیچرل سائنسز کے ڈبلیو مارک رچرڈسن کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے کہ سائنس خدا کو خالق ثابت کرنے کی غیبی شہادت مہیا نہ کر سکے۔ تاہم اسکی دریافتوں سے خدا کا ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ کہ سائنس سے عقائد میں پختگی آتی ہے۔ تھیولوجی سنٹر کے ٹیڈ ہیرز کے بقول عام مذہبی آدمی جو سوچتا ہے۔ دس سالوں میں سائنس اس کا ایک فیکٹر ہوگا۔ ''نیوز ویک'' کی رپورٹ کے مطابق ایک وقت جب مذہب اور سائنس کو ایک دوسرے سے بنیادی طور پر مختلف خیال کیا جاتا تھا، سائنس خدا کی نفی کرتی تھی، لیکن اب یہ یقین کی مضبوطی کا ذریعہ بن رہی ہے''۔

سائنسی سوچ ذات باری تعالیٰ کے عرفان وایقان کا بہت بڑا ذریعہ ہے، اور مغربی سائنسدانوں کی Evidence Of GOD کے موضوع پر کثیر دقیع علمی و تحقیقی کتابیں اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں، علم و سائنس کا کارواں بتدریج الحاد کے بے سروپا مفروضہ کو رد اور مسترد کر رہا ہے۔

الحاد کی مادی اکتشافات سے بھی تکذیب: مادی نقطہ نظر سے ''قطعی ناممکن'' تصور کیے جانے والے مابعد النفسیاتی امور جدید دنیا میں اپنے اثبات کے انمٹ نقوش ثبت کر رہے ہیں، اور پیرا سائیکالوجی (انتقالِ افکار) ٹیلی پیتھی (بعد النفسیات) مستقبل بینی، تسخیر قلب 'ہپناٹزم' کاہنوں اور جادوگروں کے رابطہ شیاطین و جنات یوگا (الفاتھراپی) چھٹی حس کے مظاہر، سچے خواب (مثلاً گزرنے والے انجانے واقعات یا آئندہ حالات کی صحیح تصویر کشی، الہام، مماثل خوابوں کے ذریعے رابطہ و پیام وغیرہ)، سلب امراض اور اس قسم کے دیگر علوم وفنون کے حیرت زا واقعات الحادی فکر و فہم کے لیے بنیاد شکن چیلنجوں کی حیثیت رکھتے ہیں، اور اہل نظر اور صائب الرائے حلقوں کے بقول مادہ پرست ظاہری و مادی حواس کی دسترس سے بالاتر امور کے وجود کے منکر ہیں، لیکن ان کے اس زعم باطل کا بھانڈا خود ان کے ''حلیف'' شیاطین و جنات کے مظاہر نے ہی پھوڑ دیا ہے۔ آج سونٹر یال میں بیٹھا ہوا ٹیلی پیتھی کے فن کا ماہر لندن کے کمرہ امتحان میں بیٹھے ہوئے طالب علم کو کسی مواصلاتی ذریعہ کے بغیر سوالوں کا پرچہ حل کرا دیتا ہے، ایک ساحر مختلف اشیاء کو کسی ظاہری وسیلہ کے بغیر فضا میں معلق کر دیتا ہے، اور گوناگوں اور حیرت انگیز شعبدے دکھاتا ہے، جولائی 1986ء میں دنیا کے 18 ممالک سے آئے ہوئے یوگا کے ماہرین کی طرف سے دہلی میں عالمی امن کے لئے مادی ذرائع کے بغیر فضا میں پرواز کرنے کے حیرت انگیز مظاہرہ کی لاکھوں ناظرین اور عالمی پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا نے گواہی دی۔ دورِ حاضر میں اس قسم کے فنون و کمالات دنیا کے تقریباً ہر ملک و معاشرہ کے شبانہ روز کے معمولات و مشاہدات اور عالمی میڈیا کے خصوصی موضوع کی حیثیت سے کثیر الوقوع اور قومی الشواہد حقائق بن چکے ہیں، جن کے پس منظری محرکات وعوامل مادی حواس کے لئے غیر محسوس اور غیر مرئی ہوتے ہیں، لیکن ''عامل'' کی تحریک و توجہ پر قریب و دُور (میلوں کی دوری پر بھی) ''معمول'' اشیاء و اجسام پر غیر معمولی قوت اور شعوری صلاحیت کے ساتھ اپنی کارگزاری کے حیرت انگیز اثرات و تصرفات کا مظاہرہ کرتے ہیں اور ارتکاز توجہ (ٹیلی پیتھی) کے فنون کے ذریعے کسی ظاہری مواصلاتی میڈیا کے بغیر میلوں کی دوری پر بھی رابطہ و مکالمہ ممکن ہو جاتا ہے، قابل غور بات یہ ہے کہ ٹیلی پیتھی والے کی ارتکاز توجہ کی لہریں کسی غیر مرئی، غیر محسوس اور نادیدہ آلہ کار، وچولے، یا میڈیم کے ذریعے دُور و نزدیک تک (میلوں کی دوری پر بھی) مطلوبہ مقام اور شخص یا اشخاص تک پہنچ کر اپنے اثرات و نتائج دکھاتی ہیں، تو کیا رابطہ کار کے ارتکاز توجہ کے مقاصد و نتائج مطلوبہ فرد یا افراد تک پہنچانے کا ذمہ دار غیر محسوس میڈیا کسی قوتِ شعور اور طاقت پرواز کے بغیر ہی عام حالات میں ناممکن ان امورِ عجیبہ و غیر عادیہ کو انجام دیتا ہے؟ (ایں خیال است و محال است و جنوں)

اس سے یہ حقیقت پایۂ اثبات و یقین تک پہنچتی ہے کہ حیاتی و کائناتی حقائق صرف وہی نہیں ہیں جو ظاہری و مادی حواس کے دائرہ میں آتے ہیں، بلکہ ان کے علاوہ بعض ان دیکھے اور غیر مرئی حقائق ایسے بھی ہیں جو ظاہری و مادی حواس سے معلوم نہیں ہوتے، مگر اپنے اثرات و نتائج

کے ذریعے اپنے ہونے کا ثبوت دیتے ہیں، اور وہ مادی امور سے قوی اور عجیب ہوتے ہیں، اسی طرح دینِ حق کے بعض مادی حواس سے ماوراء اور غائبانہ امور و معارف، مثلاً جنات، ملائکہ وغیرہ کے وجود سے انکار بھی ملحدین کی کوتاہ اندیشی، کج فہمی اور فکری نارسائی پر دلالت کرتا ہے، اس منکرانہ روش کا منکرین کے پاس کومعقول جواز ہے اور نہ ہی کوئی جواب۔

ایک طرف ذہنی مشقوں اور ریاضتوں کے مرہونِ منت، یا جنات و شیاطین کے رابطہ سے وقوع پذیر ہونے والے مفصلہ بالا فوق العادت مظاہر نے مادی والحادی مؤقف کے بُتانِ زعم وگمان کو پاش پاش کردیا ہے، تو دوسری طرف اعجازی عظمت وحقانیت کے مظہر اور عطائے الٰہی سے ظہور پذیر ہونے والے انبیائے کرامؑ کے معجزات اور ان کی تعلیمات و برکات کے خوشہ چین وامین، صالحین و عارفین" حضرات کی کرامات و مکاشفات کی آفتابِ عالم تاب کی مانند صدیوں سے درخشاں، فروزاں اور تاباں صداقت وواقعیت نے الحادی اندازِ فکر کے دامِ تزویر کے تانے بانے کو اس سے بھی زیادہ موثر اور فیصلہ کن انداز میں بکھیر دیا ہے۔ (واضح رہے کہ مذکورہ غیر مادی واقعات اور معجزات وکرامات میں وہی فرق ہے جو ساحرینِ فرعون کے جادوئی شعبدوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اعجازی کارناموں میں ہے۔ کاہنوں اور جادوگروں کے معمولات کے انداز شیطانی وطاغوتی اور ان کے اثرات سفلی، منفی اور سطحی ہوتے ہیں، جبکہ معجزات وکرامات براہِ راست فعلِ باریؔ تعالیٰ ہیں، جو باطل اور شر کے مقابلہ میں حق اور خیر کی نصرت وفوقیت ثابت کرتے ہیں، جن کے آگے جادوئی انعال کے سفلی اثرات باطل اور بے اثر ہوجاتے ہیں)۔

الحاد کی بنیادوں کا انہدام: خوب سے خوب تر کی طرف سفر کے مفہوم میں نظام حیات وکائنات میں جاری وساری ارتقاء کا عمل بلاشبہ ترفیع وترقی کے مثبت مفہوم کا حامل ہے۔ لیکن ایک ملحد مفکر ڈارون کا ''نظریۂ ارتقا'' لفظ ارتقاَ کے معروف ومروجہ مفہوم ومراد سے یکسر متضاد ومختلف نقطۂ نظر ہے، جو جدید علمی وسائنسی تحقیقات واکتشافات کی رو سے قطعاً باطل اور بے بنیاد، اور اپنے اثرات ومضمرات کے اعتبار سے مذموم ومسموم ثابت ہوا ہے۔ حیات وکائنات میں جاری گونا گوں اور بوقلموں ذی حیات انواع کی تخلیق وفروغ کے حکیمانہ نظام کے تناظر میں ہوش مندی اور حقیقت پسندی سے بہرہ ور ہر شخص باری تعالیٰ کی صنعتِ خلاّ قی کا ایمان وایقان پاتا ہے۔ لیکن فریب نفس اور زعم باطل کے پرستار ملاحدہ خالقِ مطلق کے اقرار سے راہ فرار تلاش کرنے، اور الحادی موقف کی مدافعتی چارہ سازی اور کھسیانی حیلہ جوئی کے طور پر کائنات میں ذی حیات مخلوقات کی تخلیق و فروغ کی تاویل وتوجیہہ ایک بے دست وپا اور بے بیخ وبُن مفروضہ یعنی ڈارون کے ''نظریۂ ارتقا'' کے ساتھ اطلاق وانطباق کے ذریعے کرتے ہیں کہ کائنات میں اولاً بعض کیمیائی تعاملات کے نتیجہ میں بے جان مادہ سے ''اتفاقیہ'' زندگی کے آثار نمودار ہوئے، پھر ان میں ارتقائی مراحل کا عمل شروع ہوا، اور زندگی پہلے سے اعلیٰ جنس کی شکل میں نمودار ہوتی رہی، جسکے مطابق موجودہ نسلِ انسانی بندر کی ایک قسم چیمپنزی کی ارتقائی شکل ہے، ظاہر ہے کہ اس نقطۂ نظر کا ''ایقان'' اپنے ماننے والوں کے افکار وافعال کو بھی اسی مفروضہ کے ''عرفان'' کے بال وپر عطا کرتا ہے) یہ مفروضہ سرتا پا شرفِ انسانیت کی توہین وتذلیل ہے، لیکن جب بیسویں صدی کے ربع آخر میں امریکہ اور یورپ کے سائنسی تحقیق کے اعلیٰ اداروں نے اس نظریہ کی حقیقت کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے تحقیقات کیں تو بڑے واضح، واثق اور واشگاف انداز میں یہ ثابت ہوگیا کہ انسان کسی بندر کی اعلیٰ نسل نہیں بلکہ ایک علیحدہ اور منفرد مخلوق ہے، تو یہ مفروضہ بے بنیاد ہونے کے ساتھ ساتھ بے زمین ہوگیا۔

مثلاً لیپزگ کے میکس پلانک انسٹیٹیوٹ جرمنی کے ماہرین نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ انکی تحقیق سے انسانی زندگی کے آغاز کے ارتقائی دعووں کو شدید دھچکا لگا ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ انسان چیمپنزی کی ارتقائی صورت ہے۔ لیکن جرمن سائنسی ٹیم کی تحقیق ہے کہ چیمپنزی کے آباؤاجداد کی تاریخ 1.4 ملین سال، جبکہ انسانوں کی چار لاکھ 50 ہزار سال پرانی ہے۔

وائس آف امریکہ کے مطابق کیلیفورنیا کی یونیورسٹی آف برگلے کے ماہر سائنسدانوں کی ایک تحقیقی ٹیم نے ڈاکٹر ایلن سی ویسن کی سربراہی میں امریکہ، یورپ، افریقہ، اسٹریلیا اور ایشیاء سے تعلق رکھنے والے 147 افراد کی حنوط شدہ لاشوں میں پائے جانے والے خلیات کے مطالعہ کے بعد یہ بات ثابت کی ہے کہ انسان چیمپنزی کی اعلیٰ نسل نہیں بلکہ ایک علیحدہ اور منفرد مخلوق ہے۔ ہوائی یونیورسٹی نے بھی اس تجربے کی تصدیق کی ہے۔ ایک لاکھ پچاس ہزار سال پرانی لاشوں میں پائے جانے والے انسانی خلیوں کے تحقیقی مطالعہ نے یہ بات ثابت کی ہے کہ خلیے صرف ماں سے بچے کو منتقل ہوتے ہیں اور ان میں تبدیلی کا عمل طویل ترین مدت تک پورا نہیں ہوتا اور لاکھوں برسوں کے بعد بھی یہ تبدیلی دو سے چار فیصد سے زائد نہیں ہوتی۔

اعلیٰ سائنسی تحقیق کے امریکی خلائی ادارے ''ناسا'' نے اس بات کا ثبوت پیش کر دیا ہے کہ زمین پر زندگی کی ابتدا مٹی سے ہوئی تھی۔ ادارے کے محققین نے یہ تصدیق کر دی ہے کہ مٹی میں توانائی کو محفوظ رکھنے اور اسے منتقل کرنے کا وصف پایا جاتا ہے۔یہی وہ دو اوصاف ہیں جو زندگی کی پیدائش کے لئے ضروری ہیں۔ناسا کی تحقیقاتی ٹیم کی قیادت سان جوئے سٹیٹ یونیورسٹی کے کیمسٹ ڈاکٹر لیلا کوتی نے کی زندگی کی پیدائش کی یہ نئی تھیوری حقیقی ہے۔

جدید ایلوپیتھک ریسرچ کے نتائج بھی ہمیں بتاتے ہیں کہ انسانی جسم میں وہ تمام 94 عناصر موجود ہیں جو زمین میں پائے جاتے ہیں کیونکہ انسان کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے۔لہٰذا یہ بات طے شدہ ہے کہ تمام انسان ایک ہی اماں حوا کی اولاد ہیں۔

ہزاروں سال کی معلوم انسانی تاریخ میں کائنات کی کسی بھی جاندار جنس کی شکل میں ایک بٹا ہزارواں حصہ بھی کسی نام نہاد ''ارتقائی'' تبدیلی کا ثبوت نہیں ملا۔ بلکہ ہر ذی حیات جنسِ کائنات کا فروغ اس کے ہم جنس سے ہی ہو رہا ہے۔نباتات سے لیکر حیوانات اور انسان تک کا تمام ارتقائی چکر کا دعویٰ محض بے بنیاد اور پُرفریب مفروضہ ہے۔چیڑ وغیرہ کی لکڑی کا کوئی ٹکڑا زمین میں دبائیں تو دوسرے تیسرے ہی روز اس میں مٹی کی اندر ہی اندر دیمک لگ چکی ہوگی۔

جب زمانہ حاضر میں خالقِ اکبر کے نظامِ ربوبیت سے تمام ذی حیات اقسام کی تخلیق خصوصی ممکن ہے اور بغیر کسی ارتقائی مفروضہ کاری کے ممکن ہے،تو پہلے زمانوں میں ربِ قدیر کی قدرتِ کاملہ سے ایسا کیونکر بعید ہے؟۔اور وہاں درمیان میں کسی بے بنیاد ارتقائی مفروضہ کی ''پیوندکاری'' کیوں ضروری ہے۔

کائنات میں ہر چیز کی تخلیق خصوصی کا نظام جاری ہے اور یہی مشاہداتی حقیقت معقول اور قابل قبول قرار پاتی ہے۔جو مخلوق کی تخلیق خصوصی کا طریقہ واقعاتی و مشاہداتی طور پر اب جاری و ساری ہے اس کا وقوع ماضی میں ناممکن تصور کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

پچھلے دنوں ایک معروف قومی روزنامہ میں ڈارون کے نظریہ ارتقاءؑ کے حقیقت یا مفروضہ ہونے کے بارے میں مباحثہ و مذاکرہ کا سلسلہ سال بھر جاری رہا،جو بالآخر ارتقائی مفروضہ کے سقوط اور مادہ پرست حلقوں کے سکوت پر منتج ہوا ہے۔

ڈارون کے نام نہاد ارتقائی مفروضہ کے رشتے اور کڑیاں گم ہونے اور بکھرنے کی صورت میں،اور ڈارون کے خوشہ چین مارکس کے اشتراکی مفروضہ کے بھرم بھروسہ اور قدر ر قاعدہ کے تار و پور بکھرنے کے علاوہ اس نظریہ و نظام کی اولین آماجگاہ اور تجربہ گاہ سویت روس کے حصے بخرے ہونے کی صورت میں،یہ دونوں باطل مفروضے اپنے منطقی انجام کو پہنچ گئے ہیں۔الحادی نقطۂ نظر کی بنیاد بننے والے ارتقائی مفروضہ کے جدید علمی و سائنسی اکتشافات کی رو سے باطل ثابت ہونے کے بعد کائنات میں ذی حیات مخلوقات کی تخلیق و فروغ کا صرف ایک ہی نظریہ میدان میں رہ جاتا ہے،اور وہ ہے خالقِ اکبر عزوجل کی قدرتِ کاملہ سے ہر شے کی تخلیقِ خصوصی کا نظریہ۔اگر ہوش مندی و حقیقت پسندی کی پاسداری کا دعویٰ ہو تو اس حق آشنا نظریہ پر ایمان لائے بغیر چارہ نہیں،اور ہٹ دھرمی،کٹ حجتی اور کج بحثی کی دوسری بات ہے۔

☆ ☆ ☆



مطلعِ عالم پہ ضَوفشاں ہے صداقتِ اسلام

وحی الٰہی اور ہدایتِ ربانی پر مبنی دین اسلام بنی نوع انسان کیلئے حقیقی نصب العین اور فلاحی ضابطہ حیات ہے اور اس آفاقی و سرمدی نظام پر استوار تہذیب وتمدن ہی گلشن ہستی کو ثمر بار کرنے کی صلاحیت سے بدرجہ کمال متصف ہے' حق کا مقدر پھیلنا اور بڑھنا' جبکہ باطل کا انجام ٹوٹنا اور بکھرنا ہے۔ اہل حق کے خلاف باطل پرستوں کی کثیر النوع دسیسہ کاریوں اور وسیع الاطراف ریشہ دوانیوں کے باوجود باخبر مسلم وغیر مسلم ذرائع کے مطابق دنیا میں دین حق اسلام کا تسلسل وتواتر کے ساتھ پھیلنا اس کی آفاقی حقانیت کی واضح دلیل ہے۔ مغربی ممالک میں یہود ونصاریٰ کے عبادت خانے تیزی سے ختم ہو رہے ہیں' جبکہ مسجدیں بکثرت وجود میں آکر روز افزوں رونق پا رہی ہیں آزاد تحقیقاتی اداروں کے مطابق 2020ء تک روئے زمین پر آباد نفوس میں ایک تہائی مسلمان ہونگے اس وقت صرف امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد 1 کروڑ سے زائد ہے' وہاں گذشتہ پانچ برس میں مساجد میں 25 فیصد اضافہ ہوا ہے اور امریکہ میں اسلام دوسرے بڑے مذہب کی حیثیت اختیار کر رہا ہے۔ اسلام کے بارے میں دلچسپی کا اظہار کرنے والوں میں خصوصاً عیسائی و یہودی شامل ہیں۔ نائن/الیون کے واقعہ کے بعد امریکہ' کینیڈا اور یورپ میں کیتھولک عیسائیوں کی طرف سے مشرف بہ اسلام ہونے کی تعداد میں پہلے کی نسبت اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے' پاپائے روم کے صدر مقام ویٹی کن کے ترجمان اخبار ''اوز رویتور رومینو'' کی 30 مارچ 2008ء کو شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق مسلمانوں میں زیادہ شرح پیدائش اور قبول اسلام کے بڑھتے ہوئے واقعات کے باعث دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد کیتھولک عیسائیوں سے بڑھ چکی ہے۔ ساڑھے 6 ارب کی عالمی آبادی میں مسلمان 19 فیصد جبکہ عیسائی 17.4 فیصد ہیں۔ (''اسلام'' لاہور مجریہ 31 مارچ 2008ء) آئندہ برسوں میں خصوصاً عیسائی کثیر تعداد میں مشرف بہ اسلام ہونگے اور 25 سال کے اندر یورپی مسلمانوں کی تعداد تقریباً 6 کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ یہ بات اسرائیلی تاریخ دان اور ہیبرو یونیورسٹی کے پروفیسر رافل اسرائیل نے اپنی تصنیف ''یورپ پر تیسرا اسلامی حملہ'' میں بتائی ہے۔ کتاب میں مزید بتایا گیا ہے کہ اس وقت یورپ میں تین کروڑ مسلمان آباد ہیں جبکہ پورے براعظم یورپ کی آبادی 38 کروڑ ہے۔ امریکی سنٹر آف امیگرین کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ اب تک 10 لاکھ سے زائد امریکی اسلام قبول کر چکے ہیں' جن میں سے گزشتہ 15 برسوں میں امریکی جیلوں میں 3 لاکھوں قیدیوں نے اسلام قبول کیا' وہاں نسلی تعصب کے شکار سیاہ فام بڑی تعداد میں اسلام کی آفاقی تعلیمات سے متاثر ہو کر مسلمان ہو رہے ہیں' اسلام قبول کرنے والے 90 فیصد قیدی جرائم سے توبہ کر لیتے ہیں' امریکی حکومت کو جیلوں میں 200 مسلم آئمہ کا انتظام کرنا پڑا پاکستان میں سابق امریکی سفیر ریان سی کروکر نے بھی ایک تقریب میں خطاب کے دوران یہ اعتراف کیا تھا کی اسلام امریکہ میں بہت تیزی سے پھیل رہا ہے''

گذشتہ دس سالوں میں برطانیہ اور فرانس کے ایک لاکھ شہریوں نے اسلام قبول کیا یہ سلسلہ جاری رہا تو آئندہ پچاس سال کے اندر یہ علاقہ ''یورو عربیہ'' بن جائے گا۔ گریس ریسرچ نامی ایک برطانوی تھنک ٹینک کے 2005ء میں کرائے گئے ایک سروے کے مطابق آئندہ پندرہ برسوں میں تقریباً چار ہزار برطانوی چرچ بند ہو جائیں گے' جبکہ وہاں آج چار ہزار مساجد اور اسلامی سنٹرز مسلمانوں کے زیر استعمال ہیں۔ جن میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اے پی پی کے حوالے سے لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق برطانیہ میں عیسائیت کے بعد اسلام برطانیہ کا دوسرا بڑا مذہب ہے' وہاں مسلمان آبادی کا تناسب 3.3 فیصد ہے' 2001ء کے اعداد وشمار کی رو سے برطانوی مسلمانوں کی کل آبادی 16 لاکھ تھی' جو اب بڑھ کر 20 لاکھ ہو چکی ہے۔ برطانوی اخبار ''گارڈین'' کے مطابق سات سال سے کم عرصے میں ملک میں مسلمان آبادی میں اضافہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ برطانیہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق برطانوی مسلمان ملکی معیشت کو 31 ارب پونڈ سالانہ کا فائدہ پہنچاتے ہیں۔ (''اسلام'' لاہور' 10 اپریل 2008ء) پارسائی کی مسند پہ براجمان اور تاریخی حقائق مسخ کرنے کے فن میں ید طولیٰ اور شہرت تامہ رکھنے والے

عیسائیوں کے موجودہ پوپ بینی ڈکٹ کے وطن مولود جرمنی سے پچھلے دنوں یہ خبر آئی تھی کی وہاں عیسائی کمیونٹی میں اسلام قبول کرنے کی شرح میں ناقابل یقین حد تک تیزی آنے کی صورتحال سے دل گرفتہ اور آبدیدہ ہوکر وہاں کے ایک معروف پادری نے خودسوزی کی کوشش کی تھی۔ اور برلن سے آن لائن کی رپورٹ کے مطابق جرمنی خبر رساں ذرائع نے وزارت داخلہ کی طرف سے منعقدہ سروے کے حوالے سے بتایا ہے کہ جرمنی کی عیسائی کمیونٹی میں جولائی 2004ء سے جون 2005ء تک چار ہزار افراد نے اسلام قبول کیا۔ جرمنی حکومت کے حمایت یافتہ دی اسلام آرکائیو سنٹرل انٹی ٹیوٹ نامی تھنک ٹینک نے پیش گوئی کی ہے کہ 2046ء تک جرمنی کی اکثریتی آبادی مسلمان ہوگی۔ ادھر روسی مسلمانوں کی شرح پیدائش میں غیر معمولی اضافہ کے پیش نظر مغربی مفکرین یہ پیش گوئی کرر ہے ہیں کہ 2050ء تک مسلمانوں کی تعداد روسیوں سے دوگنی ہوجائے گی اور وہی کلیدی عہدوں پہ فائز ہونگے۔ روسی مفکرین کا تجزیہ ہے کہ مسلمانوں کا خاندانی شیرازہ منظم اور اخلاقیات کا پابند ہے مساجد آباد ہورہی ہیں اور ملحد و بے دین لوگ پوری آزادی سے اسلام قبول کرر ہے ہیں۔ یہ تمام تر صورتحال اسلامی تہذیب کی صداقت وحقانیت اور فروغ و پذیرائی کی مظہر ہے اور امت مسلمہ کے خلاف شش جہات سازشوں' دسیسہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں کے باوجود اسلام کا فروغ پوری رفتار سے جاری ہے' جس پر باطل کے پرستار حیران وپریشان اور سربگریبان ہیں مغربی خواتین میں اسلام قبول کرنے کا رجحان سب سے زیادہ ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اسلام میں خواتین کا بہترین تحفظ ہے مغرب کی مادر پدر آزاد اور بے لگام تہذیب نے وہاں کی عورت کونسوانی آداب کے حصول' عفت وعصمت کے حقوق اور قلبی تسکین وطمانیت کی نعمت سے محروم کرکے اسے جنس بازار' چراغ محفل اور آلۂ ہوس بنادیا ہے۔ امریکہ ویورپ میں اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو حلقہ بگوش اسلام ہونے والوں میں خواتین سب سے آگے ہیں۔ جو وہاں مظالم کے چکی میں پس رہیں ہیں۔ وہاں عورت کے ساتھ دوہرا معیار روا رکھا جاتا ہے۔ بظاہر عورت کے احترام اور ان کے حقوق کے بلند بانگ و پرفریب نعرے لگا کر خواتین اور بیرونی دنیا کو بے وقوف بنایا جارہا ہے، لیکن ان نعروں کے شور میں عملاً خواتین کے ساتھ ظالمانہ امتیازی، سلوک، بدترین استحصال اور ناانصافی کا چلن روا رکھا جارہا ہے، امریکہ ویورپ نے خواتین کے حقوق کے نام پر انہیں کولہو کا بیل بنا رکھا ہے۔ ان کے حقوق اس طرح پامال کیے جارہے ہیں کہ ان کی داستانیں سن کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اب ذرا ان ''ترقی یافتہ'' ممالک میں عورتوں پر ہونے والے قیامت خیز مظالم کی اک جھلک دیکھیں۔ ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق مغربی ممالک میں خواتین پر جن مختلف طریقوں سے تشدد کیا جاتا ہے، ان میں گھریلو تشدد سرفہرست ہے۔ برطانیہ میں خواتین کو ماں بننے کے بعد ہر جگہ ناپسندیدہ رویے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عورتوں کی ایک بڑی تعداد اپنے سابق شوہروں اور بوائے فرینڈز کے ہاتھوں قتل ہوتی ہیں۔ ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق صرف امریکا میں عورتوں پر تشدد کے تقریباً 7 لاکھ واقعات ہوئے ہیں، جبکہ گینگ ریپ اور اغوای کے کیس اس کے سوا ہیں۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق حالیہ برسوں کے دوران ہر 100 میں سے 33 ریڈ انڈین خواتین کو جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا ہے جن میں کم عمر بچیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ امریکا ویورپ میں جنسی تشدد کا شکار ہونے والی خواتین کی اصل تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو۔ ایک اور تحقیقاتی ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکا میں ہر ڈھائی منٹ میں کہیں نہ کہیں کوئی جنسی زیادتی کا واقعہ ہوتا ہے۔ اور ہر 6 میں سے ایک امریکی عورت جنسی زیادتی کا شکار ہوتی ہے۔ زنا بالجبر کے واقعات میں امریکا جیسے ملک میں صرف 33 فیصد نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔ یوں پوری دنیا میں خواتین کے حقوق کا علمبردار ہونے کا دعویٰ کرنے والے ملک میں یہ صورت حال انتہائی شرمناک، افسوس ناک اور انسانیت کے ماتھے پر کلینک کا ٹیکہ ہے۔ جس کی سنگینی کے ادراک سے مغربی دنیا کے پرفریب خوابوں میں مدہوش عقل وفکر عاجز ودرماندہ ہیں۔

....

☆ ☆ ☆

مغربی خواتین واطفال طاغوتی تہذیب کے پنجۂ استبداد میں

(کرگس کے ہیں چنگل میں ممولوں کے بسیرے)

جن معاشروں میں خاندان پانی کے بلبلوں کی طرح محض ہوا کی ایک تحریک پر پیدا ہوتے اور ایک ہلکی سی حرکت سے تحلیل ہو جاتے ہوں، ان میں بچوں اور عورتوں پر کیا گزرتی ہوگی۔ بچے بچپن کی عمر میں ہی اپنے ماں باپ کی تربیت سے محروم اور ان کی توجہ اور شفقت کو ترستے رہتے ہیں مرد وزن کی ایک دوسرے سے بے وفائیاں گھر میں شدید تناؤ پیدا کئے رہتی ہیں۔ اور اس کا انجام بالعموم علیحدگی اور طلاق پر ہوتا ہے۔ اور اس کے بیچ پستا ہے معصوم بچہ۔ ''الموند'' نامی ایک فرنچ اخبار نے مغرب کی موجود صورتحال کو ''خاندانی نظام کا خاتمہ'' قرار دیا ہے۔ یعنی مغرب کا معاشرہ تہذیب وتمدن کے دائروں سے نکل کر اس جنگلی نظام زندگی میں داخل ہونے جا رہا ہے، جس میں جانور رہتے ہیں۔ انسانی معاشرے جو تہذیب وتمدن کی عمارتیں بناتے ہیں، اس کی اساسی اینٹ خاندان کا ادارہ ہوتا ہے۔ اگر وہ ختم ہوگیا تو معاشرت ہی ٹوٹ کر بکھر گئی۔ پھر انسانوں کی کسی قسم کی اجتماعی ہیئت نہیں بن سکتی۔ نیشنل فرنچ انسٹیٹیوٹ فارڈیموگرافک ریسرچز'' کی ایک رپورٹ کے مطابق ہر دس جوڑوں کے مقابلہ میں نو (۹) کسی عرفی یا دینی شادی کے بغیر ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ان جوڑوں میں آدھے سے زیادہ بغیر کسی قانون ضابطے کے ایک ساتھ رہتے ہیں۔ ۵۳ فیصدی ولادتیں ایسے ہی جوڑوں کے یہاں ہوتی ہیں، اور ان میں سے ۲۵ فیصد بچے زندگی بھر باپ کے چہرے کو ترستے رہتے ہیں۔ فرانس میں تقریباً سالانہ سات لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں اور اس میں سے تقریباً دس ہزار بچوں کی ماؤں کی عمر دس سے تیرہ سال تک ہوتی ہے۔ جو اپنے اسکول سے ''تحفہ'' بھی ساتھ لاتی ہیں۔ اور اس رپورٹ نے بجا طور پر فرنچ انتظامیہ کو اس تعداد پر قابو رکھنے اور اس کو دس ہزار تک محدود رکھنے پر داد دی ہے کہ اس نے بچوں میں وسائل مانع حمل تقسیم کر کے اس پریشان کن صورت حال کو قابو میں رکھنے کی قابل ستائش کوشش کی۔ اس مقصد کے لئے اسکولوں میں خصوصی میڈیکل اسٹور کھولے گئے اور ان وسائل کے استعمال کی تربیت کے لئے نرسوں کی ڈیوٹی لگائی گئی۔ (بحوالہ دارالمجتمع، کویت، اشاعت 23 صفر سنہ ۱۴۲۱ھ)

اس افراتفری اور خاندانی سسٹم کے بکھراؤ کا کیا نتیجہ نکلا؟ طلاقوں کی شرح حیرتناک حد تک بڑھ رہی ہے۔ بچوں کی پرورش طلاق شدہ ماں باپ میں سے کسی ایک کے زیر سایہ ہو جائے تو بہت غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ طلاق کے بعد ماں باپ بھی بچوں کو کسی کرائے کے ہوم میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جو جوڑے شادی کرتے ہی نہیں ہیں، ان میں تو کوئی قانونی بندھن ہوتا ہی نہیں۔ وہ تو جنگل کے جانوروں کی طرح بس موسم بہار میں ساتھ گذر کرتے ہیں اور جب جی میں آیا الگ ہو جاتے ہیں۔ (واضح رہے کہ ان کی شرح اوسطاً ۴۵ فیصد ہے) ان کے علاوہ جو ''رجعت پسند'' اپنے آپ کو شادی کے قانونی بندھن میں ''جکڑنے کی زحمت'' کرتے بھی ہیں، ان میں بھی طلاق کی شرح اتنی ہے کہ عام حالات میں ناقابل تصور وگمان۔

سویڈن، جو یورپ کے چند انتہائی ترقی یافتہ ملکوں میں شمار ہوتا ہے، اس میں 65 فیصد طلاق ہو جاتی ہے۔ تہذیب حاضر کے معلم اکبر امریکہ میں یہ تناسب ۴۵ فیصد ہے۔ جرمنی میں ۳۵ فیصد، روس میں ۲۳ فیصد۔ یہ جائزہ ایک بین الاقوامی سروے رپورٹ میں دیا گیا ہے، جرمن اخبار ''شیترن'' کے مطابق اس جائزہ میں یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ فرانس میں طلاق کا مطالبہ کرنے والی عورتوں میں دو تہائی گھر کے باہر کام کرتی ہیں۔ مجلّہ ''البیان'' لندن شمارہ اپریل مئی سنہ ۲۰۰۰ء)

اس افراتفری اور انتشار نے مغرب کی زندگی اجیرن کر رکھی ہے، سکون واطمینان مفقود ہے، مغرب کے انسان کے پاس کوئی نہیں، جو اس کے درد کا شریک اور غم کا ساجھی ہو۔

ہوس کی دھوم دھام ہے نگر نگر گلی گلی

ہر جگہ انسان بک رہے ہیں۔ اس بے اطمینانی کی صورت حال نے نفسیاتی اور دماغی امراض اتنے عام کر رکھے ہیں کہ ہر امریکی، عمر میں ایک مرتبہ ضرور دماغی امراض کے ماہر کے پاس جاتا ہے۔ سنہ ۱۹۹۰ میں امریکہ میں ۵۶۰۰ بچے اپنی ماؤں کے ذہنی تناؤ کا نشانہ بنے اور اسپتال میں داخل کئے

گئے۔ان کی اکثریت معذور ہوگئی۔(البیان)

اس طرح زندگی نے بے چاری عورت پر کیا مظالم ڈھائے ہیں، اس کی تفصیل بھی بڑی دل خراش ہے، مغرب نے عورت کو ایک ایسا مال بنا دیا ہے، اس کی شخصیت میں سوائے جنس کے اور کوئی چیز قابل توجہ نہیں بچی۔ مغربی وسائل ابلاغ میں عورت بس ایک لذت اندوزی کے ذریعہ کے طور پر پیش کی گئی۔اس کا رول بس اپنے جسم کی نمائش اور ظالم مرد کی دماغی عیاشیوں کا سامان بننا ہے۔مغرب نے عورت کو تہذیب کے نام پر بس یہی سکھایا ہے کہ وہ مردوں کو اپنی جانب مائل کرے۔ ہر تاجر اپنے سامان کے ساتھ عورت کی بھی تجارت کر رہا ہے۔دوکانوں کے کاؤنٹر تک ہر جگہ عورت پہنچ چکی ہے۔اس کے سہارے بلکہ اس کے حسن کے سہارے تجارت کی جا رہی ہے، اور اس طرح عورت بس کمانے کا ذریعہ ہے۔

اعلیٰ سے اعلیٰ معیار زندگی کے حصول کی دوڑ نے عورت کو بھی کسب معاش کی دوڑ میں لگا دیا۔اور اس کے ساتھ ہی اس پر گھر کی ذمہ داریاں بھی باقی رہیں۔ڈاکٹر کلین لیڈیز اسپتالوں کے ڈاکٹروں کی یونین کے صدر ہیں۔انہوں نے جرمنی میں ایک کانفرنس کے دوران انکشاف کیا کہ گھر سے باہر کام کرنے والی عورتوں میں تقریباً ۱۴فیصد دل اور اعصابی بیماریوں کا شکار ہیں۔اور اس کا سبب وہ غیر فطری بوجھ ہے جو ان پر پڑتا ہے۔

امریکہ میں ۴۷ فیصد، سویڈن میں ۲۵ فیصد اور جرمنی میں ۳۷ فیصد کام کرنے والی عورتیں دماغی اور نفسیاتی الجھن کا شکار ہیں۔اور ان مارکیٹوں میں تسکین بخش دواؤں میں سے ۶۷ فیصد عورتوں پر صرف کی جاتی ہیں۔(البیان)

امریکہ جیسے نام نہاد ''مہذب'' معاشرے کے بارے میں انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے امریکہ کے ادارہ برائے انصاف کے اعداد و شمار کے حوالے سے بتایا ہے کہ امریکہ میں عورتیں بڑے پیمانے پر ریپ اور دوسرے جنسی تشدد کا نشانہ بنتی ہیں اور اس حوالے سے انہیں انصاف بھی فراہم نہیں کیا جاتا مذکورہ تنظیم نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ مقامی امریکن اور الاسکا کی ہر تین عورتیں میں سے ایک جنسی زیادتی کا شکار ہوتی ہے اور صرف نیویارک میں ہر پانچ منٹ بعد کسی عورت کے ساتھ اجتماعی جنسی زیادتی (گینگ ریپ) کی رپورٹ درج ہوتی ہے۔

مغرب میں عورت، عورت نہیں انڈسٹری ہے، جہاں مرد وراثت میں حصہ داری، ٹیکس اور اخراجات کے ڈر سے پوری زندگی کی ''صحبت'' کے بعد بھی عورت کو بیوی کا درجہ نہیں دیتے، جہاں ایک ہی عورت کے تین بچوں کے رنگ اور ناک نقشے آپس میں نہیں ملتے، جہاں عورت بیٹی، بہن اور ماں نہیں صرف ''پارٹنر'' ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں، اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ذرائع ابلاغ کی ہیجان انگیز تبلیغ نے مسلمانوں اور ایشائی مسلمانوں کی ایک بڑی اکثریت کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ وہ بھی اسی طرح طرز زندگی کو اپنانے لگے ہیں۔کیا ہم بھی اسی انجام کے منتظر ہیں؟ کیا ہم کو بھی فطرت کی انہی تعزیروں کا انتظار ہے، جنہوں نے عبرت انگیز حد تک مغربی دنیا کا سکون غارت کر دیا ہے؟

ہاں آج جب یہ چند ناسمجھ خواتین اس مغرب جیسی آزادی طلب کرتی ہیں، جس میں اب طلاق، جنس اور ناجائز بچوں کے سوا کچھ نہیں تو میں سوچتا ہوں، افسوس میڈونا اور الزبتھ ٹیلر جیسی زندگی کی خواہش مند عورتیں یہ بھول گئیں، ان کی تاریخ میں ایک فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں اصلی اور سچی خاتون۔آج کی دنیا میں مغرب کی مادر پدر آزاد، اور حیوانی تہذیب کے شکار، اور دین فطرت کے سرمدی نظریہ حیات کے پیروکار ایک دوسرے کے مدمقابل آ چکے ہیں، اور تیزی سے تغیر پذیر عالمی حالات وحقائق امت مسلمہ کے ہر فرد بشر سے خواب غفلت سے بیداری احساس ذمہ داری اور جدوجہد کی بھرپور تیاری کا تقاضا کرتے ہیں۔

....

☆ ☆ ☆

سلام کی صدی

ایک عرصے سے تواتر کے ساتھ دنیائے مغرب سے مشاہیر کے اسلام لانے یا کم از کم اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اچھے خیالات کے اظہار کی خبریں اور واقعات سامنے آرہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسری جانب اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت اور تعلیمات کے بارے میں غلط فہمیوں کے پھیلانے اور ان کی ترویج کا سلسلہ بھی دراز سے دراز تر اور وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے، ظاہری اعتبار سے شاید ان دونوں میں مناسبت محسوس نہ ہو لیکن درحقیقت یہ دونوں پہلو ایک دوسرے سے پیوست ہیں۔

اب صورت حال یہ ہے کہ کہیں تو اسلام کے سونامی سے ڈرایا جارہا ہے، کہیں ایک بار پھر صلیبی جنگیں شروع کرنے کی بات ہو رہی ہے، کہیں مسلمانوں میں روشن خیالی کی بنیادیں تلاش کی جارہی ہیں تو کہیں اس پہلو سے غور و فکر کیا جارہا ہے کہ مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی مغرب کی تہذیب و ثقافت پر کس طور پر اثر انداز ہو کر اسے متاثر کرسکتی ہے۔

نوبت یہاں تک آچکی ہے کہ اب یہ صدائیں بلند ہونا شروع ہوگئی ہیں کہ ''اسلام کا سورج مغرب میں طلوع ہو رہا ہے''۔ Islam is rising in the west یہ مغرب سے شائع ہونے والی تازہ کتاب کا نام ہے۔ اس عنوان سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام آج مغرب کا اہم ترین موضوع ہے۔ اس بات کی تائید اعداد و شمار سے بھی کی جاسکتی ہے، یہ اعداد و شمار ہماری ان معروضات کی تائید کرتے ہیں۔ چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

☆ ایک اطالوی صحافی ریانا فلاسی نے اپنا تجزیہ پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ آئندہ ۲۰ برسوں کے اندر اندر 30 to 40 فیصد نصف درجن یورپی شہری مسلمان ہوجائیں گے۔ اس نے کہا کہ اس کی اصل وجہ یورپ میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی ہے۔ (ڈان۔ کراچی۔ 13 مارچ 2005ء)

☆ ایک خبر کے مطابق آج یورپی یونین کے اہم رکن فرانس میں مسلمانوں کی آبادی 50 لاکھ اور جرمنی میں 35 لاکھ ہے۔ آئندہ چند عشروں میں یورپ کے کئی بڑے شہروں کا مسلم اکثریتی شہر بننے کا امکان ہے۔ (نوائے وقت۔ کراچی۔ 19 جون 2005ء)

☆ یورپ میں اشاعت اسلام کی رفتار اگر یہی رہی تو آئندہ پچیس برسوں میں مسلمانوں کی تعداد وہاں 6 کروڑ سے تجاوز کر جائے گی (واضح رہے کہ اکثر یورپی ممالک کی آبادی بمشکل 5 تا 6 کروڑ ہے یورپی یونین میں ترکی کی شمولیت کی مخالفت کی ایک بڑی وجہ اس کی مسلم آبادی ہے جس کے باعث یورپی یونین کی مسلم آبادی عیسائی آبادی سے بڑھ جائے گی۔ (جنگ کراچی۔ 16 فروری 2007ء)

☆ برطانوی پالیسی ساز ادارے کرسچن ریسرچ کے مطابق اگلے پندرہ برس (یعنی 2020ء تک) میں برطانیہ کے 4 ہزار چرچ بند ہوجائیں گے۔ (نوائے وقت کراچی 15 مارچ 2007ء)

یہ تو اس ساری صورت حال کا ایک پہلو تھا، اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی و بنیاد پرستی کا جو عالمی پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ اس سے بھی خیر کا ایک پہلو برآمد ہوا ہے۔ اس کے نتیجے میں مغرب میں اسلام کو سمجھنے اور پھر قبول کرنے کا رجحان بڑھا ہے۔ اس وقت جاپان سمیت امریکہ اور یورپ میں مقامی عیسائی آبادی کے قبول اسلام کے واقعات تیزی سے رونما ہو رہے ہیں، جس میں ان کے نمایاں اور ممتاز افراد بھی شامل ہیں۔ چنانچہ نوائے وقت کی ایک خبر کے مطابق یورپی نوجوانوں میں اسلام سے دلچسپی کا رجحان بہت بڑھا ہے، اس لئے یورپی ممالک کو اندیشہ ہے کہ وہاں اسلامی انقلاب کی آواز بلند ہوجائے گی۔ (نوائے وقت کراچی 19 جون 2005ء)

☆ فرانس اور برطانیہ میں گزشتہ دس برسوں کے اندر ایک لاکھ سے زیادہ مقامی افراد نے اسلام قبول کیا ہے۔ (جنگ کراچی۔ 16 فروری 2007ء)

☆ امریکہ میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک کروڑ ہے جبکہ ہر سال 6 فیصد کے حساب سے 20 ہزار لاطینی امریکی اسلام قبول کر رہے ہیں۔ (نوائے وقت کراچی 7 فروری 2005ء)

☆ فرانس میں مساجد کی تعداد 4000 تک پہنچ گئی ہے، تحقیقی ادارے ''اسلام آرکائیوز سینٹر انسٹی ٹیوٹ'' نے تخمینہ پیش کیا ہے کہ 2046ء تک مسلمان جرمنی کی اکثریتی آبادی بن جائیں گے۔ گلاسکو یونیورسٹی برطانیہ میں مذہبی مطالعے کی پروفیسر نکول بورگ کا کہنا ہے کہ وہ تنہا گلاسکو کے علاقے میں 12000 ایسے افراد کو جانتی ہے جنہوں نے عیسائیت ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے۔ (نوائے وقت کراچی 5 مارچ 2007ء)

☆ آسٹریلیا کی ایک نو مسلم خاتون عائشہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ یہاں ہر ہفتے آپ کو ملک بھر سے نئے لوگوں کے مسلمان ہوجانے کی

خبریں سنائی دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ آسٹریلیا میں مسلمان ہونے والی 80 فیصد تعداد خواتین کی ہوتی ہے۔ (جنگ سنڈے میگزین 29 اپریل 2007ء)

مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی آبادی کے حوالے سے دو نکتے نہایت اہم ہیں، ایک تو یہ کہ اس اضافے کا سبب نومسلموں کی تعداد میں ہونے والا مسلسل اضافہ ہے۔ یہ وہ نومسلم ہیں جو زیادہ تر ان اقدامات کے نتیجے میں ابتداً ہی اسلام کی جانب راغب ہوئے جو درحقیقت اسلام کے خلاف کئے گئے تھے اور جن کا مقصد اسلام کے پیغام کو پھیلنے سے روکنا اور مسلمانوں کی حیثیت کو متاثر کرنا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مشیت ایزدی نے ان اقدامات کا رخ موڑ دیا اور اسے اسلام اور اہل اسلام کے حق میں رحمت بنا دیا۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس اضافہ آبادی کا ایک بڑا سبب مسلمانوں کی شرح پیدائش ہے اور پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے برعکس دیگر مذہبی قوتوں میں شرح پیدائش نہایت کم ہے، ظاہر ہے کہ اس کا فائدہ بھی براہ راست مسلمانوں کو پہنچ رہا ہے کہ ان کا تناسب بہتر ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کی شرح پیدائش میں اضافہ اور غیر مسلموں کی شرح پیدائش میں کمی بجائے خود مغرب کیلئے ایک بڑا ''خطرہ'' ثابت ہو رہی ہے، چنانچہ آج کا مغرب اس حوالے سے شدید مخمصے سے دوچار ہے۔ چند خبریں اس حوالے سے بھی ملاحظہ کیجئے۔

☆ برطانوی ماہرین اپنے ملک میں خطرناک حد تک کم شرح پیدائش سے انتہائی پریشان ہیں۔ کیوں کہ وہاں ملک چلانے کے لئے مطلوب افراد موجود نہیں ہیں۔ (روزنامہ اسلام۔ کراچی 25 فروری 2006ء)

☆ آیندہ تین دہائیوں میں جاپان یورپ اور امریکہ میں بچوں کے چچا، ماموں اور پھوپھا نہیں ہوں گے بلکہ ان کے رشتے دار صرف دادا اور پردادا ہوں گے کیوں کہ وہاں شرح پیدائش خطرناک حد تک گر گئی ہے۔ (معارف فیچر سروس، کراچی۔ 16 مئی 2001ء)

☆ ۲۰۴۰ء تک برطانیہ میں عیسائی آبادی ۷۲ فیصد سے گھٹ کر صرف ۳۲ فیصد رہ جائے گی۔ (نوائے وقت۔ کراچی 6 ستمبر 2005ء)

☆ جاپان کا معاشرہ اس وقت ایک ایسا معاشرہ کہلا رہا ہے جو بچوں سے خالی ہے کیوں کہ وہاں شرح پیدائش تیزی سے گر گئی ہے۔ جاپانی خواتین کی انجمنوں کا کہنا ہے کہ معاشرے کا عمومی رویہ بچے پیدا کرنے کے حق میں نہیں۔ (نوائے وقت۔ کراچی۔ 5 دسمبر 2004ء)

☆ جاپان میں اگر بچوں کی شرح پیدائش موجودہ ۲۹ء۱ فیصد کے حساب سے برقرار رہی تو 3300ء تک پوری جاپانی قوم دنیا سے ختم ہو جائے گی۔ (ٹائم میگزین۔ 16 جنوری 2006ء)

☆ روس میں شرح پیدائش آج 1.03 فیصد ہے جب کہ 1980ء کی دہائی میں یہ 2.03 تھی۔ (نیوز ڈیک 4 نومبر 2006ء)

☆ فرانس میں زیادہ بچے پیدا کرنے والی ماؤں کے لئے پرکشش مراعات کا اعلان کیا گیا ہے کیوں کہ وہاں شرح پیدائش خطرناک حد تک گر گئی ہے۔ (روزنامہ اسلام۔ کراچی۔ 2 ستمبر 2005ء)

قدرت کے یہ اشارے فطرت سے انحراف کی تعزیر بھی قرار دیے جاسکتے ہیں۔ انسان نے جب سے بزعم خود کائنات کا نظم ونسق اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور آسمانی ہدایت سے یکسر لاتعلق رہ کر محض عقلِ خام کے بل بوتے پر اپنے معاملات چلانے کا تجربہ کیا ہے، اس وقت سے وہ مسلسل مائل بہ انحطاط ہے اور لطیفہ یہ کہ اسی کو وہ کامیابی تصور کر رہا ہے اور اس کامیابی کو وہ پوری دنیا پر مسلط کرنے کا خواہاں ہے۔ یعنی راہ ہدایت اس سے اب بھی بہت دور ہے۔

دنیا بھر میں بڑھتے ہوئے قبول اسلام کے رجحان کو سامنے رکھیں تو بہت سی نئی باتیں اور اسلامی تعلیمات کے اعجاز کے نئے پہلو سامنے آتے ہیں۔ مثال کے طور پر 28 سالہ نومسلم ہدیٰ خطاب کو اسلامی تعلیمات کے اس نکتے نے متاثر کیا کہ ان میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ شادی سے قبل جنسی تعلقات اس کے ہاں پہلے بھی ناجائز تھے اب بھی ناجائز ہیں، اس کے برعکس عیسائیت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ (ترجمان القرآن، لاہور۔ دسمبر 2007ء ص 80) اس واقعے میں ہمارے ان دانشوروں کے لئے بھی سبق عبرت ہے جن کی تمام تگ و دو کا حاصل ہی جدت طرازی، روایات سے انحراف اور فقہی ذخائر میں شاذ اقوال کی تلاش اور پھر ان کی اشاعت ہے۔ ہر نئی چیز ضروری نہیں ہے کہ مفید بھی ہو اور ہر قدیم چیز کو محض اس بنا پر غلط قرار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ قدیم ہے۔

موجودہ حالات کسی نہ کسی درجے میں تو ہمارے لئے خوش آیند ہیں، مگر اس سے زیادہ ہمیں ہماری ذمے داریوں کی جانب بھی توجہ دلاتے ہیں۔ ہماری اصل ذمے داری یہ ہے کہ پوری دنیا میں تبلیغ اسلام کے لئے فضا سازگار ہے، کھیت کے کھیت تیار ہیں۔ فقط بیج کاشت کرنے کی ضرورت ہے۔ مردان حق کے لئے راستہ واضح ہے۔ یہ راہ پرخطر ضرور ہے مگر پرپیچ نہیں اور کامیابی قربانی تو مانگتی ہے، اس صدی کا یہی پیغام ہے۔

ایک عجیب کرامت

حضرت شیخ سید احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ بڑے اونچے درجے کے اولیاء اللہ میں سے گزرے ہیں۔ آپ کی یہ کرامت مشہور بلکہ درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہے کہ آپ جب ۵۵۵ھ میں روضہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کیلئے روضہ اقدس کے قریب پہنچے تو آپ نے باآواز بلند ان الفاظ سے سلام عرض کیا ''السلام علیك یا جدی'' .... آپ پر سلام ہو اے میرے نانا! جواب میں روضہ اطہر سے فوراً آواز آئی۔ ''وعلیکم السلام یا ولدی'' ۔۔۔۔ میرے بیٹے تم پر بھی سلام ہو۔ اس آواز مبارک سے آپ پر وجد کی حالت طاری ہوگئی اور جوش اور محبت و فرط اشتیاق میں بے ساختہ یہ دو شعر پڑھے۔

فی حالة البعد روحی کنت ارسلها
انقبل الارض عنی وهی نائبتی
وهذه دولة الاشباح قد حضرت
فامدد یمینك کی تحظی بها شفتی

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں آپ سے دور تھا تو دوری کی حالت میں روضہ اطہر پر اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا وہ میری طرف سے نائب اور قائم مقام بن کر آپ کے قدم بوسی کر جاتی تھی۔ آج جب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے جسمانی طور پر در دولت کی حاضری نصیب ہوگئی ہے تو آپ اپنا دست مبارک بڑھا دیجئے تا کہ میرے لب اس سے سیراب اور فیض یاب ہوسکیں۔ ان اشعار کا پڑھنا تھا کہ اسی وقت روضہ اقدس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک چمکتا ہوا ظاہر ہوا اور حضرت شیخ نے آگے بڑھ کر دستِ مبارک کا بوسہ لے لیا اور اس کے بعد دست مبارک پھر قبر شریف میں مخفی ہوگیا۔

اس وقت روضۂ اطہر پر تقریباً نوے ہزار عاشقانِ جمال محمدی روضۂ نبوی کا مجمع تھا، جنہوں نے اس واقعہ کو دیکھا اور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک کی زیارت سے مشرف ہوئے، انہیں میں قطب ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تھے۔

(البنیان المشید بتغییر یسیر)

دوسرے مذاہب کے بہت سے عقائد موجودہ سائنسی تحقیقات کی روشنی میں غلط ثابت ہوگئے ہیں۔ مگر اسلام حیرت انگیز طور پر اس سے مستثنیٰ ہے۔ ہر قسم کی جانچ کے باوجود اسلام کی کوئی بات غیر معتبر ثابت نہ ہوسکی، یہ اس بات کا ایک علمی ثبوت ہے کہ اسلام ایک غیر منحرف مذہب ہے، اور دوسرے تمام ادیان محرف مذہب۔

مثال کے طور پر قرآن میں حضرت موسیٰ کے زمانہ کے فرعون کا ذکر ہے اور اس کی سرکشی پر اس کی غرقابی کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں بتایا گیا ہے کہ اللہ نے فرمایا کی آج ہم تمھارے بدن کو محفوظ کردیں گے تا کہ وہ باقی رہے اور آئندہ آنے والوں کے لیے نصیحت بنے (یونس ۹۲) قرآن میں جب یہ آیت اتری، اس وقت یہ حقیقت سراسر غیر معلوم تھی۔ مگر انیسویں صدی کے آخر میں یہ دریافت ہوا کہ مصر کے اہرام کے اندر اس فرعون کی مومیائی کی ہوئی لاش موجود ہے۔ چنانچہ اس پر کاربن ڈیٹنگ کا عمل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ اسی فرعون کی لاش ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں غرق ہوا تھا۔

''ایک منفرد کتاب'' کا اعزاز پانے والی نادر الوجود کاوش

کلامِ خالقِ کائنات کا تعارف وتذکرہ

اس کتاب کو معیاری لٹریچر کی طباعت واشاعت کیلئے عالمی شہرت کے حامل ادارے صدیقی ٹرسٹ کراچی نے ''ایک منفرد کتاب'' قرار دیا ہے ۔۔۔ نیز بھارت کے نامور سکالر اور مصنف علامہ اخلاق حسین قاسمی (مصنف محاسن موضح القرآن، اخلاقِ رسول اللہ ﷺ ودیگر کتب انیقہ) اس کتاب کی تقریظ میں لکھتے ہیں:۔

''قرآنی اعجاز کے مختلف پہلوؤں پر اہل علم ودانش نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔ پیشِ نظر کتاب قرآن کریم کے ایک عجیب اعجازی پہلو پر روشنی ڈالتی ہے اور وہ ہے قرآن کریم کا عددی اعجاز، جس میں کتاب الٰہی کے شماریات میں حیرت انگیز توازن وتوافق اور ربط واستحکام ثابت کیا گیا ہے اور عقلِ انسانی کو حیرت میں ڈال دیا گیا ہے۔ اگر ایک مصری عالم (استاد عبدالرزاق نوفل) نے قرآن کریم کے الفاظ کے اعداد میں حیرت انگیز توازن وتوافق پر ایک کتاب لکھی ہے، تو ایک عجمی عالم (مؤلف ''کلامِ خالقِ کائنات'') نے ایک دوسرے انداز سے قرآن کے عددی تناسب اور حسابی توازن پر محققانہ کاوش کی ہے۔ موصوف کی یہ تحقیق وتدقیق عجم کے کیلئے قابلِ فخر سرمایہ ہے موصوف نے پتہ مار کر جس صبر وتحمل سے اس خشک موضوع پر خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ اس سے انکا شمار اہل تحقیق کی صف میں نمایاں طور پر ہوگا''۔

قرآن حکیم کے کلامِ الٰہی ہونے پر غیر متزلزل اور شک وشبہ سے بالاتر ایمان وعقیدہ اسلام کا مطلوب ومقصود اور اللہ تبارک وتعالےٰ کی بہت بڑی نعمت ہے یقین وایمان پر ثابت قدمی کے شجرِ طیبہ سے ہی اعمالِ صالح کے پھول کھلتے اور مزرعِ ہستی گل وگلزار، ثمریار اور فوز وفلاح کی منزل سے ہمکنار ہوتی ہے۔ ڈھلمل یقین، تشکیک زدہ اور اوہام گزیدہ انسان عقیدہ وعمل کے محاذ پر مستقل مزاجی اور ثابت قدمی کے اوصاف عالیہ سے عاری اور تسکینِ قلب کی نعمت عظمٰی سے محروم رہتا ہے۔ قرآن حکیم کی صداقت وحقانیت کے ہمہ جہت اور ہمہ صفت موصوف اوصاف ومحاسن کے بیان پر مشتمل اس کتاب کے مطالعہ سے قرآن حکیم اور اس پر مبنی دین اسلام کی صداقت پر کامل اور غیر متزلزل یقین وایمان کی راہ وا ہوتی، اور اس راہ میں حائل اوہام وخرافات کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ کتاب ''کلامِ خالقِ کائنات'' قرآن کی لازوال صداقت وحقانیت کے مثلِ آفتاب روشن شواہد کا یقین افزا اور ایمان افروز تذکرہ، اس کی بے مثال عظمت وفضیلت کا معتبر حوالہ، اس کی معجزانہ خصوصیات وکمالات کا روح پرور مرقع، دین فطرت اسلام کی فقید المثال آفاقیت وجامعیت کا حقائق نامہ، مطلعِ عالم پہ ضوفشاں صداقت واشاعت اسلام کے درخشاں احوال کا گلدستہ اور قرآن واسلام کی دائمی وسرمدی صداقت، عظمت اور فوقیت کی مظہر دسیوں وقیع نگارشات کا مرقع ہے۔

عصری اسلوب اور جدید تقاضوں کے مطابق علمی، تحقیقی اور دعوتی انداز کی اس کتاب کے مطالعہ سے کوئی ہوشمند اور حقیقت پسند غیر مسلم بھی قرآن اور اسلام کی صداقت سے انکار کا کوئی عذر وجواز اور کوئی توجیہہ ممکن نہیں پاتا۔ اعلیٰ کاغذ، معیاری بائنڈنگ، بڑے سائز ("7/1/2"x9/1/2)، اور 224 صفحات کی یہ دیدۂ زیب کتاب مقامی طور پر یہاں سے دستیاب ہے:۔

[redacted]

جدید انداز اور عصری اسلوب کی نادر الوجود محیّر العقول کاوش

کلامِ خالقِ کائنات

بصیرت افروز، حیات آموز اور سیرت ساز نگارشات کا مرقع



خالقِ کائنات کا کلام ابدی صداقتوں، سرمدی سعادتوں اور اعجازی عظمتوں کا جامع الصفات اور لازوال خزینہ ہے۔ اس کے عدیم المثال توقیفی کمالات اور عظیم الشان اعجازی خصوصیات اس کے حروف وحرکات، الفاظ، کلمات، اسماء وعنوانات، مضامین وموضوعات اور سورۃ وآیات کی ترتیب عمیق اوران کے ہمہ پہلو اعداد وشمار سے لے کر اس کے علوم و معارف کی لاریب صداقت وحقانیت اور اس پر مبنی نظامِ عمل کے جملہ اعجازی مقتضیات کو بصد حسن وجمال اور بدرجہ اتم وکمال محیط ہیں۔۔۔۔۔ اور ہماری اس کاوش سے یہی حقیقت مثلِ آفتابِ نصف النہار آشکار ہوتی ہے۔

Rs. 190.00